

ہیری پوٹر اور اڑقتان کا سیر

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری



شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنا مے (تیسری کتاب کا ترجمہ)

”ہیری پوٹر اینڈ پرسنر زاف دی اڑقبان“

ہیری پوٹر

اور

اڑقبان کا اسیر

..... مصنفہ

جے کے رولنگ

..... مترجم

معظم جاوید بخاری

..... انٹرنسٹ ایڈیشن

فہرست ابواب

4	الوکی ڈاک	پہلا باب
16	مارج آنٹی کی غلطی	دوسرا باب
28	ناٹ بس	تیسرا باب
43	لیکلی کا لذرن	چوتھا باب
60	روح کھڑر	پانچواں باب
83	چنگال اور چائے کی پیتاں	چھٹا باب
105	الماری میں چھپا چھلاوہ	ساتوں باب
121	فربہ عورت کافرار	آٹھواں باب
139	بدترین شکست	نوال باب
158	میوراڈ رکان نقشہ	وسواں باب
181	فارز بولٹ	گیارہواں باب
200	پشت بان جادو	بارہواں باب
217	گری فنڈر بمقابلہ رویون کلا	تیرہواں باب
232	سنیپ کا عتاب	چودہواں باب
252	کیوڈچ کا فائنل	پندرہواں باب
272	پروفیسر ٹراوینسی کی پیش گوئی	سوہواں باب
287	بلی، چوہا اور کتا	سترهواں باب
301	موئی، وارم ٹیل، پیدفٹ اور پروگس	اٹھارہواں باب
308	لارڈ والڈی مورٹ کا خدمت گزار	انیسوں باب
325	روح کھڑروں کی چبھن	بیسوں باب
332	ہر ماٹنی کا راز	اکیسوں باب
357	الوکی ڈاک	باءکیسوں باب

پہلا باب

الوکی ڈاک

ہیری پوٹر کئی لحاظ سے ایک غیر معمولی بچہ تھا۔ ایک بات تو یہ تھی کہ اسے گرمیوں کی تعطیلات بہت بڑی لگتی تھیں۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ صحیح اپنا چھٹیوں کا کام کرنا چاہتا تھا، لیکن اسے رات میں سب سے چھپ کر چوری سے اپنا ہوم ورک کرنا پڑتا تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ایک جادوگر تھا۔ لگ بھگ آدمی رات کا وقت تھا۔ ہیری پیٹ کے بل اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سر کے اوپر کمبل کسی خیسے کی مانند پڑا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی اور وہ چرمی پوش کی ایک بڑی سی کتاب (جادوی تاریخ از بیتھ لیدا بیگ شاٹ) پڑھ رہا تھا۔ وہ کتاب میں سے ایسی سطور کی تلاش کر رہا تھا جن کی مدد سے اسے اپنا مضمون لکھنے میں مدد ملے۔ اس مضمون کا موضوع تھا ”چودھویں صدی میں جادوگرنوں کو نذر آتش کرنا پوری طرح مہمل تھا، وضاحت کیجئے.....“

اس کا قلم عمدہ دکھائی دینے والے پیرا گراف پر آ کر ٹھہر گیا۔ ہیری نے اپنے گول چشمے کو ناک کے اوپر دھکیلا، اپنی ٹارچ کتاب کے پاس لے گیا اور پڑھنے لگا۔

”جادو نہ جانے والے لوگ (جنہیں عام طور پر مالک نام سے جانا جاتا ہے) دور سلطی سے ہی جادو کے نام بہت ڈرتے تھے لیکن انہیں اس کی صحیح پہچان نہیں تھی۔ وہ اصلی جادوگر یا جادوگرنی کو کبھی کبھار ہی پکڑ پاتے تھے اور جب ایسا ہوتا تھا تب بھی اس پر جلنے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ جادوگرنی آگ سے محفوظ رہنے والا ایک آسان سا جادوی کلمہ پڑھ لیتی تھی پھر درد سے چینخے کا ڈھونگ رچاتی تھی۔ جبکہ انہیں صرف ہلکی گدگدی محسوس ہوتی تھی۔ دراصل ویلے نامی جادوگرنی کو تو نذر آتش ہونا اس قدر پسند تھا کہ اس نے خود مختلف بہروپوں میں سینتا لیس بار پکڑ رہا تاکہ آگ کی لپٹوں سے لطف اندوڑ ہو سکے۔“

ہیری نے قلم اپنے دانتوں کے نیچے دبایی، اس کے بعد اس نے تیکے کے نیچے رکھی دوات اور چرمی کاغذ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ دھیرے دھیرے اور بہت محتاط انداز سے اس نے دوات کا ڈھکن کھولا۔ اس میں اپنی قلم ڈبوئی اور لکھنا شروع کیا۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد رک کر سن گئی لیتا تھا کیونکہ اگر ڈسلی خاندان کے کسی فرد نے با تھر روم جاتے وقت اس کے قلم کی رگڑتی چرچاہت کی آواز سن لی تو

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

5

اس کی خیر نہیں تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اسے شاید پوری تعطیلات میں سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے سے گودام میں بند کر دیا جائے گا۔ پرانیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں رہنے والے ڈرسلی گھرانے کے نامناسب روئے کی وجہ سے ہیری کو موسم گرم کی تعطیلات بے حدنا گوارنزر تھیں۔ انکل ورن، آنٹی پتو نیا اور ان کا بیٹا ڈلی، ہیری کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو دنیا میں زندہ سلامت تھے۔ وہ مالک تھے اور جادو کے بارے میں ان کے نظریات چودھویں صدی کے لوگوں سے الگ نہیں تھے۔ وہ انہی کی طرح سوچتے اور عمل کرتے تھے۔ ہیری کے ماں باپ جادوگر تھے لیکن ڈرسلی خاندان میں ان کے نام کا ذکر تک نہیں کیا جاتا تھا۔ آنٹی پتو نیا اور انکل ورن کو امید تھی کہ اگر انہوں نے ہیری کو بچا کر رکھا تو اس کا جادو باہر نہیں آپا نے گا۔ بہر حال ان کی چال کا میا ب نہیں ہوئی، جس سے وہ بہت غصے میں تھے۔ اب ان کے دماغ میں یہ دہشت چھائی ہوئی تھی کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ہیری گذشتہ دو سال سے ”ہو گولس سکول برائے جادوئی تعلیم و پراسرار علوم“ میں پڑھ رہا ہے۔ اب مسٹر ڈرسلی زیادہ سے زیادہ بس اتنا ہی کر سکتے تھے کہ گرمیوں کی تعطیلات شروع ہوتے ہی ہیری کی جادو کی نصابی کتابیں، جادوئی چھڑی، کڑا ہی اور بہاری ڈنڈے کوتا لے میں بند کر دیں اور اسے پڑھو سیوں سے باتیں بھی نہ کرنے دیں۔

اپنی جادو کی نصابی کتابیں تالے میں بند ہو جانے سے ہیری بہت پریشان تھا کیونکہ ہو گولس کے اساتذہ نے تعطیلات کیلئے اُسے ڈھیر سارا لکھنے اور یاد کرنے کا کام دیا تھا۔ ہیری کے سب سے کم پسندیدہ استاد پروفیسر سنیپ نے اسے ایک بہت مشکل مضمون دیا تھا.....

”سکوٹر نے والا جادوئی سیال!“

اگر ہیری نے پروفیسر سنیپ کا دیا ہوا ہوم ورک مکمل نہیں کیا تو نہ صرف پروفیسر سنیپ اس سے بے محظوظ ہو گا بلکہ اسے ہیری کو ایک مہینے تک کی سزادی نے کا بہانہ بھی مل جائے گا۔ اس لئے جب چھٹیوں کے بعد پہلے ہی ہفتہ میں ہیری کو موقعہ ملا تو اس نے اس کا پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ اس دن انکل ورن، آنٹی پتو نیا اور ڈلی سامنے والے باعیچے میں تھے، وہ اس وقت کمپنی سے ملی ہوئی تھی کار کو دیکھنے کیلئے وہاں جمع تھے۔ (جس کی انہوں نے بہت بلند آواز میں تعریف کی تاکہ پڑھی تک سن لیں اور اسے دیکھ بھی لیں) ہیری نے دیر نہیں کی، وہ بغیر آواز کئے جلدی سے نیچے گیا، سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے گودام کا تالا کھولا۔ اس میں اپنی کچھ کتابیں نکالیں اور انہیں اپنے سونے والے کمرے میں چھپا ڈالا۔ جب تک چادروں پر سیاہی کے نشان نہ پڑیں تب تک مسٹر ڈرسلی کو کبھی پتہ نہیں چل پائے گا کہ راتوں میں چوری چھپے اپنی جادوئی پڑھائی کرتا رہا ہے۔

ہیری اس وقت اپنے انکل آنٹی سے کوئی دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی اس سے اکھڑے ہوئے رہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سکول کی تعطیلات شروع ہونے کے کچھ دنوں بعد ہی اس کے ایک جادوگر دوست جو کہ اس کا ہم جماعت بھی تھا، اس نے اسے فون کیا تھا۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

6

رون ویزی، ہوگوٹ میں ہیری کے سب سے اچھے دوستوں میں سے ایک تھا۔ اس کے گھرانے میں سبھی افراد جادوگر تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ الیکی بہت سی چیزیں جانتے تھے جن کے بارے میں ہیری کو علم نہیں تھا لیکن اُس نے اس سے پہلے کبھی ٹیلی فون کا استعمال نہیں کیا تھا۔ یہ نہایت بد قسم تھی کہ اس کا فون انکل ورنن نے ہی اٹھایا۔

”ہیلو!..... ورنن ڈرسلی بول رہا ہوں!“

اتفاق کی بات تھی کہ ہیری اس وقت اسی کمرے میں ہی موجود تھا جہاں ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ دوسری طرف سے رون ویزی کی آتی ہوئی آواز سن کر وہ کسی پھر کے بت کی ساکت رہ گیا۔

”ہیلو؟..... ہیلو؟..... کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے؟..... میں ہیری پٹر سے بات کرنا چاہتا..... ہوں!“
رون کی آواز فون سپیکر سے سنائی دے رہی تھی۔

رون اتنی جم کر چلا رہا تھا کہ انکل ورنن اچھل پڑے۔ ریسیور ان کے کان سے ایک فٹ دور ہوتا چلا گیا۔ وہ کچھ لمحوں تک غصے اور دہشت بھری نگاہوں سے ریسیور کو بری طرح گھورتے رہے۔ جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ٹیلی فون سے واقعی ہیری پٹر کا ہی پوچھا گیا ہو۔ پھر انہوں نے اپنا منہ ماٹھ پیس کے قریب لا کر دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

”کون ہوتا ہے؟“

”رون ویزی!“ دوسری طرف سے رون کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ جیسے وہ اور انکل ورنن فٹ بال کے میدان میں دو متضاد کناروں پر بیٹھے ہوئے ہوں۔ ”مم..... میں ہیری کا دوست بول رہا ہوں..... ہیری کے سکول میں ساتھ پڑھتا ہوں۔“

انکل ورنن کی چھوٹی آنکھیں ہیری کو گھورنے لگی جو اسی جگہ دم بخود ساکھڑا تھا۔

”یہاں کوئی ہیری پٹر نہیں رہتا ہے۔“ انہوں اس نے گرتے ہوئے کہا۔ ریسیور بھی تک ان کے ہاتھ میں موجود تھا مگر وہ اب بھی کانوں سے ایک بالشت کے فاصلے پر دور تھا۔ شاید انہیں یہ خوف لاحق ہو جیسے اس میں سے ابھی کوئی دھماکہ برآمد ہو جائے گا۔ ”میں نہیں جانتا کہ تم کس سکول کا ذکر کر رہے ہو۔ اب دوبارہ کبھی فون مت کرنا سمجھے! اور کبھی دوبارہ میرے گھر یا میرے خاندان کے کسی فرد کے آس پاس بھی بھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا..... سمجھ گئے لڑ کے!“

پھر انہوں نے ریسیور کو کریڈل پر اس طرح پٹخت دیا جیسے وہ کسی زہر یا مکڑی کو پٹخت رہے ہو۔ اس کے بعد جو فساد ہوا وہ بے حد بھیا نک اور ڈراؤنا تھا۔ انکل ورنن نے گرتے ہوئے اور ہیری پر تھوک کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کہا۔

”اپنے جیسے لوگوں کو یہ نمبر دینے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟“

ظاہر ہے رون سمجھ گیا تھا کہ اس کے فون کی وجہ سے ہیری مصیبت میں پھنس گیا ہوگا۔ اس لئے اس نے دوبارہ فون نہیں کیا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

7

ہو گوٹس میں ہیری کی ایک اور اچھی دوست ہر ماٹنی گرینجر نے بھی اسے فون نہیں کیا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ رون نے ہر ماٹنی کو اس بارے میں متنبہ کر دیا ہو گا کہ وہ ہیری کے گھر پر فون کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اسے بے حد تاسف تھا کیونکہ ہر ماٹنی ہیری کی کلاس کی سب سے ہونہار اور سمجھدار جادوگرنی تھی۔ اس کے ماں باپ مالک تھے اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ٹیلی فون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟..... اور وہ شاید اتنی سمجھدار بھی تھی، وہ کبھی نہیں کہتی کہ وہ ہو گوٹس میں پڑھتی ہے.....

اس طرح ہیری کا پانچ ہفتواں تک اپنے جادوگر دوستوں سے کوئی رابطہ نہ ہو پایا اور نہ ہی کوئی خبر اس تک پہنچی۔ اس سال بھی موسم گرم کی تعطیلات گذشتہ سال کی مانند اتنی ہی بڑی بیت رہی تھیں۔ صرف ایک چھوٹی سی تبدیلی رونما ہوئی تھی۔ ہیری کو اس بات کی اجازت مل گئی تھی کہ وہ اپنی الہیڈوگ، کورات میں اڑنے کیلئے باہر چھوڑ دیا کرے۔ بہر حال اس کے لئے اسے یہ وعدہ کرنا پڑا تھا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو کوئی خط یا پیغام وغیرہ نہیں بھیجے گا۔ انکل ورنن نے یہ اجازت مجبوری کے عالم میں دی تھی کیونکہ اگر ہیڈوگ کو چوبیس گھنٹے پھرے میں بند رکھا جاتا تو وہ بہت بڑی سے شور کرتی تھی جس سے ان کی نیزدا اور سکون بر باد ہو کر رہ جاتا تھا۔

ہیری ڈنڈلیں، نامی جادوگرنی کے بارے میں لکھنے کے بعد ایک بار پھر رُکا اور سماعت پر زور دیتے ہوئے یہ سننے کی کوشش کرنے لگا کہ کہیں کوئی جاگ تو نہیں گیا۔ اندھیرے گھر کی خاموشی میں صرف اس کے موٹے خالہزاد بھائی ڈڈی کے خراٹوں کی آواز کہیں دور سنائی دے رہی تھی۔ اس نے سوچا، بہت رات ہو چکی ہو گی۔ ہیری کی آنکھیں تکان کے مارے بڑی طرح جل رہی تھیں۔ شاید وہ اس مضمون کو کل رات کو پورا کر لے گا.....

اس نے اپنی دوات کا ڈھکن بند کیا اور اپنے بستر کے نیچے سے تکیے کا ایک پرانا غلاف نکالا پھر اس نے ٹارچ، جادوئی تاریخ کی کتاب، اپنا عقابی پنکھ والا قلم اور دوات اس تکیے کے غلاف میں گھسادیئے۔ اس کے بعد وہ بستر سے اتر اور سارا سامان بستر کے نیچے والے فرش پر رکھے ہوئے اکھڑے بورڈ کے نیچے چھپا دیا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر انگڑائی لی پھر اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھی چمکنے والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ رات کا ایک نجح چکا تھا۔ ہیری کے پیٹ میں ایک عجیب مرود اٹھا۔ اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ وہ پورے ایک گھنٹے پہلے تیرہ سال کا ہو چکا تھا۔ ہیری کے کے بارے میں ایک اور غیر معمولی بات یہ تھی کہ اسے اپنی سالگرہ سے بہت کم ہی امید رہتی تھی۔ اسے زندگی میں کبھی سالگرہ کا کیک نصیب نہیں ہوا تھا۔ سٹرڈر سلی گذشتہ دوسالوں سے لگا تار ہیری کی سالگرہ کو پوری طرح نظر انداز کرنے پر تھے اور اس کے پاس یہ تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اس سالگرہ کو یاد رکھیں گے۔

ہیری اندھیرے کمرے میں ہیڈوگ کے بند خالی پنجھرے کے پاس سے ہوتا ہوا کھلی کھڑکی کے پاس پہنچا۔ وہ اس کی چوکھٹ پر جھک سا گیا۔ اسے اپنے چہرے پر رات کی ٹھنڈی ہوا پھسلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ کمبل کے اندر کافی دریک گھسے رہنے کے بعد اسے یہ ہوا بے حد بھلی لگ رہی تھی۔ ہیڈوگ دوراتوں سے غالب تھی لیکن ہیری اس بات سے پریشان نہیں تھا۔ وہ پہلے بھی کئی بار لمبے عرصے تک غالب رہ چکی تھی۔ بہر حال ہیری چاہتا تھا کہ ہیڈوگ جلدی لوٹ آئے اس گھر میں صرف وہی ایک ہی تو تھی جو اسے دیکھ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کرنا کبھو نہیں چڑھاتی تھی۔

ہیری اب بھی اپنی عمر کے لحاظ سے تھوڑا چھوٹا اور دبلا دکھائی دیتا تھا لیکن گذشتہ ایک سال میں کسی قدر اوپر نہیں اور لمبا ضرور ہو گیا تھا۔ بہر حال اس کے سیاہ بال اب بھی پہلے جیسے ہی تھے۔ اس کی اپنی لاکھ کوششوں کے باوجود وہ ہمیشہ بکھرے ہی رہتے تھے۔ موٹے شیشوں والے چشمے کے نیچے اس کی سبز آنکھیں نہایت چمکدار دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے علاوہ اس کے ماتھے پر ایک پتلا سانشان بھی تھا جو بھلی کڑ کرنے پر دکھائی دینے والی کٹ دار دھاری جیسا تھا۔ ہیری کے چہرے کے تمام خدوخال میں یہ نشان کچھ الگ ہی دکھائی دیتا تھا۔ مسٹر اور مسٹر ڈسلی نے اسے دس سال تک جھوٹ بول کر یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ یہ نشان دراصل ایک کار حادثے کے باعث ہیری کے ماتھے پر پڑا تھا جس میں اس کی ماں لیلی اور باپ جیس پوٹر جاں بحق ہو گئے تھے۔ جبکہ سچائی تو اس کے برعکس تھی، لیلی اور جیس پوٹر کی موت کسی کار حادثے میں ہوئی ہی نہیں تھی بلکہ انہیں توبا قاعدہ نشانہ بننا کرتل کیا گیا تھا۔ اس صدی کے سب سے بھیانک اور شیطانی قوتوں کے مالک لا رڈ والڈی مورٹ نے انہیں ہلاک کر دیا تھا۔ اس نے ہیری کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی تھی مگر خوش قسمتی سے ہیری نجح تو گیا لیکن لا رڈ والڈی مورٹ کے جادوئی حملے سے ہیری کے ماتھے پر ہمیشہ کیلئے وہ بھلی جیسا نشان بن گیا۔ اس سے بھی برآ تو یہ ہوا کہ والڈی مورٹ کے اپنے جادوئی کلمے نے پلٹ کر خود اُسی کو اپنانشانہ بنالیا۔ والڈی مورٹ سنجل نہ پایا اور اس کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ اسے اپنی جان بچانے کیلئے فرار ہونا پڑا.....! ہو گوڑس میں ہیری کی اس سے پھر مدد بھیڑ ہوئی تھی۔ اندھیری کھڑکی کے پاس کھڑے کھڑے جب ہیری نے والڈی مورٹ سے اپنی آخری مدد بھیڑ یاد کی تو اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسے اپنی تیر ہویں سالگرہ تک پہنچنے میں خوش قسمتی کو زیادہ دخل تھا۔ ہیڈوگ کوتلاش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے تاروں بھرے آسمان کو غور سے دیکھا۔ شاید وہ اپنی چونچ میں کوئی مراہوا چوہا لٹکاتے ہوئے اس کے پاس آجائے اور شabaشی کی امید کرے۔ وہ چھتوں کے اوپر کے آسمان کو یوں ہی دیکھ رہا تھا کہ تبھی اسے ایک بہت عجیب جاندار دکھائی دیا۔ اسے اس عجیب ہیئت والے جاندار کو سمجھنے میں کچھ وقت لگا۔ چند نی کی مدھم روشنی میں ہیری کو ایک بڑا اور چوڑا عجیب سا جاندار دکھائی دے رہا تھا جو ہرگز رنے والے لمب بعد کچھ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے پنکھ کچھ زیادہ ہی فاصلے پر تھے۔ وہ پنکھ کھڑ پھڑاتا ہوا ہیری کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا۔ ہیری نہایت خاموشی سے اسے نیچے اور نیچے اترتے ہوئے دیکھتا ہے۔ ایک پل کے لئے وہ جھکا، اس نے اپنے ہاتھ کھڑکی کے بینڈل کی طرف بڑھائے۔ وہ اسے بند کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ لیکن عین اسی وقت وہ عجیب جاندار پر ایسویٹ ڈرائیو کی سٹریٹ لائٹس کی زد میں داخل ہو گیا۔ روشنی میں اسے دیکھتے ہی ہیری کو ساری بات سمجھ میں آگئی اور ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تیرنے لگی۔ وہ سرعت سے کھڑکی سے پچھے ہٹ کر ایک طرف ہو گیا۔ کھڑکی میں سے ایک ساتھ تینیں الوان دراصل ہوئے۔ ان میں سے دو لوؤں نے تیرے الوکو پکڑ رکھا تھا جو ان کے نیچے بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تینوں ہلکی سی دھمکی آواز کے ساتھ ہیری کے بستر پر اتر کر بیٹھ گئے تھے۔ نیچے والا بڑا اور بھورے رنگ کا الونڈھال سا پڑا رہا۔ اس کے پیر میں ایک بڑا پارسل بندھا ہوا تھا۔ ہیری نے اس نڈھال کو پہلی نظر میں ہی پہچان لیا تھا۔ اس نام

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

9

ایرل تھا اور وہ ویزی خاندان کی ملکیت تھا۔ ہیری فور ابستر کی طرف لپکا۔ اس نے ایرل کے پیر میں بندھی رسیاں کھول کر پارسل کو اس کے جسم سے الگ کیا۔ اس کے بعد ایرل کو ہیڈوگ کے پنھرے کی طرف لے گیا۔ ایرل نے دھیرے سے ایک آنکھ کھول کر شکریے کیلئے ایک دھمی سی آواز نکالی اور پنھرے میں پڑی پانی کی کٹوری میں اپنی چونچ ڈال دی۔ وہ ہانپتے ہوئے پانی کے گھونٹ حلق سے اتارنے لگا۔ ہیری دوسرے الوؤں کی طرف متوجہ ہوا۔ ان میں سے ایک اس کا اپنا اللہ ہیڈوگ تھا۔ جو کافی بڑی اور سفید رنگ کی مادہ تھی۔ اس کے پاؤں میں بھی ایک پارسل بندھا ہوا تھا۔ ہیری کو قریب پا کر ہیڈوگ کے چہرے پر بشابشت سی پھیل گئی۔ ہیری نے جب اس کا پارسل کھولا تو اس نے ہیری کے گال پر اپنی چونچ سے محبت سے کریدا۔ پارسل الگ ہوتے ہی ہیڈوگ بستر سے اڑی اور کمرے میں مستی بھرا چکر کاٹ کر اپنے پنھرے میں ایرل کے پاس جا بیٹھی جوا بھی بھی گردن کٹوری میں ڈالے ٹھہر سادھائی دے رہا تھا۔ ہیری ہیڈوگ سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے الوکی طرف بڑھا۔ اسے ہیری نے پہلی بار دیکھا تھا، اس لئے وہ پہچان نہیں پایا کہ وہ کس کی طرف سے آیا ہے۔ وہ بڑا خوبصورت اور جسامت میں قدرے چھوٹا تھا۔ اس کے پاس پہنچتے ہی ہیری کو معلوم ہو گیا کہ وہ کہاں سے آیا تھا کیونکہ تیسرے پارسل کے ساتھ ہو گروٹس سکول کی مہر والا ایک خط بھی موجود تھا۔ جب ہیری نے الوکا پارسل نکال کر اسے آزاد کیا تو اس نے پر تشکر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنے پروں کو پھر پھڑایا اور کھڑکی سے باہر نکل گیا۔

ہیری گہری سانس لیکر اپنے بستر پر بیٹھ گیا جہاں تین پارسل بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے جھپٹ کر ایرل والے پارسل کو اٹھایا اور اس پر لپٹے بھورے رنگ کے کاغذ کو پھاڑا۔ اندر سے ایک ڈکش ورق میں لپٹا ہوا پیکٹ برآمد ہوا۔ یہ اسے ملنے والا سالگرہ کا پہلا تھنخ تھا جس کے اوپر ایک خوبصورت منتشی بر تھڈے کارڈ والا لفافہ لگا ہوا تھا۔ ہیری نے انگلیوں سے لفافہ کھولا۔ اس میں سے دو کاغذ برآمد ہوئے۔ ایک تو خط تھا جبکہ اس کے ہمراہ اخبار کا کٹا ہوا تراشا تھا یہ تو ظاہر تھا کہ تراشا جادوگروں کے مخصوص اخبار روزنامہ جادوگر، کا ہی تھا کیونکہ اس میں دکھائی دینے والی تصویر ساکن نہیں تھی بلکہ متحرک تھی۔ لوگ ہلتے جلتے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے تراشا اٹھایا اور اس کی تہہ کھول کر اسے پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔

وزارت جادو کے ایک اہلکار نے بڑا انعام حاصل کیا۔

نامہ نگار۔ جادوئی دنیا کے اہم ادارے ملکی وزارت جادو کی طرف سے مالک ائیر کرافٹس آفس کے سربراہ ویزی کو بہترین کارکردگی اور خدمات کے سالانہ اعلیٰ اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ خوشی سے جھومتے ہوئے مسٹر ویزی نے نامہ نگار کو بتایا کہ ہم ان ملنے والے گیلن (سونے کے سکوں) سے موسم گرم اکی تعطیلات مصر میں منانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں ان کا بیٹھا بل، جادوگروں کے بینک گرنگوٹس میں لٹیروں کے جادوئی کلمات کو بھسم کرنے کا کام کرتا ہے۔ امکان ہے کہ ویزی خاندان مصر میں ایک ماہ خوب لطف اندوز ہو گا کیونکہ اس خاندان کے پانچ بچے ہو گروٹس سکول میں پڑھتے ہیں انہیں سکول کے نئی جماعتوں میں شامل ہونے کیلئے کیم ستمبر سے پہلے ہی واپس لوٹنا ہو گا۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

10

تراشے میں ویزلي خاندان کے متھرک افراد کو دیکھ کر ہیری کے چہرے پر ڈسی مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ ویزلي خاندان کے سبھی افراد ایک بڑے اہرام کی تصویر کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی طرف زور زور سے ہاتھ ہلاتے دکھائی دے رہے تھے۔ خاندان کے افراد میں موٹی اور پستہ قامت مسزویزی کے ساتھ گنجے ہوتے ہوئے کسی قدر طویل قامت مسٹرویزی کھڑے تھے۔ اس کے ساتھ ان کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی بھی تھی۔ حالانکہ بلیک اینڈ وائٹ متھرک تصویر میں یہ منظر مکمل طور پر نہیں آپرہاتھا مگر ہیری جانتا تھا کہ ان سب کے بال بہت زیادہ سرخ تھے۔ متھرک تصویر کے بالکل وسط میں لمبا اور دبلارون کھڑا تھا اس کا پال تو چوہا سکے برزاً اس کے کندھا پر بیٹھا منہ بسورہاتھا اور رون کا بازا و اس کے چھوٹی بہن جیتنی کے کمر کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھا۔ ہیری نے دل میں سوچا کہ ویزلي خاندان واقعی اس بڑے اعزاز کا حقدار تھا کیونکہ وہ لوگ بہت اچھے ہونے باوجود نہایت غریب تھے۔ پھر اس نے رون کا خط اٹھایا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔

پیارے ہیری!

سالکرہ مبارک ہو!

دیکھو! مجھے اس نیلی فون والے ہادئے کیلئے بہت افسوس ہے۔ مجھے امید ہے کہ مالکوؤں نے تمہیں زیادہ تک نہیں کیا ہوگا۔ میں نے ڈیڈی سے پوچھا تھا اور ان کا اندازہ یہ ہے کہ شاید مجھے چیخ پلاکر بات نہیں کرنا پاہنچے تھی۔ بہر کیف مصر کا موسوم بہت اچھا ہے۔ بل ہمیں قدیم مصری اہداءوں کی سیبر کرانے کیلئے لے کیا تھا جہاں بڑا مزہ آیا۔ اور تم یقین نہیں کرو کہ زمانہ قدیم کے مصری ہادوگروں نے ان پر کتنے سارے ہادوئی کلمات کا استعمال کیا ہے۔ ممی نے جیسی کو ان میں سے آخری مقبرے میں نہیں جانے دیا تھا کیونکہ وہاں پر چوری کی نیت سے کھسنے والے مالکوؤں کی کلی سڑی ہیثیوں کے ڈھانپے پڑتے تھے میں میں بہت سی کھوپڑیاں اور آکھڑی ہوئی ہیثیاں بھی تھیں۔ سچ پوچھو تو جب ڈیڈی نے روزنامہ ہادوگر کا انعام جیتا تھا تو مجھے تو بالکل یقین ہی نہیں آیا۔ سات سو تقریبی سکون کی مالیت..... تو ان گرمیوں کی چھوٹیوں کی نذر ہو چکی ہے لیکن ممی اور ڈیڈی میرے لئے الگے سال کی پڑھائی کیلئے ایک نئی ہادوئی آکھڑی ہریدنے والے ہیں۔

ہیری کو وہ حادثہ بہت اچھی طرح سے یاد تھا جب رون کی پرانی چھڑی ٹوٹ گئی تھی۔ یہ اس وقت کی بات تھی جب وہ دونوں جادوئی کار میں پرواز کرتے ہوئے ہو گورٹ سکول پہنچتے تھے اور ان کی کار سکول کے میدان میں لگے واحد جھگڑا الودرخت سے ٹکرائی تھی۔ ہیری نے حادثے کی بھیانک رات کو یاد کرتے ہوئے جھر جھری سی لی اور پھر خط کی اگلی سطر پر نگاہ ڈالی۔

”ہم سکول کی نئی کلاسز کے آغاز سے لگ بوجک ایک ہفتے قبل ہی لوٹ آئیں گے۔ اس کے بعد میری

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

11

جادوئی چھوڑی، نئی نصابی کتب، اور دیکر سامان لینے کیلئے ہم لوگ لندن جائیں گے۔ کیا وہاں تم سے ملاقات ہونے کا کوئی امکان ہے؟

مالکوؤں کی ڈانٹ ڈپٹ سے دلبرداشتہ مت ہونا۔ لندن آتے کی کوشش کرنا۔

رون وینزلی

نوٹ: پرسی اب بہیڈ بوائے بن چکا ہے، اس کا تقدیر نامہ پہلوے بفتے آیا ہے۔

ہیری نے گھری سانس لیکر تصور کوا یک بار پھر دیکھا۔ ہو گورٹس سکول کے ساتویں اور آخری سال میں پڑھنے والا پرنس وینزلی نہایت مسرور دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے ہیڈ بوائے کا خصوصی تجھ اپنی ٹوپی میں سجا رکھا تھا جو اس کے سرخ بالوں پر بڑی خوب نما سلیقے سے رکھی ہوئی تھی۔ سینگ کے گھیرے والا اس کا چشمہ مصر کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں خوب چمک رہا تھا۔

ہیری اب تھنے کی جانب متوجہ ہوا اور اسے کھولنے لگا۔ پیکٹ کے اندر اسے ایک ایسی چیز دکھائی دی جو کافی چھوٹے سے اٹو کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے نیچے رون کا ایک اور خط موجود تھا۔ ہیری نے خط کو اٹھایا اور پڑھنے لگا۔

ہیری!..... اسے مفہر لٹھو کہتے ہیں۔ اگر اس کے آس پاس کوئی ایسا شخص موجود ہو جو کسی غلط کام میں مکن ہو تو یہ لٹھو چکنے اور سرعت سے کھومنے لگتا ہے۔ بل کا کہنا ہے کہ یہ کوئی کار آمد پہنچ نہیں بلکہ یہ کار قسم کا لٹھو ہے، جسے صرف یہ وقوف بادوکر بیوں سے پسے ایشونے کیلئے فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس پر کوئی خاص بعد و سہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ پہلی رات ہمارے پاس ڈنڈ کے وقت اتنی دیر تک مسلسل کھومتا رہا اور شور مھاتا رہا جب تک کھانے سے فارغ نہیں ہو پائے۔ منے کی بات ہے کہ بل کو معلوم ہی نہ پوچھا یا کہ فرید اور بارج نے اس کے مزیدار سوب میں شراری پاؤڈر ملا دیا تھا۔ اپھا اب اجازت دو..... رون وینزلی۔

ہیری نے مخبر لٹھو کا پنے بستر کے پاس والی میز پر رکھ دیا۔ وہ لٹھیز پر لیٹنے کے بجائے اپنی ننھی سی سوئی پر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ہیری چند سینٹ تک اسی کی اسراریت میں کھویا رہا۔ عجیب تھے پا کر اس کا چہرہ سرشاری سے دمک رہا تھا۔ اس کے بعد وہ دوسرے پارسل کی طرف مڑا جو اس کیلئے ہیڈ وگ لائی تھی۔ اس پارسل کے اندر سے بھی ایک تھنہ برآمد ہوا جو اسے ہر ماہی نے سالگرہ کی مبارکباد کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کے ہمراہ ایک خط تھا۔ ہیری نے خط کی تہہ کھولی اور پڑھنے لگا۔

ڈئیر ہیری!

رون نے مجھے خط لکھ کر آگاہ کیا تھا کہ تمہارے ورنن انکل نے فون پر اس کے ساتھ کس طرح بات کی تھی؟ مجھے امید ہے کہ رون کی اس فحاشت کے بعد تم اب بھیریت ہو گے۔ میں اس وقت فرانس میں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

12

تعطیلات منا رہی ہوں۔ مجھے یہ بالکل سمجھو نہیں آرہا تھا کہ میں تمہاری سالگردہ کے موقعے پر تھفہ تمہیں کیسے ارسال کروں؟ مجھے اندریشہ تھا کہ کہیں راستے میں اسے کستم والے کھول کر نہ دیکھو لیں۔ میں کشمکش ہی تھی کہ اپنے کہیں پہنچوں کے پاس پہنچ کریں۔ اسے دیکھو کر مجھے یہ احساس ہوا کہ جیسے وہ بھی یہی چاہتی ہو کہ اس بار تو سالگردہ کے موقعے پر تمہیں کوئی نہ کوئی تھفہ ضرور ملنا چاہئے۔ میں نے الٹو کے ذریعے آرڈر دے کر تمہارا تھفہ فریدا بی۔ میں نے روزنامہ جادوگر میں اس کا اشتہار دیکھا تھا۔ (میں پہاں بھی روزنامہ جادوگر اخبار باقاعدگی سے لے رہی ہوں، ویسے بھی جادوگروں کی دنیا کی نئی انہونی خبروں سے بالخبر رہنا اپھی بات ہے) کیا تم نے ایک ہفتہ قبل اس میں رون اور اس کی فیملی کی تصویر دیکھی تھی؟ میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ وہ وہاں پر بہت کھو سکیو، رہا ہو گا۔ مجھے تو اس کی قسمت پر سچ مج رشک آتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ قدیم مہر کے جادوگر نہیں اعلیٰ اور قابل ہوتے تھے۔

وہاں پر بھی مجھے قدیم جادوگرنوں کے متعلق نایاب قسم کا مقامی مواد دیکھنے کو ملا ہے جو فاصا (پسپ) تھا۔ میں نے تو اپنا نصبابی مضمون جو تاریخ جادوگری سے متعلق ہے، ان نئی معلومات کو اس میں شامل کرنے کیلئے مجھے اپنا تمام مضمون از سر نو لکھنا پڑا۔ مجھے توقع ہے کہ یہ کھو زیادہ طویل نہیں ہو گا۔ پروفیسر بنیس نے مضمون کی بحثی لمبائی کے بارے میں کہا تھا یہ اس سے دو چھٹی رونز ہی زیادہ ہو گیا

۔۔۔

رون نے مجھے بتایا تھا کہ وہ چھوٹیوں کے آخری ہفتے میں لندن جائے گا۔ کیا تم اس وقت وہاں پر آسکتے ہو؟ کیا تمہارے انکل اور آٹھی تمہیں وہاں آتے کی اجازت دے دین کے؟ کاش تم وہاں آسکو۔ اگر ایسا نہیں ہو پایا تو پھر ہم یکم ستمبر کو ہو گورنمنٹ کی استقبالیہ تقریب میں ملیں گے۔

فید اندریش پرمائش

نوت: رون نے بتایا ہے کہ پرسی ہیڈباؤئے بن کیا ہے۔ میں دھوئی سے کہ سکتی ہوں کہ پرسی تو ہوشی سے بھوکے نہ سما، رہا ہو گا۔ ویسے الگ بات ہے کہ رون اس بارے میں کھو زیادہ ہوش نہیں ہے۔

ہیری نے ہنستے ہوئے ہر ماہی کا خط سمیٹا اور ایک طرف رکھ دیا۔ اس نے تھے کا پیکٹ اٹھایا اور اسے دیکھنے لگا۔ پیکٹ کافی بھاری تھا۔ وہ ہر ماہی کو خوب جانتا تھا کہ وہ کیا تھنہ بھیج سکتی ہے۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ اس پیکٹ میں یقیناً کوئی ایسی کتاب ہی برآمد ہو گی جس میں بہت سارے مشکل مسئلے جادوئی کلمات تحریر ہوں گے۔ لیکن ایسی بات نہیں تھی جب اس نے کاغذ چھاڑا تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آن پڑا۔ کیونکہ اندر سیاہ چڑے کے ایک چمکتے ہوئے کیس پر یہ لفظ لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ”اڑنے والے بھاری

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ڈنڈے کی دلکش بھال والے اوزار۔“

”واہ..... ہر ماںی!“ ہیری کے منہ سے بے ساختہ کلاکاری سی نکلی۔ اس نے بے تابی سے چڑھے کے کیس کو کھولا اور اس کے اندر موجود اشیاء کو دیکھنے لگا۔ اس میں ایک فلیٹ ڈکٹ کی ہائی فنش پالش کا بڑا مرتبان تھا جو بہاری ڈنڈے کے پینڈل پر کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ بہاری ڈنڈے کے دم کے بکھرے تنکوں کو تراشنے کیلئے چاندی کی چمکدار قینچی تھی۔ اور لمبے سفر کیلئے بہاری ڈنڈے پر لگانے والا پینٹل کا چھوٹا سا قطب نما تھا۔ ساتھ ہی اپنے بہاری ڈنڈے کی دلکش بھال خود کیسے کریں؟ نامی رہنمائی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی تھا۔

ہیری کو ہو گورٹس کے اپنے دوستوں کی یاد تو آتی ہی تھی، اسے کیوڈچ کی بھی بہت یاد آتی تھی۔ کیوڈچ جادوئی دُنیا کا سب سے بہترین کھیل تھا۔ جو انتہائی خطرناک اور بہت دلچسپ تھا اور بہاری ڈنڈوں پر اڑ کر کھیلا جاتا تھا۔ ہیری ایک عمدہ کیوڈچ کھلاڑی بھی تھا۔ وہ گز شستہ سو سالوں میں کسی بھی ہاؤس ٹیم میں شامل ہونے والا سب سے کم عمر کا کھلاڑی تھا۔ اپنے نیم بیس 2000 بہاری ڈنڈے کو ہیری اپنی سب سے قیمتی چیزوں میں سے ایک قرار دیتا تھا۔ ہیری نے چڑھے کے کیس کو ایک طرف رکھ دیا اور آخری پارسل اٹھایا۔ بھورے کاغذ پر گھصیطے ہوئے الفاظ کی لکھائی دلکش کروہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ ہیگر ڈھی نے بھیجا تھا جو ہو گورٹس کی چاہیوں کا چوکیدار تھا۔ جب اس نے کاغذ کی بالائی پرت پھاڑی، تو اسے اندر کسی چڑھے جیسی سبز چیز کی جھلک نظر آئی۔ بہر حال اس سے پہلے کہ وہ اسے پوری طرح کھول پاتا، پارسل نے اسے ایک عجیب سا جھٹکا دیا۔ اس کے اندر جو بھی چیز تھی، ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے دانت کلکٹشاں ہی ہو۔

ہیری کسی کی مجسم کی طرح مستحکم کھڑا رہا حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ ہیگر ڈھان بوجھ کر اسے کبھی کوئی خطرناک چیز نہیں بھیجے گا لیکن وقت یہ تھی کہ ہیگر ڈھویہ سمجھ میں ہی نہیں آتا تھا کہ کیا خطرناک ہے اور کیا نہیں ہے۔ ہیگر ڈھویہ کل مکڑیوں سے دوستی کرتا تھا، شراب خانے میں اجنیوں سے تین سو والا ہبیت ناک کتاب خریدتا تھا اور اپنے گھر میں غیر قانونی طور پر ڈریگن کے انڈے رکھتا تھا۔

ہیری نے گھبرا کر پارسل میں انگلی ڈالی۔ اندر موجود چیز نے پھر زور سے دانت کلکٹشاں نے۔ ہیری نے اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھ لیمپ کو ایک ہاتھ میں مضبوطی سے کپڑا لیا اور اسے اپنے سر کے اوپر اٹھا لیا تاکہ اندر موجود خطرناک چیز پر فوری طور پر وار کر سکے۔ پھر اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے باقی کاغذ کھینچ کر ہٹا دالا۔ اور اس پارسل میں سے ایک عجیب سی بھیانک کتاب نکل کر اس کے بستر پر گری۔ ہیری نے اس کے خوبصورت سبز کور پر لکھے سنہرے الفاظ پڑھے۔

”بھیا نک عفتریتوں کی خوفناک کتاب۔“ اس کے بعد اسے کچھ اور دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا کیونکہ باہر جاتے ہی کتاب کسی بدمعاش کیکڑے کی مانند بستر پر ترپھے انداز میں چلنے لگی۔

اوہ..... اوہ.....! ہیری بڑا بڑا ایا۔

کتاب دھم کی سی آواز کے ساتھ بستر سے نیچے کو دی اور تیزی سے کمرے میں دوسری سمت میں رینگتی چلی گئی۔ ہیری چپکے سے اس کے تعاقب میں اٹھا۔ کتاب اس کی میز کے نیچے کسی اندر ہیری جگہ میں چھپ چکی تھی۔ ہیری نے دل میں یہ دعا کی کہ ڈرسلی خاندان

گھری نیند میں ہو۔ اس کے بعد وہ گھننوں کے بل بیٹھا اور کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

”آہ.....!“

کتاب نے اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا اور پھر اس کے پاس سے ہوتی ہوئی گز رگئی۔ وہ کتاب اپنی سخت جلد کے بل چل رہی تھی۔ ہیری جھپٹکر پٹا اور اضطراری طور پر اس کتاب پر چھلانگ لگادی اور کسی طرح اسے قابو میں کرنے میں کامیاب ہوئی گیا۔ اسی لمحے دوسرے کمرے میں سوئے ہوئے ورنہ انکل نے نیند میں ایک زوردار آواز نکالی۔

ہیڈوگ اور اریل اس حادثے کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے جھپٹاتی ہوئی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ پھر اس نے دراز کھول کر اس میں سے ایک پرانی چڑی کی بیٹ بہر نکالی۔ جسے اس نے کتاب پر مضبوطی سے باندھ دیا۔ بھیاں ک جانوروں کی خوفناک کتاب غصے سے تھرھرانے لگی۔ چونکہ اب یہ چل بھی نہیں سکتی تھی اور کاٹ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس لئے ہیری نے اسے بستر پر ٹھنڈا کر دیا۔ ہیگرڈ کے پارسل میں سے نکلا ہوا کارڈ اٹھا لیا۔

پیارے ہیری!

سالکمہ کا دن مبارک ہو۔

ہمارا خیال ہے کہ کتاب کا یہ تھفہ اس سال کی پڑھائی میں تمہارے لئے یقیناً کار آمد ثابت ہو گا۔ ہم اس فطح میں کہو زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ تم سے ملاقات کے بعد ہی اس ضمن میں تفصیلی بات ہو گی۔ امید ہے کہ مائل لوگ تمہارے ساتھ عمده بر تاؤ کرتے ہوں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ ہیگرڈ

ہیری کو یہ بات بالکل بھی ہضم نہیں ہوئی کہ یہ کاٹنے والی کتاب اس کیلئے کس طرح کار آمد ثابت ہو سکتی ہے؟ لیکن اس نے ہیگرڈ کے کارڈ کو بھی رون اور ہر ماہی کے کارڈ کے پاس رکھ لیا اور مسکرانے لگا۔ اب صرف ہو گورٹس کا خط پڑھنا باقی تھا۔ عام طور پر ہو گورٹس سے جو خط آتے تھے، یہ خط ان کے مقابلے میں کافی موڑا کھائی دے رہا تھا۔ اس لئے ہیری نے لفافے کو دستی چاقو سے کھولا۔ اندر سے چرمی کاغذ کے پہلے صفحے کو نکال کر پڑھنے لگا۔

پیارے مسٹر پوٹر!

براح مہربانی دھیان دیجئے کہ سکول کا نیا سال یکم ستمبر سے شروع ہو گا۔ ہو گورٹس ایکسپریس نرین ٹھیک کیا رہ بھی گنگ کر اس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس سے روانہ ہو گی۔

تیسرا سال کے طلباء کو پفتون کی افتتاحی چونیوں میں پاکس میڈ قصبے میں سید کی مخصوصی اجازت دی جاتی ہے۔ اس لئے براہ مہربانی اپنے والدین یا سرپرست سے اس تقدیری کے مصوب کیلئے ارسال کر دہ

ابہازت نامہ پر ان کے دستخط ضرور کرو اکر ساتھ لائیں۔ اس سال کیلئے ضروری نصباب کی فہرست ہمراه لف ہے۔

آپ کی منتظر

پروفیسر ایم میک کوناکل..... ذینی ہیڈمسٹرنس

ہیری نے ہاگس میڈ کا اجازت نامہ باہر نکال کر اسے دیکھا۔ اس کے سنجیدہ چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوتے چلے گئے۔ ہاگس میڈ میں سیر تفریح میں یقیناً بے حد مزہ آئے گا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ ہاگس میڈ میں صرف جادو گر خاندان ہی آباد ہیں۔ لیکن وہ کبھی وہاں جانہیں پایا تھا۔ اب یہ مسئلہ درپیش تھا کہ وہ ورنن انکل یا پتو نیہ آنٹی سے اس اجازت نامہ پر دخنخ کس طرح کر سکتا ہے؟ اس نے الارم گھٹری کی طرف دیکھا۔ رات کے دونج چکے تھے۔ ہیری نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاگس میڈ کے اجازت نامے کے بارے میں وہ صحیح بیدار ہونے کے بعد ہی کچھ کیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ بستر کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار پر لگے ہوئے کیلنڈر نما چارٹ سے اس نے ایک اور دن کاٹ دیا۔ یہ چارٹ اس نے اپنے لئے بنایا تھا۔ اس چارٹ سے اسے یہ پتہ چلتا تھا کہ ہو گورٹس لوٹنے میں ابھی کتنے دن باقی رہ گئے ہیں؟ پھر اس نے اپنا چشمہ اتارا اور آنکھیں کھول کر لیٹ گیا۔ اس کے بعد وہ اپنے تینوں بر تھڈے کا رڈ زکی طرف بہت دیکھا۔ حالانکہ ہیری پوٹر بہت ہی غیر معمولی تھا، لیکن اس لمحے اسے ویسا ہی محسوس ہو رہا تھا جیسے دوسرا لوگوں کو محسوس ہوتا ہے۔ زندگی میں وہ پہلی بار خوش تھا کہ آج اس کی سالگرد کا دن ہے۔



دوسرابا

مارج آنٹی کی غلطی

اگلی صبح ہیری ناشتے کے لئے نیچے اتراتواں نے دیکھا کہ ڈرسلی خاندان پہلے سے ہی کچن کی میز کے چاروں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نئے نئے ڈی وی پر خبریں دیکھ رہے تھے۔ یہ نیائی وی ہونہار ڈڈلی کے لئے موسم گرم کی تعطیلات پر گھر لوٹنے کا تھفہ تھا کیونکہ وہ اس بات پر ہلا گلا مچار ہاتھا کہ ڈرائیکٹر روم میں رکھے ڈی تک پہنچنے کیلئے اسے شب گاہ سے نکل کر فرتوں کو عبور کرنے بعد ڈی وی تک رسائی ہوتی تھی اس لئے اسے درمیان میں بہت طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ باورچی خانے میں ڈی وی کی موجودگی کے باعث ڈڈلی اپنی گرمیوں کی چھٹیوں کا زیادہ تر وقت وہیں گزارنے لگا۔ وہاں وہ اپنی سورجی چھوٹی آنکھیں سکریں پر گڑائے رہتا اور اس کی پانچوں انگلیاں مسلسل متحرک رہتیں کیونکہ وہ ہر وقت کھانا کھانے میں مصروف رہتا تھا۔

ہیری، ڈڈلی اور ورنن انکل کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ ورنن انکل موٹے تھے، ان کی گردان بہت چھوٹی تھی اور موچھیں کافی گھنی تھیں۔ ہیری کو سالگرہ مبارک کہنا تو دور کی بات رہی، کسی نے بھی اس طرف دھیان نہیں دیا کہ ہیری کمرے میں آچکا تھا۔ بہر حال ہیری کو اب اس بات کی اتنی عادت پڑ چکی تھی کہ اس نے اس بات کو نظر انداز کر دیا۔ اس نے خود ایک ٹوست اٹھایا اور ڈی وی پر خبریں پڑھنے والے کو دیکھنے لگا جو ایک بھاگے ہوئے مجرم کے بارے میں خبر پڑھ رہا تھا۔

”.....عوام کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بلیک کے پاس ہتھیار ہے اور وہ بہت خطرناک مجرم ہے۔ اس ضمن میں ایک خصوصی ہات لائیں تشکیل دی گئی ہے، اگر بلیک کسی کو دکھائی دے تو فوری طور پر اس ہات لائیں پر اطلاع دی جائے۔“

”مجھے یہ بتانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ وہ واقعی گنہگار ہے۔“ ورنن انکل نے اپنے اخبار کے اوپر سے مفرور قیدی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”اس کی حالت تو ذرا دیکھو۔ غلیظ.....! اس کے بال تو دیکھو..... وحشی درندہ!“

انہوں نے ہیری کی طرف تمتما تی ہوئی ترچھی نظر ڈالی، جس کے بکھرے بالوں سے ورنن انکل کو ہمیشہ چڑھتی تھی۔ ٹیلی ویژن پر دکھائی دینے والی مجرم کے بکھرے بال کندھے تک لٹک رہے تھے۔ اس کے مقابلے میں ہیری کے بال پھر بھی اچھی حالت میں

خبریں پڑھنے والا ایک بار پھر سکرین پر دکھائی دینے لگا۔ ”زراعت اور ماہی گیری کی وزارت آج یہ اعلان کرنے والے ہیں.....“ ”ذرار کو.....! ورنن انکل نے خبریں پڑھنے والے کو شدید غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔“ تم نے ہمیں یہ تو بتایا ہی نہیں کہ وہ درندہ فرار کہاں سے ہوا ہے؟ یہ آدمی ادھوری معلومات دینے کا کیا فائدہ ہے؟ ہوسکتا ہے کہ وہ پاگل سامنے والی سڑک پر ہی گھوم رہا ہو!“ ابھری ہوئی ہڈیوں اور گھوڑے جیسے چہرے والی پتوں نیآٹی نے گھوم کر کچن کی کھڑکی کے باہر دیکھا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ پتوں نیآٹی کو ہاٹ لائیں پر ایسی اطلاع دینے میں بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔ وہ دنیا کی سب سے زیادہ ادھر کی ادھر کرنے والی خاتون تھیں اور یوں بھی اپنے ٹیرس اور بھلے پڑھیوں کی جاسوتی کرنے میں اپنی زندگی کا زیادہ تر قیمتی وقت خرچ کیا کرتی تھیں۔ ورنن انکل نے میز پر زور دار مکارتے ہوئے کہا۔ ”حکومت نہ جانے کب یہ سکھے گی کہ ایسے لوگوں سے بننے کا اکلوتا طریقہ یہی ہے کہ انہیں پھانسی کے پھندے لٹکا دیا جائے۔“

”بالکل سچ کہا آپ نے.....“ پتوں نیآٹی نے ہاں میں ہاں ملائی، یہ الگ بات تھی کہ وہ اب بھی پڑوں میں لگے ہوئے درختوں کے پار گھور رہی تھیں۔

ورنن انکل نے چائے کا کپ نیچے رکھا۔ اپنی گھڑی دیکھی اور بولے۔ ”بہتر ہو گا کہ میں اب ایک منٹ میں چل پڑوں۔ مارچ کی ٹرین دس بجے آتی ہے۔“ ہیری اس وقت اپنے کمرے میں رکھی بہاری ڈنڈے کی سرو سنگ کٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ورنن انکل کے الفاظ سن کر وہ اچانک چونک پڑا۔

”مارچ آٹی؟“ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ ”کک..... کہیں وہ یہاں تو نہیں آ رہی ہیں؟“ مارچ آٹی ورنن انکل کی بہن تھیں۔ حالانکہ ہیری کا (جس کی ماں پتوں نیآٹی کی بہن تھیں) ان سے خون کا رشتہ نہیں تھا، لیکن پھر بھی اسے انہیں مجبوراً آٹی ہی کہہ کر بلا ناپڑتا تھا۔

مارچ آٹی دیہات میں ایک بڑے باغیچے والے گھر میں رہتی تھیں۔ یہیں انہوں نے بلڈاگ کتے بھی پال رکھے تھے۔ وہ بکھی کبھار ہی پرائیویٹ ڈرائیو میں رہنے کیلئے آپاتی تھیں کیونکہ وہ اپنے ہر لعزیز کتوں سے زیادہ دیر تک دور نہیں رہ سکتی تھیں۔ بہر حال..... ہیری کے دماغ میں ان کی ہر آمد سے وابستہ خوفناک یادیں تھیں۔

ڈڈلی کی پانچویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر مارچ آٹی نے ہیری کو اپنی ٹھیلنے والی چھڑی سے بری طرح پیٹا تھا تاکہ وہ میوز یکل چیز کے مقابلے میں ان کے لاڈ لے ڈڈلی کو ہر انابند کر دے۔

چند سال قبل جب وہ کرسمس کے موقع پر آئی تھیں تو ڈڈلی کے لئے ایک کمپیوٹر انزوڑ رو بوت لائی تھیں اور ہیری کے لئے کتوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

18

کے بسکٹوں کا ایک ڈبہ۔

آخری بار وہ ہیری کے ہو گوئیں جانے سے ایک سال پہلے آئیں تھیں۔ اس وقت ہیری کا پاؤں غلطی سے ان کے محبوب کتے ”رپر“ کے پنجے پر پڑ گیا تھا۔ رپر نے ہیری کو باعیچے تک دوڑایا تھا اور درخت پر چڑھنے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ مارج آنٹی نے آدمی رات تک رپر کو واپس نہیں بلا�ا تھا۔ اس واقعہ کو یاد کر کے ڈڈلی اب بھی اتنی زور سے ہستا تھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

ورنن انکل نے کہا۔ ”مارج یہاں ایک ہفتہ تک رہے گی اور چونکہ اب یہ موضوع نکل ہی آیا ہے۔“ انہوں نے ہیری کی طرف انتباہ بھری موٹی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”اس سے قبل میں انہیں لینے کیلئے روانہ ہو جاؤں، میں کچھ باتیں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں۔“ ڈڈلی مسکرا یا اور اس نے ٹی وی پر سے نگاہیں ہٹا لیں۔ ورنن انکل کی طرف سے ہیری کی ڈانٹ ڈپٹ دیکھنا، ڈڈلی کی تسلیکیں کا پسندیدہ مشغله تھا۔ ورنن انکل نے گرجتے ہوئے کہا۔ ”سب سے پہلی بات..... مارج کے ساتھ تم ہمیشہ تہذیب سے بات کرو گے۔“ ہیری نے ترشی سے کہا۔ ”ٹھیک ہے، پر پہلے وہ مجھ سے تہذیب سے بات کریں۔“

”دوسری بات۔“ ورنن انکل نے ایسی بے نیازی کا مظاہرہ کیا جیسے انہوں نے ہیری کا جواب سنا ہی نہیں تھا۔ ”چونکہ مارج تمہارے غیر معمولی ہونے کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہے، تو میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ جب تک یہاں رہے..... کوئی عجیب چیز رونما ہو۔ تم اُن سے مناسب طریقے سے پیش آنا..... ٹھیک ہے؟“

”پہلے وہ ٹھیک طریقے سے پیش آئیں۔“ ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔

”اور تیسرا بات۔“ ورنن انکل کے بینگنی چہرے پر ان کی چھوٹی آنکھیں اب اور بھی چھوٹی ہو گئی تھیں۔ ”ہم نے مارج کو بتایا ہے کہ تمہیں لاعلاج آوارہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے سینٹ براؤس سکول میں پڑھنے جاتے ہو۔“ ”کیا.....“ ہیری چیخا۔

اور تمہیں بھی یہی کہنا ہے لڑکے..... ورنہ تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔“ ورنن انکل نے تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ ہیری کا چہرہ سفید پڑ گیا اور وہ خاموش بیٹھا۔ غصیلی نظروں سے ورنن انکل کو گھوٹا رہا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ مارج آنٹی ایک ہفتے کے لئے آ رہی تھیں۔ یہ تو ڈرسی خاندان کی طرف سے دیا گیا سالگرہ کا اب تک کا سب سے برا..... تحفہ تھا۔ جس میں ورنن انکل کے پرانے موزے بھی شامل تھے۔

ورنن انکل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ”تو پتو نیہ! اب میں اسٹیشن جاتا ہوں۔ تمہیں تو گھومنے نہیں چلنا ہے، ڈڈلی بیٹا؟“ ”نہیں۔“ ڈڈلی نے مختصر آکھا جس کی توجہ ایک بار پھر ٹیلی ویژن پر مر تکز ہو چکی تھی۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب ورنن انکل نے ہیری کو ڈانٹا بند کر دیا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”ڈڈلی! اپنی آنٹی کے استقبال کے لئے تیار ہو گا۔“، پتو نیہ آنٹی نے ڈڈلی کے موٹے سنبھرے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ”میں نے اس کے لئے ایک خوبصورت نئی بوٹائی خریدی ہے۔ ورنن انکل نے ڈڈلی کے موٹے کندھے کو تھپٹھایا۔ کچن سے باہر نکلتے ہوئے وہ بولے۔ ”تو پھر کچھ ہی دیر میں دوبارہ ملتے ہیں۔“

عجیب سی بوکھلا ہٹ کے شکار ہیری کے ذہن میں اچانک ایک خیال کوندا۔ اس نے اپنا ٹو سٹ فوراً چھوڑ اور اپنے تیز قدموں کا استعمال کرتے ہوئے ورنن انکل کے پیچھے پیچھے گھر کے بیرونی دروازے تک بھاگتا چلا گیا۔

ورنن انکل اپنا سفری کوٹ پہن رہے تھے۔ جب انہوں نے ہیری کو باہر آتے ہوئے دیکھا تو وہ غرا کر بولے۔ ”میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا رہا ہوں..... سمجھے۔“

ہیری نے ٹھنڈے لبھے میں جواب دیا۔ ”ویسے میں بھی آنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں تو آپ سے صرف کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔“ ورنن انکل نے اسے شک بھری نگاہ سے دیکھا۔

”ہاگس.....“، ہیری بولا۔ ”میرے اسکول میں تیرے سال کے بچوں کو کبھی کھار سکول سے باہر قبصے میں گھومنے جانے کی چھوٹ ملتی ہے۔“

”تو.....؟“ ورنن انکل نے دروازے کے پاس والے ہک سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے پوچھا۔ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”مجھے آپ سے اس سلسلے میں اجازت نامے پر دستخط کرانا ہیں۔“

ورنن انکل نے چڑا تے ہوئے کہا۔ ”اور میں ایسا کیونکر کروں گا؟“

ہیری نے بہت احتیاط سے لفظ چنتے ہوئے کہا۔ ”دیکھئے! مارچ آنٹی کے سامنے یہ ڈرامہ کرنا بہت مشکل ہو گا کہ میں سینٹ برلوس سکول.....“

”ناقابل علاج آوارہ بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے عمدہ سینٹ برلوس سکول.....!“، ورنن انکل نے دھاڑتے ہوئے اس کی بات کاٹ کر صحیح کی۔ مگر ہیری کو اپنے من میں سرشاری سی محسوس ہوئی کیونکہ ورنن انکل کی گرج میں کسی قدر دہشت کا تاثر بھی جھلک رہا تھا۔ ”بالکل!“، ہیری نے ورنن انکل کے بڑے سے بنیگنی چہرے کی طرف اطمینان سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”انتا بڑا نام یاد کرنا بہت مشکل ہے۔ مجھے اسے کسی قدر آسان اور زبان پر رواں بنانے کیلئے کافی محنت کرنا پڑے گی..... ہے نا؟ مان لیجئے کہ اگر غلطی سے میرے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی تو.....؟“

”تو تمہاری ہڈی پسلی توڑ دی جائے گی..... سمجھے!“ ورنن انکل اپنی مٹھیاں بھینچ کرتا نتھے ہوئے اس کی طرف بڑھے مگر ہیری اپنی جگہ پر مستحکم انداز میں کھڑا رہا۔

اس نے مسکرا کر کہا۔ ”کیا میری ہڈی پسلی توڑ نے سے مارچ آنٹی اُس بات کو فراموش کر پائیں گی جو میں انہیں بتا دوں گا۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

20

ورن انگل کے بڑھتے قدم رک گئے۔ ان کی مٹھیاں اب بھی ہوا میں اٹھی ہوئی تھیں اور ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ”لیکن اگر آپ میرے اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”تو میں فتحم کھاتا ہے کہ میں یقیناً یاد رکھوں گا کہ مجھے کس اسکول میں جانا چاہئے اور اس طرح کی اداکاری کروں گا، جیسے میں مالگ..... یعنی جیسے میں عام انسان ہوں۔“ ہیری جانتا تھا کہ ورن انگل اس پر اچھی طرح غور فکر کر رہے ہیں کیونکہ ان کے دانت کھلے تھے اور ان کے ماتھے کی رگ ابھی تک پھر کر رہی تھی۔

آخر کارپچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد وہ گویا ہوئے۔ ”ٹھیک ہے..... میں مارچ کے قیام کے دوران تمہارے رویے کو غور سے دیکھوں گا۔ اگر تم نے صحیح رویے کا مظاہرہ کیا اور ہمارا کہنا مانا تو مارچ کے جانے کے بعد میں اس بیہودہ اجازت نامے پر دستخط کر دوں گا۔“ انہوں نے گھوم کر دروازہ کھولا اور جاتے وقت اسے اتنی تیزی سے بند کیا کہ اس کے اوپر لگا کاچ نکل کر گر گیا۔

ہیری لوٹ کر باور پی خانے میں نہیں گیا بلکہ وہ اوپر اپنے بیڈروم میں چلا آیا۔ اسے اب ایک عام انسان (مالگ) کی طرح اداکاری بھانا تھی تو بہتر یہی تھا کہ وہ اس کی مشق ابھی سے کرنا شروع کر دے۔ افسرہ من سے اس نے دھیرے دھیرے اپنے تمام تخفے اور بر تھڈے کارڈا کٹھے کئے اور ان سب کو اپنے بستر کے نیچے فرش کے اکھڑے بورڈ کے نیچے اپنے ہوم ورک کے ساتھ رکھ دیا۔ پھر وہ ہیڈوگ کے پیغمبر کے پاس گیا۔ ایرل اب تازہ دم ہو چکا تھا۔ وہ اور ہیڈوگ دونوں سور ہے تھے اور دونوں کے سران کے پنکھوں کے اندر تھے۔ ہیری نے آہ بھرتے ہوئے انہیں جگایا۔

”ہیڈوگ۔“ اس نے اداسی بھرے لبجے میں کہا۔ ”تمہیں ایک ہفتے کے لئے یہاں سے جانا ہوگا۔ تم ایرل کے ساتھ چلی جاؤ۔“ رون تمہاری اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا۔ میں نے اسے پورا معاملہ واضح کرتے ہوئے ایک خط لکھ دوں گا اور میری طرف اس طرح مت دیکھو۔“ ہیڈوگ کی بڑی پیلی آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔ ”اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔ یہی ایک طریقہ ہے، جس سے مجھے رون اور ہر ماہی کے ساتھ ہاگس میڈ جانے کی اجازت مل سکے گی۔“

دس منٹ بعد ایرل اور ہیڈوگ (جس کے پاؤں میں رون کے نام ایک خط بندھا ہوا تھا) کھڑکی سے باہر نکل کر نظر وہ اوجھل ہو گئے تھے۔ بے حد غمگین ہیری نے خالی پیغمبر اٹھایا اور الماری کے اندر رکھ دیا۔

لیکن ہیری کو رنجیدہ رہنے کے لئے زیادہ وقت نہیں ملا۔ تھوڑی ہی دیر میں پتو نی آنٹی چیخت ہوئی اور پر آئیں اور ہیری سے کہا کہ وہ نیچے آ کر مارچ آنٹی کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب وہ ہاں میں پہنچا تو پتو نی آنٹی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ”اپنے بالوں کا کچھ کرو!“

ہیری کی سمجھ میں نہیں آپایا کہ اسے بال سنوارنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

مارچ آنٹی کو تو اس میں سے کیڑے نکالنا بے حد مرغوب تھا اس لئے وہ جتنا زیادہ گنداد کھائی دے گا، وہ اتنی ہی زیادہ خوش ہوں گی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

بہت جلد ہی ورنن انکل کی کارگیٹ کے اندر داخل ہوئی۔ پھر گیراج میں ٹائروں کے چرچا نے، کارکا دروازہ کھلنے اور بند ہونے، باعیچے کی راہداری پر چلتے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

پتو نیہ آنٹی نے سرگوشی کے انداز میں ہیری سے کہا۔ ”دروازہ کھولو!“
نہایت بے دلی کے ساتھ ہیری نے دروازہ کھول دیا۔

چوکھٹ پر مارج آنٹی کھڑی تھیں۔ وہ کافی حد تک ورنن انکل کی طرح ہی دکھائی دیتی تھیں۔ طویل القامت، فربہ اور پینگل پچھرے والی۔ یہاں تک کہ ان کی موچھیں بھی تھیں حالانکہ اپنے بھائی جتنی گھنی نہیں تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں بڑا سوت کیس تھا اور دوسرے ہاتھ کے نیچے ایک بوڑھا اور بد مزاج بلڈاگ کتا تھا۔

”میرا پیارا ڈولی کہاں ہے۔“ مارج آنٹی گرج کر بولیں۔ ”میرا بھتیجا..... کہاں ہے؟“

ڈولی ہال میں سے بد مست ہاتھی کی مانند ڈولتا ہوا آیا۔ اس کے سنبھالے بال اس موٹے سر پر چپکے ہوئے لگ رہے تھے اور اس کی کئی ٹھوڑیوں کے نیچے بوٹائی مشکل سے نظر آ رہی تھی۔ مارج آنٹی نے اپنا اپیچی ہیری کے پیٹ میں گھسادیا جس سے اس کی ہوا باہر نکل گئی۔ اس کے بعد مارج آنٹی نے ڈولی کو ایک ہاتھ سے جکڑا اور اس کے گال پر ایک زور دار بوسہ لیا۔

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈولی مارج آنٹی سے گلے ملنا صرف اس لئے برداشت کرتا ہے کیونکہ اس کے بد لے میں اسے کافی پسیے ملتے ہیں اور یہ بات مکمل طور پر درست ثابت ہوئی، کیونکہ بوسہ کے بعد جب وہ اس سے الگ ہوئیں تو ڈولی کی موٹی مٹھی میں بیس پاؤ مڈ کا کڑک تھا ہوانوٹ تھا۔

مارج آنٹی چیخ کر بولیں۔ ”پتو نیہ!“ اور پھر وہ ہیری کو اس طرح نظر انداز کر کے پاس سے گزر گئیں کہ جیسے ہیٹ ٹانگنے والا اسٹینڈ ہو۔ پتو نیہ آنٹی نے آگے بڑھ کر مارج آنٹی کا استقبال کیا اور دنوں نے ایک دوسرے کے گالوں پر بوسہ لیا۔ بلکہ یہاں یہ کہنا شاید زیادہ مناسب ہو گا کہ مارج آنٹی نے اپنا بڑا جبڑا پتو نیہ آنٹی کے پتے گال کی ہڈی سے ٹکرایا تھا۔

ورنن انکل اب تک اندر آچکے تھے اور دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

انہوں نے پوچھا۔ ”چائے پینیں گی؟ اور ”رپر“ کیا لے گا؟“

”اوہ..... رپر میری پلیٹ میں سے ہی ٹھوڑی چائے پی لے گا۔“ مارج آنٹی بولیں۔ جب وہ سب لوگ کچن میں پہنچے تو اس وقت ہیری مارج آنٹی کے بھاری بھر کم سو ٹکیس کے ساتھ ہال میں تہارہ گیا تھا لیکن اسے اس بات سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ یہ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی نہ کسی بہانے سے وہ مارج آنٹی سے دور نہیں رہے۔ اس لیے وہ آرام آرام سے سوت کیس کو گھسیتا ہوا اوپر والے خالی بیڈروم میں لے جانے لگا۔

جب ہیری کچن میں واپس لوٹا تب تک مارج آنٹی کو چائے اور فروٹ کیک مل چکا تھا۔ ان کا کتنا ”رپر“ ایک کونے میں بیٹھا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

سرڈ سرڈ کر کے چائے پی رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اپنے صاف سترے فرش پر چائے اور کتے کی رال گرتی دیکھ کر پتو نیہ آنٹی کا نپ اٹھیں۔ پتو نیہ آنٹی شاید اسی لئے جانوروں سے شدید نفرت کرتی تھیں۔

ورنن انکل نے پوچھا۔ ”مارج! باقی کتوں کو کون سن بھال رہا ہے؟“

مارج آنٹی نے زور دار آواز میں کہا۔ ”کرنل فوستر! وہ اب ریٹائر ہو چکا ہے، اس کے پاس بھی تو کرنے کے لئے کوئی کام ہونا چاہئے۔ لیکن مجھ سے رپ روہاں چھوڑا نہیں گیا، یہ میری جدائی برداشت نہیں کر پاتا ہے۔“

ہیری کے بیٹھنے پر رپ غرایا۔ اس سے مارج آنٹی کی توجہ پہلی بار ہیری کی طرف مبذول ہوئی۔ ”تم.....“ انہوں نے گر جتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تک یہیں ہو؟“

”ہاں۔“ ہیری نے کہا۔

”تمہیں اتنا اکڑ کرہاں، بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ مارج آنٹی نے کہا۔ ”یہ ورنن اور پتو نیہ کی مہربانی ہے کہ تمہیں اپنے یہاں رکھ رہے ہیں، میں ایسا ہرگز نہیں کرتی، اگر تمہیں میری چوکھ پر چھوڑا گیا ہوتا تو میں تمہیں براہ راست یتیم خانے بھیج دیتی۔“

ہیری کی یہ کہنی کی بہت خواہش تھی کہ ڈرسلی خاندان کے ساتھ رہنے کے بجائے وہ یتیم خانے میں رہنا زیادہ پسند کرے گا، لیکن ہاگس میڈ کے اجازت نامے کے خیال نے اسے روک دیا۔ اس نے اپنے چہرے پر زبردستی درد بھری مسکراہٹ لانے کی کوشش کی۔

مارج آنٹی دھاڑتے ہوئے بولیں۔ ”میری طرف دیکھ کر بلا وجہ مت ہنسو۔ مجھے صاف دھائی دے رہا ہے کہ جب میں نے تمہیں گزشتہ مرتبہ یکھا تھا، اس کے بعد سے تم ذرا بھی نہیں سدھرے ہو۔ مجھے کسی قدر امید تھی کہ سکول والے تمہیں تھوڑی بہت تمیز سکھا دیں گے۔ انہوں نے چائے کا ایک بڑا سا گھونٹ لیا اور اپنی موچھ پوچھتے ہوئے کہا۔ ”ورنن! تم اسے کون سے سکول میں بھیجتے ہو؟“

انکل نے فوراً کہا۔ ”سینٹ برولس میں..... لا علاج آوارہ بچوں کے لئے وہ سب سے بہتر پیسکوں ہے۔“

مارج آنٹی نے خوش ہو کر کہا۔ ”اچھی بات ہے۔ کیا سینٹ برولس میں لڑکوں پر چھڑی کا استعمال ہوتا ہے؟“ انہوں نے میز کے پار ہیری سے پوچھا۔

”ارے.....“ ہیری نے کچھ بولنا چاہا کہ اسی وقت ورنن انکل نے مارج آنٹی کے عقب سے اپنا سر آہستگی سے ہلا�ا۔ ہیری نے کہا۔ ”جی ہاں!“ پھر اسے محسوس ہوا کہ یہ بات کسی طرح ڈھنگ سے کرنا زیادہ بہتر ہو گا اسی لئے اس نے مزید لفتمہ دیا۔ ”ہر وقت.....“

”بہت خوب!“ مارج آنٹی بولی۔ ”مجھے یہ بکواس بالکل اچھی نہیں لگتی کہ بچوں کی پٹائی نہیں ہونا چاہئے۔ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ کوڑھ مغز بچے پہنچنے سے بغیر سدھر ہی نہیں سکتے ہیں۔ سو میں سے ننانوے معاملات میں تگڑی پٹائی کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

کیا تمہاری اکثر پٹائی ہوتی ہے؟“

ہیری بولا۔ ”ہاں! سینکڑوں بار.....“ مارج آنٹی کی آنکھیں سکڑ کر مزید چھوٹی ہو گئیں۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

23

”مجھے تمہارے بولنے کا انداز بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہے لڑکے۔“ انہوں نے کہا۔ اگر تم اپنی پٹائی کے بارے میں اتنے لہکے انداز میں بول رہے ہو تو یہ بات صاف واضح ہے کہ تمہاری جم کر پٹائی نہیں ہوتی ہے۔ پتو نیہا اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو سکول والوں کو ایک خط ضرور لکھ دیتی۔ انہیں صاف صاف بتاؤ لو کہ تم اس بچے کے معاملے میں بری طرح پٹائی کرنے کی سفارش کرتی ہو۔“
شاید ورنہ انکل فکر مند تھے کہ ہیری اپنا وعدہ بھول سکتا ہے اس لئے انہوں نے فوری طور موضوع بدل دیا۔
”مارج! آج صحیح کی خبریں سنی تھیں؟ خصوصاً اس بھگوڑے قیدی کے بارے.....“

☆☆☆☆

جب مارج آنٹی وہاں پر آرام سے رہنے لگیں تو ہیری حسرت سے سوچنے لگا کہ اگر وہ یہاں نہیں آتیں تو کتنا اچھا وقت گزرتا۔
ورنہ انکل اور پتو نیہا آنٹی ہیری کو عام طور پر مارج کے سامنے لانے سے زیادہ تر گریز کرتے رہتے تھے کہ وہ ان کے راستے سے دور ہی رہے۔ ہیری کو بھی یہ انتظام بھلا لگتا تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ دوسری طرف مارج آنٹی کی شدید خواہش تھی کہ ہیری ہر وقت ان کی نگاہوں کے سامنے رہا کرے تاکہ وہ اس کی آوارگی اور بد تمیزی کے سدھار پر اپنی قیمتی آراء دیتی رہ سکیں۔ انہیں ہیری اور ڈڈلی کا موازنہ کرنے میں مزہ آتا تھا۔ اس کے علاوہ انہیں ڈڈلی کو مہنگے تھے دینا بھی بہت اچھا لگتا تھا۔ ایسا کرتے وقت وہ ہمیشہ ہیری کو گھورتی تھیں جیسے اسے یہ پوچھنے کے لئے اکسار، ہی ہوں کہ اسے کوئی تخفہ کیوں نہیں ملا۔ وہ بار بار یہ بھی بتاتی رہتی تھیں کہ ہیری اتنا نقص اور برا لڑکا کیوں ہے؟

تیسرا دن انہوں نے دوپہر کا کھانا کھاتے وقت کہا۔ ”ورنہ! یہ لڑکا اگر غلط راستے پر چلا جائے تو اس کے لئے خود کو ذمہ دار مت گرداننا۔ اگر کوئی چیز اندر سے ہی سڑی ہوئی ہو، تو کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔“

ہیری نے اپنی توجہ کھانے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ تھرھرانے لگے اور اس کا چہرہ غصے کے مارے تھمانے لگا۔ اس نے خود کو یاد دلایا۔ ”اجازت نامہ پر دستخط کو یاد رکھو۔ ہاگس میڈ کے بارے میں سوچو۔ کچھ مت بولو اور نہ ہی اٹھنے کی کوشش کرو۔“
مارج آنٹی نے مے کے جام کی طرف ہاتھ بڑھایا اور وہ بولیں۔ ”یہ پیدائش کے بنیادی قوانین میں سے ایک ہے۔ کتوں میں بھی ایسا ہوتا ہے اگر کتیا کے ساتھ کچھ گڑ بڑ ہوتی ہے، تو پلے کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ضرور ہوگی۔“

مارج آنٹی نے مے کے جس جام کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا، وہ اسی وقت دھما کے کی آواز کے ساتھ پھٹ گیا۔ کانچ کے ٹکڑے ہر طرف اڑنے لگے اور مارج آنٹی نے بمکمل تھوک نگلکر پلکیں جھپکانے لگیں۔ ان کا بڑا سرخ چہرہ میں شرابور ہو چکا تھا۔

اسی لمحے پتو نیہا آنٹی چھپتی ہوئی بولیں۔ ”مارج..... مارج تم ٹھیک تو ہو؟“

مارج آنٹی نے اپنے چہرے کو رو مال سے پونچھتے ہوئے کہا۔ ”فکر کی کوئی بات نہیں، شاید جام تھوڑا سخت پکڑ لیا ہو گا۔ کچھ دن پہلے کرنل فوستر کے یہاں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ پتو نیہا تم بلا وجہ بات کا بتانگڑ مت بناؤ..... میری گرفت خاصی مضبوط ہوتی ہے.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

24

لیکن پتوں نے آنٹی اور ورن انکل ہیری کو شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے، اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہو گا کہ وہ پڈنگ کو چھوڑ دے اور جتنی جلدی ہو سکے، وہاں سے اٹھ کر باہر چلا جائے۔

ہال سے باہر نکلنے کے بعد ہیری بیرونی دیوار پر سڑک کر گئی سانسیں لینے لگا۔ بہت طویل عرصے کے بعد اسے غصہ آیا تھا اور اس نے کسی چیز کو پھاڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہاں صرف ہاگس میڈ کے اجازت نامے کا سوال ہی نہیں تھا، اگر وہ اسی راستے پر چلا، تو جادوئی وزیر اس کے لئے کوئی بڑی پریشانی کھڑی کر دے گا۔

ہیری ابھی بھی نابالغ جادوگر ہی تھا۔ اور جادوگروں کے قانون کے مطابق ہیری کو سکول کے باہر جادو استعمال کرنے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔ اس کا ریکارڈ بھی صاف ستر انہیں تھا۔ پچھلی گرمیوں کی تعطیلات میں ہی اسے ایک سرکاری تنبیہ موصول ہو چکی تھی۔ جس میں یہ صاف طور پر مندرج تھا کہ اگر مستقبل میں پرانیویٹ ڈرائیو میں جادو کا مظاہرہ دیکھا گیا تو ہیری کو ہو گورٹس سے نکال دیا جائے گا۔

اندر پیدا ہونے والی آوازوں سے وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ اب ڈرسلی خاندان ٹیبل سے اٹھ رہا ہے۔ وہ ان کے راستے سے دور ہٹ کر فوری طور پر اپر کی سیٹر ہیاں چڑھتا چلا گیا۔



اگلے تین دنوں تک جب بھی مارچ آنٹی اس ایسی ولیسی بات کہتی تھیں تو ہیری اپنی بھاری ڈنڈے کی بہترین دیکھ بھال..... خود کس طرح کریں؟ نامی کتاب پچ کے بارے میں سوچنے لگتا۔ یہ ترکیب بہت کامیاب رہی، کیونکہ اس سے اس کے چہرے پر ایک سپاٹ تاثرا جاتا تھا۔ اسے دیکھ کر مارچ آنٹی اب یہ کہنے لگی تھیں کہ یہ کاہل الوجود تھا۔

بالآخر..... مارچ آنٹی کے قیام کی آخری شام آہی گئی۔ پتوں نے اس دن کا بہترین ڈنڈیا کیا اور ورن انکل نے عمدہ میں کئی بوتلیں کھول لیں۔ سوپ اور پچھلی کے دوران ہیری کی غلطیوں کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ جب سب لوگ یمن میرنگ پائی کھار ہے تھے تو ورن انکل اپنی کھدائی کرنے والی کمپنی گرینکس کے بارے میں تفصیل بتا کر سب کو بے زار کرنے لگے۔ پھر پتوں نے کافی بنائی اور ورن انکل برانڈی کی ایک بوتل لے کر آگئے۔

”مارچ تم تو نہیں لوگی.....؟“

مارچ آنٹی پہلے ہی کافی میے پی چکی تھیں اور ان کا بڑا چہرہ بہت لال ہو گیا تھا۔

”ایک دم چھوٹا سا جام۔“ انہوں نے منتے ہوئے کہا۔ ”تحوڑا سا اور..... تھوڑا سا اور..... یہ ہوئی نہ بات.....!“

ڈڈلی پائی کا چوتھا ٹکڑا کھار ہاتھا۔ پتوں نے آنٹی اپنی چھوٹی انگلی باہر نکال کر کافی کی چسکیاں لے رہی تھیں۔ دراصل ہیری اپنے بیڈروم میں چھپ جانا چاہتا تھا۔ لیکن ورن انکل کی غصے سے بھری چھوٹی چھوٹی آنکھیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اسے وہاں بیٹھ کر یہ سب جھیانا

پڑے گا۔

مارج آنٹی نے اپنے ہونٹ چاٹتے ہوئے اور برانڈی کے خالی جام کو رکھتے ہوئے کہا۔

”بہت اعلیٰ! پتو نیہ اس سے تھوڑی طاقت مل جاتی ہے۔ آخر بارہ کتوں کی دیکھ بھال بھی تو کرنا پڑتی ہے.....“ انہوں نے لمبی ڈکار لیتے ہوئے اپنے موٹ پیٹ کو تھپٹھپایا۔ ”معاف کرنا! مجھے کھانے پینے والے بچے اچھے لگتے ہیں۔“

انہوں نے ڈُولی کی طرف آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ”تمہارا ڈیل ڈول صحیح ہے ڈُولی! بالکل اپنے باپ کی طرح..... ہاں ورن، میں تھوڑی سی برانڈی اور لوں گی.....!“

”دوسری طرف یہ بچہ.....“ انہوں نے ہیری کی طرف سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے اپنے پیٹ میں مرود کی سی کیفیت محسوس کی۔ اس نے جلدی سے سوچا۔ ”سرکاری انتباہ کو یاد کرو۔“

”یہ بچہ تو چھوٹا اور ناقص لگتا ہے۔ ایسا کتوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ ابھی پچھلے ہی سال کی بات ہے، میں نے کرنل فوستر سے ایک کتنے کوڈ بونے کا کہا تھا۔ بہت چھوٹا کتنا تھا۔ کام چور، اس کی صحیح تربیت نہیں ہوئی تھی۔“

ہیری اپنی کتاب کے بارہویں صفحے کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس میں بہاری ڈنڈے کی گڑ بڑ کو دور کرنے کا منظر لکھا تھا۔

”یہ سب خون کا اثر ہے، جیسا کہ میں اس دن کہہ رہی تھی۔ گنداخون، آخر رہے گا گندرا ہی۔ برا مت مانا پتو نیہ! میں تمہارے خاندان کی برائی نہیں کر رہی ہوں۔“

انہوں نے پتو نیہ آنٹی کے پتلے ہاتھ پر اپنا پھاؤڑے جیسا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

”لیکن سچ تو یہ ہے کہ تمہاری بہن میں گڑ بڑ تھی۔ ایسا اچھے سے اچھے خاندانوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ پھر وہ ایک آوارہ کے ساتھ بھاگ گئی۔ اور نتیجہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔“

ہیری اپنی پلیٹ کو گھور رہا تھا۔ اس کے کانوں میں عجیب سی گھنٹیاں نج رہی تھیں۔ اس نے سوچا، اپنے بہاری ڈنڈے کے نچلے سرے کو کس کر پکڑو۔ لیکن اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس کے بعد کیا آتا ہے۔ مارج آنٹی کی آواز ورن انکل کی کھدائی کرنے والی مشین کی طرح اس کے کانوں میں اترتی جا رہی تھی۔

مارج آنٹی نے زور سے کہا۔ ”اس کا باپ؟“ انہوں نے برانڈی کی بوتل کو پکڑا اور اپنے جام میں ڈالتے وقت نفیس میز پوش پر برانڈی چھلکا دی تھی۔ وہ مزید بولیں۔ ”تم نے مجھے کبھی یہ نہیں بتایا کہ اس کا باپ کیا کرتا تھا؟“

ورن انکل اور پتو نیہ آنٹی کے چہرے بیجان انگیز تاؤ سے کھنچ پڑے تھے۔ ڈُولی نے پہلی بار اپنی پائی سے نظریں ہٹا کر می پاپا کی طرف دیکھا۔

ورن انکل نے ہیری کی طرف نکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”وہ کوئی کام نہیں کرتا تھا..... بے روزگار تھا۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”مجھے یہی امید تھی!“ مارج آنٹی برانڈی کا بڑا گھونٹ لیتے ہوئے بولیں۔

پھر انہوں نے اپنی آستین سے اپنی ٹھوڑی پونچھتے ہوئے کہا۔ ”نکما، سست، آوارہ.....!“

”وہ ایسے نہیں تھے.....!“ ہیری اچانک چیخ کر بولا۔ میز پر ایک دم خاموشی سی چھا گئی۔ ہیری کانپ رہا تھا۔ زندگی میں اسے پہلے کبھی اتنا زیادہ غصہ نہیں آیا تھا۔

ورن انکل کا چہرہ سفید پڑ گیا، وہ بوکھلائے انداز میں بولے۔ ”مارج! اور برانڈی لوگی!“ انہوں نے مارج آنٹی کے جام میں پوری بوتل ہی انڈیل ڈالی۔ پھر وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئے اور غرا کر کہا۔ ”لڑکے! تم بستر پر جاؤ۔ چلو اسی وقت.....!“

”نہیں..... ورن! مارج آنٹی نے ہچکیاں لیتے ہوئے ایک ہاتھ اٹھا کر کہا اور ان کی چھوٹی سرخ آنکھیں ہیری پر نک گئیں۔

”آگے بولو لڑکے! آگے کیا؟..... تمہیں اپنے ماں باپ پر بڑا فخر ہے؟ وہ جو گاڑی کے حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے (مجھے لگتا ہے کہ وہ یقیناً شراب کے نشے میں دھست ہوں گے)“

”وہ کار کے حادثے میں نہیں مرے تھے؟“ ہیری نے کہا کہ جواب کھڑا ہو چکا تھا۔

”وہ کار کے حادثے میں ہی ہلاک ہوئے تھے، جھوٹے کہیں کے.....! اور تمہیں اپنے بھولے بھائے لمحتی رشتہ داروں کے سر پر بوجھ کی طرح تھونپ گئے تھے۔“ مارج آنٹی گھمنڈ سے منہ پھلاتے ہوئے زہریلے انداز میں پھنکارتی ہوئی بولیں۔ ”تم ایک براء اور کاہل الوجود لڑکے.....!“

لیکن مارج آنٹی کے منہ کے الفاظ اچانک کہیں گم ہو گئے تھے۔ ایک پل کیلئے تو ایسا لگا جیسے انہیں الفاظ ہی نہیں مل رہے ہوں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انتہائی طیش میں آ کر پھول رہی تھیں۔

لیکن ان کا یہ پھولنا طیش سے نہیں تھا۔ ان کا بڑا الچہرہ اپنے جنم سے کچھ زیادہ ہی پھول رہا تھا۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ اور ان کا منہ اتنا کھل گیا کہ وہ بول نہیں سکتی تھیں۔ اگلے ہی پل ان کی جیکٹ کے کچھ بٹن ٹوٹ کر بکھر گئے۔ مارج آنٹی کا بدن کسی بڑے غبارے کی مانند پھولتا جا رہا تھا۔ ان کا پیٹ اتنا پھول چکا تھا کہ ان کی بیلٹ ٹوٹ کر گرگئی، ان کی ہر انگلی بیلن کی طرح پھول چکی تھی.....

جب مارج آنٹی کا بدن کرسی سے چھٹ کی طرف اٹھنے لگا تو ورن انکل اور پتو نیہ آنٹی ایک ساتھ چیخے۔ ”مارج.....!“ وہ اب مکمل طور گول مٹول ہو چکی تھیں۔ اور ان کے ہاتھ پیر موٹے ہو چکے تھے جب وہ ہوا میں غبارے کی طرح ڈلتی ہوئی اوپر اٹھ رہی تھیں تو تبھی ان کا ہر لعزمیز ”رپر“ بری طرح سے بھونتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

نن..... نن..... نہیں.....!

ورن انکل نے اچھل کر مارج آنٹی کے پاؤں پکڑ لئے اور انہیں نیچے کھینچنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس کوشش میں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

27

ورن انکل کے دونوں پیر فرش سے اوپر اٹھ گئے اور وہ مارچ کے ساتھ ہوا میں تیرنے لگے۔ اگلا پل اور زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوا جب رپرنے غصے میں جھپٹ کرو نہ انکل کے پیر میں اپنے نوکیلے دانت گڑا دیئے۔

اس سے پہلے کہ کوئی اسے روک پاتا، ہیری ڈرائیگ روم سے دوڑ کر باہر آگیا۔ وہ سیڑھیوں کے نیچے بنی بڑی الماری کی طرف پکا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی الماری کا دروازہ جادو سے خود بخوبی کھل گیا۔

کچھ ہی پل میں وہ اپنے صندوق کو کھینچ کر گھر کے بیرونی دروازے تک لے آیا۔ پھر وہ دوڑ کر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے بستر کے نیچے والے فرش پر رکھے ڈھیلے بورڈ کو کھینچا۔ اس کے اندر سے اس نے اپنی کتابوں اور سالگردہ کے تختے والے تیکے کے غلاف کو جھپٹکر باہر نکالا۔ کمرے سے باہر نکلتے وقت اس نے ہیڈوگ کا خالی پنجربہ بھی اٹھالیا۔ دھڑ دھڑاتے ہوئے وہ بھی اپنے صندوق کے پاس پہنچا ہی تھا کہ تبھی ورن انکل ڈرائیگ روم سے سے باہر نکلے، ان کا ایک پاؤں خون میں لمحڑا ہوا تھا۔ وہ گرجے۔ ”واپس آؤ..... واپس آؤ..... اور اسے ٹھیک کرو!“

لیکن ہیری تو جیسے غصے سے پاگل ہی چکا تھا۔ اس نے اپنے صندوق کو لات مار کر کھولا۔ اس میں سے اپنی جادوئی چھپڑی نکالی اور ورن انکل کی طرف لہرائی۔ ہیری نے بہت تیز تیز سانس لیتے ہوئے بولا۔ ”وہ اسی قابل تھیں..... انہیں جوسنا ملی۔ وہ اسی قابل تھیں۔ آپ مجھ سے دور رہنا۔“ اس نے دروازے کے ہینڈل کو کپڑنے کے لئے ہاتھ پیچھے بڑھایا۔

ہیری نے کہا۔ ”اب بہت ہو چکا ہے۔ میں نے یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔“

اور اگلے ہی پل وہ باہر نکل کر انہیں سنسان سرٹک پہنچ گیا۔ وہ اپنا بھاری صندوق کھینچ رہا تھا اور ہیڈوگ کا خالی پنجربہ اس کے ہاتھ میں دبا رہا تھا۔



تیسرا باب

نامٹ بس

ہیری غصے کے عالم میں کافی دور چلتا چلا گیا۔ پھر وہ تھک کر منگولیا کریسینٹ کی ایک نیچی دیوار پر بیٹھ گیا۔ بھاری بھر کم صندوق کو کھینچنا بڑا مشکل کام تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بری طرح ہانپنیلگا۔ وہ کچھ دیر تک دم بخود سا بیٹھا رہا اور طوفانی انداز میں دھڑکتے ہوئے دل کی آواز سنتا رہا۔ غصے کا سیلا باب بھی اس کے تن بدن میں طغیانی مچائے ہوئے تھا۔ لیکن اندر ہیری سنسان سڑک پر دس منٹ تک اکیلے بیٹھنے کے بعد اس کے دل پر ایک بالکل نیا احساس حاوی ہو گیا۔

دہشت.....!

اس نے جس سمت میں بھی سوچا تو یہی پایا کہ اس کی اس سے پہلے بھی ایسی بری حالت نہیں تھی۔ وہ مالگلوؤں کی دُنیا میں رات کو بالکل تنہا سڑکوں پر بھک رہا تھا اور اس کے پاس جانے کا کوئی ٹھکانہ تک نہیں تھا۔ اس سے بھی سنگین بات تو یہ تھی کہ اس نے کچھ ہی دیر پہلے انہنai طاقتو رجادو کا استعمال کیا تھا۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ اس کے یقینی طور پر ہو گروٹس سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے نابالغ جادوگری کے قوانین کو بری طرح سے توڑا تھا۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ اس کے وہاں بیٹھنے کے دوران ہی وزارتِ راجدوان کے نمائندہ الہ اس پر کیوں نہیں منڈلا رہے تھے۔

ان گھمیں خیالوں کے باعث ہیری پر کپکپی سی طاری ہونے لگی۔ اس نے کبھی منگولیا کریسینٹ کے اوپر کے آسمان کو اور کبھی سنسان اندر ہیری سڑک کو دیکھا۔ اس کے ساتھ اب کیا ہونے والا تھا؟ کیا اسے گرفتار کیا جائے گا یا پھر اسے صرف جادوگری کی دُنیا سے نکال دیا جائے گا؟ اس نے رون اور ہر ماٹنی کے بارے میں سوچا جس سے وہ اور بھی افسردہ ہو گیا۔ ہیری کو یقین تھا کہ چاہے وہ ملزم ہو یا نہ ہو..... رون اور ہر ماٹنی اس کی مدد ضرور کریں گے۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ دونوں ہی پر وون ملک تھے۔ اور ہیڈوگ کے جانے کے بعد تو وہ ان سے رابطہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے پاس تو مالگلوؤں کے پیسے بھی نہیں تھے۔ البتہ اس صندوق کی سب سے نچلی تھے میں جادوگروں کی چند سکے رکھے تھے۔ لیکن اس کی باقی جائیداد (جو ہیری کے ماں باپ اس کے لئے چھوڑ گئے تھے) لندن میں جادوگروں کے پینک گرنگوٹس کی تجوریوں میں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

بندھی۔ اس نے سوچا، وہ اپنے بھاری بھر کم صندوق کو کھینچتے ہوئے لندن تک تو نہیں لے جاسکتا جب تک کہ..... اس نے اپنی جادوی چھڑی کو دیکھا جسے وہ اب بھی اپنے ہاتھ میں مضبوطی پکڑے ہوئے تھا اگر اسے اسکول سے نکال ہی دیا جائے گا (یہ سوچ کراس کے دل میں درد بھری ٹیسٹیں اٹھی) ہیں تو تھوڑا اور جادو کرنے میں کیا برائی ہے؟ اس پاس غیبی چونگ تھا، جو اسے اپنے والد سے وراشت میں ملا تھا۔ اگر وہ اپنے صندوق پر جادو کر کے اسے بہت ہلاکا بنالے، اسے اپنے بھاری ڈنڈے سے باندھ دے، غیبی چونگہ پہن لے اور لندن تک اڑ کر جائے؟ وہاں پہنچ کر وہ اپنی تجوری میں سے اپنی تمام دولت نکال سکتا ہے اور..... اپنی جلاوطن زندگی شروع کر سکتا ہے۔ یہ خیال کافی ہیبت ناک تھا لیکن وہ اس دیوار پر زیادہ دیر تک بھی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ ورنہ مالگلوؤں پولیس اس سے پوچھ گچھ کرے گی کہ وہ اتنی رات کو جادو کی کتابوں اور بھاری ڈنڈے کے ساتھ صندوق لئے کیوں بیٹھا ہے؟

ہیری نے دوبارہ صندوق کھولا اور اس کے سامان کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے غیبی چونگ تلاش کرنے لگا تو لیکن اس سے ملنے سے پہلے ہی وہ اچانک چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے گردن کے بچھلے حصے میں ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ اسے لگا، جیسے کوئی اسے دیکھ رہا تھا لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ سڑک پوری طرح ویران نظر آ رہی تھی اور آس پاس کے کسی گھر میں سے روشنی نہیں آ رہی تھی۔ وہ ایک بار پھر اپنے صندوق پر جھکا لیکن تقریباً فوراً ہی دوبارہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی چھڑی کو مضبوطی پکڑ لیا۔ اسے آواز تو نہیں سنائی دی لیکن اس نے محسوس کیا کہ کوئی شخص یا جانور اس کے پیچھے کی باڑھ اور گیراج کے درمیان تنگ جگہ میں کھڑا ہے۔ ہیری نے اپنی آنکھیں گڑا کرتا ریک گلی کی طرف دیکھا۔ یہ چاہے جو بھی ہو، اس کے ہلنے پر ہی ہیری کو یہ پتہ چل سکتا تھا کہ یہ کوئی جنگلی آوازہ بلی ہے یا پھر کچھ اور ہے۔

”اجالا ہو جائے؟“ ہیری بڑھا ایسا۔ فوری طور پر اس کی چھڑی کے سرے پر روشنی ہو گئی، جس سے اس کی اپنی آنکھیں لگ بھگ چندھیا گئیں۔ اس نے چھڑی اپنے سر کے اوپر کی، جس سے مکان نمبر دو کی پتھروں کے نشانات والی دیوار چمکنے لگی۔ گیراج دروازہ بھی نظر آنے لگا۔ روشنی میں ہیری کو وہاں کسی بڑے جانور کا عکس دکھائی دیا جس کی آنکھیں چوڑی تھیں اور چک رہی تھی۔

ہیری اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن اس کوشش میں اس پیراپنے صندوق سے ہی الجھ گئے اور وہ بڑی طرح اڑ کھڑا گیا۔ جب اس نے گرتے وقت اپنا چہرہ بچانے کیلئے ہاتھ ٹکنے کی کوشش کی تو اس کی چھڑی ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی وہ بھی زمین بوس ہوتا چلا گیا۔

تبھی ایک کان پھاڑ دھما کہ ہوا۔ ہیری کی آنکھیں تیز ترین روشنی میں خیرہ ہو گئیں۔ جس سے بچنے کے لئے اس نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا کر آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔

تقریباً چھینتے ہوئے اس نے سڑک کے کنارے کی طرف پلٹا کھایا۔ بالکل صحیح وقت پر..... اگلے ہی لمحے بڑے بڑے پہنے اور چکا چوند کر دینے والی ہیڈ لائٹس ٹھیک اسی جگہ پر بریک لگاتے ہوئے رُ کے جہاں کچھ دیر پہلے ہیری زمین پر گرا ہوا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

سر اٹھانے پر ہیری نے دیکھا کہ وہ پہنچے اور ہیڈ لائٹس ایک تین منزلہ ارغوانی رنگ کی ایک بڑی بس کے تھے، جو اچانک فضا میں سے نمودار ہوئی تھی۔ وندر سکرین کے اوپر سنہرے الفاظ میں لکھا ہوا تھا..... ”ناٹ بس!“

ایک پل کے لئے تو ہیری کو ایسا لگا کہ شاید گرنے کی وجہ سے اس کا دماغ چکرا گیا ہے۔ تبھی ارغوانی یونیفارم والا ایک کنڈ یکٹر بس میں سے باہر کو دا اور انہیں میں تیزی سے بولنے لگا۔

”ناٹ بس میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے! یہ بس صرف مصیبت میں پھنسنے جادوگروں اور جادوگرنیوں کے لئے ہنگامی ترسیل کا ذریعہ ہے۔ اپنا چھٹری والا ہاتھ اٹھائیے اور اوپر چڑھ جائیے۔ ہم آپ کو آپ کے حسب منشاء منزل پر پہنچادیں گے۔ میرا نام ٹین شانپا نک ہے اور آج کی شام میں آپ کا کنڈ یکٹر ہوں.....“

کنڈ یکٹر بولتے بولتے اچانک رُک گیا۔ کیونکہ اسے ہیری اسی وقت دکھائی دیا تھا جواب بھی زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری نے اپنی چھٹری دوبارہ اٹھائی اور لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوا۔ قریب آنے پر اس نے دیکھا کہ ٹین شانپا نک عمر میں اس سے کچھ ہی سال بڑا تھا۔ اس کی عمر زیادہ سے زیادہ اٹھا رہیا نہیں بر س ہوگی۔ اس لمبے کان جیسے لٹک رہے تھے اور اس کے چہرے پر ڈھیر سارے مہا سے تھے۔

ٹین نے اپنے کاروباری انداز سے ہٹ کر پوچھا۔ ”نیچے کیوں بیٹھے تھے؟“

”میں گر گیا تھا۔“ ہیری نے جواب دیا۔

ٹین نے ہستے ہوئے پوچھا۔ ”کھڑے کھڑے کیوں گر گئے تھے؟“

”میں جان بوجھ کرنہیں گرا تھا۔“ ہیری نے چڑ کر کہا۔ اس کی جیجن کی پینٹ گھٹنے پر سے پھٹ گئی تھی۔ اس کے علاوہ، اس نے گرتے وقت بچنے کے لئے جس ہاتھ کا سہارا لیا تھا۔ اس میں سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اچانک یاد آیا کہ وہ کیوں گرا تھا اور پھر وہ گیراج اور باثھ کے درمیانی حصے کی خالی جگہ کو دیکھنے کیلئے سرعت سے پلت گیا۔ ناٹ بس کی ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی کے باعث وہاں کافی اجالا تھا لیکن اب وہاں کچھ نہیں تھا۔

”وہاں پر کیا دیکھ رہے ہو.....؟“ ٹین نے اس کے عقب میں سے پوچھا۔

”وہاں پر ایک بڑا سیاہ جانور تھا۔“ ہیری نے خالی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ”کسی کتے جیسا..... لیکن بہت بڑا.....!“

اس نے ٹین کی طرف مڑ کر دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ پریشانی سے ہیری نے دیکھا کہ ٹین کی نگاہ اب اس کے ماتھے کے نشان پر پہنچ چکی تھی۔

”تمہارے ماتھے پر یہ کیا ہے؟“ ٹین نے اس سے غیر متوقع سوال کیا۔

”کچھ نہیں.....!“ ہیری نے جلدی سے اپنے لمبے بالوں سے ماتھے کے نشان کو چھپاتے ہوئے کہا۔ اگر وزارتِ جادو کے لوگ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

اس کی تلاش کر رہے ہیں تو وہ ان کے کام کو آسان نہیں بنانا چاہتا تھا۔

سٹین نے آگے سے پوچھا۔ ”تمہارا نام کیا ہے؟“

”نیول لاگ بامُم.....“ ہیری نے وہ نام بول دیا جو اس کے دماغ میں سب سے پہلے آیا پھر اس نے سٹین کی توجہ بھٹکانے کے لئے پوچھا۔ ”تو..... تو..... یہ بس کہیں بھی جا سکتی ہے۔“

”ہاا!“ سٹین نے فخر سے کہا۔ ”جہاں بھی تم جانا چاہو، شرط یہ ہے کہ وہ جگہ زمین پر ہونا چاہئے۔ یہ بس پانی کے اندر نہیں جا سکتی ہے۔“ پھر اس نے شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ تم نے ہمیں اشارہ کیا تھا..... ہے نا؟ اپنی چھٹری والا ہاتھ آگے لہرا یا تھا..... ہے نا؟“

”ہاا!“ ہیری نے فوراً کہا۔ ”سننے، یہاں سے لندن کا کراچی کتنا ہے۔“

سٹین خالصتاً کاروباری انداز میں بولا۔ ”گیارہ سکل، لیکن تیرہ سکل میں تمہیں گرم چاکلیٹ ملے گی جبکہ پندرہ سکل میں گرم پانی کی بوٹل اور آپ کے پسندیدہ رنگ کا دانتوں کا برش۔“

ہیری نے ایک بار پھر اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے اپنا پس نکال کر سٹین کو چاندی کے کچھ سکے دیئے۔ پھر اس نے اور سٹین نے اس کا صندوق اٹھایا، جس پر ہیڈوگ کا پنجھرہ رکھا تھا۔ دونوں نے مل کر صندوق کو بس کی سیٹر ہیوں سے اوپر پہنچا دیا۔

بس میں ایک بھی نشست نہیں تھی۔ نشتوں کی بجائے وہاں پر پیٹنل کے نصف درجن پلنگ تھے جو پردے والی کھڑکیوں کے پاس لگے تھے۔ ہر پلنگ کے پاس موم ہتی جل رہی تھی جس سے لکڑی کے پینل والی دیواروں پر روشنی ہو رہی تھیں۔ بس کے پچھلے حصے میں ناط کیپ پہن کر لیٹا ہوا ایک پستہ قد جادوگر بڑھا دیا۔ ”ابھی نہیں! شکریہ..... میں گھونکھوں کا اچار ڈال رہا ہوں۔“ اور پھر نیند میں ہی اس نے کروٹ بدل لی۔

اسٹین نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ”تمہاری جگہ یہ ہے۔“ اس نے ہیری کے صندوق کو ڈرائیور کی پشت پر موجود ایک بستر کے نیچے گھسادیا۔ ڈرائیور سٹیئرنگ وہیل کے سامنے ایک دستی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ پھر سٹین نے آواز لگائی۔ ”یہ ہماری نائٹ بس کا ڈرائیور ہے، ارنی پر اگ۔ اور یہ ہے نیول لاگ بامُم..... ارن!“

ارنی پر اگ کی عمر کچھ زیادہ تھی۔ وہ بہت موٹی شیشوں والا نظر کا چشمہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے ہیری کو دیکھ کر محض سر ہلایا۔ جس نے پریشان ہو کر ایک بار پھر اپنے بالوں کی لٹ نیچے کی اور اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔

ارنی کے پاس والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سٹین نے کہا۔ ”اب ہوا کی رفتار سے گاڑی بھگاؤ ارن۔“ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اگلے ہی پل ہیری بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ کیونکہ نائٹ بس کی تیز رفتار کی وجہ سے وہ جھٹکا کھا کر پیچھے دھکیلा گیا تھا۔

دھیرے دھیرے اپنی قوت جمع کر کے ہیری نے بستر سے اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا سر جب کھڑکی کے برابر پہنچا تو اس نے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

32

کھڑکی کے باہر انہیں میں دیکھا۔ وہ ایک دوسری سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ سینہ ہیری کے ساکت چہرے کو بڑے مزے سے دیکھ رہا تھا۔

وہ بولا۔ ”جب تم نے ہمیں اشارہ کیا تھا، تو ہم یہیں تھے۔ ہم کہاں تھے ارن..... ویلز میں کہیں پر؟“
”ہوں!“ ارنی نے کہا۔

مالگوؤں کو اس بس کی آواز کیوں سنائی نہیں دیتی ہے؟“ ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

”مالگوؤں.....!“ سینہ نے خمارت بھر لے لبھ میں کہا۔ ”وہ تو صحیح طریقے سے سنتے ہی نہیں ہیں..... ہے نا؟ یہاں تک کہ صحیح طریقے سے دیکھتے بھی نہیں ہیں۔ انہیں کبھی کسی چیز کا پتا ہی نہیں چلتا ہے..... کبھی نہیں۔“

”سین! جا کر میڈم مارش کو جگا دو۔“ ارنی نے پلٹ کر کہا۔ ”ہم ایک منٹ میں ایبر گیوینی پہنچ جائیں گے۔“

سینہ ہیری کے بستر کے پاس سے ہوتا ہوا گیا اور لکڑی کی ایک سیدھی سیڑھی پر چڑھ کر آنکھوں سے اوچھل ہو گیا۔ ہیری جواب بھی تک کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا اور اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے ارنی ناٹ بس چلانے میں زیادہ ماہر نہیں تھا۔ ناٹ بس بار بار فٹ پاتھ پر چڑھ جاتی تھی لیکن وہ کسی بھی چیز سے ٹکراتی نہیں تھی۔ اس کے پاس آتے ہی لیپ پولز، لیٹر بکس اور کوڑے والے دان سب اپنی جگہ سے اچھل اچھل کر رہتے سے ہٹ جاتے تھے اور اس کے گزرتے ہی والپس اپنی جگہ پر لوٹ آ جاتے تھے۔

سینہ ایک بار پھر نیچے آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک جادوگر نی آئی جس نے سبز سفری چوغہ پہن رکھا تھا۔

”یہ آگئی آپ کے اترنے کی جگہ میڈم مارش!“ سینہ نے خوشی خوشی کہا۔ تبھی ارنی نے بریک لگائی اور بلنگ بس میں ایک فٹ آگے کی طرف آ گیا۔ میڈم مارش نے اپنے منہ پر ایک رومال مضبوطی لگا کر کھا تھا اور وہ بڑی عجلت میں سیڑھیوں پر سے نیچے اتر گئی۔ سینہ نے ان کے اترنے کے بعد عقب میں سے ان کا بیگ پھینکا اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر ایک اور زوردار دھماکہ ہوا۔ اب وہ دیہاتی علاقے میں ایک تنگ پلی میں طوفانی رفتار سے چلے جا رہے تھے اور آس پاس کے درخت کے راستے سے دور ہٹ رہے تھے۔

اگر بس اتنی زور دار آوازنہیں کر رہی ہوتی اور ایک فرلانگ میں بھی سو میل پھلانگ نہیں رہی ہوتی تو بھی ہیری نہیں سوپاتا۔ اس کے پیٹ میں ایک بار پھر ہاچل ہونے لگی، جب وہ پیچھے گرا اور یہ سوچنے لگا کہ اس کے ساتھ جانے کیا ہو گا اس نے یہ بھی سوچا کہ کیا ڈرسلی خاندان کے افراد اب تک مارج آنٹی کو حفظ پر سے نیچے اتار پائے ہوں گے۔

سینہ نے روزنامہ جادوگر، اخبار نکالا اور دانتوں میں زبان دبا کر اس سے پڑھنے لگا۔ پہلے صفحے پر ہی ہیری کو ایک لمبے بالوں والے ناراض شخص کی بڑی تصویر دکھائی دی، ہیری کو وہ تصویر کچھ جانی پہچانی سی لگی۔

”یہ آدمی.....!“ ہیری نے کہا اور وہ ایک لمحے کے لئے اپنی مشکلات کو فراموش کر چکا تھا۔ ”یہ تو مالگوؤں کی خبروں میں بھی دکھایا گیا تھا!“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

33

ٹین نے اخبار پلٹ کر پہلے صفحے کو دیکھا اور مسکرا�ا۔

”سیر لیں بلیک.....!“ وہ سر ہلاتے ہوئے بولا۔ جادوگر ہے، وہ مالکوں کی نیوز میں بھی دکھائی دے گا۔ ویسے نیول! تم کس دنیا میں تھے؟“

ہیری کا سپاٹ چہرہ دیکھ کرو وہ ایک بار اس کی نامکمل معلومات پر ہنسا اور پھر اس نے اخبار کا پہلا صفحہ الگ کر کے ہیری کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

”نیول! اخبار پڑھا کرو۔“

ہیری موم بقی کی روشنی میں اخبار پڑھنے لگا۔ اخبار کی شہ سرخی نمایاں تھی۔

بلیک اب تک مفرور ہے!

وزارتِ جادو نے آج یہ تصدیق جاری کی ہے کہ سیر لیں بلیک جو شاید اڑقبان کے زندان خانے کا سب سے خطرناک قیدی تصور کیا جاتا ہے، اب تک مفرور ہے۔ جادوئی وزیر کا رنیلوں فوج نے آج صحیح کہا، ہم بلیک کو دوبارہ پکڑنے کی ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں اور ہم جادوگری کے باسیوں سے مطمئن اور پسکون رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔

بین الاقوامی جادوگروں کی والریک فیڈریشن کے کچھ ممبران نے جادوئی وزیر فوج کی بھرپور مدد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں اس ضمن میں مالکوں کے وزیر اعظم کو باخبر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

جب وزیر جادو فوج سے فیڈریشن کی رائے معلوم کی گئی تو انہوں نے چڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ نہیں سمجھیں گے، معلومات کا تبادلہ کرنا بے حد ضروری امر تھا۔ کیا آپ اس بات سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں کہ بلیک خطرناک قسم کا پاگل ہے۔ وہ اپنی راہ میں آنے والے ہر شخص کیلئے خطرہ ہے۔ چاہے وہ جادوگر ہو یا پھر کوئی مالک..... مجھے مالکوں کے وزیر اعظم نے بھرپور یقین دھانی کرائی ہے کہ وہ بلیک کے اصلیت کے بارے میں ایک لفظ بھی کسی کو نہیں بتائیں گے۔ اور تو اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ اگر وہ اس ضمن میں کچھ کہنا بھی چاہیں گے تو کون بھلا ان کی بات پر یقین کرے گا؟

حالانکہ مالکوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ بلیک کے پاس ایک ریوال ہے۔ (ایک طرح کی دھات کی چھڑی جس کا استعمال مالکوں ایک دوسرے کو مارنے کیلئے کرتے ہیں) لیکن جادوئی دنیا میں یہ دہشت پھیلی ہوئی ہے کہ کہیں بلیک بارہ سال قبل جیسی کوئی مہلک قاتلانہ کا روائی نہ کر دے، جب اس نے ایک جادوئی لکھے سے تیرہ افراد کو لقمہ اجل بنا ڈالا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ہیری نے خبر پڑھنے کے بعد متھرک تصور کر دیکھا۔ سیر لیں بلیک کی آنکھیں کافی حد تک دھنسی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور وہ ہی اس کے پچکے ہوئے چہرے کا اکلوتا زندہ حصہ محسوس ہوتی تھیں۔ ہیری کسی خون آشام و بیمار سے بھی نہیں ملا تھا۔ لیکن اس نے تاریک جادو سے حفاظت والی کلاس میں دورانِ تعلیم ان کی کچھ تصاویر ضرور دیکھی تھیں۔ سفید چہرے والا بلیک بھی انہی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

”بہت بڑا قاتل ہے..... ہے نا!“ سٹین نے کہا جو ہیری کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

”کیا واقعی اس نے تیرہ لوگوں کو ایک ہی جادوئی کلمے سے مار دالا تھا؟“ ہیری نے سٹین کو اخبار والپس لوٹاتے ہوئے پوچھا۔
”ہاا!“ اسٹین بولا۔ ”اس واقعہ کے بہت زیادہ سے چشم دید گواہ تھے۔ یہ حادثہ بھری دوپھر میں ہوا تھا۔ بہت بڑا قاتل تھا.....

”ہے نا!..... ارن؟“

”ہاا!.....“ ارنی نے گھری اداسی سے کہا۔

سٹین اپنی کرسی پر گھوما اور اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے، تاکہ وہ ہیری کو زیادہ اچھی طرح دیکھ سکے۔ پھر وہ بولا۔ ”بلیک! تم جانتے ہو کس کا؟..... بہت بڑا حمایتی اور مددگار تھا۔“

”کیا..... والڈی مورٹ کا؟“ ہیری نے بغیر سوچ سمجھے براہ راست کہہ دیا۔

خوف سے سٹین کے مہا سے تک سفید ہو گئے۔ ارنی نے سٹینر نگ وہیل اتنی زور سے گھما دیا کہ بس کے راستے سے ہٹنے کے لئے پورے کے پورے فارم ہاؤس کو چھل کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

سٹین بری طرح سے چینا۔ ”تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو! تم نے اس کا نام کیوں لیا؟“

”معاف کرنا.....!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”معاف کرنا، میں..... میں بھول گیا تھا۔“

”بھول گئے تھے.....“ سٹین نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ ”میرا دل کتنی تیزی سے دھڑک رہا ہے.....“

”تو..... تو بلیک..... تم جانتے ہو کس؟ کا..... حامی تھا؟“ ہیری نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

”ہاا!“ سٹین اپنا سینہ ملتے ہوئے بولا۔ ”ہاا! اب ٹھیک ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ وہ تم جانتے ہو کون؟ کا..... زیادہ مقرب تھا۔ بہر حال، اس ہیری پوٹر نے تم جانتے ہو کس؟ کا..... براحال کر دیا۔“ ہیری نے اپنے بالوں کی لٹ کو نیچے کی طرف کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے نشان کو چھپایا۔ ”تو تم جانتے ہو کون؟ کے تمام حامیوں کی شامت آگئی تھی..... ہے نا..... ارن؟ ان میں سے زیادہ تر جادوگر یہ سمجھ گئے تھے کہ تم جانتے ہو کہ کون؟ کے جانے بعد سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور وہ چپ چاپ سیدھے راستے پر لوٹ آئے تھے لیکن سیر لیں بلیک نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں کے مطابق وہ یہ سوچ رہا تھا کہ جب تم جانتے ہو کون؟ دوبارہ طاقتور بنے گا اور لوٹ آئے گا تو وہ یقیناً اس کے نائب کے طور پر پہچانا جائے گا۔“

”بہر حال، انہوں نے بلیک کو مالکوؤں سے بھری سڑک پر گھیر لیا۔ بلیک نے نہایت سرعت سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور پھر آناؤ فاناً“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

35

پوری سڑک کو ہی اڑا ڈالا۔ اس مقابلے میں اس کے راستے میں آنے والا ایک جادوگر اور بارہ ماگل ہلاک ہو گئے۔ تم جانتے ہو کون؟ وہ بڑا بھی انک تھا اس کے بعد بلیک نے کیا کارروائی کی؟ سٹین نے ڈرامائی انداز میں پھسپھساتے ہوئے کہا۔

”کیا؟“ ہیری نے پوچھا۔

”وہ نہ سنے لگا۔“ اسٹین بولا۔ ”وہ وہیں کھڑے کھڑے نہستا رہا اور جب وزارت جادو کا حفاظتی دستہ وہاں پہنچا تو وہ چپ چاپ بلازم احمد ان کے ساتھ چل دیا۔ اس وقت بھی وہ نہستا جارہا تھا کیونکہ وہ پاگل ہو چکا تھا۔ ہے نا..... ارن؟ کیا وہ پاگل نہیں ہے؟“

”اڑقبان جاتے وقت اگر وہ پاگل نہیں بھی رہا ہو گا، تو وہاں پہنچنے کے بعد تو یقیناً ہو گیا ہو گا۔“ ارنی نے اپنی دھیمی آواز میں کہا۔

”اگر مجھے اڑقبان میں قدم رکھنا پڑے تو اس سے پہلے ہی میں خود کشی کرلوں گا۔ اسے صحیح سزا ملی..... جو اس نے کیا تھا، اس کے بعد...“

سٹین مزید بولا۔ ”جادوئی وزارت کو اس خوفناک حادثے پر پردہ ڈالنے کے لئے بہت کڑی محنت کرنا پڑی..... ہے نا! ارن؟

پوری کی پوری سڑک اڑ گئی تھی اور کئی مالگلوں ہلاک ہو چکے تھے۔ انہوں نے کیا بہانہ بنایا تھا..... ارن؟“

”بم دھما کہ.....!“ ارنی نے کہا۔

”اور اب بلیک باہر آچکا ہے!.....“ سٹین نے موضوع کو سیستہ ہوئے اور اخبار پر بلیک کے پیچکے اور نقابہت زدہ چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”وہ اڑقبان جیسے جہنم سے فرار ہونے والا پہلا قیدی ہے۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں ارن! سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نے ایسا کیسے کیا ہو گا؟ بڑا ڈراؤ نامنظر ہو گا۔ ویسے مجھے لگتا ہے کہ وہ اڑقبان کے پھرے داروں سے زیادہ دیریک نجٹ نہیں پائے گا۔“

ارنی اچانک کانپ اٹھا۔

”کسی اور چیز کے بارے میں بات کرو، سٹین! اڑقبان اور اس کے پھرے داروں کے ذکر سے مجھے دھشت ہوتی ہے۔“

سٹین نے پہنچا تے ہوئے اخبار کو دور ہٹا دیا اور ہیری پہلے سے بھی زیادہ خود کو بے چین اور غیر محفوظ محسوس کرنے لگا۔ اس نے اپنا سرناٹ بس کی کھڑکی کے ساتھ ٹکا دیا۔ وہ اپنے تخلیل میں تصور کر رہا تھا کہ سٹین کچھ ہی دن بعد اپنے مسافروں سے یہ کہہ رہا ہو گا کہ..... تم نے ہیری پوٹر کے بارے میں کچھ سنایا کہ اس نے اپنی آنٹی کو غبارے کی مانند پھولہ دیا تھا۔ وہ اس رات اسی ناٹ بس میں فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہے نا ارن! اللہ کی قسم..... وہ اسی بس کا مسافر تھا.....

سیر لیس بلیک کی مانند اس نے بھی جادوئی قوانین کو توڑا تھا۔ کیا مارچ آنٹی کو غبارہ بنادینا کوئی بڑا جرم ہے؟ کہ اسے اڑقبان بھیج دیا جائے۔ ہیری جادوگروں کی جیل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا مگر اس نے جتنے بھی لوگوں کے منہ سے اڑقبان کے بارے میں سنایا تھا۔ وہ سب ہی اس کے ذکر تک سے تھرھراتے تھے۔ ہو گورٹس کی چاپیوں کے چوکیدار ہیگر ڈنے گذشتہ سال وہاں پر دو مہینے کی سزا کاٹی تھی۔ جب ہیگر ڈکو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تھا کہ اسے اڑقبان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے چھرے پر جو دھشت پھیل گئی تھی اسے ہیری آسانی سے نہیں بھلا پایا تھا اور ہیگر ڈنے بہت بہادر تھا.....

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

نائٹ بس اندر ہیرے میں چلتی رہی۔ اس کی وجہ سے راستے میں آنے والی جھاڑیاں، ٹیکی فون بو تھے اور بجلی کے کھمبے اپنی گلہ سے ادھر ادھر اچھلتے رہے۔ بہر کیف ہیری نہایت خاموش، افسر دہ اور بجیدہ اپنے بستر پر لیٹا رہا۔ کچھ دیر بعد سٹین کو یاد آیا کہ ہیری نے اسے گرم چاکلیٹ کیلئے بھی ادا یگی کی تھی۔ اس لئے اس نے اٹھ کر اسے گرم چاکلیٹ دینے کی کوشش کی۔ لیکن تبھی بس اچانک انگلیسی سے ایبرڈن پر ایک زبردست جھٹکے ساتھ ٹرکی۔

جس وجہ سے سٹین کے ہاتھ سے پوری کی پوری چاکلیٹ ہیری کے تنی پر پھیل گئی۔ ڈرینگ گاؤن اور نائٹ سلیپر س پہنے جادوگر اور جادوگر نیاں ایک ایک کر کے بالائی منزل سے نیچے آئے۔ اور بس سے اترتے گئے۔ اترتے وقت وہ بہت خوش لگ رہے تھے۔ آخر میں ہیری کے علاوہ بس میں اور کوئی مسافر نہیں بچا تھا۔

اسٹین نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ ”اب بتاؤ بیول! لندن میں کہاں جانا ہے؟“
ہیری نے کہا۔ ”لیکنی کالڈرن.....!“

”ٹھیک ہے۔“ اسٹین بولا۔ ”بس کوئندن کے لیکنی کالڈرن کی طرف لے چلوارن!“
پھر ایک دھماکہ ہوا۔

وہ اب چیئر گ کراس روڈ پر تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ ہیری اٹھ کر بیٹھ گیا، اس نے دیکھا کہ عمارتیں اور جھاڑیاں نائٹ بس کے راستے سے دور ہٹنے کے لئے سکڑ رہی تھیں۔ آسمان پر بلکی بلکی روشنی پھیلنے لگی تھی۔ وہ کچھ گھنٹوں تک تو پوشیدہ رہے گا، پھر گرگوٹس بینک کے کھلتے ہی وہاں جا کر اپنے پیسے نکال لے گا اور پھر وہ چل پڑے گا۔ نہ جانے کہاں.....؟

ارنی نے پوری قوت صرف کرتے ہوئے بریک لگائی نائٹ بس کے ٹاریچختے ہوئے ایک چھوٹے اور گندے سے بیٹر بار کے سامنے پھسلتے ہوئے رُک گئے۔ جس کی عقبی دیوار میں جادوی بازار کا پوشیدہ دروازہ موجود تھا۔

”شکریہ!“ ہیری نے سٹین سے کہا۔

وہ سٹرھیوں سے نیچے کو دگیا۔ پھر صندوق اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ نائٹ بس میں سے نکال کر فٹ پا تھ پر رکھنے میں اس نے سٹین کی مدد کی۔

”اب ٹھیک ہے۔“ ہیری نے اطمینان کرنے کے بعد کہا۔ ”الوداع.....!“
لیکن سٹین کی توجہ اس طرف نہیں تھی وہ بس کے دروازے پر کھڑا ہو کر بیٹر بار لیکنی کالڈرن کے داخلی دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”تو تم آگئے ہیری.....!“ ایک صد اخاموش فضا میں گونجی۔
اس سے پہلے کہ ہیری پلٹ کر بولنے والے کو دیکھ پاتا۔ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسی وقت سٹین چلا یا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”اوہ.....ارن یہاں آؤ!.....جلدی آؤ۔“

ہیری نے مڑ کر دیکھنا چاہا کہ اس کے کندھے پر کس کا ہاتھ تھا۔ نظر اٹھاتے ہی اسے ایسا گا جیسے کسی نے اس کے پیٹ پر برف سے بھری ہوئی تجھستے بالٹی انڈیل دی ہو۔ وہ براہ راست جادوئی وزیر کارنیلوس فوج سے ٹکرایا تھا۔

سٹین لمحہ ضائع کے بغیر بس سے کودا اور فٹ پاتھ پران کے پاس آگیا۔ اس نے پر جوش ہو کر پوچھا۔ ”محترم وزیر! آپ نے ابھی نیول کی کس نام سے پکارا؟“

لمبے دھاری دار چونگے میں فوج کافی سرد مزاج دکھائی دے رہا تھا۔

انہوں نے تیوری چڑھا کر کہا۔ ”نیول؟.....یہ تو ہیری پوٹر ہے۔“

”میں جانتا تھا!“ سٹین نے پر جوش انداز میں چلا کر بولا۔ ”ارنی! ذرا سوچ تو سہی۔ یہ نیول کون ہے؟ ارن! وہ ہیری پوٹر ہے! مجھے اس کا نشان بھیج کھائی دے رہا ہے۔“

”ہاں!“ فوج نے تھوڑے روکے انداز میں کہا۔ ”مجھے خوشنی ہے کہ نائب بس نے ہیری پوٹر کو بٹھالیا۔ ہر کیف..... فی الوقت مجھے اسے اب لیکی کا لڈرن میں لے جانا ہے۔“

فوج نے ہیری کے کندھے پر دباؤ بڑھادیا اور اسے بیسرا بار کے اندر لے جانے لگا۔ بار کی عقبی جانب سے ایک خمیدہ کمر والا کبڑا اپنے ہاتھوں میں لالٹین لے کر وہاں نمودار ہوا۔ یہ کبڑا لیکی کا لڈرن کا مالک ٹام تھا جس کے چہرے پر جھریاں بھری تھیں اور اس کے منہ میں دانت تک نہیں تھے۔ ٹام نے کہا۔ ”آپ کو وہ مل گیا وزیر جادو!..... کیا آپ کو کچھ اور چاہئے..... بیسرا پھر بر انڈی؟“

”شاید چائے۔“ فوج نے آہستگی سے کہا۔ جنہوں نے اب بھی ہیری کو پکڑ رکھا تھا۔

انہیں اپنے پیچھے کسی چیز کے گھٹینے اور پٹختنے کی تیز آواز سنائی دی۔

سٹین اور ارنی بھی بیسرا بار میں آچکے تھے۔ وہ ہیری کا صندوق اور ہیڈوگ کا خالی پنجھرہ اٹھا کر لائے تھے۔ اس کے چہروں پر گہری حیرت کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ وہ چاروں طرف کا منظر دیکھ رہے تھے۔ سٹین نے ہنستے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ”تم نے ہمیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ تم کون ہو؟..... آنیول؟“

ارنی کی الوجیسی آنکھیں سٹین کے کندھے کے اوپر سے ہیری کا طوف کر رہی تھیں جن میں حد درجے کا اشتیاق جھلک رہا تھا۔

”اور ایک پرائیویٹ کمرہ بھی ٹام.....!“ فوج نے چڑھ کر بلند آواز میں کہا۔ اسی لمحے ٹام نے فوج کو بار سے دور والے حصے کی طرف آنے کا اشارہ کیا تو ہیری نے سٹین اور ارنی سے رنجیدہ انداز میں کہا۔ ”اچھا چلتا ہوں بائے!“

”بائے بائے..... نیول!“ سٹین نے سینہ پھلا کر کہا۔

فوج ہیری کو ساتھ لئے ٹام کی ٹمٹما تی ہوئی لالٹین کے تعاقب میں چل پڑا۔ وہ تنگ راہداری سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کمرے میں پہنچ گئے۔ ٹام نے اپنی انگلیوں سے چکلی بجائی، جس سے فوری طور پر انگلی ٹھی میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس کے بعد اس نے سلام کرتے ہوئے اپنا سر جھکایا اور پھر باہر چلا گیا۔

”فُخْ نے آگ کے پاس والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔“ بیٹھ جاؤ ہیری پوٹر!

ہیری بیٹھ گیا۔ آگ کی گرمی کے باوجود اسے محسوس ہوا جیسے اس کی بانہیں اکٹھی ہوئی تھیں۔ فُخْ نے اپنا سبز دھاری دار چونہ اتارا اور تھہ لگا کر ایک طرف رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے سبز سوت کو پیٹ کے اوپر کھسکاتے ہوئے ہیری کے سامنے بیٹھ گئے۔

”میں جادو گنگری کا وزیر اعظم کا رنیلوں فُخْ ہوں..... ہیری!“

ہیری یہ بات پہلے سے جانتا تھا۔ اس نے فُخْ کو ایک بار پہلے بھی دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ اپنے والد کا غمی چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے فُخْ کو پہنچنے میں چلا گیا۔

سرائے کا مالک ٹام دوبارہ نظر آیا۔ اس نے اپنے نائب سوت کے اوپر ایک اپر پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑی طشت تھی جس میں چائے کی پیالیاں اور بریڈ سلاس تھے۔ اس نے طشت فُخْ اور ہیری کے درمیان میز پر رکھ دی۔ پھر چھوٹے کمرے سے باہر جاتے وقت اس نے بیرونی دروازہ بند کر دیا۔

”تو ہیری.....!“ فُخْ نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یہ کہنے میں کوئی ہرج نہیں کہ تم نے ہم سب کو بہت بڑی پریشانی میں ڈال دیا تھا۔ اس طرح اپنے انکل اور آنٹی کے گھر سے بھاگنا بہت غیر ذمہ دارانہ فعل تھا۔ میں تو یہ سوچنے لگا تھا..... لیکن تم محفوظ ہو اور یہی سب سے اہم بات ہے۔“

”فُخْ نے اپنی بریڈ پر مکھن لگایا اور ہیری کی طرف پلیٹ بڑھا دی۔

”کھاؤ ہیری! تم کافی کمزور دکھائی دے رہے ہو..... تمہیں یہ سن کر خوشی ہو گی کہ ہم مسز مارجری ڈرسلی کے پھولنے کے افسوساک واقع سے پوری طرح نمٹ چکے ہیں۔ ہم نے جادو زائل کرنے والے محلہ کے دوآدمی کچھ گھنٹے پہلے پرائیویٹ ڈرائیور بھیجے۔ انہوں نے مارجری ڈرسلی کی ساری ہوانکال دی اور ان کی یادداشت سے بھی یہ بھیانک حادثہ مٹا دالا۔ اب اس دردناک حادثے کے بارے میں انہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا۔ تو اس طرح بات ختم ہوئی ہیری!..... اور کسی کو بھی نقصان نہیں ہوا۔“

فُخْ اپنے چائے کے کپ کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھ کر دھیمے سے مسکرا یا۔ وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی چچا اپنے عزیز بھتیجے کو دیکھ رہا ہو۔ ہیری کو اپنی ساعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے بولنے کے لئے اپنا منہ کھوں دیا لیکن اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا بولے؟ اس لئے اس نے کھلامنہ پھر سے بند کر لیا۔

”اورا گر تم اپنے انکل آنٹی کے عمل کے بارے میں فکر کر رہے ہو۔“ فُخْ نے کہا۔ ”تو میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ وہ نہایت ناراض تھے لیکن اگلی گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ تمہیں اپنے گھر پر رکھنے کیلئے رضا مند ہو چکے ہیں بشرطیکہ تم آنے والی کرسمس اور

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

ایسٹر کی چھٹیاں ہو گورنُس میں، ہی گزارو تو.....؟

ہیری نے اپنا بندمنہ کھولتے ہوئے کہا۔

”میں اپنی کرسمس اور ایسٹر کی چھٹیاں ہمیشہ ہو گزارتا ہوں۔ اور میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ اب میں پرائیویٹ ڈرائیور بھی بھی واپس نہیں جانا چاہوں گا۔“

”ارے، ارے..... مجھے پورا یقین ہے کہ جب تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو تمہارے خیالات کافی مختلف ہوں گے۔“ فج کے چہرے پر کسی قدر پر پیشانی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ ”آخر تم سب ایک ہی خاندان کے فرد ہو۔ اس کے علاوہ مجھے اس بات پر بھی یقین ہے کہ تم سب دل کی گہرائیوں میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو.....؟“

ہیری نے دانستہ طور پر فج کی غلط رائے کو درست کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ابھی تک اپنے بارے میں جادویٰ وزارت کے فیصلے کو سننے کا منتظر تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

فج نے ایک اور بریڈ سلاس پر مکصن لگاتے ہوئے کہا۔ ”تواب اس بات کا فیصلہ باقی رہ گیا ہے کہ تم اپنی چھٹیوں کے آخری یہ دو ہفتے کہاں گزارنا چاہو گے؟ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ تم یہیں لیکی کالڈرن میں ہی اپنے لئے ایک کمرہ بک کرو والو.....؟“

ہیری کے منہ سے اچانک نکل پڑا۔ ”ذر اٹھر ہیئے، میری سزا کا کیا ہوا؟“

فج نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ ”سزا.....؟“

”میں نے قانون توڑا ہے۔“ ہیری بولا۔ ”میں نے نابالغ جادوگروں کے قانون کو توڑا ہے۔“

”میرے پیارے بچے! ہم تمہیں اتنی چھوٹی سی بات کیلئے سزا کیسے دے سکتے ہیں؟“ فج نے زور سے کہا اور وہ بے چینی سے اپنی بریڈ سلاس کو ہلانے لگے۔ ”وہ تو ایک حادثہ تھا۔ اپنی آٹیوں کے بدن میں ہوا بھر کر پھولانے کے جرم کے عوض وزارت جادو کسی کو اڑقباں نہیں بھیجتی ہے۔“

لیکن یہ بات ہیری کو ہضم نہیں ہوئی۔ جادویٰ وزیر کے ساتھ اس کے گذشتہ جذبات تو بالکل ہی مختلف نوعیت کے تھے۔ ہیری نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”گذشتہ سال ایک گھر میلوخس نے میرے انکل کے گھر میں پڈنگ کا ایک پیالہ گرا دیا۔ مجھے اتنی سی بات کے لئے وزارت جادو نے فوری تنبیہ کا خط بھجوادیا تھا جبکہ وہ جادویٰ جرم براہ راست میں نے کیا ہی نہیں تھا۔ وزارت جادو نے اس تنبیہی خط میں صاف لکھا تھا کہ اگر اب اس گھر میں کوئی جادو ہوا تو مجھے ہو گورنُس سے نکال دیا جائے گا۔“

اگر ہیری کی نگاہیں اسے دھوکا نہیں دے رہی تھیں تو فج اس غیر متوقع سوال پر اچانک پر پیشان دکھائی دے رہا تھا۔

”نظریہ ضرورت کے تحت قوانین میں لچک اختیار کی جاتی ہے ہیری.....؟ میں بہت سی چیزوں کا دھیان رکھنا پڑتا ہے..... حالات بدلتے رہتے ہیں..... ویسے ضرور! تم تو یہیں چاہو گے کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے ہیں۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”بلاکل نہیں!“ ہیری بولا۔

”تو پھر اتنے پریشان کیوں ہو؟“ فتح کھلکھلا کر رہا۔ ”لوہیری ایک بریڈ سلاس کھاؤ۔ جب تک میں باہر جا کر پتہ لگا تاہوں کہ کیا ٹام تمہارے لئے کسی کمرے کا انتظام کر سکتا ہے۔“

فتح چھوٹے کمرے سے باہر نکل گئے اور ہیری دروازے کو گھوڑتا رہا۔ کوئی بہت عجیب چیز ہو رہی تھی۔ اگر فتح اسے اس کے جرم کی سزا نہیں دینا چاہتے تو وہ لیکن کالڈرن میں اس کا انتظار کیوں کر رہے تھے؟ اور پھر ہیری کے من میں یہ خیال بھی بھلی کی طرح کوندا کہ نابالغ جادوگری جیسے چھوٹے معاملے میں وزیر اعظم جیسی شخصیت کیونکر دخل اندازی کر رہی ہے۔ یہ تو براہ راست الگ ملکے کا کام ہے، وزیر اعظم کا اس سے کیا لینا دینا؟

فتح جب واپس لوٹے تو ان کے ساتھ بار کا کبڑا مالک ٹام بھی تھا۔

فتح نے کہا۔ ”کمرہ نمبر گیارہ خالی ہے ہیری! مجھے لگتا ہے کہ وہاں تم بہت آرام سے رہو گے۔ بس ایک اور بات..... مجھے یقین ہے کہ تم سمجھ جاؤ گے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم لندرن میں مالگوؤں کے درمیان بھٹکتے پھرو۔ ٹھیک ہے؟..... جادوئی بازار میں ہی رہنا اور ہر رات کو اندھیرا ہونے سے پہلے لیکن کالڈرن میں واپس لوٹ آنا۔ مجھے یقین ہے کہ تم خوشی خوشی ایسا کرو گے۔ ویسے میں نے ٹام سے بھی تم پر نظر رکھنے کا کہہ دیا۔“

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے دھنے انداز میں کہا۔ ”لیکن کیوں...؟“

”ہم تمہیں دوبارہ نہیں کھونا چاہتے ہیں۔“ فتح نے زور سے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”نہیں۔ نہیں۔ بہتر یہی رہے گا کہ ہمیں تمہارا پتہ ٹھکانا معلوم رہے۔ میرا مطلب ہے کہ.....“

فتح نے زور سے کھکارتے ہوئے اپنا گلا صاف کیا اور اپنا دھاری دار چوغماً اٹھایا۔

”تواب میں چلتا ہے بہت کام پڑا ہے۔“

ہیری نے پوچھا۔ ”کیا آپ کو بلیک کو پکڑنے میں کوئی کامیابی ملی ہے؟“

فتح کی انگلیاں اس کے دھاری دار چوغنے کی سفید ڈوری سے پھسل گئیں۔

”کیا کہا؟..... اچھا تو تم نے سن لیا ہے۔ نہیں ابھی تک تو نہیں لیکن یہ صرف کچھ وقت کی بات ہے۔ اڑقبان کے محافظ اب تک کبھی ناکامیاب نہیں رہے ہیں اور میں نے اس سے پہلے انہیں کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا ہے۔“

فتح کے جسم میں تھوڑی سی کپکپی پھیل گئی۔ ”تواب میں چلتا ہوں۔“ انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیری سے ہاتھ ملایا۔ تبھی ہیری کے کے دماغ میں ایک خیال بھلی کی مانند کو نہیں۔

”وزیر جادو! کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

”بائلک!“ فتح مسکرا کر بولے۔

ہو گوڑس کے تیسرا سال کے طلباء و طالبات کو ہاگس میڈ میں سیر و تفریح کیلئے خصوصی رخصت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن میرے انفل اور آنٹی نے میرے اجازت نامے پر دستخط نہیں کئے۔ کیا آپ اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے؟“

فتح اس کی بات سن کر کسی قدر پر بیشان دکھائی دینے لگے۔

انہوں نے کہا۔ ”نہیں..... نہیں! مجھے بہت افسوس ہے ہیری! میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں تمہارا والد یا اقاونی سر پرست نہیں ہوں۔“

”لیکن آپ کو جادوئی دنیا کے وزیرِ اعظم ہیں۔“ ہیری نے پر جوش انداز میں کہا۔ ”اگر آپ اجازت دے دیں تو.....!“

”نہیں! مجھے بے حد افسوس ہے ہیری! قوانین آخر قوانین ہوتے ہیں۔“ فتح نے دلوک انداز میں کہا۔ ”ہاگس میڈ میں تم اگلے سال گھوم سکتے ہو۔ دراصل میری رائے یہ ہے کہ بہتر تو یہی رہے گا کہ تم وہاں نہ ہی جاؤ..... ہاں!..... اچھا تو میں اب چلتا ہوں۔
یہاں مزے اُڑا کو ہیری!“

بالآخر وہ مسکراتے ہوئے بڑھے اور ہیری سے ہاتھ ملانے کے بعد چھوٹے چھوٹے چھوٹے مگر تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس چھوٹے کمرے سے باہر نکل گئے۔ فتح کے جاتے ہی کبڑے ٹام اندر داخل ہوا اور ہیری کے مقابل پہنچ کر دھمکے انداز میں مسکرا یا۔

”مسٹر پوٹر! میرے پیچھے شریف لا یئے!“ کبڑے ٹام نے کہا۔ ”میں نے پہلے ہی آپ کا سارا سامان آپ کے کمرے میں پہنچا دیا ہے۔“

ہیری ٹام کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ لکڑی کی خوبصورت سیڑھیوں کو عبور کر کے ایک بڑے دروازے کے پاس پہنچا۔ جس پر پیتل سے گیارہ کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ ٹام نے دروازے کا تالا کھول کر آگے سر کا دیا۔ کمرہ اندر سے کافی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ ایک جانب نہایت آرام دہ بستر موجود تھا۔ بلوط کی لکڑی کا قیمتی اور دیدہ زیب فرنچ پر سلیقے سے سجا یا گیا تھا۔ ایک جانب انگیٹھی میں آگ روشن تھی۔ الماری کے اوپر بیٹھی چیز دیکھ کر ہیری کے چہرے پر حیرت و سرست پھیل گئی۔

”ہیڈوگ.....!“ ہیری قریباً چلاتے ہوئے بولا۔

سفید الٰو نے چونچ کھول کر آواز نکالی اور تیزی سے جست لگا کر ہیری کے بازو پر آبیٹھی۔

”آپ کی الٰو بہت سمجھدار ہے۔“ ٹام ہستا ہوا بولا۔ ”یہ آپ کی آمد کے ٹھیک پانچ منٹ بعد ہی یہاں پہنچ گئی تھی۔ مسٹر پوٹر! اگر آپ کو یہاں کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ بلا جھگک مانگ لیجئے گا۔“ وہ ایک بار پھر سلام کر کے وہاں سے چلا گیا۔

ہیری کافی دریتک اپنے بستر پر بیٹھا رہا اور بازو پر بیٹھی ہیڈوگ کو تھپتھپتا تارہا۔ کھڑکی سے باہر آسمان تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔ گہر مخلی نیلا آسمان پہلے تو ٹھنڈے اسٹیل کی طرح نمودار ہوا اور پھر یہ دھیرے دھیرے سے گلابی ہوتا ہوا بالآخر سمندر ہوتا چلا گیا۔ ہیری کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ چند گھنٹے پہلے پرائیویٹ ڈرائیور کے ڈریلی ہاؤس کو چھوڑ کر باہر نکلا تھا اور اس کی غلطی کو نظر انداز

کر کے اسے سکول سے بھی نکالا نہیں کیا تھا۔ اب اس کے سامنے دو ہفتوں کا وقت تھا جس پر ڈرسلی خاندان کی پابندیوں اور روک ٹوک کی کوئی چھاپ نہیں تھی۔

اس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ”آج کی رات بہت عجیب تھی ہیڈوگ!“ اور پھر اس نے اپنی عینک کو اتارے بغیر ہی اپنا سر تکیے پڑکا دیا اور چند محوں میں نیند میں ڈوب گیا۔



چوتھا باب

لیکی کالڈرن

اب ہیری پر کوئی پابندی نہیں تھی لیکن اسے اس کی عادت پڑنے میں کئی دن لگ گئے۔ اس سے پہلے ایسا بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جب چاہے، سو کراٹھ سکتا تھا یا جو چاہے کھا پی سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی من پسند جگہ پر آزادانہ آ جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ وہ جگہ جادوئی بازار میں ہو۔ چونکہ یہ طویل بل دار سڑک دنیا نے جادوگری کی سب سے زیادہ پرشش دکانوں سے بھری پڑی تھی، اس لئے ہیری کے دل میں یہ خواہش ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ فتح سے کیا ہوا وعدہ توڑے اور مالگوؤں کی دُنیا میں آوارہ گردی کرتا پھرے۔

ہیری ہر صبح لیکی کالڈرن بار میں ناشتہ کرتا تھا جہاں اسے دوسرے مہمانوں کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔ دوسرے ممالک سے خریداری کرنے کیلئے آئی ہوئی مضمکہ خیز پستہ قدر جادوگر نیاں ہفت روزہ ”تدوین الیوم“ میں شائع تازہ ترین مضامین پر بحث کرنے والے دانشور جادوگر، عجیب سے دکھائی دینے والے جنگلی بوڑھے جادوگر، نوکیلی آواز میں بولتے نانجبار ہونے..... اور ایک بار تو اسے موئی اونی ٹوپی پہننے ایک ایسی خاتون دکھائی دی جس کے بارے میں نے اسے شک تھا کہ وہ یقیناً ڈائن ہو گی۔ اس نے تو پلیٹ بھرتا زہ کچے جگڑا اور گردوں کا آرڈر دیا تھا۔

ناشتہ کے بعد ہیری پیچھے والے احاطے میں چلا جاتا اور اپنی چھڑی باہر نکالتا اور دیوار کی تیسرا اینٹ کو اپنی چھڑی سے ضرب لگاتا۔ اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ کر دیوار میں نمودار ہونے اس جادوئی دروازے کو دیکھپسی سے دیکھتا جو جادوئی بازار کی طرف کھلتا تھا۔

ہیری تمام دن دکانوں پر سجا ہوا عجیب و غریب سامان دیکھتا رہتا۔ جب اسے بھوک لگتی وہ ریستورانوں کے سامنے لگی نگین بڑی چھتریوں کے نیچے بیٹھ کر کھانے سے لطف انداز ہوتا تھا۔ جہاں باقی گاہک ایک دوسرے کو اپنا خریدا ہوا سامان دکھاتے تھے۔ (دیکھو! یہ چاند کی منازل بتانے والی لونا سکوپ ہے، اب چاند کی منازل کو دیکھنے کیلئے کسی چارٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی) یا پھر ان کے پاس پسندیدہ موضوع سیر لیں بلیک ہی تھا جس کے بارے میں وہ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ (میں اپنے بچوں کو اب اکیلے باہر جانے نہیں دوں گا۔ جب تک اسے پکڑ کرو اپس اڑقبان نہیں بصحیح دیا جاتا)

ہیری کو اب کمبل کے نیچے چھپ کر ٹارچ کی روشنی میں ہوم ورک کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب وہ ”فلورین فورسٹ کیو“ کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

آئس کریم والی دکان کے باہر بیٹھ کر سورج کی روشنی میں اپنے مضمون لکھتا تھا۔ اس کام میں کبھی بھار مسٹر فلورین فورست کیون خود بھی اس کی مدد کر دیتے تھے۔ قرون وسطی میں جادوگرنیوں کو آگ میں جلانے جانے کے بارے میں اسے کافی علم تھا اور اس کے علاوہ وہ ہیری کو ہر نصف گھنٹے بعد مفت میں آئس کریم بھی کھلاتے تھے۔

ایک بار ہیری جادوگروں کے گرنگلوں بینک میں بھی گیا۔ وہاں اس نے اپنی تجوری سے ڈھیر سارے سونے کے گیلین، چاندی کے سکل اور کانسی کے نٹس نکال کر اپنے پرس میں بھر لئے۔ اس کے بعد اسے خود پر بہت قابو رکھنا پڑا کہ وہ کہیں عجلت میں اپنے سارے پیسے خرچ نہ کر دے۔ اسے خود کو بار بار یہ یاد دلانا پڑا کہ ابھی اسے ہو گوڑش میں پانچ سال اور پڑھنا ہے اور یہ بھی کہ ڈرلی خاندان سے جادوی کلمات کی کتابیں اور دیگر سامان کیلئے پیسے مانگتے وقت اسے کیسا لگے گا؟ ان خیالات کی وجہ سے ہی اس نے خالص سونے کا عفریتی پتھر نہیں خریدا (سنگ مرمر کی طرح کا جادوگری کا کھیل، جس میں پوائنٹ ہارنے کے بعد پتھر سامنے والے کھلاڑی کے منہ پر ایک بد بودار سیال چھڑک دیتے تھے) اس نے کانچ سے بنا ہوا متحرک کہکشاں کا لا جواب ماؤل دیکھا جسے خریدنے کی اس کی بہت خواہش ہوئی۔ اسے خریدنے کا مطلب یہ تھا کہ اسے کبھی فلکیات کی کلاس میں نہیں جانا پڑے گا لیکن جس چیز نے ہیری کے ضبط کا اصل امتحان لیا تھا وہ لیکن کالڈرن میں آنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد اس کی پسندیدہ دوکان ”کوالٹی کیوڈج سپلائرز“ میں دکھائی دی۔

دکان کے سامنے بھیڑ لگی ہوئی تھی اور لوگ اندر رکھی ہوئی کسی چیز کو استیاق بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری کے ذہن سے یہ جانے کا تجسس ہوا کہ وہ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ پھر پر جوش جادوگروں اور جادوگرنیوں کے پیچ میں سے جگہ بناتے ہوئے وہ دکان کے شیشے کے شوکیس کے پاس پہنچا۔ وہاں اس نئی چوکی پر ایک بہت خوبصورت بہاری ڈنڈا پڑا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے اتنا خوبصورت بہاری ڈنڈا پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔

”ابھی.....ابھی آیا ہے..... بالکل نیا ماؤل!“ ایک مرقع نما جبڑے والا جادوگر اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا۔

”یہ دنیا کا سب سے تیز رفتار بہاری ڈنڈا ہے..... ہے نا ابو؟“ ایک بچ نے اپنے باپ سے پوچھا۔ یہ بچہ عمر میں ہیری سے چھوٹا تھا اور اپنے باپ کے کندھے پر لٹکا ہوا تھا۔

”آرٹ لینڈ کی سرکاری کیوڈج ٹیم نے حال ہی میں ان سات خوبصورت بہاری ڈنڈوں کا آرڈر دیا ہے۔“ دوکان کا مالک دکان کے سامنے جمع بھیڑ کو بتا رہا تھا۔ ”اور اس مہارت یافتہ ٹیم کو ورلد کپ جیتنے کا ممکنہ دعویدار بھی سمجھا جاتا ہے۔“

ہیری کے سامنے کھڑی ایک بڑی جادوگرنی ہٹ گئی۔ اب ہیری بہاری ڈنڈے کے پاس لگی تختی کے الفاظ بخوبی پڑھ سکتا تھا۔

فارٹ بولٹ سب سے بہترین بہاری ڈنڈا

کھلیوں کی سرکاری تنظیم سے پاس شدہ تیز رفتار اور شاندار بہاری ڈنڈا، اس کے دلش ہینڈل پر ہیرے کی راکھ سے تیار شدہ بہترین پاش کی گئی ہے۔ ہر بہاری ڈنڈے کا رجسٹریشن نمبر اس پر درج کیا گیا ہے۔ اس بہاری ڈنڈے کی

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

45

دم میں لگی ہر برج ٹھنڈی کو انفرادی مہارت سے چنانگیا ہے۔ بے مثال اور لا جواب آتشی دھکیل کیلئے خصوصی پمپ نہایت احتیاط سے نصب کیا گیا ہے۔ اسی لئے فائز بولٹ کا نہ بگڑنے والا توازن، غیر محسوس اور بھر پور مضبوط ہے۔ یہ صرف دس سینٹ میں صفر سے ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار پکڑ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں بریک لگانے کیلئے اٹوٹ جادوئی کلمات بھی نصب ہیں..... قیمت آرڈر کرنے کی صورت میں بتائی جائے گی۔

فائز بولٹ بہاری ڈنڈا کتنا مہنگا ہوگا؟..... ہیری کو یہ سوچنا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔ اس کے دل میں فائز بولٹ خریدنے کی جتنی خواہش ابھری تھی، اتنی تو پوری زندگی میں کسی چیز کو خریدنے کیلئے کبھی نہیں پیدا ہوئی تھی۔ پھر اس نے یہ سوچ کر خود بہلانے کی بھر پور کوشش کی کہ وہ اپنے نیمیں ۲۰۰۰ بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر ایک بھی کیوڈچ کمچ نہیں ہارا تھا۔ جب اس کے پاس پہلے سے ہی ایک عمدہ بہاری ڈنڈا موجود ہے تو پھر اسے فائز بولٹ خریدنے کے چکر میں اپنی گرنگوٹس کی تجوری کو خالی کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہیری نے خود پر قابو پالیا اور اس کی قیمت نہیں پوچھی لیکن یہ الگ بات ہے کہ محض فائز بولٹ کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے روزانہ اس دکان پر ضرور آتا تھا۔

بہر حال اسے سکول کیلئے کچھ ضروری سامان کی خریداری تو کرنا ہی تھی۔ اس کیلئے اس نے عطار کی دکان پر جا کر جادوئی سیال کے نصابی اجزاً خریدے۔ اس کا سکول یونیفارم بھی کچھ انچ چھوٹا ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ نیا یونیفارم خریدنے کیلئے اس دکان پر پہنچا جس کے یہ دونی سائنس بورڈ پر لکھا تھا۔ ”میڈم مولیکین یونیفارمز مسٹور! ہر موقع کیلئے“، ان سے دلچسپ بات تو یہی اسے اپنی نئی کتابیں بھی خریدنا تھیں۔ جس میں دونے موضوعات کی کتابیں ”جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال“، اور ”علم جوش“ شامل تھیں۔

کتابوں کی دکان کی کھڑکی سے اندر جھانکنے پر ہیری دنگ رہ گیا۔ عام طور پر شوکیسوں میں سنہری جلد وں والی خیم جادوئی کلمات والی کتب کے ڈھیر دکھائی دیا کرتے تھے۔ لیکن ان کے بجائے اب شوکیس کے پیچھے لو ہے کا ایک بڑا پنجہرہ رکھا ہوا تھا جس میں بھیانک عفتریوں کی خوفناک کتاب کی لگ بھگ سو سے زیادہ کا پیاس رکھی گئی تھیں۔ وہ سب کتابیں آپس میں دھینگا مشتی کر رہی تھیں، جھگڑرہی تھیں اور شدید غصے کے عالم میں ایک دوسرے پر وار کر رہی تھیں۔ ان کے پھٹے ہوئے صفحاتے ہر طرف اڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے جیب سے اپنی کتابوں کی فہرست نکالی اور اسے پہلی بار غور سے دیکھا۔

بھیانک عفتریوں کی خوفناک کتاب، جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال والے موضوع کے حصے میں درج تھی۔

اب ہیری کو یہ سمجھ میں آیا کہ ہیگر ڈنے یہ کیوں کہا تھا کہ یہ مددگار ثابت ہوگی۔ اسے راحت کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں ہیگر ڈنے بھر سے کوئی بھیانک عفتریت تو نہیں پال لیا ہے، جس کی دیکھ بھال میں وہ اس کی مدد چاہتا ہو۔ جب ہیری فلوریش اینڈ بلاؤس کی دکان میں داخل ہوا تو مینیجر تیزی سے اس کے پاس پہنچا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”ہو گوئں؟“ اس نے فوری طور پر پوچھا۔ ”نئی کتابیں لینے آئے ہو؟“

”ہاا!“ ہیری نے کہا۔ ”مجھے یہ کتابیں چاہیے۔“

”راستے سے ہٹ جاؤ۔“ مینیجر نے بڑی بے چینی سے کہا اور ہیری کو ایک طرف کر دیا۔ پھر اس نے بہت موٹے دستانے نکالے۔ ایک بڑی گھماودار چھپڑی اٹھائی اور بھیانک کتاب والے پنج برے کے دروازے کی طرف بڑھا۔

”ذرائع ہریے!“ ہیری فوری طور پر بولا۔ ”یہ کتاب تو میرے پاس پہلے سے ہی ہے۔“

”اچھا؟“ ہیری کو لگا جیسے اس کی بات سن کر مینیجر کے سنتے ہوئے چہرے پر بشاشیت سی پھیل گئی ہو۔ ”خدا کا شکر ہے!..... آج ہی مخصوص کتاب مجھے پانچ بار کاٹ جکی ہے۔“

اسی لمحے صفحات پھٹنے کی تیز آواز دکان میں گنجی۔ بھیانک عفریتوں کی دو کتابوں نے باہم اتحاد سے تیسری کتاب کو اپنے شکنجه میں جکڑ رکھا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دونوں نے مل کر اس کے چیڑھے اڑا کر رکھ دیئے۔

”اڑائی بند کرو!..... اڑائی بند کرو!.....“ مینیجر چینا اور پنج برے کی سلاخوں کے درمیان چھپڑی ڈال کر کتابوں کو علیحدہ کرنے لگا۔

”میں انہیں اپنی دکان میں کبھی نہیں رکھوں گا کبھی بھی نہیں!..... انہوں نے تو میری ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ ہمارا سب سے براحال تب ہوا تھا جب ہم نے اس عفریتوں والی کتاب کی دوسو کاپیاں خریدی تھیں۔ انہیں خریدنے میں بہت پسیے لگے تھے، لیکن ہم نے انہیں کبھی تلاش کر ہی نہیں پائے کیونکہ وہ تجھ پوشیدہ تھیں..... تو آپ کو اور کون سی کتابیں چاہئے؟“

ہیری نے اپنی کتابوں کی فہرست دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے کا سندراوبی ٹسکی کی مستقبل بینی کی کتاب چاہئے۔“

”اوہ! تو تم علم جوش پڑھنے والے ہو؟“ مینیجر نے اپنے دستانے اتارتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہیری کی دکان کی عقبی سمت میں لے گیا جہاں ایک کنارے پر بنے بڑے شلف صرف علم جوش کی کتب کیلئے ہی مخصوص تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی میز پر کچھ اس طرح کی کتابیں پڑی تھیں۔ ناقابل یقین پیشین گوئیوں کی پیش گوئیاں۔ اور مخالف کی بے عزتی اور اپنی بد قسمتی کی خود حفاظت کیسے کریں؟ اور جب بد قسمتی ہاتھ دھوکر آپ کے پیچھے پڑ جائے۔ اور مستقبل میں آنیوالے صدمات اور توهہات سے خود بچیں۔“

مینیجر نے دو پائیدان چڑھ کر کالی جلد والی ایک موٹی کتاب نکالتے ہوئے کہا۔ ”یہ مستقبل بینی کے انکشافتات، علم جوش کی سبھی خاص اقسام کے حوالے سے یہ ایک جامع اور مفید کتاب ہے۔ جیسے دست شناسی، ٹبرٹ، بلوری گولے کا استعمال، پرندوں کی علامات اور تشریع وغیرہ۔ ان سب علوم کی مدد سے تم مستقبل کے بارے میں یقیناً عمدہ اور صحیح پیشین گوئی کی اہلیت خود میں پیدا کر سکتے ہو۔“

لیکن ہیری کی توجہ اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھی۔ اس کی نظریں تو پاس کی میز پر رکھی ہوئی کتاب موت کی خوشیں: جب آپ جان لیں کہ خاتمه سامنے کھڑا ہے تو کیا بچاؤ کریں؟ پرمترنڈ تھیں۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

47

مینیجر کے اسنٹ نے جب ہیری کو اس کتاب کو گھورتے ہوئے دیکھا تو وہ مذاقیہ انداز میں بولا۔ ”اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسے نہیں پڑھتا۔ اس پڑھنے کے بعد تمہیں اپنے چاروں طرف، ہی موت کی خوستیں منڈلاتی ہوئی دکھائی دیں گی۔ موت بھلے میلوں دور کھڑی ہو، لیکن یہ سچ ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد آدمی یقیناً موت کی دہشت سے ہی مر جائے گا۔“

اس کے باوجود ہیری اپنی نگاہیں اس کتاب سے بالکل ہٹانہ سکا بلکہ بدستور گھورتا رہا۔ کتاب کے سرورق پر ایک بھالو جتنے سیاہ خوفناک کتب کی تصویر تھی جو اسے جانا پچانا سا لگ رہا تھا.....

مینیجر نے ہیری کو مستقبل بینی کے انساف، نامی کتاب پکڑا دی۔

اس نے پوچھا۔ ”اور کچھ؟“

ہیری نے اپنی نگاہ کتے پر سے ہٹائی اور اپنی کتابوں کی فہرست دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہاں! مجھے غائب ہونے کا فن ثانوی حصہ اور سینئڈر ڈجادوئی کلمات کا تیسرا سٹیپ بھی چاہئیں۔“

دس منٹ بعد جب ہیری فلوریش اینڈ بلوش سے باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں اس نئی کتابیں تھیں۔ لیکن کالڈرن کی طرف جاتے وقت اسے یہ ہوش ہی نہیں تھا کہ، وہ کہاں جا رہا ہے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ راستے میں کئی لوگوں سے ٹکرایا۔

لیکن کالڈرن میں پہنچنے کے بعد وہ بے خودی کے عالم میں سیڑھیاں چلتا گیا۔ اس نے کمرے کا تالا کھولا اور پھر کمرے میں داخل ہوا۔ لاشموری انداز میں اس نے ہاتھ میں کپڑی ہوئی کتابیں بستر پر پھینک دیں۔ وہ اس وقت چونکا جب اسے کمرہ کچھ بدلا سا دکھائی دیا۔ کسی نے آ کر اس کے کمرے کی اچھی طرح صفائی کر دی تھی اور کھڑکیاں کھول دی تھیں جن میں سے سورج کی روشنی اندر آ رہی تھی۔

ہیری کو مالکوں کی سڑک تو نہیں دکھائی دے رہی تھی لیکن اسے اس پر آتی جاتی گاڑیوں کا شور ضرور سنائی دے رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسے لیکن کالڈرن میں موجود گاہوں کی آوازوں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے واش میس کے اوپر لگے آئینے میں خود کو دیکھا۔

اس نے اپنے عکس کو جرأت کے ساتھ مخاطب کیا۔ ”وہ یقیناً موت کی خوست کا عکس نہیں ہو سکتا جب میں نے منگولیا کریسٹ

میں اس عجیب سی چیز کو دیکھا تھا۔ اس وقت میں کافی پریشان اور مضطرب تھا۔ وہ شاید کوئی آوارہ کتابی ہو گا.....“

پھر وہ اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی وقت آئینہ گھر گھر اتی ہوئی آواز میں بولا۔ ”بچے تم یہڑائی نہیں جیت سکتے.....“



دن گزرتے چلے گئے۔ اب ہیری جہاں بھی جاتا تھا، وہاں رون یا ہر ماہنی کی تلاش کیا کرتا تھا۔ اسکو جانے کی تاریخ پاس آ رہی تھی۔ اس نے لیکن کالڈرن میں ہو گورٹس کے بہت سے طالب علم دکھائی دینے لگے تھے۔ کوئی کیوں چ سپلائزر میں ہیری سیمس فنی گن اور ڈین تھامس سے ملا۔ جو گری فنڈر فریق میں ہی پڑھتے تھے اور اس کے کلاس فیلو بھی تھے۔ وہ بھی فائز بولٹ کو حسرت بھری

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ فلوریش اینڈ بلوس کے باہر ہیری کو نیول لانگ بوم بھی دکھائی دیا جو گول چہرے والا بھلکٹر لڑکا تھا۔ ہیری نے جان بوجھ کر اس بات نہیں کی۔ ایسا لگتا تھا جیسے نیول نے اپنی کتابوں کی فہرست گنوادی تھی اور اس کی کرخت دکھائی دینے والی نافی اسے ڈانٹ رہی تھیں۔ ہیری نے دل میں سوچا کاش انہیں کبھی پتہ نہ چلے کہ وزارتِ جادو کے شکنخ سے فرار کے وقت اس نے نیول بننے کا ڈرامہ کیا تھا۔

چھٹیوں کے آخری دن ہیری یہ سوچ کر بیدار ہوا کہ کل ترون اور ہر ماں نی اسے ہو گورٹس ایکسپریس نامی سالانہ تقریب میں مل ہی جائیں گے۔ کپڑے پہن کروہ آخری مرتبہ فائر بولٹ کی جھلک دیکھنے کیلئے کوئی کیوڈچ سپلائزر پہنچا۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ لپچ کہاں کرے تھی کسی نے اس کا نام لیا اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔

”ہیری..... ہیری.....!“

ترون اور ہر ماں نی دونوں ہی فلوریش اینڈ بلوس کے آئس کریم پارلر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ رون بہت چستکبر ادکھائی دے رہا تھا اور ہر ماں نی کسی قدر بھوری۔ دونوں ہی اس کی طرف تیزی سے ہاتھ ہلا رہے تھے۔

جب ہیری ان کے پاس آبیٹھا تو رون نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔ ”آخر مل ہی گئے۔ ہم لوگ جب لیکی کالڈرن میں پہنچ تو ہمیں پتہ چلا کہ تم باہر گھومنے گئے ہو۔ پھر ہم تمہاری تلاش میں فلوریش اینڈ بلوس کی دکان میں بھی گئے گئے اور اس کے بعد میڈم ملکین کی دکان میں اور.....“

ہیری نے کہا۔ ”میں تو گذشتہ ہفتے ہی سکول کا سارا سامان خرید لیا تھا اور تمہیں یہ بات کس نے بتائی کہ میں لیکی کالڈرن میں رہتا ہوں؟“

”اس بارے میں ڈیڈی نے ہمیں باخبر کر دیا تھا.....“ رون ویزلي نے نہس کر بتایا۔
محکمہ جادویٰ وزارت میں کام کرنے والے مسٹرویزلي کو غیر معمولی طور پر مارچ آنٹی کے پھلانے جانے والے پورے واقعے کی خبر تھی۔

ہر ماں نے نہایت متفکر انداز میں پوچھا۔ ”کیا تم نے سچ مجھ اپنی آنٹی کو غبارہ بنادیا تھا ہیری.....؟“
”درحقیقت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔“ ہیری نے جواب دیا۔ یہ سن کر ترون ہنسی کے مارے دُھرا ہوتا چلا گیا۔ ”مجھے تو بس ان کی باتوں پر غصہ آگیا تھا۔“ ہیری نے بات مکمل کی۔

”یہ ہنسی کی بات نہیں ہے رون!“ ہر ماں نے جھپڑتے ہوئے کہا۔ ”سچ میں میں بڑی حیران ہوں کہ ہیری کو سکول سے نہیں نکالا گیا۔“
”اور میں بھی..... اتنا ہی حیران ہوں!“ ہیری نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ ”سکول سے نکالے جانے کی بات تو چھوڑو۔
مجھے تو لگ رہا تھا کہ مجھے گرفتار کر لیا جائے گا۔“ پھر اس نے رون کی طرف دیکھا۔ ”کیا تمہاری ڈیڈی کو معلوم ہے کہ مجھ نے میرے جرم

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کو کیونکر نظر انداز کر دیا؟“

”شاید اس وجہ سے..... کیونکہ یہ کام تم نے کیا تھا..... ہے نا!“ رون نے ہستے ہوئے اپنے کندھے اچکائے۔ ”مشہور ہیری پوٹر نے اگر میں نے اپنی آنٹی کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہوتا تو یقیناً محکمہ وزارت جادو میرے ساتھ بڑا ہی سخت برداشت اپنا تا۔ ویسے اتنا بتا دوں کہ انہیں مجھے قبر میں سے ہی نکالنا پڑتا کیونکہ اس غلطی کے عوض می پہلے ہی مجھے ہلاک کر چکی ہوتیں۔ بہر حال تم آج شام کو ڈیڈی سے ملاقات کر کے خود ہی سب کچھ پوچھ لینا۔ ہم بھی آج رات یہیں لیکن کالڈرن میں ہی رکیں گے۔ اس لئے تم کل ہمارے ہی ساتھ گنگ کراس سٹیشن چل سکتے ہو۔ ہر ماہنی بھی ہمارے ساتھ رک رہی ہے۔“

”غمی ڈیڈی مجھے آج صحیح ہی ہو گوڑس کے تمام سامان کے ہمراہ ہمیں چھوڑ گئے ہیں۔“ ہر ماہنی نے ہستے ہوئے سر ہلایا۔

”یہ تو تم نے اچھی خبر سنائی!“ ہیری کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔ ”تو کیا تم نے اپنی نئی کتابیں اور باقی سامان خرید لیا ہے۔“

”ادھر دیکھو،“ رون نے بیگ میں سے ایک لمبا، پتلاؤ بہ باہر نکال کر اسے کھولا۔ ”بالکل نئی جادوئی چھڑی! چودہ انچ کی اس میں یک سنگھے کی دم کے بال شامل ہیں۔ اور ہم نے اپنی ساری نصابی کتابیں بھی خرید لی ہیں۔“ اس نے اپنی کرسی کے پہلو میں رکھے ہوئے ایک بڑے تھیلے کی طرف اشارہ کیا۔ ”کیا تم نے بھی انک عفتریوں والی کتاب کے بارے میں مزید اربابات سنی؟ جب ہم نے دو کاندار سے یہ کہا کہ ہمیں بھی انک عفتریوں والی دو کتب چاہئیں تو وہ قریباً روہانسا سا ہو گیا۔“

”ان سب میں کیا ہے ہر ماہنی؟“ ہیری نے اس کی کرسی کے پاس رکھے ایک نہیں بلکہ تین بھاری بھر کم تھیلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

”درachi میں اس سال تم لوگوں سے زیادہ مضامین لینے کا ارادہ کر چکی ہوں،“ ہر ماہنی نے بتایا۔ ”ان تھیلوں میں سکول فہرست کی کتب کے علاوہ جادوئی علم الاعداد، جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال، غیب بینی، قدیمی حروف تہجی کا مطالعہ اور مالکوؤں کی نفیسیات کا مطالعہ کی کتب ہیں۔“

”تم مالکوؤں کی نفیسیات کا مطالعہ والا مضمون کیوں لے رہی ہو؟“ رون نے ہیری کی طرف دیدے مٹکاتے ہوئے ہر ماہنی سے پوچھا۔ ”تم تو خود مالکوؤں کے گھر میں ہی پیدا ہوئی ہو۔ تمہاری ماں باپ دونوں مالکوؤں ہیں، تم تو پہلے سے ہی مالکوؤں کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔“

”مجھے لگتا ہے کہ جادوگروں کے نکتہ نظر سے مالکوؤں کی نفیسیات کا مطالعہ کرنا خاصاً لچسپ رہے گا۔“ ہر ماہنی گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔

”کیا اس سال تمہارا کھانے اور سونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ہر ماہنی؟“ ہیری نے تعجب بھرے انداز سے پوچھا۔ یہ سن کر رون نہس پڑا۔ ہر ماہنی نے اس بات پر توجہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اس نے اپنے پرس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

50

”میرے پاس ابھی دس گیلن بچے ہیں جو نکہ میری سالگرہ ستمبر میں ہے اس لئے می ڈیڈی نے مجھے پیشگی ہی کچھ پسیے دیئے تھے کہ میں اپنی سالگرہ کا تحفہ کچھ جلدی ہی خرید لوں۔“

”ایک اچھی کتاب کیسی رہے گی.....؟“ رون نے معصومیت سے کہا۔

”نهیں! مجھے ایسا نہیں لگتا۔“ ہر ماں نے رون کی بات کا برا مناء بغیر کہا۔ ”مجھے دراصل ایک الوجا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہیری کے پاس ہیڈوگ ہے اور تمہارے پاس ایرل ہے.....“

”ایرل میرا نہیں بلکہ میرے پورے خاندان کا الو ہے۔“ رون نے جلدی سچھ کرنے کی کوشش کی۔ ”میرے پاس تو صرف سکے برز ہے۔“ اس نے اپنے پالتو چوہ کے کو جیب سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ”اور میں اس کی جانچ کروانا چاہتا ہوں۔“ یہ کہتے ہوئے رون نے چوہ کے کوسا منے والی میز پر رکھ دیا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ مصر کی سیر تفریح کے باعث اس کی حالت کچھ درست نہیں رہی ہے۔ وہاں کی آب و ہوانے اسے شاید بیمار کر ڈالا ہے۔“

سکے برز پہلے سے کچھ دلا دکھائی دے رہا تھا اور غیر معمولی طور اس کی حالت کسی قدر پتی لگ رہی تھی۔ اس کی موچھ کے بال تک جھکے ہوئے تھے۔

”چلو جادوئی حیوانات کی دوکان میں چلتے ہیں۔“ ہیری نے کہا جو دو ہی ہفتوں کے قیام سے جادوئی بازار کی دوکانوں اور راستوں سے بھر پورا واقفیت حاصل کر چکا تھا۔ ”وہاں تم سکے برز کی جانچ کروالینا اور ہر ماں نی الٰو خرید لے گی.....“

انہوں نے اپنی آس کریم کے پسیے ادا کئے اور کچھ ہی دور سڑک کے دوسری طرف موجود جادوئی حیوانات کی دوکان میں پہنچ گئے۔ دوکان کے اندر چلنے پھرنے کیلئے بہت کم جگہ تھی، ہر طرف پنجھرے ہی پنجھرے دکھائی دے رہے تھے۔ دوکان کے اندر بے حد ناگوار بدبو اور شور و غل کا سماں پھیلا ہوا تھا۔ پنجھروں میں بند پرندوں اور جانوروں نے طرح طرح کی آوازیں نکال کر ماحول خاصا ہیجان انگیز بنایا ہوا تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی جادوگر نی ایک جادوگر کو دوسرا والے سانپ کی دیکھ بھال کے بارے میں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس لئے رون، ہر ماں نی اور ہیری کو اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا پڑا۔ وہ وقت گزاری کیلئے مختلف پنجھروں کی طرف دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔

دو بہت بڑے بینگنی رنگ کے مینڈک بھری ہوئی مکھیاں کھانے میں مصروف تھے۔ چمکیلے اور شوخ خول والا ایک دیو ہیکل کچھوا کھڑکی کے پاس چمک رہا تھا۔ زہریلے نارنجی رنگ کے گھونگھے اپنے ششیے کے تالاب میں دھیرے دھیرے اوپر نیچے آجائے تھے۔ ایک موٹا سفید خرگوش کلکلاریاں مارتا ہوا ریشمی ہیٹ میں بدل جاتا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے والپس اپنی اصلی شکل میں آ جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں رنگ برلنگی بلیاں بھی تھیں۔ پنجھروں میں بند سیاہ کوے اپنی بھدی آواز میں شور مچا رہے تھے۔ کسٹرڈ کے رنگ جیسے فربال زا ایک بڑی ٹوکری میں موجود تھے جس میں سے ان کی تیز بھنبھنا ہٹ سنائی دے رہی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک بڑا پنجھر ارکھا ہوا تھا جس میں کالے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

رنگ کے چکنے چوہے بھرے ہوئے تھے جو اپنی لمبی دم کا استعمال کرتے ہوئے دھمک چوکڑی مچائے ہوئے تھے۔ جیسے ہی دومونہہ والے سانپ والا جادوگر فارغ ہو کر کاؤنٹر سے ہٹا تو رون وقت صائم کئے بغیر کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

”سینے!“ رون گلا کھنکار کر بولا۔ ”یہ میرا پالتو چوہا ہے۔ ہم جب سے مصر کی تفریح سے واپس لوٹے ہیں۔ اس کی حالت کچھ خراب سی دکھائی دے رہی ہے۔“

”اسے کاؤنٹر پر ڈال دو۔“ جادوگرنی نے اپنی جیب سے موٹے شیشوں والا سیاہ چشمہ نکالتے ہوئے کہا۔ رون نے اپنی اندر ورنی جیب سے سکے برز کو نکالا اور کاؤنٹر پر چوہوں کے پنجھرے کے پاس رکھ دیا۔ اسی لمحے چوہوں کے پنجھرے میں تبدیلی رونما ہوئی۔ چوہوں نے اپنی اچھل کو داچانک بند کر دی اور وہ سکے برز کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے پاس آنے کی کوشش میں ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے۔ رون کی لگ بھگ ہر چیز کی طرح اس کا پالتو چوہا سکے برز بھی سینکڑ ہینڈ تھا۔ (وہ پہلے رون کے بھائی پر سی کے پاس ہوا کرتا تھا) خاص طور پر پنجھرے کے چمکیلے اور چکنے چوہوں کے آگے تو سکے برز بہت ہی خستہ حال دکھائی دے رہا تھا۔

جادوگرنی نے سکے برز کو اپڑاٹھاتے ہوئے کہا۔ ”اس کی عمر کتنی ہو گی؟“

”معلوم نہیں!“ رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ”کافی ہو گی، پہلے یہ میرے بھائی کے پاس تھا۔“

”کیا اس میں جادوئی صلاحیت ہے؟“ جادوگرنی نے سکے برز کا بغور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

”پتہ نہیں!“ رون نے کہا۔ حقیقت تو یہی تھی کہ سکے برز نے کبھی بھی کسی خاص دلچسپ جادوئی صلاحیت کا کوئی مظاہر نہیں کیا تھا۔ جادوگرنی کی نگاہ سکے برز کے دبے ہوئے بائیں کان سے ہوتی ہوئی اس کے اگلے پنجھنک پہنچی، جس کی ایک انگلی غائب دکھائی دے رہی تھی پھر وہ تاسف بھرے لجھے میں بولی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ اس کا وقت پورا ہو چکا ہے۔“

”کچھ دن پہلے تک تو یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے یہ مجھے پر سی سے لیتے وقت پر تھا۔“ رون نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس طرح کے معمولی قسم کے چوہے سے تین سال سے زیادہ تک کی زندگی کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔“ جادوگرنی نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”اگر تمہیں اب زیادہ دریپا اور صحت مند چوہا چاہئے تو تم ان چوہوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکتے ہو.....“ اس نے کالے چکنے چوہوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جواب اپنی موبائل اچھل کو دیں دوبارہ مصروف ہو چکے تھے۔ رون نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”اترار ہے ہو.....“

”اگر تمہیں دوسرا چوہا نہیں خریدنا ہے تو تم اپنے چوہے کو صحت بخش ٹانک پلا کر دیکھ لو۔ شاید کوئی بات بن جائے۔“ جادوگرنی نے اپنے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک چھوٹی سی بولی نکالی جس میں سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔

رون کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔ ”یہیک ہے، کتنے پیسے ہوئے اس کے.....“

اچانک رون کو بوکھلا کر پیچھے ہٹنا پڑا کیونکہ ایک بڑی سی چیز اس کے اوپرواں پنجھرے سے نکل کر نیچے کو دپڑی تھی اور سیدھی رون

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کے سر کے اوپر آگری تھی۔ کوتے ہی وہ وحشیانہ انداز میں سکے بروز پر جھپٹی۔

”نہیں! کروک شانکس..... نہیں!“ جادوگرنی چیختی ہوئی بولی لیکن تب تک سکے براز کے ہاتھوں سے صابن کی ٹلکیا کی مانند پھسل کر فرش پر کو دیکھا تھا اور عجلت میں دروازے سے ہی باہر نکل گیا تھا۔ اسی وقت رون چلا یا۔ ”سکے بروز!“ اور پھر سکے بروز کے تعاقب میں اس نے بھی دروازے سے باہر دوڑ لگا دی۔ ہیری بھی رون کے پیچھے بھا گا۔

سکے بروز کو تلاش کرنے میں انہیں قریباً دس منٹ لگ گئے تھے۔ وہ کوالٹی کیوڈچ سپلائزر کی دوکان کے باہر رکھے ہوئے کوڑے دان میں چھپا بیٹھا تھا۔ رون نے ہانپتے ہوئے چوہے کو دوبارہ اپنی اندر وہی جیب میں رکھا۔ اور اپنا سر مسلتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

”وہ کیا چیز تھی.....؟“

”وہ ایک بڑی بلی تھی یا پھر کوئی چھوٹی شیرنی.....!“ ہیری نے اسے بتایا۔

”ہر ماہی کہاں ہے؟“ رون نے پوچھا۔

”شاید وہ وہیں الٹریڈر ہی ہوگی۔“ ہیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں واپس جادوی حیوانات کی دوکان کی طرف جانے والی پر ہجوم سڑک پر چلنے لگے۔ جب وہ دوکان کے پاس پہنچ تو ہر ماہی نکل رہی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں الٹنہیں تھا۔ اس کی بانہوں میں ایک بڑی بلی تھی۔

”کیا تم نے اس حشی بی کو خرید لیا.....؟“ رون کامنہ کھلا رہ گیا۔

”کتنی پیاری بلی ہے..... ہے نا!“ ہر ماہی نے پیارے بھرے لبجے میں کہا۔

ہیری نے سوچا کہ یہ تو اپنی اپنی پسند ہے۔ بلی کی کھال موٹی اور روئیں دار تھی لیکن غیر معمولی طور پر اس کا ایک پنجہ کسی قدر موٹا اور بڑا تھا اور اس کا چہرہ کسی قدر روبلہ محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ کسی اینٹوں والی دیوار سے ٹکرا کر پچک گیا ہو۔ چونکہ اب بلی کو سکے بروز کی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی اسی لئے وہ ہر ماہی کی بانہوں میں پرسکون بیٹھی ہوئی تھی۔

”تم جانتی ہو کہ اس نے میرے سر پر چھلانگ لگا کر مجھے رخنی کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔“ رون شکایتی انداز میں بولا۔

”اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا..... ہے نا کروک شانکس!“ ہر ماہی نے ہنس کر کہا۔ ”اور سکے بروز کا کیا ہوا؟“ رون نے اپنی قمیض کے ابھرے ہوئے حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اسے آرام کی ضرورت ہے۔ اگر تمہاری بلی چاروں طرف آزادانہ گھومتی پھرے گی تو وہ آرام کیسے کر پائے گا؟“

”اوہ مجھے یاد آیا..... تم اپنا صحت بخش ٹانک تو دوکان میں ہی بھول گئے تھے۔“ ہر ماہی نے رون کو ایک چھوٹی سرخ بوتل دیتے ہوئے کہا۔ ”اب زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بلی میرے کمرے میں سوئے گی اور تمہارا چوہا تمہارے کمرے میں دونوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ سمجھے!..... بے چاری کروک شانکس..... اس جادوگرنی نے مجھے بتایا کہ یہ بلی کئی سالوں سے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

53

اس کی دوکان میں رہ رہی تھی لیکن کسی نے بھی اسے کبھی پسند نہیں کیا۔“

”نه جانے کیوں.....؟“ رون نے اسے طعنہ مارتے ہوئے کہا۔ اب وہ دھیمے قدموں لیکی کالڈرن کی جانب بڑھ رہے تھے۔ وہاں پہنچ کر ان کی نظر مسٹرویزی پر پڑی جو کہ بار میں ایک طرف بیٹھے روزنامہ ”جادوگر“ پڑھ رہے تھے۔ وہ سب ان کی میز کی طرف آ گئے۔

”خوش آمدید!..... ہیری تم کیسے ہو؟“ مسٹرویزی نے پوچھا۔

”اچھا ہوں..... شکریہ!“ ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ان تینوں کے پاس جادوئی بازار سے خریدا ہوا سامان تھا۔ مسٹرویزی نے اپنا اخبار ایک طرف رکھ دیا۔ ہیری کی نظر اخبار پر پڑی جس پر سیریس بلیک کی مشہور زمانہ متحکم تصویر صاف دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا اسے اب تک گرفتار کیا جاسکا.....؟“ ہیری نے بے خیالی میں سوال کیا۔

”نہیں!“ مسٹرویزی نے کہا جو بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ”محکمہ وزارت کے سبھی لوگ اپنے کام چھوڑ کر اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ابھی تک قسمت نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔“

”اگر ہم اسے پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو کیا ہمیں انعام ملے گا؟“ رون نے پوچھا۔ ”کچھ اور پیسے مانا اچھا لگے گا..... ہے نا!“

”بے وقوف جیسی باتیں مت کیا کرو رون!“ مسٹرویزی نے تنا و بھری آواز میں اسے ڈانتا۔ بلیک کوتیرہ سال کا کوئی بچہ نہیں پکڑ سکتا۔ میری بات یاد رکھنا..... اسے صرف اڑقبان کے محافظتی پکڑیں گے!“

اسی لمحے مسٹرویزی بار میں داخل ہوئیں۔ ان کے ہاتھ میں خریداری کا سامان تھا۔ ان کے عقب میں جڑواں بھائی فریڈ اور جارج بھی دکھائی دیئے جو ہو گورٹس میں پانچویں سال کے طالب علم تھے۔ ان کے پیچے پری بھی تھا جو حال ہی میں ہیڈ بوائے بن چکا تھا۔ سب سے پیچے جینی تھی جو مسٹرویزی خاندان کی سب سے چھوٹی اولاد تھی اور اکملتوی لڑکی تھی۔

جینی کے دل میں ہیری کیلئے محبت بھرے جذبات تھے، جو نہیں اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ بڑی طرح شرمائی۔ عام طور پر وہ جتنا شرماتی تھی، اس بار تو وہ کچھ زیادہ ہی شرمیلی دکھائی دی۔ ایسا شاید اس لئے ہوا تھا کہ گذشتہ برس ہیری نے ہو گورٹس میں اس کی جان بچائی تھی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی اس سے ہیلو کہا۔ دوسرا طرف پری نے ہیری کی طرف اپنا ہاتھ بڑے ہی نخوت بھرے انداز میں اس طرح بڑھایا کہ جیسے پہلے کبھی وہ ہیری سے ملا ہی نہ ہو۔ ”تم سے مل کر خوشی ہوئی ہیری.....!“ ”ہیلو پری!“ ہیری نے بمشکل اپنی ہنسی کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے امید ہے کہ سب کچھ اچھا ہی چل رہا ہو گا۔“ پری نے ارتاتے ہوئے انداز میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہیری کسی وزیر سے مل رہا ہو۔

”بہت عمدہ..... شکریہ!“ ہیری نے مختصرًا کہا۔ اسی لمحے فریڈ نے پری کو اپنی کاٹھو کا مار کر پیچھے ہٹایا اور باقاعدہ سر جھکاتے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

54

ہوئے استقبالیہ انداز میں کہا۔

”ہیری!..... تم سے ملاقات ہمارے لئے بے حد فخر کی بات ہے۔“

”بالکل سچی بات.....“ جارج نے فریڈ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ کر ہیری کا تھام لیا اور بولا۔ ”بلکہ یہ کہنا کہ بے حد مزے دار.....“

پرسی نے ان دونوں کو غصے سے گھورا۔

”چلو چھوڑو..... اب مذاق بہت ہو گیا۔“ مسزویزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ ممی!“ جارج نے یوں کہا جیسے اس نے انہیں ابھی دیکھا ہو۔ پھر اس نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا۔ ”آپ کو یہاں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ممی.....!“

”میں نے کہانا کہ اب بہت ہو چکا۔ یہ مذاق بند کرو۔“ مسزویزی نے اپنا خریدا ہوا سامان ایک خالی کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔

”ہیلو ہیری! میرا خیال ہے کہ تم نے ہماری ترقی کی خبر سن لی ہو گی؟“ انہوں نے پرسی کے سینے پر لگے چاندی کے چمکتے ہوئے نجح کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔ ”خاندان میں دوسرا ہیڈ بوانے.....!“ یہ کہتے وقت ان کا سینہ فخر سے پھولा ہوا دکھائی دیا۔

”اور آخری.....“ پرسی نے دبی ہوئی آواز میں سرگوشی کی۔

”مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں!“ مسزویزی نے اچانک تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ تم دونوں کو مانیٹر تک نہیں بنایا گیا ہے۔“

”ہم مانیٹر بننا ہی نہیں چاہتے ہیں.....“ جارج نے اس عہدے کے بارے میں حقارت بھرے انداز میں اظہار کیا۔ ”اس سے تو آزادی کا سارا مزہ ہی خراب ہو جائے گا۔“

جنیں یہ سن کر ہنس پڑی۔

”تمہیں اپنی بہن کے سامنے عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا۔“ مسزویزی نے کہا۔

”عدمہ اخلاق پیش کرنے کیلئے جنی کے پاس دوسرے بھائی بھی موجود ہیں..... ہے نامی!“ پرسی نے موقعہ کا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”میں ڈنر کیلئے کپڑے بدلتا ہوں۔“

اس کے جاتے ہی جارج نے گھری آہ بھری۔

”ہم اسے ایک مصری اہرام میں بند کرنے کی کوشش کی تھی۔“ اس نے ہیری کو بتایا۔ ”لیکن ممی نے ہمیں عین موقعہ پر ہی تاڑ لیا تھا.....“

☆☆☆☆

اس رات ڈنر نہایت لذیز رہا۔ لیکن کالڈرمن بیس رار کے مالک مسٹر ٹام نے چھوٹے پرائیویٹ کمرے میں تین میزیں ایک ساتھ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

55

جوڑ کر گا دی تھیں۔ جن کے گرد ویزی خاندان کے ساتوں افراد کے ساتھ ساتھ ہیری اور ہر ماں نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو کر لندن چاکلیٹ پڈنگ سے لطف انداز ہو رہے تھے تو اسی وقت فریڈ نے دریافت کیا۔

”ہم کل کنگ کراس سٹیشن تک کیسے جائیں گے ڈیڈی؟“

”محکمہ وزارت جادو کی طرف سے دو کاریں ہمیں لینے کیلئے آئیں گی۔“ مسٹرویزی نے پڈنگ کھاتے ہوئے سب کو آگاہ کیا۔ سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

”لیکن کیوں.....؟“ پرسی نے غیر یقینی انداز میں پوچھا۔

”اس لئے کہ تم جو ہمارے ساتھ ہو گے پرسی۔“ جارج نے بڑے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ”اور ان کے بونٹ پر دو عدد جھنڈے بھی لگے ہوئے ہوں گے، جن پر لکھا ہوا ہو گا۔ بی، بی!“

”یعنی کہ..... بے حد بکواس.....!“ فریڈ فوراً رقمہ دیا۔

پرسی اور مسٹرویزی کے علاوہ کمرے میں موجود سب ہی لوگ ہلکھلا کر ہنس پڑے۔

”محکمہ وزارت کاریں کیوں بھیج رہا ہے ڈیڈی.....؟“ پرسی نے ان کی بیہودگی کو نظر انداز کرتے ہوئے متفکر انداز میں دوبارہ اپنا سوال دھرا یا۔

”کیونکہ اب ہمارے پاس کارنیٹیں ہے۔“ مسٹرویزی نے کہا۔ ”اور چونکہ میں وہاں کام کرتا ہوں اسی لئے انہوں نے میری مدد کر رہے ہیں.....“ ان کی آواز میں کسی قدر کی پکاہٹ عیاں تھی۔ ہیری غور سے انہیں دیکھ رہا تھا اسی لئے اسے احساس ہو گیا کہ مسٹرویزی کے کان بے حد سرخ ہو رہے تھے۔ یہ بالکل اسی طرح کا ہی منظر تھا جیسے شدید ہیجان کے باعث رون کے کان سرخ ہو جایا کرتے تھے۔

”اوہ یہ کتنا اچھا بھی رہے گا.....“ مسٹرویزی عجلت میں بات پلٹتھے ہوئے بولے۔ ”تمہیں معلوم ہی ہے کہ تم لوگوں کے پاس کس قدر زیادہ سامان ہے؟ مالگوؤں کے ریلوے سٹیشن پر تمہاری پریڈکٹنی شاندار دکھائی دے گی.....“ تم سب نے اپنا اپنا سامان تو پیک کر لیا ہو گا..... ہے نا؟“

”رون نے اب تک اپنا نیا سامان اپنے صندوق میں نہیں رکھا ہے ڈیڈی۔“ پرسی نے شکایتی انداز میں کہا۔ ”اس نے اپنا سارا سامان میرے بستر پر پٹختی دیا ہے۔“

”رون! بہتر یہی ہو گا کہ تم ابھی جاؤ اور اپنا تمام سامان صحیح طریقے سے پیک کرو۔ ہمارے پاس کل صحیح زیادہ وقت نہیں ہو گا سمجھے!“ مسٹرویزی نے کرخت آواز میں رون کو کہا۔ رون نے پرسی کی طرف دیکھ کر منہ بسوار۔

ڈنر سے فراغت پر سب کا پیٹ بے حد بھرا ہوا تھا، کھانے کے خمار کے باعث سب کی آنکھیں بوچل ہو رہی تھیں۔ ایک ایک

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کر کے وہ سب سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمروں میں چلے گئے اور اپنے بکھرے سامان کو سمیٹ کر پیک کر کرنے لگے۔ رون اور پرسی کا کمرہ کمرہ ہیری کے بالکل پاس ہی تھا۔ ہیری نے سامان کو پیک کرنے کے بعد اپنے صندوق کوتالا لگایا ہی تھا کہ تبھی اسے دیوار کے اس پار سے غصے بھری آوازیں سنائی دیں۔ وہاں کیا مسئلہ درپیش تھا یہ دیکھنے کیلئے وہ آہستگی سے اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ بارہ نمبر کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اس کے اندر سے پرسی کے چینخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”وہ یہیں رکھا ہوا تھا۔ بستر کے پاس والی میز پر..... میں نے پاش کرنے کے لئے اتارا تھا.....“ پرسی چیخ کر کہہ رہا تھا۔

”میں نے تمہیں بتایا ہے نا..... کہ میں اسے چھوටک نہیں ہے“، رون نے چلا کر کہا۔

”کیا ہوا.....؟“ ہیری نے دروازے میں ہی ٹھہر کر پوچھا۔

”میرا ہیڈ بوانے کا نجیگم ہو گیا ہے۔“ پرسی روہا نے انداز میں بولا۔

”اور سکے برزا کا صحت بخش ٹانک بھی.....!“ رون اپنے صندوق سے سامان کو باہر پھینکتے ہوئے چیخ کر بولا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ میں اسے کہیں باہر ہی بھول آیا ہوں۔“

”بکواس بند کرو۔ جب تم تم میرا نجی ڈھونڈ نہیں لیتے..... تم باہر کہیں نہیں جاؤ گے سمجھے!“ پرسی نے چینختے ہوئے کہا۔

”سکے برزا کا صحت بخش ٹانک میں لے آتا ہوں، میرا سامان پیک ہو چکا ہے اور میں اب فارغ ہوں۔“ ہیری نے رون سے کہا اور نیچے کی طرف چل دیا۔

نیچے بار کی طرف جانے والی اندر ہیری را ہدایتی کوابھی ہیری طبھی نہیں کر پایا تھا کہ اسے بلند انداز میں کسی کے بولنے کی غصے بھری آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں جانی پہچانی تھیں اسی لئے وہ ایک پل میں سمجھ گیا کہ مسٹر اور مسزویزی کسی معاملے پر آپس میں تکرار کر رہے تھے۔ وہ کسی قدر جھگٹکا کیونکہ وہ ان دونوں کا جھگٹرا سننا نہیں چاہتا تھا۔ ویسے بھی یہ غیر اخلاقی بات تھی۔ اس نے بڑھنے کیلئے قدم اٹھایا ہی تھا کہ اسے رُکنا پڑ گیا کیونکہ انہوں نے باہمی جھگڑے میں ہیری کا نام لیا تھا۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے کے دروازے کے قریب کھسک آیا تھا۔

”..... مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ ہیری کو سچائی کیوں نہیں بتا رہے ہیں۔“ مسٹر ویزلي غصے سے کاپتے ہوئے بول رہے تھے۔ ”ہیری کو جانے کا پورا حق ہے۔ میں نے فح سے بات کی تھی لیکن وہ اسے بچ سمجھنے پر ہی مضر ہے۔ ہیری اب تیرہ سال کا ہو چکا ہے اور.....“

”آرٹھر! سچائی سن کر ہیری دہشت زدہ ہو جائے گا۔“ مسٹر ویزلي نے بات کاٹتے ہوئے تیکھے انداز میں کہا۔ ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہیری دہشت زدہ ہو کر سکول جائے۔ اگر اسے یہ سب پتہ نہیں چلے گا تو وہ یقیناً ازیادہ پر سکون رہے گا۔“

”میں اسے تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں اسے متنبہ ضرور کرنا چاہتا ہوں۔“ مسٹر ویزلي نے چھنجھلانے ہوئے انداز

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

57

میں جواب دیا۔ ”تم تو جانتی ہو کہ ہیری اور رون کس طرح کے ہیں؟ وہ دونوں کہیں بھی اکیلے بھسلکتے رہتے ہیں۔ وہ دوبار تاریک جنگل میں بھی جا چکے ہیں لیکن ہیری کو اس سال ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ جس رات کو وہ اپنے گھر سے بھاگ نکلا تھا اس رات کو اس کے ساتھ بہت کچھ ہو سکتا تھا۔ اگر نائٹ بس نے اسے بروقت بٹھانے لیا ہوتا تو میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ملکہ وزارت جادو کی تلاش سے پہلے ہی ہیری مر چکا ہوتا.....“

”لیکن وہ مر انہیں ہے۔ وہ صحیح سلامت ہمارے پاس ہے۔ پھر یہ بات اسے بتانے کی کیا ضرورت ہے؟“ مسزویزی نے تنک کر کہا۔

”ماولی! لوگ کہتے ہیں کہ سیریس بلیک بالکل پاگل ہو چکا ہے اور شاید یہ سچ ہی ہو۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وہ اتنا چالاک بھی ہے کہ اڑقبان کے محافظوں کو جلد دے کر فرار ہو چکا ہے، اس کی عیاری کی کسی کو بھنک تک نہ پڑسکی۔ وہ ابھی تک آزادانہ گھوم پھر رہا ہے اور لاکھ کوشش کے باوجود ملکہ اس کا سراغ نہیں لگا پایا۔ فوج روز نامہ جادوگر کو چاہے جو بھی بیان دیتا رہے لیکن سچ تو یہی ہے کہ بلیک کو پکڑنے کی اتنی یہی ضرورت درکار ہے کہ جتنی از خود جادوی کلمات پڑھنے والی جادوی چھڑیوں کو قابو کرنے کی ہوتی ہے۔ ہمیں صرف ایک یہی بات کی کچھ مخبری ہے، اور وہ یہ ہے کہ بلیک کس کے پیچھے پڑا ہے.....؟“

”آرٹھر! تم سمجھتے کیوں نہیں کہ ہیری ہو گورٹس میں مکمل طور پر محفوظ رہے گا۔“

”ہم اڑقبان کو بھی مکمل طور پر محفوظ خیال کرتے تھے ماولی!..... اگر بلیک اڑقبان کے درود یوار سے باہر نکل سکتا تو پھر وہ ہو گورٹس کے اندر بھی جا سکتا ہے۔“

”لیکن ہم اتنے وثوق کے ساتھ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بلیک واقعی ہیری کے پیچھے پڑا ہے۔“ مسزویزی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے ہیری نے لکڑی ٹھونکنے کی تیز آواز سنی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مسڑویزی نے فرط طیش میں آ کر میز پر مکارا ہو گا۔

”ماولی! یہ بات تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی کہ ملکہ والوں نے یہ بات اخبار کو صرف اس لئے نہیں بتائی کیونکہ فوج اسے مکمل طور پر پوشیدہ رکھنے کا خواہش مند تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس رات بلیک اڑقبان سے فرار ہوا تھا، اسی رات کو فوج اڑقبان گیا تھا۔ محافظوں نے اسے آگاہ کیا ہے کہ بلیک کچھ عرصے سے نیند میں بڑھا ترا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جملہ بولتا تھا..... وہ ہو گورٹس میں ہے..... وہ ہو گورٹس میں ہے..... بلیک کا ذہنی توازن کسی طرح سے بھی درست نہیں ہے اور ہمیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ وہ ہیری کو ہلاک کرنے کا خواہش مند ہے۔ شاید وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ ہیری کے مرجانے کے بعد تم جانتی ہو کہ کون؟ دوبارہ طاقتوربن جائے گا۔ جس رات کو ہیری نے تم جانتی کون؟ کوئی نکست دی تھی اسی رات بلیک نے اپنا سب کچھ گنوادیا تھا..... اور وہ بارہ برس تک اڑقبان میں اسی بارے میں سوچتا رہا ہو گا.....!“

کچھ دریتک دونوں طرف سے خاموشی رہی۔ ہیری کی سانس تیز تیز چل رہی تھی۔ وہ اس بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔ اسی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

لئے اس کے قدم غیر ارادی طور سے دروازے کے بالکل قریب لے آئے تھے۔

”ٹھیک ہے آرٹھر!“ مسزویزی کی آواز میں پہلا سادم نہیں تھا۔ ”جو تمہیں درست لگتا ہے، تم وہ کرو۔ لیکن تم ایلبس ڈبل ڈور کو بھول رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ وہ جب تک ہو گورٹس کے ہیڈ ماسٹر ہیں تب تک ہیری کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ انہیں اس معاملے کی خبر تو ہو گی؟“

”ڈبل ڈور اڑقبان کے محافظوں کو بالکل پسند نہیں کرتے ہیں۔“ مسزویزی نے بھاری آواز میں کہا۔ ”سچائی تو یہ ہے کہ میں بھی انہیں سخت ناپسند کرتا ہوں۔ لیکن جب معاملہ بلیک جیسے جادوگر کا ہوتا یہی لڑائی میں کئی بار آپ کو ایسی قوتوں کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے جنہیں آپ بالکل پسند نہ کرتے ہوں۔“

”اگر وہ ہیری کو بچانے میں کامیاب رہیں تو.....“

”تو میں پھر کبھی بھی ان کے خلاف ایک لفظ تک نہیں بولوں گا۔“ مسزویزی نے تنھے ہوئے لبھے میں کہا۔ ”اب بہت رات ہو چکی ہے ماوی! مناسب یہی ہو گا کہ ہمیں چل کر بستر پر آرام کرنا چاہئے۔ صبح کافی جلدی اٹھنا ہو گا.....“

ہیری کو کرسیاں لکھنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ بنا آواز کئے دبے پاؤں بار کی طرف چل دیا اور اندھیرے میں نظر وہ اوجھل ہو گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور کچھ سینئڈ کے بعد قدموں کی چاپ سنائی دی جو بالائی سیڑھیوں کی جا رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ دونوں اب اپنے سونے کے کمرے کی طرف جا رہے ہیں۔

صحت بخش ٹانک کی بوتل اسے بار میں میز کے نیچے گردی ہوئی مل گئی تھی۔ جہاں وہ کچھ دری پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری بوتل ہاتھ میں کپڑے چپ چاپ وہیں کھڑا رہا جب تک کہ اسے مسزویزی کے بیدروم کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی نہ دی۔ اس کے بعد وہ بوتل لیکر اور پر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

فریڈ اور جارج سیڑھیوں کے پاس اندھیرے میں کھڑے تھے۔ پرنسی کو اپنے نج کی تلاش میں حیرانگی اور پریشانی میں مبتلا دیکھ کر وہ پیٹ کپڑ کپڑ کرہنس رہے تھے جو اپنے سارے سامان کو ادھرا دھر پختا ہوا شدید چھخلا ہٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

”وہ نہیں جانتا کہ اس کا نج ہمارے پاس ہے۔“ فریڈ نے ہیری کو دیکھ کر اسے سرگوشی کے انداز میں بتایا۔ ”ہم اسے ذرا سبق سکھا رہے ہیں!“

انہوں نے نج ہیری کو دکھایا جس پر ہیڈ بوائے کے عین نیچے لکھا تھا..... ”نک چڑھا!“

ہیری کو مجبوراً ان کی بُنی میں ملانا پڑی۔ وہ ان کے پاس رکا نہیں بلکہ رون کے پاس پہنچا اور صحبت بخش ٹانک کی بوتل اس کے ہاتھوں میں تھما کرتیزی سے باہر نکل آیا۔ وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے جوتے اتارے اور بستر پر لیٹ گیا۔

”تو سیریس بلیک اس کے پیچھے پڑا تھا۔ اب اسے ساری بات سمجھ آ رہی تھی۔ فی الحال پرانے مہربان کیونکر ہو رہے تھے؟ اسے زندہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

سلامت دیکھ کر ان کے چہرے راحت کا احساس کیوں پھیلا تھا؟ انہوں نے غیر محسوس انداز میں ہیری سے یہ وعدہ بھی لے لیا تھا کہ وہ جادوئی بازار کے علاوہ اور کہیں نہیں جائے گا۔ وہاں اس پر نظر رکھنا بے حد آسان تھا، کئی جادوگر اسے احساس دلانے بغیر اس کی نگرانی کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ فتح ان سب کوکنگ کراس ٹیشن تک پہنچانے کیلئے دوسرکاری کاریں اسی لئے بھجوار ہاتھا کہ ویزی خاندان ہیری کو اپنی نگرانی میں ٹرین پرسوار کروائے۔

ہیری دیوار کی دوسری طرف سے آنے والے ہلکے شور کو سنتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ اسے زیادہ خوف کیوں محسوس نہیں ہو رہا؟ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ سیر لیں بلیک نے ایک ہی جادوئی وار میں تیرہ افراد کو ہلاک کر دالا تھا۔ مسٹر اور مسزویزی تو یہی سوچتے تھے کہ حقیقت معلوم ہونے پر وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ الگ بات تھی کہ ہیری مسزویزی کی اس بات سے مکمل طور متفق تھا کہ پوری دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ وہ ہی تھی جہاں ایلبس ڈبل ڈور موجود ہوں۔ لوگ ہمیشہ کہتے تھے کہ ڈبل ڈور ہی ایسے واحد قابل ذکر جادوگر ہیں جن سے لا رڈ والڈی مورٹ خوفزدہ تھا۔ غیر معمولی طور پر لا رڈ والڈی مورٹ کا دایاں ہاتھ بلیک بھی ان سے اتنا ہی ڈرتا ہوگا.....

اور پھر ہو گوڑس میں اڑقبان کے محافظ بھی تو تعینات ہوں گے، جن سے سب لوگ خوف کے مارے تھرھراتے تھے اور ان کا نام سننے ہی ان کے ہاتھ پیروں میں کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ اگر وہ سکول کے چاروں طرف پھرہ دیں گے تو بلیک اندر کیسے گھس سکتا ہے؟ ہیری کو سب سے زیادہ اس بات کا قلق تھا کہ اب اس کی ہاگس میڈ کی تفریح کا موقعہ مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا۔ جب تک بلیک کو گرفتار کرنے کیلیا جائے گا تب تک تو کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہیری سکول کی محفوظ عمارت کو چھوڑ کر باہر نکلے۔ دراصل ہیری کو یہ شک ہو رہا تھا کہ جب تک خطرہ مکمل طور پر ٹل نہیں جائے گا تب تک اس کے ہر قدم پر نگاہ رکھی جائے گی۔

اندھیری چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے تیوریاں چڑھائیں۔ لوگوں کو یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنادھیان از خود نہیں رکھ سکتا؟ وہ تین بار لا رڈ والڈی مورٹ سے نج چکا ہے۔ لوگ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا.....؟

عین اسی وقت اس کے ذہن میں منگولیا کریسٹ کے اس خوفناک جانور کا عکس ابھر آیا جب آپ جان لیں کہ خاتمه آپ کے سامنے ہے تو کیا کریں.....؟

”میں ابھی مرنانہیں چاہتا.....“ ہیری نے زور سے کہا۔

”یہی نظریہ ہونا چاہئے!“ آئینے نے نیند بھری آواز میں جواب دیا۔



پانچواں باب

روح کھجڑ

اگلی صبح مسٹر ٹام نے ہیری کو اپنی پوپلی مسکراہٹ اور ایک کپ چائے کے ساتھ بیدار کیا۔ ہیری نے جلدی سے کپڑے بدلتے۔ ابھی ہیری اپنی ناراض الہیڈ وگ کو بچھرے میں داخل ہونے کیلئے منارہاتھا کہ رون اس کے کمرے میں گھستا چلا آیا۔ وہ اپنے سوتی سوئیٹر میں اپنا سردھنسا کر اسے پہننے کی کوشش کر رہا تھا اور کسی قدر چڑھتا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہم جتنی جلدی ٹرین میں پہنچ جائیں گے اتنا ہی اچھا ہو گا۔“ اس نے کہا۔ ”کم از کم ہو گولٹس میں تو میں پرسی سے دور رہ سکتا ہوں۔ اب وہ مجھ پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ میں نے اس کی گرل فرینڈ پینی لوپ کلیسر و اٹر کی تصویر پر جان بوجھ کر چائے گردادی ہے۔ چائے گرنے کے باعث تصویر میں اس کی ناک نہایت بد صورت ہو گئی ہے، اسی لئے پینی لوپ نے اپنا چہرہ فریم کے نیچے چھپا لیا ہے۔“

”میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔“ ہیری نے رون کی بات ان سنبھال کر تھے کہ فریڈ اور جارج آدمیکے۔ وہ پرسی کو دوبارہ غصہ دلانے پر رون کو مبارکباد دینے آئے تھے۔ پھر وہ لوگ ناشتہ کرنے کیلئے نیچے چلے آئے۔ مسٹر ویزلي تیوریاں چڑھائے روزنامہ جادوگر کے پہلے صفحے کو پڑھ رہے تھے۔ دوسرا طرف مسزویزلي، ہر ماںی اور جینی کو محبت کے اس سیال کے بارے میں بارے بتا رہی تھیں جوانہوں نے اپنی لڑکپن کی عمر میں تیار کیا تھا۔ وہ تینوں بات بات پر زور زور سے تھقہ لگا رہی تھیں۔

”تم کیا کہہ رہے ہے تھے؟“ بیٹھنے کے بعد رون نے ہیری سے دریافت کیا۔

”بعد میں بتاؤں گا۔“ ہیری نے سرگوشی کے انداز میں کہا کیونکہ اسی وقت پرسی اندر آگیا تھا۔ سٹیشن جانے کی ہٹر بڑاہٹ ایسی پھیلی کہ ہیری کو رون یا ہر ماںی سے کسی قسم کی بات کرنے کا موقعہ ہی نہیں مل پایا۔ وہ سب اپنے صندوق لیکی کالڈرن کی تنگ سیٹرھیوں سے نیچے لا کر دروازے کے پاس ڈھیر کرنے میں ہی بری طرح تھک گئے تھے۔ ہیڈ وگ اور پرسی کا الہ ہرمس، اپنے اپنے بچھروں کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ صندوقوں کے ڈھیر کے پاس بیدکی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی ٹوکری رکھی ہوئی تھی جو زور زور سے ہل رہی تھی۔ ہر ماںی اس کے ٹوکری کے پاس پہنچی اور میٹھی آواز میں بولی۔ ”سب ٹھیک ہے کروک شانکس! میں تمہیں ٹرین میں پہنچ کر اس

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ٹوکری سے باہر نکال دوں گی۔“

”نهیں! تم ایسا نہیں کرو گی۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”بے چارے سکے برزا کیا ہو گا؟“ اس نے اپنے ابھرے ہوئے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ اس ابھار کو دیکھ کر ہر ماہنی سمجھ سکتی تھی کہ سکے برزا، رون کی اندر ورنی جیب میں پڑا آرام کر رہا ہو گا۔

مسٹرویزی بآہر کھڑے مجھے کی سرکاری کاروں کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے دروازے کے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔ ”کاریں آگئی ہیں۔ ہیری آ جاؤ.....“

وہاں پر پرانے زمانے کی دو سبز رنگ کی کاریں کھڑی تھیں جنہیں سبز مخللی چوغہ پہنے پر اسرار دکھائی دینے والا جادو گر چلا رہا تھا۔ مسٹرویزی ہیری کو بچھلی کارکی طرف لے گئے۔

”اندر چلو ہیری!“ مسٹرویزی نے پر ہجوم سڑک پر ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہیری کارکی بچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں ہر ماہنی، رون اور پرسی بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ پرسی کی موجودگی دیکھ کر رون کا چہرہ کسی قدر پر یثاب دکھائی دے رہا تھا۔

نائٹ بس کے دلچسپ سفر کے مقابلے میں ہیری کو کاروں کا نگ کر اس سٹیشن تک کا یہ سفر نہایت بے کیف محسوس ہوا۔ مجھے کی سرکاریں کاریں بالکل عامی دکھائی دیتی تھیں لیکن ہیری نے غور کیا کہ وہ اتنی کم جگہ میں سے نکل سکتی تھیں جس میں سے ورنن انکل کی کمپنی کی نئی کارکسی بھی طور پر نکل نہیں سکتی تھی۔ وہ جب نگ کر اس سٹیشن پر پہنچ تو ریل گاڑی چھوٹنے میں صرف بیس منٹ باقی رہ گئے تھے۔ سرکاری ڈرائیور ان کیلئے جلدی سے ٹرالیاں لے آئے اور ان کے صندوق کاروں سے اتار دیئے۔ اس کام سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنے ہیئت کو چھوکر سلام کیا اور پھر اجازت لے کر واپس لوٹ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ ٹرینیک لائمس کے لئے رُکی ہوئی کاروں کے بیچ سے ہوتے ہوئے سب سے آگے پہنچ گئے تھے۔

مسٹرویزی سٹیشن کے اندر داخل ہوتے وقت تمام راستے ہیری سے مل کر چلتے رہے۔ انہوں نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے..... چونکہ ہم لوگ زیادہ ہیں اس لئے ہمیں دو دو کر کے ستونی راستے کو عبور کرنا ہو گا۔ سب سے پہلے میں اور ہیری جاتے ہیں۔“

مسٹرویزی ہیری کی ٹرالی کو پلیٹ فارم نمبر نو اور پلیٹ فارم نمبر دس کے وسطی ستون کی طرف دھکلیتے ہوئے بڑھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کا دھیان اٹھڑی 125 میں ہے جو اسی وقت پلیٹ فارم نمبر نو پر آئی تھی۔ ہیری کو اشارہ کرتے ہوئے وہ ستون کی طرف جھک گئے۔ ہیری نے بھی ان کی نقل اتاری۔

اگلے لمبے ٹھووس اور پختہ ستون کے جادوئی راستے کو عبور کر کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں پر ہو گورٹس ایکسپریس تیار کھڑی دکھائی دی۔ اس کا بھاپ والا سرخ انجن پلیٹ فارم پر کھڑا دھوئیں اڑا رہا تھا۔ پلیٹ فارم پر جادو گر اور جادو گر نیوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کی بھیر لگی ہوئی تھی جو اپنے بچوں کو ٹرین میں سوار کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

پرسی اور جینی اچانک ہیری کے عقب میں سے نکل کر آئے۔ وہ ہانپر ہے تھے، ظاہر ہے کہ انہوں نے ستونی راستہ دوڑ کر عبور کیا تھا۔

”آہا..... وہ رہی پینی لوپ!“ پرسی نے اپنے بال سنوارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔ ٹھیک اسی لمحے جینی کی نظریں

ہیری کے چہرے سے ٹکرائیں اور وہ دونوں ہی اپنی اپنی ہنسی چھپانے کیلئے پلت گئے۔ جب پرسی لمبے اور گھنگھریاں بالوں والی ایک لڑکی کی طرف جانے لگا تو اس نے اپنا سینہ فخر سے پھلا رکھا تھا تاکہ وہ لڑکی اس کے سینے پر سچے چھپماتے ہوئے ہیڈ بوائے کے نج کو بآسانی دیکھ لے۔

ہر ماہنی اور ویزلي خاندان کے سبھی لوگ ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے تو ہیری اور مسٹر ویزلي ٹرین کے آخری سرے کی طرف جانے کیلئے سب سے آگے آگے چلنے لگے۔ ٹرین کے وسطی کمپارٹمنٹس کھاکھچ بھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں ایک ایسا کمپارٹمنٹ مل ہی گیا جو کافی حد تک خالی دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے مل کر وہاں اپنے اپنے صندوق چڑھائے اور ہیڈوگ کا پنجھرہ اور کروک شانکس کی ٹوکری بھی ان پر رکھ دی۔ اس کے بعد وہ مسٹر اینڈ مسزویزی سے آخری ملاقات کیلئے باہر نکل آئے۔ مسزویزی نے پہلے اپنے سبھی بچوں کو چوم کر پیار کیا اور پھر ہر ماہنی کو اور آخر میں ہیری کو گلے لگایا اور اس کے گال کو چوم کر پیار کیا۔ ایسا کرتے ہوئے جانے کیوں وہ تھوڑا سا شتر مانگیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ اسے یہ سب بے حد اچھا لگا تھا۔

پھر مسزویزی نے ہیری کو کہا۔ ”اپنا خیال رکھنا۔ ٹھیک ہے ہیری؟“ ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے ہینڈ بیگ کو کھولتے ہوئے بولیں۔ ”میں نے تم سب کے لئے سینڈوچ بنادیئے ہیں۔ یہ رہے رون..... نہیں، ان میں کارن بیف نہیں ہے..... فریڈ؟ فریڈ کہاں ہیں..... اوہ یہ رہے..... بیٹھ!“

”ہیری ذرا ایک منٹ یہاں آؤ۔“ اسی لمحے مسٹر ویزلي نے گھومتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنا سر ہلا کر ایک ستون کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری ان کے ساتھ اس ستون کے پیچھے آگیا۔ باقی سب لوگ مسزویزی کے چاروں طرف کھڑے تھے۔

”جانے سے پہلے میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔“ مسٹر ویزلي نے مضطرب انداز میں کہا۔

”آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ویزلي! میں پہلے سے جانتا ہوں۔“ ہیری بولا۔

”تم جانتے ہو؟ تم کیسے جان سکتے ہو؟“ مسٹر ویزلي کے چہرے پر لرزہ چھا گیا۔

”میں نے..... مم..... میں نے کل رات آپ کی اور مسزویزی کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ میں یہ سب سننا تو نہیں چاہتا تھا مگر تجھس کے باعث مجھ سے رہا نہیں گیا۔“ ہیری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ”اس جسارت پر معافی چاہتا ہوں.....“

”تمہیں یہ سب باتیں بتانے کیلئے میں نے یہ طریقہ نہیں چنا تھا۔“ مسٹر متفکر انداز میں بولے۔ جیسے وہ سب کچھ بتانا نہیں چاہتے تھے جو ہیری جان چکا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

63

”نہیں! دراصل یہ سب سے اچھا طریقہ ہی تھا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”اس طرح آپ نے فتح سے کیا ہوا وعدہ بھی نہیں توڑا اور میں سب کچھ جان بھی گیا۔“

”ہیری! تمہیں تو یہ سب جان کر بہت ڈر لگا ہوا ہوگا.....؟“

”بالکل نہیں!“ ہیری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ مسٹرویزی کے چہرے سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے انہیں اس بات پر بالکل یقین نہ ہو رہا ہو، اسی لئے اس نے بات کو آگے بڑھایا۔ ”یہ سچ ہے کہ میں ہیری بننے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں لیکن سیر لیں بلیک، لا رڈ والڈی مورٹ سے زیادہ خطرناک تو نہیں ہو سکتا..... ہے نا!“

والڈی مورٹ کا نام سن کر مسٹرویزی کا چہرہ متغیر ہو گیا تھا لیکن جانے کیوں اس بات کو نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا۔

”ہیری میں جانتا ہوں کہ تم مضبوط قوت ارادی کے مالک ہو اور فتح تمہیں خوانخواہ کمزور قرار دینے پر اڑا ہوا ہے۔ مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ تمہیں ذرا سا بھی ڈر نہیں لگ رہا ہے لیکن.....“

”آرٹھر.....“ اسی لمحے مسٹرویزی کی تیز آواز گوئی۔ ”آرٹھر! تم کیا کر رہے ہو؟ ٹرین بس نکلنے ہی والی ہے۔“ اس وقت بچہ ٹرین پر چڑھتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”لبس ایک منٹ آر رہے ہیں ما ولی!.....“ مسٹرویزی نے مڑ کر کہا۔ وہ ایک بار پھر ہیری کی طرف گھومے اور اپنا سر اس کے قریب لا کر سر گوشی نما انداز میں جلدی جلدی بولے۔ ”سنو! میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے ایک وعدہ کرو.....“ ان کے چہرے پر پریشانیوں کی سلوٹیں پڑی تھیں۔

”..... کہ میں اچھے بچوں کی طرح سکول کی چار دیواری میں رہوں گا!“ ہیری نے ادا سی بھرے انداز میں کہا۔

”نہیں..... نہیں!“ مسٹرویزی اس وقت جتنے فکر مند لگ رہے تھے اتنے پہلے کبھی نہیں دکھائی دیئے تھے۔ ”ہیری! قسم کھاؤ کہ تم بلیک کی تلاش میں نہیں بھکلو گے۔“

”کیا مطلب.....؟“ ہیری ان کی بات سن کر دنگ رہ گیا۔

پلیٹ فارم پر تیز سیٹی کی آواز گوئی۔ گارڈریل گاڑی کے ڈبوں کے دروازے بند کرتا ہو ادھائی دے رہا تھا۔

”مجھ سے یہ وعدہ کرو ہیری!“ مسٹرویزی اب اور جلدی جلدی بول رہے تھے۔ ”کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے.....“

”جو مجھے ہلاک کرنے کے درپے ہے، بھلا میں اسے کیونکر تلاش کروں گا؟“ ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

”قسم کھاؤ کہ تم چاہے کوئی بات بھی سنو.....“

”آرٹھر..... آرٹھر.....“ مسٹرویزی پیچھتی ہوئی چلا گیا۔

ٹرین دھواں چھوڑتے ہوئے رینگنے لگی تھی۔ یہ دیکھ کر ہیری اپنے کمپارٹمنٹ کے دروازے کی طرف دوڑا۔ رون نے جلدی سے

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

دروازہ کھول دیا اور ایک طرف ہو گیا تاکہ ہیری اندر آ سکے۔ اگلے ہی لمحے وہ کھڑکیوں سے باہر جھانک رہے تھے۔ مسٹر اور مسٹر ویزیلی دونوں پلیٹ فارم پر کھڑے انہیں ہاتھ ہلا کر رخصت کر رہے تھے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری جب تک ریل گاڑی اگلے موڑ پر گھوم نہ گئی اور پلیٹ فارم ان سب کی نگاہوں سے اجھل نہ ہو گیا۔

جب ریل گاڑی کی رفتار کافی تیز ہو گئی اور وہ درختوں اور کھلیانوں کو پچھپے چھوڑ نے لگی تو ہیری نے سرگوشی کے انداز میں رون اور ہر ماں تی سے کہا۔ ”مجھے تم دونوں سے تنہائی میں کچھ بات کرنا ہے۔“

”جنینی! تم باہر جاؤ اور کچھ دیر کے بعد آنا!“ رون نے پاس بیٹھی جینی کو اٹھادیا۔

”یہ تو بڑا اچھا سلوک ہے تم لوگوں کا.....“ جینی چڑھتے انداز میں بولی اور پاؤں پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔ ہیری کا دل وہاں بات کرنے کو نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے وہ تینوں وہاں سے اٹھ کر ڈبے کی راہداری میں آگئے اور کسی خالی کمپارٹمنٹ کی تلاش کرنے لگے۔ ٹرین کے آخری کمپارٹمنٹ کو چھوڑ کر باقی سبھی کمپارٹمنٹس بھرے پڑے تھے۔

اس میں صرف ایک ہی فرد موجود تھا۔ کھڑکی کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا سورہا تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماں تی ایک لمحے کیلئے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر ٹھنک کر رُک گئے۔ ہو گوڑس ایک پریس میں عام طور پر صرف طباۓ و طالبات ہی سفر کرتے تھے۔ اس میں انہوں نے اشیاء فروخت کرنے والی ٹرالی کی جادوگرنی کے علاوہ کسی شخص کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جینی نے جادوگروں کا سامنا ہایت گندہ چونہ پہن رکھا تھا جس پر کئی جگہ پیوند لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی حالت بیماروں اور تکان زدہ لوگوں جیسی تھی۔ اس کے ہلکے بھورے بالوں میں کچھ سفید بال بھی صاف نظر آ رہے تھے۔

”تمہیں کیا لگتا ہے..... یہ کون ہو سکتا ہے؟“ رون نے پوچھا۔ وہ کمپارٹمنٹ کے اندر داخل ہو گئے اور خالی نشتوں پر بیٹھ گئے۔ ہیری نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ جان بوجھ کر کھڑکی سے دور ہٹ کر بیٹھے تھے۔

”پروفیسر آر جے لوپن.....!“ ہر ماں تی نے جلدی سے دھیمے انداز میں کہا۔

”تم یہ بات کیسے جانتی ہو؟“ رون نے جگت سے پوچھا۔

”ان کے صندوق پر لکھا ہے۔“ ہر ماں تی نے جواب دیا اور اس آدمی کی بالائی نشست پر کھے ہوئے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ایک چھوٹا سا پرانا صندوق دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ایک کونے پر بوسیدہ الفاظ میں پروفیسر آر جے لوپن لکھا ہوا تھا۔

”نجانے یہ کیا پڑھائیں گے؟“ رون نے پروفیسر لوپن کے زرد چہرے کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا کر کہا۔

”صاف ظاہر ہے.....“ ہر ماں تی نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”ہمارے سکول میں صرف ایک ہی استاد کی اسمی خالی ہے..... یعنی تاریک جادو سے تحفظ والی اسمی۔“

ہیری، رون اور ہر ماں تی پہلے ہی تاریک جادو سے تحفظ والا مضمون دو مختلف اساتذہ سے پڑھ چکے تھے جو صرف ایک ہی سال تک

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

65

اس عہدے پر فائز رہ پائے تھے۔ طلبا میں یہ افواہ گرم تھی کہ اس عہدے پر کوئی بھی استاد نک نہیں سکتا کیونکہ یہ عہدہ منحوس شمار کیا جاتا تھا۔

”مجھے امید ہے کہ ان میں یہ کام کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوگی۔“ رون نے پُر امید انداز میں کہا۔ ”ویسے سچی بات ہے کہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ ایک عمدہ جادوئی کلمہ ان کا کام تمام کرنے کیلئے کافی ہوگا..... ہے نا!“ وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔ ”خیر! تم مجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہے تھے۔“

ہیری نے دھینے انداز میں مسٹرویزی اور مسٹرویزی کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو اور دیگر حالات ان دونوں کو تفصیل بتا دیئے۔ اس کے علاوہ اس نے مسٹرویزی کی فکرمندی کے بارے میں بھی آگاہ کر دیا۔ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد رون کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا اور ہر ماں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے نصف چہرے کو چھپایا ہوا تھا۔ بالآخر ہر ماں نے اپنے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور پوچھا۔ ”سیر! یہ بلیک تمہارا تعاقب کرنے کیلئے فرار ہوا ہے؟ اوہ ہیری.....! تمہیں سچ مج بہت، بہت زیادہ ہوشیار رہنا ہوگا۔ کسی مشکل میں مت پھنس جانا..... ہیری!“

”میں مشکل میں خود نہیں پھنتا ہوں!“ ہیری اکتائے ہوئے لجھے میں بولا۔ ”عام طور پر مشکل مجھے پھنسالیتی ہے۔“
”اگر ہیری اس حشی درندے کو ڈھونڈ نے جائے، جو اسے مارڈالنا چاہتا ہے تو ہیری سے بڑا بیوقوف کوئی نہیں ہوگا۔“ رون نے کاپنچتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ان سے جتنی امید تھی، ان کی حالت تو اس کی توقع سے بھی زیادہ پتی ہو رہی تھی۔ بلیک سے جس قدر وہ ڈرا ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ رون اور ہر ماں کی ڈرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”کوئی بھی نہیں جانتا ہے کہ وہ اڑقبان سے کیسے فرار ہوا ہے؟“ رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ”اس سے پہلے وہاں سے کوئی بھی نہیں فرار ہو سکا ہے۔ جیرت کی بات تو یہ ہے کہ بلیک کی گمراہی کا سخت انتظام کیا گیا تھا اور اس پر عام فرد سے زیادہ کڑا پھرہ لگایا گیا تھا.....!“

”لیکن وہ اسے جلد پکڑ لیں گے..... ہے نا؟“ ہر ماں نے سنبھیگی سے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ ماگلوں بھی تو اسے ڈھونڈ رہے ہیں!“

”وہ کیسی آواز ہے.....؟“ رون نے اچانک پوچھا۔
کہیں ایک ہلکی سیٹی جیسی آواز سنائی دے رہی تھی۔ انہوں نے کپارٹمنٹ میں چاروں طرف دیکھا۔ پھر رون نے کہا۔ ”یہ آواز تو تمہارے صندوق میں سے آ رہی ہے ہیری!“

رون اٹھ کر ہیری کے صندوق کے پاس پہنچا۔ ایک لمحے بعد اس نے ہیری کے چوغے میں سے مجرم لوگوں کا ہر نکالا۔ مجرم لوگوں کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

ہاتھ میں بہت تیزی سے گھوم رہا تھا اور ساتھ ہی تیز روشنی سے چمک رہا تھا۔

”کیا یہ مخبر لٹو ہے.....؟“ ہر ماں نے مجس لبھ میں پوچھا اور اسے زیادہ اچھی دیکھنے کیلئے اپنی نشست سے کھڑی ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں گہرا اشتیاق جھلک رہا تھا۔

”ہاں..... مگر دھیان رکھنا کیونکہ یہ سستے والا ہے۔“ رون نے بتایا۔ ”جب میں اسے ہیری کے پاس بھجوانے کیلئے ایریل کے پاؤں سے باندھ رہا تھا تو اس نے مجھے بھی گھماڑا لاتھا۔“

”کیا تم اُس وقت کوئی غلط کام کر رہے تھے؟“ ہر ماں نے سمجھداری سے پوچھا۔

”نہیں تو..... ہاں! شاید میں مجھے ایریل کا استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تم تو جانتی ہو، وہ لمبا سفر کرنے کی صلاحیت بالکل نہیں رکھتا ہے..... لیکن میں ہیری کا تھنہ اُس تک اور کیسے پہنچتا؟“

جب مخبر لٹو کچھ زیادہ تیزی سے گھومنے لگا اور اس کی سیٹی کی آواز بھی بلند ہونے لگی تو ہیری نے رون کو مشورہ دیا۔ ”اسے واپس صندوق میں رکھ دینا ہی بہتر رہے گا ورنہ اس کے شور سے پروفیسر کی نیند خراب ہو جائے گی اور بیدار ہو جائیں گے۔“

اس نے پروفیسر لوپن کی طرف اشارہ کیا۔ رون نے جلدی سے مخبر لٹو کو صندوق میں پڑے ورنن انکل کے پرانے گندے موزے میں ٹھوں دیا۔ جس کی وجہ سے آواز کسی قدر حصی ہو گئی تھی۔ اس کے بعد رون نے صندوق کا ڈھلن بھی بند کر دیا۔

”ہم ہاگس میڈ میں اس کی جانچ کروالیں گے۔“ رون نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”فریڈ اور جارج نے مجھے بتایا ہے کہ وہاں پر دروش اینڈ بین جز، میں جادوئی ملکینک مل جاتے ہیں جو جادوئی اشیاء کی جانچ بھی کرتے ہیں اور ان کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔“

”ہاگس میڈ کے بارے میں تم کتنا جانتے ہو؟“ ہر ماں نے گہرے لبھ میں دریافت کیا۔ ”میں نے پڑھا ہے کہ پورے برطانیہ میں یہ واحد جادوگروں کا قصبہ ہے جہاں مالگوؤں کا دور دور تک کوئی نام نشان نہیں ہے۔“

”ہاں ایسا ہی ہے!“ رون نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں اس وجہ سے وہاں نہیں جانا چاہتا ہوں، بلکہ میں تو ہنی ڈیوس، میں جانا چاہتا ہوں۔“

”وہاں کیا ہے.....؟“ ہر ماں نے حیرت سے پوچھا۔

”وہ لندیڈ مٹھائی کی دوکان ہے۔“ رون نے کہا اور اس کے چہرے پر خوابیدہ آثار تیرنے لگے۔ ”جہاں ہر چیز ملتی ہے..... چٹ پٹے شستان، جنہیں کھانے کے بعد منہ سے دھواں نکلتا ہے۔ اور بہت موٹی چوکو بالز، جن میں سٹر ابری اور کریم کے ٹکڑے بھرے رہتے ہیں اور شکر کی بہت عمدہ قلمیں جنہیں آپ کمرہ جماعت میں بیٹھ کر منہ میں رکھے چوں سکتے ہیں۔ کوئی اگر آپ کو ایسی حالت میں دیکھے گا تو اسے یہی لگے گا کہ آپ لکھنے کیلئے کسی سوچ میں گم ہیں.....“

”ہاگس میڈ بہت دلچسپ جگہ ہے..... ہے نا!“ ہر ماں نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔ ”جادوگری کی تاریخی دستاویزات کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

67

کتاب میں اس کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ قصہ سنه 1612ء میں غوبلن کا ہید کوارٹر ہوا کرتا تھا۔ اور اسی قصے کے قریب چینتا بگلہ نامی عمارت برطانیہ کی سب سے زیادہ خوفناک اور آسی بی جگہ تسلیم کی جاتی تھی۔“

”.....اور بڑے شرمی بائز، جنہیں چوتے وقت آپ زمین سے کچھ اچھے اور اٹھ جاتے ہیں۔“ رون بولا۔ یہ صاف واضح تھا کہ وہ اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا جہاں لذیذ چیزوں کی بھر مار تھی۔ اس نے تو ہر ماں کی ایک لفظ بھی نہیں سناتھا۔
ہر ماں نے گھوم کر ہیری کی طرف دیکھا۔

”سکول سے باہر جا کر ہاس میڈ میں گھومنا کتنا اچھا رہے گا..... ہے نا؟“

”مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔“ ہیری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”جب تم گھوم لو تو مجھے بھی آکر بتا دیں۔.....“

”کیا مطلب ہے تمہارا.....؟“ رون یکدم چونک کربولا۔

”میں وہاں نہیں جا سکتا۔ چونکہ میرے سر پرستوں نے میرے اجازت نامے پر دستخط نہیں کئے ہیں اور اس کے علاوہ فتح نے بھی مجھے وہاں جانے سے منع کر رکھا ہے۔“

رون کے چہرے پر ہوا یاں اڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

”تمہیں وہاں جانے اجازت نہیں ملی..... لیکن کوئی بات نہیں پروفیسر میک گوناگل یا کوئی اور تمہیں اجازت دے دے گا۔“
ہیری کھوکھلے انداز میں مسکرا یا۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر فریق کی ہید تھیں اور ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ بڑی سخت اور باصول تھیں۔

”ارے ٹھہرو..... ہم جارج اور فریڈ کی مدد لے سکتے ہیں۔ انہیں سکول کی عمارت سے باہر جانے کے بھی خفیہ راستے معلوم ہیں۔“ رون اچانک خوش ہوتے ہوئے بولا۔

”رون!“ ہر ماں تیکھے انداز میں بولی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ جب تک بلیک کھلا گھوم رہا ہے، تب تک ہیری کو سکول سے باہر بالکل نہیں نکلا چاہئے۔“

”ہاں! مجھے اس کا اندازہ ہے۔ جب میں پروفیسر میک گوناگل سے اس معاملے میں اجازت طلب کروں گا تو یقیناً وہ بھی مجھے یہی کہہ کر منع کر دیں گی۔“ ہیری رنجیدگی سے بولا۔

”اگر ہم اس کے ساتھ رہیں گے تو بلیک کی ہمت نہیں ہوگی.....“ رون نے پر جوش انداز میں ہر ماں کو کہا۔

”اوہ رون!..... بکواس مت کرو۔“ ہر ماں نے پلٹ کر جھاڑ پلائی۔ ”بلیک پر ہجوم سڑک پر کئی افراد کو ایک ساتھ ہلاک کر چکا ہے۔ کیا تمہیں واقعی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہماری موجودگی کے باعث ہم پر یا ہیری پر حملہ آؤ نہیں ہو پائے گا.....“
ہر ماں نے اٹھ کر اپنی پالتوبلی کروک شنس، کی ٹوکری کی رسی کھوانا شروع کر دی۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

”اسے باہر مت نکالو.....“ رون نے زور سے کہا۔ لیکن دیر ہو چکی تھی، کروک شانکس اچھل کر ڈکری سے باہر کو گئی۔ عین اسی وقت پروفیسر لوپن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ انہوں نے اپنا چہرہ گھما کر دوسرا طرف کر لیا تھا۔ ان کا منہ تھوڑا کھل گیا تھا اور وہ بستور سوتے رہے۔

ہو گورٹس ایکسپریس اب مشرق کی سمت میں تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔ کھڑکی سے باہر جنگل کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ آسمان پر گھنے بادلوں کی وجہ سے باہر اندر ہیرا پھیلنے لگا تھا۔ طلباء و طالبات کے گروہ ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے کے قریب سے آتے جاتے دکھائی دینے لگے تھے۔ کروک شانکس آزادی پا کرایک خالی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گئی، یہاں لگ بات تھی کہ اس کا چہرہ اب بھی رون کی طرف تھا اور اس کی زرد آنکھیں اسکے سینے پر اپھری جگہ پر جبی ہوئی تھیں۔

ٹھیک ایک بجے بوڑھی جادو گرنی کھانے پینے کی اشیاء کی ٹرالی و حکلیتے ہوئے ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر دکھائی دی۔

”کیا درست ہو گا کہ ہم انہیں بیدار کر دیں.....“ رون نے پروفیسر لوپن کی طرف عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ انہیں اب کھانا کھانے کی حاجت ہو گی۔“

ہر ماں تھنک انداز میں اٹھی اور پروفیسر لوپن کی طرف بڑھی۔

”پرو..... پروفیسر..... معاف کیجئے..... پروفیسر.....!“

وہ اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہیں ہلے۔

”پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بچو!“ بوڑھی جادو گرنی نے ہیری کو بہت سے کڑی کیک دیتے ہوئے کہا۔ ”اگر بیدار ہونے پر انہیں بھوک لگے تو میں سب سے آگے والے ڈبے میں موجود ملوں گی۔“

”کیا وہ واقعی سور ہے ہیں.....؟“ رون نے دھیمے لبھے میں پوچھا۔ اسی وقت بوڑھی جادو گرنی نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ ”یعنی میرا مطلب ہے کہ..... کہیں وہ مرتو نہیں گئے ہیں؟“

”نہیں..... نہیں! ان کی سانس چل رہی ہے۔“ ہر ماں نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس نے آگے ہو کر وہ کڑی کیک پکڑ لیا جو ہیری اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔

پروفیسر لوپن کا ساتھ بلاشبہ کوئی زیادہ خوشگوار نہ رہا ہو لیکن کمپارٹمنٹ میں ان کی موجودگی فائدہ مند ضرور تھی۔ دو پھر کے ڈھلتے ہی بادلوں کو جوش آگیا اور پھر تیز بارش ہونے لگی۔ باہر کا ماحول پھیکا پڑ گیا۔ پہاڑیاں دھنڈلی دکھائی دینے لگیں۔ انہیں رہداری میں پھر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اگلے لمحے دروازے پر جن لوگوں کا چہرہ انہیں دکھائی دیا، وہ نہایت ناپسندیدہ تھے۔ ڈریکیو ملفوائے اور اس کے ساتھی پچھے ونسٹ کریب اور گریگوری گول۔

ڈریکیو ملفوائے اور ہیری پوٹر میں رقبابت کا احساس اسی دن سے شروع ہوا تھا جب وہ دونوں ہو گورٹس کیلئے پہلی بار آرہے تھے اور

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ان کی پہلی ملاقات ٹرین کے سفر کے دوران ہوئی تھی۔ ڈریکو ملفوائے اپنی منکبرانہ روشن کے باعث ہیری پر کوئی اچھا تاثر نہ ڈال سکا تھا۔ ڈریکو ملفوائے سلے درن فریق میں پڑھتا تھا۔ اس کا چہرہ دبلا، نوکیلا اور زرد تھا۔ وہ سلے درن کی کیوڈج ٹیم کا متلاشی تھا جبکہ ہیری پوٹرگری فنڈر فریق کا متلاشی تھا۔ کریب اور گول کی پیدائش تو صرف اسی لئے ہوئی ہو گئی کہ انہیں ہر حال میں آنکھیں بند کر کے ملفوائے کے حکم کو مانا ہے۔ وہ دونوں جسمانی طور پر فربہ اور طاقتور تھے۔ دونوں میں کریب زیادہ لمبا تھا۔ اس کے بال کٹورے کی مانند کٹے ہوئے تھے اور اس کی گردان کافی موئی تھی۔ گول کے بال چھوٹے اور سخت دکھائی دیتے تھے۔ اس کے ہاتھ گوریلے کی طرح لمبے تھے۔ ڈریکو ملفوائے نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے دھیمے انداز میں تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔ ”دیکھو تو یہاں کون لوگ بیٹھے ہیں..... پوٹی اور ویزیلز؟“

کریب اور گول اس کی بات سن کر ہونقوں کی طرح ہنسنے لگے۔

”میں نے سنا ہے کہ تمہارے ڈیڈی کو آخر کار ان گرمیوں میں کچھ پیسے مل ہی گئے تھے ویزیل!“ ملفوائے نے طنزیہ لبھ میں کہا۔ ”کہیں تمہاری ماں صدمے سے مر تو نہیں گئی؟“

رون غصے کے عالم میں اتنی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا کہ اس نے کروک شانکس کی ٹوکری فرش پر گردادی تھی۔ اسی لمحے پر فیسرلوپن نے تیز خراٹا لیا۔

”وہ کون ہے؟“ ملفوائے پر فیسرلوپن کو دیکھتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

”نئے استاد.....“ ہیری نے روکھے انداز میں کہا جو محض اس لئے کھڑا ہو گیا تھا شاید اسے رون کو بھڑنے سے روکنے کی ضرورت پڑے۔ ”تو تم کیا کہہ رہے ہے ملفوائے؟“

ملفوائے کی زرد آنکھیں سکڑ گئیں۔ وہ اتنا بیوقوف تو نہیں تھا کہ کسی استاد کی ناک کے نیچے کڑائی شروع کرے۔

”چلو..... پھر سہی!“ اس نے کریب اور گول سے کہا اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے۔

ہیری اور رون دوبارہ بیٹھ گئے۔ رون اپنے ہاتھ مسل رہا تھا۔

”میں اس سال ملفوائے کی بیہودہ بکواس بالکل برداشت نہیں کروں گا۔“ اس نے غصیلے لبھ میں کہا۔ ”میں بتا رہا ہوں سچ مج نہیں کروں گا..... اب اگر اس نے میرے خاندان کے بارے میں ایک بھی غلط لفظ کہا تو میں اس کا سر پھوڑ ڈالوں گا اور.....“ رون نے فرط طیش میں ہوا میں مکالہ رایا۔

”رون..... خبردار!“ ہر ماں نے دبی ہوئی آواز میں پروفیسرلوپن کی طرف اشارہ کیا۔

پروفیسرلوپن اب بھی گھری نیند میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ریل گاڑی ابھی تک مشرق کی سمت میں دوڑی چلی جا ہی تھی۔ بارش کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔ کھڑکیاں اب بالکل بھورے رنگ کی ہو چکی تھیں۔ باہر اتنا اندر ہیرا اچھا گیا تھا کہ ریل گاڑی کی راہداریوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

اور کپارٹمنٹس میں اوپر سامان رکھنے والی جگہوں کے قریب لگی ہوئی لاٹینیں روشن ہو گئی تھیں۔ ریل گاڑی بربی طرح ہچکو لے کھاتی ہوئی چل رہی تھی۔ بارش میں تیز سنسناتی ہوئی ہوا اُن نے عجیب سا شور مچایا ہوا تھا۔ آسمان پر بادل ہیبت ناک انداز میں گرج رہے تھے لیکن ان سب کے باوجود پروفیسر لوپن گھری نیند میں مزے لیتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”ہم اب بس پہنچنے ہی والے ہوں گے۔“ رون نے کسی قدر جھک کر پروفیسر لوپن کی قریبی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ کھڑکی کے باہر گھر اندھیرا تھا اور کچھ بجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ابھی وہ باہر کا جائزہ لینے میں ہی مصروف تھا کہ ریل گاڑی کی رفتار دھیسی ہونا شروع ہو گئی۔

”مزہ آگیا.....“ رون نے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔ وہ اب پروفیسر لوپن کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنی نشست کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے دروازے کے باہر دیکھنے کی کوشش کی اور پھر بولا۔ ”مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے، میں دعوت میں فوراً پہنچنا چاہوں گا۔“

”ہم ابھی وہاں نہیں پہنچ سکتے ہیں.....“ ہر ماں نے اپنی گھری پر نظر ڈالی اور لفظ چبا چبا کر کہا۔ رون نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

”تو پھر ریل گاڑی رُک کیوں رہی ہے؟“ ریل گاڑی اور دھیسی ہوتی چلی گئی۔ ان جن کی گڑگڑا اہٹ بھی کافی کم ہو رہی تھی۔ کھڑکیوں پر بارش اور ہوا کے چھیڑوں کی آوازیں شدت پکڑنے لگیں۔ ہیری چونکہ دروازے کے سب سے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ راہداری میں دیکھنے کیلئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پورے ڈبے میں موجود بچوں کے سران کے کپارٹمنٹس کے دروازوں سے باہر جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ریل گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ بالکل رُک گئی۔ اسی لمحے دھم کی گھری آوازیں ریل گاڑی میں پھیل گئی۔ انہیں جلدی ہی اندازہ ہو گیا کہ کئی کپارٹمنٹس میں بالائی نشتوں پر رکھا ہوا سامان ہچکو لے کے باعث نیچے گر گیا تھا۔ پھر کسی بھی اطلاع کے بغیر تمام روشنیاں گل ہو گئیں اور ریل گاڑی میں عجیب سا گھپ اندھیرا پھیل گیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے؟“ ہیری کو اپنے عقب میں رون کی سہی ہوئی آواز سنائی دی۔

”آہ.....!“ ہر ماں نے زور سے سکاری بھری۔ ”رون! تم میرے پاؤں پر چڑھ گئے ہو۔“ ہیری دروازے سے پلٹا اور واپس اپنی نشست پر جانے کیلئے راستہ ٹوٹنے لگا۔

”کہیں ریل گاڑی خراب تو نہیں ہو گئی ہے؟“ رون نے پوچھا۔

”معلوم نہیں.....“ ہیری نے مختصرًا کہا۔

چوں چوں جیسی آوازیں گوئیں لگیں۔ ہیری کو رون کا سیاہ سایہ دکھائی دیا۔ وہ کھڑکی کو صاف کر کے باہر دیکھنے کی کوشش کر رہا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

تھا۔

”باہر کوئی چیز ملتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔“ رون باہر اندر ہیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے بولا۔

تبھی ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ اچانک کھلا اور کوئی ہیری کے پیروں کو کھلتا ہوا ٹرکھڑا کر نیچے گر گیا۔

”معاف کرنا..... کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟“ ایک بار یک سی آواز سنائی دی۔

”ہیلو نیول!“ ہیری نے آواز کو پہچان لیا تھا۔ اس نے اندر ہیرے میں ٹوٹ لئے ہوئے نیول کے چونگے کو پکڑا اور اسے اٹھنے میں

مدودی۔

”اوہ ہیری..... کیا تم ہو؟..... یہ کیا ہو رہا ہے؟“ نیول نے اٹھ کر خالی نشست پر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں..... دھیان سے بیٹھ جاؤ۔“

اسی لمحے ایک تیز اور درد بھری آواز کمپارٹمنٹ میں گونجی۔ نیول نے بے دھیانی میں کروک شانکس کے اوپر بیٹھنے کی کوشش کی تھی۔

”میں ڈرائیور سے پوچھ کر آتی ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟“ ہر ماہنی کی آواز سنائی دی۔ وہ ہیری کے قریب سے گزرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ ایک بار پھر دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اگلے ہی لمحے دھڑام کی آواز رہداری میں سنائی دی۔ دو افراد کی درد میں ڈوبی دبی ہوئی چینیں ابھریں۔

”کون ہے.....؟“

”تم کون ہو.....؟“

”جنی؟“

”اوہ ہر ماہنی؟“

”تم یہاں کیا کر رہی ہو؟“

”میں رون کو ڈھونڈ رہی تھی.....“

”چلو اندر آ کر بیٹھ جاؤ.....“

”ارے یہاں نہیں.....“ ہیری جلدی سے بولا۔ ”یہاں میں بیٹھا ہوا ہوں۔“

”اوچ.....“ نیول کے منہ سے سسکی نکلی۔

”اطمینان رکھو!“ اچانک ایک بھراںی ہوئی آواز سنائی دی۔

ایسا لگا کہ جیسے پروفیسر لوپن بالآخر بیدار ہوئی گئے تھے۔ ہیری کو ان کی سمت میں کسی قسم کی حرکت کا احساس ہوا۔ ان میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ پھر ایک ہلکی چٹک کی سی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے کمپارٹمنٹ میں کمزوری روشنی پھیل گئی۔ پروفیسر لوپن کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

ہتھیلی پر آگ کا نخسا سائلہ جل رہا تھا جیسے کسی نے موم بتنی کی لوٹھا کر ان کی ہتھیلی پر رکھ دی ہو۔ لوکی روشنی میں ان کا تھکا ہوا بھورا چہرہ دکھائی دیا۔ ان کی آنکھیں ابھی بوجھل اور خوابیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔

”تم لوگ جہاں، وہیں بیٹھے رہو.....“ انہوں نے اپنی بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے بعد وہ بوجھل انداز میں اپنی جگہ سے اٹھے اور دھیرے دھیرے پاؤں اٹھاتے ہوئے چلنے لگے۔ انہوں نے آگ کے شعلے والی ہتھیلی کو اب اپنے سامنے کے رُخ کر لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ پروفیسر لوپن دروازے تک پہنچ پاتے۔ دروازہ ایک جھٹکے سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔

دروازے پر پروفیسر لوپن کے ہتھیلی کی تھر تھراتی ہوئی لو میں سیاہ چونگہ پہنے ایک سایہ دکھائی دیا جو اس قدر لمبا تھا کہ اس کا سر ریل گاڑی کے ڈبے کی چھت کو چھورا تھا۔ اس کا پورا چہرہ نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ چونگے سے ایک چمکتا ہوا گند اور پھپھوندی زدہ پتلہ استخوانی ہاتھ باہر لٹک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی مردہ ہاتھ پانی میں پڑا پڑا گل چکا ہو۔

وہ ہاتھ اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دکھائی دیا۔ پھر ہاتھ اچانک سیاہ چونگے کی تھہ میں کہیں چھپ گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ نقاب کے پیچھے والے چہرے نے اس کی نظروں کا ہدف بھانپ لیا تھا۔ اور پھر نقاب کے پیچھے پوشیدہ شخص نے ایک لمبی اور دھمی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کھینچی۔ ایسا لگا کہ جیسے وہ ہوا کے علاوہ اور بھی کچھ کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اچانک ان سبھی کو بہت سردی لگنے لگی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس کی سانسیں سینے میں ہی کہیں اٹک گئی ہوں۔ سرد کی تجربستہ لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سراحت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا بدن اکثر نے لگا اور سر دہر اس کے بدن میں دوڑتی ہوئی اس کے دل کے اندر رکھنے لگی۔ شدید اذیت کا احساس اسے تکلیف دینے لگا۔ اس کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں اور وہ دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتا چلا گیا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی نادیدہ چیز ٹھنڈے تجربستہ پانی کے سیالاب میں اسے ڈبو رہی ہو۔ اس کے کانوں میں ایسی آوازیں گونج رہی تھیں جیسے پانی کی بڑی لہریں پھر دیں سے ٹکرا کر شور کر رہی ہوں۔ وہ سنبھلنے کی ناکام کی سی کوشش کر رہا تھا مگر کوئی اسے نیچے اور نیچے پانی کی تھہ میں کھینچتا چلا جا رہا تھا۔ پانی کی موجود کا شور لمحہ بے لمحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا.....

اور پھر کہیں دور سے اسے چینخے کی آواز سنائی دی۔ کسی عورت کی بھیانک چیخ.....! دہشت بھری، سنسناتی ہوئی تیز چیخ! وہ چینخے والی عورت کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا۔ کھر کی دیز تھہ نے اسے اپنے مضبوط حصار میں قید کر لیا تھا۔

”ہیری.....ہیری..... تم ٹھیک تو ہو.....؟“

کوئی اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

”کک.....کیا.....؟“

ہیری نے اپنی آنکھوں کو زور لگاتے ہوئے کھولا۔ اس کے اوپر جلتی ہوئی لاٹینیں تھیں اور فرش ابھی تک ہل رہا تھا۔ ہو گورٹس

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

73

ایک پریس دوبارہ چلنے لگی تھی اور کپارٹمنٹ میں پھیلا ہوا ندھر اچھٹ چکا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی نشست سے پھسل کر نیچے فرش پر گر پڑا تھا۔ رون اور ہر ماںی گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے اوپر ہیری کو نیول اور پروفیسر لوپن کا چہرہ دکھائی دیا جو اسے متفرکر نہ ہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب اس نے اپنے چشمے کو ٹھیک کرنے کیلئے ہاتھ اٹھایا تو اس کا جی متلانے لگا۔ اسے اپنے چہرہ پر ٹھنڈا اپسینہ دوڑتا ہوا محسوس ہوا۔

رون اور ہر ماںی نے اس کی نشست پر سہارادے کر دوبارہ بٹھایا۔

”تم ٹھیک تو ہو ہیری.....؟“ رون نے گھبرائے ہوئے لمحے میں پوچھا۔

”ہاں!“ ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور اس نے جلدی سے دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ نقاب پوش پراسرار شخص وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ ”کیا ہوا تھا؟ اور..... وہ کیا چیز تھی..... کون چیخا تھا.....؟“
”کوئی بھی نہیں چیخا.....؟“ رون اور بھی زیادہ گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری نے روشن کپارٹمنٹ میں چاروں طرف نظریں گھمائیں۔ جینی اور نیول کا سہا ہوا چہرہ دکھائی دیا جو خوف کے باعث پیلا پڑ چکا تھا۔

”لیکن مجھے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی.....؟“

اسی لمحے ایک کھٹاک سی آواز سنائی دی۔ سب لوگ اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ پروفیسر لوپن چاکلیٹ کی ایک لمبی پٹی ہاتھ میں لئے بیٹھے تھے اور اس میں سے ایک ٹکڑا توڑنے میں مصروف دکھائی دیئے۔ یہ کھٹاک کی آواز چاکلیٹ توڑنے کے باعث گنجی تھی۔
انہوں نے چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا ہیری کی طرف بڑھایا اور بولے۔

”یہ لو..... اسے کھاؤ..... اس سے طبیعت سنبھل جائے گی۔“

ہیری نے چاکلیٹ کا ٹکڑا لیا مگر وہ اسے کھانے کے بعد بچھی نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔
”وہ کیا چیز تھی.....؟“ ہیری نے پروفیسر لوپن کی طرف سوالیہ نگاہوں سے پوچھا۔

”روح کھجڑ.....؟“ پروفیسر لوپن نے آہستگی سے کہا اور چاکلیٹ کے ٹکڑے سب میں تقسیم کرنے لگے۔ ”اڑقبان کے محافظوں میں ایک.....!“

سب لوگ انہیں عجیب سی نگاہوں سے گھورنے لگے۔ پروفیسر لوپن نے چاکلیٹ کے خالی پیکٹ کو مٹھی میں دبا کر مروڑا اور اپنی جیب میں واپس ڈال لیا۔

”اسے کھاؤ ہیری.....؟“ انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اس سے تمہیں اپنی قوت بحال کرنے میں مدد ملے گی۔
مجھے ڈرائیور سے ایک بات پوچھنی ہے۔ معاف کرنا.....؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

وہ ہیری کے پاس سے گزرتے ہوئے راہداری میں او جھل ہو گئے۔

”ہیری! تمہیں یقین ہے کہ تم ٹھیک ہو؟“ ہر ما نی نے اس کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں سمجھنہیں پار ہا ہوں ہوا کیا تھا؟“ ہیری نے اپنے چہرے سے ایک بار پھر پسینہ پوچھتے ہوئے کہا۔

”دیکھو..... وہ چیز لیعنی روح کھڑر وہاں کھڑا تھا اور چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ وہ ایسا ہی کر رہا تھا کیونکہ مجھے اس کا چہرہ بالکل بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا..... اور تم تم“

”مجھے محسوس ہوا کہ تمہیں مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو.....“ رون نے کہا جواب بھی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ ”تم اکٹر گئے تھے اور پھر اگلے ہی لمحت میں اپنی نشست سے نیچے گر گئے اور بری طرح کیکپا نے لگے۔“

”اس کے بعد پروفیسر لوپن تمہیں پھلانگتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔“ ہر ما نی نے بات آگے بڑھائی۔ ”وہ بالکل روح کھڑر کے مقابل جا کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی نکال کر اسے مخاطب کیا۔ ہم میں سے کسی نے بھی سیریس بلیک کو اپنے چونے میں نہیں چھپا رکھا ہے۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ لیکن روح کھڑر اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہلا۔ یہ دیکھ کر پروفیسر لوپن نے کوئی جادوئی کلمہ بڑھایا اور ان کی جادوئی چھڑی سے کوئی سفید چیز نکل کر روح کھڑر کی طرف بڑھی۔ روح کھڑر یہ دیکھ تیزی پلٹا اور ایک سمت میں اڑ گیا.....“

”وہ بہت بھی نک تھا۔“ نیول کا نیتی ہوئی آواز میں بولا۔ ”جب وہ اندر داخل ہوا تھا تو کتنی سردی بڑھ گئی تھی..... میرا تو بدن کا اپنے لگا تھا.....“

”مجھے بھی بہت عجیب لگ رہا تھا۔“ رون نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے پریشان آواز میں کہا۔ ”مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں اب زندگی میں کبھی خوش نہیں ہو پاؤں گا.....“

جیسی ایک کونے میں دبکی بیٹھی تھی۔ اس کی حالت بھی ہیری کی طرح پتلی دکھائی دے رہی تھی۔ ان لوگوں کی با تین سن کروہ سکنے لگی۔ ہر ما نی تیزی سے اس کے پاس گئی اور اسے اپنے ہاتھ سے پچکارنے لگی۔

”لیکن تم میں سے کوئی بھی اپنی نشست پر نہیں گرا؟“ ہیری نے عجیب انداز میں پوچھا۔

”نہیں!“ رون نے ہیری کو پھر پریشانی کے عالم میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”جیسی پا گلوں کی طرح کانپ رہی تھی بس.....“ ہیری کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اسے بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا بدن غیر ارادی طور پر کانپ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی لمبے بخار کے بعد ٹھیک ہو رہا ہو۔ اسے کسی قدر شرمندگی بھی محسوس ہو رہی تھی کہ جب کسی اور کی حالت اتنی خراب نہیں ہوئی تو پھر وہ کیوں بے ہوش ہو گیا تھا؟

پروفیسر لوپن واپس لوٹ آئے۔ اندر داخل ہوتے وقت انہوں نے ٹھہر کر چاروں سمت نظر دوڑائی اور تھوڑا سا مسکراتے ہوئے

گویا ہوئے۔

”میں نے اس چاکلیٹ میں زہر نہیں ملا�ا ہے.....“

ہیری کو ہاتھ میں پکڑی ہوئی چاکلیٹ کا احساس ہوا۔ اس نے ایک ٹکڑا منہ میں رکھ کر چبایا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں حیرت کے سائے رقص کرنے لگے کہ اس کی انگلیوں اور پیروں میں اچانک حرارت پیدا ہونے کا احساس ہونے لگا تھا۔

”ہم دس منٹ بعد ہو گورٹس پہنچ جائیں گے۔“ پروفیسر لوپن بولے۔ ”تم ٹھیک تو ہونا ہیری؟؟“

ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ پروفیسر لوپن اس کے نام سے کیسے واقف ہو گئے تھے؟

”ٹھیک ہوں.....“ ہیری نے خالت بھرے لہجے میں کہا۔

باقی لمحات کے سفر میں زیادہ تر خاموشی ہی چھائی رہی۔ آخر کار ریل گاڑی ہو گورٹس ریلوے سٹیشن پر جا رکی اور سبھی لوگ باہر نکلنے میں جلد بازی کرتے دکھائی دیئے۔ چھوٹا سا پلیٹ فارم عجیب سی ہلٹر بازی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ الوزور زور سے چینخے لگے، بلیاں میاواں میاواں کی آوازیں نکال رہی تھیں، نیول کا پاپا تو مینڈ ک اس کے ہیٹ کے نیچے سے سر نکال کر زور زور سے ٹرٹرانے لگا۔ باہر کا موسم بے حد برفیلا تھا۔ بارش کی ہوا میں برف کی مانند تختہ ستہ لگ رہی تھیں۔

”پہلے سال کے بچے اس طرف آجائیں.....!“ ایک بھاری بھر کم بلند آواز پلیٹ فارم پر گوئی۔ ہیری، رون اور ہر ماں نے مڑ کر پلیٹ فارم کے دوسرے سرے پر دیکھا جہاں ہمیگر ڈاپنے دیو ہیکل جسم کے ساتھ پہاڑ کی طرح کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنی تیز نگاہوں سے نئے طالبعلموں کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا تاکہ وہ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کے دلکش راستے سے سکول جائیں۔ یہی ہو گورٹس کی روایت تھی۔ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کو عبر کرنا نئے طلباء و طالبات کیلئے ایک یادگار سفر تھا جسے وہ زندگی میں جلد فراموش نہیں کر پاتے تھے۔

”تم تینوں ٹھیک تو ہو.....!“ ہمیگر ڈکی عقابی نگاہوں نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ وہ طلباء کی بھیڑ کے اوپر سے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے چلا یا۔ ان تینوں نے بھی اس کی طرف دیکھ کر جواب میں ہاتھ ہلا�ا۔ مگر انہیں کچھ بولنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا کیونکہ چاروں طرف پھیلے ہوئے ہجوم نے انہیں پلیٹ فارم سے باہر کی طرف دھکیل دیا تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماں نے سکول کے دوسرے طلباء کے پیچے پیچھے کچھ بھرے کچھ راستے پر آگئے۔ وہاں کم از کم سو سے زائد بغیر گھوڑوں کی بگھیاں باقی رہ جانے والے طلباء و طالبات کا انتظار کر رہی تھیں۔ ہیری کا اندازہ تھا کہ ہر بکھی کو یقیناً کوئی غیبی گھوڑا کھینچتا ہو گا۔ جب وہ ایک بکھی کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کیا تو بکھی خود بخود چلنے لگی۔

بکھی کے اندر مٹی اور گھاس کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ چاکلیٹ کھانے کے بعد ہیری کو کافی بہتر لگ رہا تھا لیکن بدن میں اب بھی تکان اور کمزوری کا احساس باقی تھا۔ رون اور ہر ماں نے اس کی طرف نکھیوں سے دیکھتے رہے۔ انہیں بھی بھی اندیشہ تھا کہ ہیری دوبارہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

گر کر بے ہوش ہو سکتا ہے۔

بکھی لو ہے کے دیوبیکل اور شاندار گیٹ کے دو ہرے پٹوں کی طرف بڑھنے لگی جن کے پس منظر میں پتھر یہ ستون کھڑے تھے اور ان پر بالائی بلند حصے پر پنکھہ سواروں کے مجسمے بنے ہوئے تھے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر ہیری کو نقاب پہنے ہوئے دو اور روح کھڑ دکھائی دیئے جو دروازے کے دائیں طرف پہرہ دے رہے تھے۔ اسے ایک بار پھر ٹھنڈ لگنے لگی اور اس کا جی بربی طرح متلانے لگا۔ اس نے بکھی کی پشت سے ٹیک لگائی اور اپنی آنکھیں اتنی دیر تک بند ہی رکھیں جب تک کہ بکھی دروازے کو عبور کر کے سکول کے اندر ونی حدود تک نہیں پہنچ گئی۔ سکول کے اوپنی عمارت تک چڑھانے کیلئے بکھی نے رفتار پکڑ لی تھی۔ ہر ماں تی بکھی کی چھوٹی کھڑکیوں میں سے باہر جھانک رہی تھی۔ وہ بے شمار کنگروں اور میناروں کو قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ آخر کار وہ بکھی رُک گئی، ہر ماں تی اور اس کے بعد رون چھلانگ لگاتے ہوئے باہر کو دپڑے۔ جیسے ہی ہیری نے نیچے قدم رکھا اس کے کانوں میں ایک دھیمی اور مسرت انگیز آواز پڑی۔

”تم بے ہوش ہو گئے تھے پوٹر؟..... کیا لاگ بام سچ کہہ رہا ہے؟..... تم سچ مجھ بے ہوش ہو گئے تھے؟“

ڈریکو ملفوائے، ہر ماں کو کہنی سے پرے دھکیلتے ہوئے ہیری کے بالکل مقابل آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اس کا راستہ روکے کھڑا تھا تاکہ وہ ہیری کو سکول کی قلعہ نما عمارت میں لے جانے والی پتھریلی سیڑھیوں پر چڑھنے نہ دے۔ اس کا چہرہ خوشی کے مارے دمک رہا تھا اور اس کی زرد آنکھوں میں شیطانی چمک عیاں تھیں۔

”ہٹ جاؤ ملفوائے!“ رون اپنا جڑ باجھنچتے ہوئے بولا۔

”کیا تم بھی بے ہوش ہو گئے تھے ویزی؟“ ملفوائے نے تیز آواز میں کہا۔ ”کیا روح کھڑ نے تمہیں بھی ڈرایا تھا ویزی؟“

”کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے بچو؟“ ایک دھیمی سی آواز سنائی دی۔ پروفیسر لوپن اگلی بکھی سے باہر اترنے دکھائی دیئے۔

ملفوائے نے پروفیسر لوپن کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ وہ ان کے چونے پر لگے پیوند اور ان کے خستہ حال صندوق کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آواز میں تمثیخ نمایاں تھا جب اس نے پروفیسر لوپن کو جواب دیا۔ ”ارے نہیں..... پروفیسر!“ پھر وہ کریب اور گول کی طرف دیکھ کر ہنسا اور اس کے آگے آگے سکول کی پتھریلی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

ہر ماں نے رون کو پیچھے سے دھکا دیا تاکہ وہ جلدی جلدی چلے۔ وہ تینوں بھی اگلے لمبے سیڑھیوں پر جانے والی بھیڑ کا حصہ بن چکے تھے۔ بلوٹ کے دیوبیکل دروازے سے ہوتے ہوئے وہ غار جیسے وسیع ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں لا تعداد مشعلیں جل رہی تھیں۔ بالائی منزل پر جانے کیلئے سنگ مرمر کی دیدہ زیب سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ بڑے ہال کا دروازہ دائیں طرف تھا۔ ہیری بجوم کے ساتھ کھسلتا ہوا اس کی طرف بڑھا، لیکن ابھی اس نے جادوئی چھٹ کو دیکھا ہی تھا جو آج رات سیاہ اور گھنے بادلوں سے بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی، تبھی ایک تیز آوازان کے کانوں میں پڑی۔ ”پوٹر..... گر بنجھر! میں تم دونوں سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

77

ہیری اور ہر ماں دنوں ٹھنک کر گھوم گئے۔ جادوئی تغیرات کی ٹھیپر اور گری فنڈر کی ہیڈ پروفیسر میک گوناگل بھیڑ کے دوسراے کنارے پر موجود کھائی دیں جو انہیں اپنی طرف بلا رہی تھیں دنوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کیونکہ پروفیسر نہایت سخت اور باصول جادوگرنی تھیں۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی ان کے بال کس کرجوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی چھوٹی آنکھوں پر چوکور فریم والا چشمہ تھا۔ ہیری مضطرب انداز میں چلتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔ ہیری کا یقین تھا کہ پروفیسر میک گوناگل میں کسی کو بھی اس کی غلطی کا احساس دلانے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہ اپنی نگاہوں سے ہی گنہگار کا تعین کر لیتی ہیں۔

”اس قدر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف آفس میں تم سے کچھ بات چیت کرنا چاہتی ہوں۔“ انہوں نے دنوں سے کہا۔ ”ویزیل تم بڑے ہاں میں جاؤ۔“

جب پروفیسر میک گوناگل ہیری اور ہر ماں کو بھیڑ سے دور لے گئیں تو رون انہیں محض گھوتا رہا۔ وہ دنوں پروفیسر میک گوناگل کے ہمراہ استقبالیہ ہاں سے دور چلے گئے۔ انہوں نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں طے کیں اور مختلف راہداریوں میں ہوتے ہوئے ایک سرخ دروازے پر پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا جس کی انگیٹھی میں دیکتی ہوئی آگ روشن تھی۔ کمرے کا موسم باہر کی نسبت گرم تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ان دنوں کو بیٹھنے کیلئے اشارہ کیا اور خود تمکنت سے چلتی ہوئی اپنے کرسی پر جا کر بیٹھ گئیں جو ایک درمیانے جنم کے میز کے پیچھے رکھی ہوئی تھی۔

”پروفیسر لوپن نے ایک الوکے ذریعے ہمیں پہلے ہی پیغام ارسال کر دیا تھا کہ تم ریل گاڑی میں بیمار ہو گئے تھے..... کیا صحیح ہے پوڑ؟“ پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی نظروں سے پوچھا

اس سے پہلے کہ ہیری کوئی جواب دیتا، دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی اور اگلے ہی لمحے ہو گورٹس کے ہسپتال کی انچارج نر س میڈم پامفری تیزی سے اندر داخل ہوئیں۔

ہیری کو اچانک ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کا چہرہ شرمندگی کے مارے سرخ پڑ گیا ہو، اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ سب لوگوں کو اس بات کا بتانے کی آخر کیا ضرورت تھی؟

”میں ٹھیک ہوں!“ اس نے جلدی سے کہا۔ ”مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔“

”اچھا تو یہ تم ہو.....“ میڈم پامفری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور اسے غور سے دیکھنے کیلئے اس پر جھک گئیں۔

”تم کوئی خطرناک کام کر رہے ہو گے؟“

”روح کھجڑ..... تھا پوپی!“ پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے لمحے میں کہا۔

دنوں نے عجیب سی متقلر نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

”روح کھجڑ.....! انہیں سکول کے احاطے سے باہر ہی رکھا جائے تو بہتر ہو گا۔“ میڈم پامفری ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

78

بولیں۔ انہوں نے ہیری کو پیچھے کی جانب دھکلیا اور اس کا ماتھا چھو کر چیک کرنے لگیں۔ ”بے ہوش ہونے والا یہ آخری بچہ نہیں ہوگا..... ہاں! اس کا ماتھا پسینے سے لترھرا ہوا ہے۔ روح کھڑنہایت بھی انک ہوتے ہیں ان لوگوں پر ان کا اور زیادہ براثر پڑتا ہے جو پہلے سے ہی نازک ہوتے ہیں.....“

”میں نازک نہیں ہوں.....“ ہیری نے گزرتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے تم نہیں ہو!“ میڈم پامفری نے ادھیر بن میں کہا اور اس کی نبض ٹھوٹنے لگیں۔

”اسے کس چیز کی ضرورت ہے پوپی؟“ پروفیسر میک گوناگل فلمندی سے بولیں۔ ”کیا ہسپتال میں آرام کی؟ شاید اسے آج رات ہسپتال میں داخل کر دینا مناسب رہے گا۔“

”پروفیسر..... میں بالکل ٹھیک ہوں۔“ ہیری اپنی جگہ سے اچھلتے ہوئے بولا۔ اسے یہ سوچ کر بھی بے حد خجالت محسوس ہو، ہی تھی کہ اگر وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا تو ڈریکو ملفوائے اس کا کتنا تمسخر اڑاۓ گا۔

”کم از کم اسے کچھ چاکلیٹ تو کھانا ہی ہوگی۔“ میڈم پامفری نے کہا جواب ہیری کی آنکھوں کی پتلیوں کی جانچ کر رہی تھیں۔

”وہ میں پہلے ہی کھا چکا ہوں۔“ ہیری نے جواب دیا۔ ”پروفیسر لوپن نے مجھے کھانے کیلئے دی تھیں بلکہ انہوں نے ہم سب کو چاکلیٹ دی تھیں.....“

”اچھا!“ میڈم پامفری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”تو بالآخر ہمیں پراسرار علوم اور تاریک جادو سے تحفظ کیلئے ایک قابل استاد مل، ہی گیا جو اپنے کام کو اچھی طرح انجام دینا جانتا ہے۔“

”کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تم بالکل ٹھیک ہو پوٹر؟“ پروفیسر میک گوناگل کے لبھ میں بے سختی عود کر آئی تھی۔

”جی ہاں!“ ہیری نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

”بہت بہتر..... اب تم باہر جا کر کچھ دیریک ہمارا انتظار کرو۔ مجھے مس گرینجر سے اس کے ٹائم ٹیبل کے بارے میں کچھ بات کرنا ہے؟ پھر ہم سب اکٹھے استقبالیہ دعوت میں شریک ہوں گے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے ٹھوٹنے لبھ میں کہا۔

ہیری میڈم پامفری کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا اور راہداری میں ٹھہر کا ان کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری منہ میں کچھ بڑھا تی ہوئی ہسپتال کی طرف جا رہی تھیں۔ اس صرف چند ہی منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ ہر ماٹی جب کمرے سے باہر نکلی تو وہ نہایت خوش دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے آفس کا دروازہ بند کیا اور ان دونوں کے ہمراہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے واپس استقبالیہ ہاں میں پہنچ گئیں۔

ہاں میں شور شرابے کے ساتھ نو کیلی سیاہ ٹوپیوں کا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ چاروں لمبی فریقی میزوں کے پیچھے طباۓ و طالبات قطار بنائ کر کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے ہزاروں موم تپیوں کی روشنی میں دمک رہے تھے جو میزوں کے اوپر ہوا میں تیر رہی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

تھیں۔ سفید بالوں والے پستہ قدر پروفیسر فلنت وک ایک پرانی ٹوپی اور تین پیروں والے سٹول کو اٹھائے ہال سے باہر جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”اوہ!“ ہر ماٹنی نے دھیمے لبچے میں کہا۔ ”ہم انتخاب کی رسم نہیں دیکھ پائے۔“

ہو گوڑس میں آنے والے نئے طالب علموں کو بولنے والی ٹوپی پہنانا پڑتی تھی جوان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق یہ طکریتی تھی کہ انہیں سکول کے کس فریق میں رکھا جائے۔ (گری فنڈر، سلے درن، ہفل پف اور ریون کلا، سکول کے چار فریق تھے) پروفیسر میک گوناگل نے سٹاف ٹیبل پر اپنی خالی نشست سنبھال لی۔ ہیری اور ہر ماٹنی دوسری سمت میں چلتے ہوئے گری فنڈر کی بڑی میز پر پہنچ گئے۔ جب وہ ہال کی عقبی سمت سے اس طرف بڑھ رہے تھے تو طلباء کی بڑی تعداد نے انہیں دیکھا اور ان میں کچھ ہاتھ سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا اس کے روح کھجڑ کے سامنے بے ہوش ہونے کی بات اتنی تیزی سے پھیل چکی تھی.....؟

ہیری اور ہر ماٹنی نے رون کے دائیں بائیں اپنی نشست سنبھال لی جو رون نے ان کیلئے خالی رکھی ہوئی تھی۔

”کس لئے بلا یا تھا؟“ رون نے سرگوشی کے انداز میں ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے جواب دینے کی کوشش کی مگر اسے خاموش ہونا پڑا کیونکہ ہیڈ ماسٹر ڈیمبل ڈور نے اپنی گفتگو کے آغاز کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پروفیسر ڈیمبل ڈور نہایت بوڑھے جادوگر تھے، انہیں دیکھ کر عظیم توانائی کا احساس ہوتا تھا۔ ان کے کئی فٹ لمبے چاندی جیسے بال اور ڈاڑھی تھی۔ وہ نصف چاند کی شکل کی عینک لگاتے تھے جو کثران کی بے حد خمیدہ ناک پر ٹکی رہتی تھی۔ انہیں تمام جادوگری اس دور کا سب سے قابل اور طاقتور جادوگر تسلیم کرتی تھی۔ لیکن ہیری اس وجہ سے ان کی عزت نہیں کرتا تھا بلکہ اسے ڈیمبل ڈور پر اپنی ذات سے زیادہ بھروسہ تھا کہ وہ بدترین حالات میں بھی اس کی بھرپور حفاظت کر سکتے ہیں۔ جو نہیں ہیری نے ان کا مسکرا تا ہوا چہرہ دیکھا جو تمام طلباء کی طرف محبت بکھیر رہا تھا تو روح کھجڑ سے ڈبھیڑ کے بعد اسے پہلی بار اپنی روح میں سکون و طہانت کا احساس ہوا۔

”ہو گوڑس میں خوش آمدید!“ پروفیسر ڈیمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی چند ہیا موم بیوں کی روشنی میں چمک رہی تھی۔

”میں آپ سب سے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا اس لئے ذرا خاموش ہو جائیے اور چونکہ ان میں ایک بات کچھ زیادہ اہم ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسی کو بیان کرنا چاہوں گا۔ اس سے پہلے کہ آپ دعوت کے طعام میں مگن ہو کر سست پڑ جائیں.....“

وہ ذرا اٹھہرے تو ہیری کو مسٹر ویزلی کی بات یاد آگئی کہ ڈیمبل ڈور اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ روح کھجڑ سکول میں پھرہ دیں۔

”روح کھجڑ سکول کے ہر بیرونی راستے پر تعینات ہیں۔“ ڈیمبل ڈور نے آگے کہا۔ ”اور جب تک وہ یہاں موجود ہیں، تب تک کوئی بلا اجازت سکول سے باہر نہیں جائے گا۔ روح کھجڑ کو اپنی ہوشیاری سے یا پوشیدگی سے یا پھر..... غیبی چوغہ پہن کر بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔“ ان کی بات سن کر ہیری اور رون دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے تھے۔ وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھے۔ ”رم

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

80

کھانا یا معاف کر دینا روح کھجڑ کی سرشنست میں شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں خبردار کرتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی بھی انہیں ایسا موقعہ نہ دے۔ جس سے وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا سکیں۔ میں تمام مانیٹرز، نئے بنائے گئے ہیڈ بوانز اور ہیڈ گرائز سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ کسی بھی طالب علم کو روح کھجڑ کے راستے میں بھکلنے نہیں دیں گے۔“

ہیری سے کچھ دور بیٹھے پرستی نے ایک بار پھر اپنا سینہ فخر سے پھلا یا اور چاروں طرف دیکھا۔ ڈبل ڈور ایک بار پھر ٹھہرے اور وہ نہایت سنجیدہ نگاہوں سے پورے ہاں کا جائزہ لینے میں مصروف دکھائی دیئے۔ اس دوران نہ تو کوئی بولا اور نہ ہی کسی نے شور کیا۔

”اب اچھی خبر سننا چاہئے؟“ انہوں نے بات بڑھائی۔ ”مجھے اس سال دونئے اساتذہ کا تعارف کروانے میں بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے تو پروفیسر لوپن، جو آپ کو پراسرار علوم اور تاریک جادو سے محفوظ رہنے والا مضمون پڑھائیں گے۔ یہ میری خصوصی درخواست پر اس خالی اسمی کو پُرد کرنے کیلئے تیار ہوئے ہیں۔“

ہاں میں سے کچھ ہی لوگوں نے ان کیلئے تالیاں بجا کیں لیکن ان لوگوں نے خاصا جم کرتا تالیاں بجا کیں جو پروفیسر لوپن کے ساتھ ان کے کپڑمنٹ میں موجود تھے اور ہیری ان میں سے ایک تھا۔ شاف کی نشتوں پر بیٹھے ہوئے دیگر اساتذہ کے چکا چوند کپڑوں کے سامنے پروفیسر لوپن کے کپڑے کچھ زیادہ ہی خستہ حال اور خراب دکھائی دے رہے تھے۔

”سنیپ کی طرف دیکھو.....“ رون نے سرگوشی سے ہیری کے کان میں کہا۔

جادوئی مرکبات کے استاد پروفیسر سیورس سنیپ شاف ٹیبل پر پروفیسر لوپن کو گھور رہے تھے۔ سب جانتے تھے کہ پروفیسر سنیپ پراسرار علوم اور تاریک جادو سے تحفظ والے مضمون کی اسمی حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ان سے نفرت کرنے والا ہیری بھی ان کے تاثرات دیکھ کر چونک گیا تھا جو اس وقت ان کے دبليے پتلے چہرے پر چھائے ہوئے تھے۔ یہ غصے سے بھی زیادہ برا اظہار تھا۔ یہ حسد اور شدید ناراضی کا ملا جلا ر عمل تھا۔ ہیری ان جذبات کو بہت اچھی طرح جانتا تھا کیونکہ سنیپ جب بھی ہیری کو دیکھتے تھے تو ان کے چہرے پر یہی جذبات عیاں ہوتے تھے۔

جب پروفیسر لوپن کے استقبال میں بجھنے والی تالیوں کا شور ختم ہوا تو ڈبل ڈور نے گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ ”اب ہمارے دوسرے نئے استاد کے بارے میں سن لیجئے۔ افسوس کی بات ہے کہ جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال کے استاد پروفیسر کیٹ لبرن اس سال کے آخر میں ریٹائر ہو گئے ہیں تاکہ وہ بچ کچھ وقت میں اپنے باقی ماندہ امور کی فرحت حاصل کر سکیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ان کی جگہ پر کوئی اور نہیں بلکہ ہر لعزیز ہیگر ڈلے رہے ہیں جو اپنی مخصوص ذمہ داری یعنی چاپیوں کی رکھوالي کے ساتھ ساتھ پڑھانے کیلئے بھی تیار ہو گئے ہیں۔“

ہیری، رون اور ہر ماٹی یہ سن کر سکتے میں رہ گئے تھے، انہوں نے تجھ بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی تالیوں کی گونج میں شامل ہو گئے۔ یہ حقیقت تھی کہ گری فنڈر کی میز سے ہیگر ڈلے کیلئے سب سے زیادہ تالیاں نج رہی تھیں۔ ہیری

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

81

ہیگرڈ کو دیکھنے کیلئے آگے جھکا۔ ہیگرڈ کا چہرہ سرخ ہوتا ہوا کھائی دے رہا تھا۔ اور وہ اپنے بڑے ہاتھوں میں نظریں گڑائے گھور رہا تھا۔ اس کی چوڑی مسکراہٹ اس کی سیاہ گھنی ڈاڑھی میں، ہی کہیں چھپ گئی تھی۔

”ہمیں اس ضمن میں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ.....“ رون میز پر مکامارتے ہوئے غرایا۔ ”کاٹ کھانے والی کتاب نصاب اور کون شامل کر سکتا ہے.....؟“

ہیری، رون اور ہر ماں نے سب سے آخر میں تالیاں بجانابند کیں۔ جب پروفیسر ڈیمبول ڈور نے دوبارہ بولنا چاہا تو انہوں نے دیکھا کہ ہیگرڈ میز پوش سے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسو پوچھ رہا تھا۔

”میرا خیال ہے اصل معاملات کو پیش کیا جا چکا ہے لہذا اب دعوت کا باقاعدہ آغاز ہو جانا چاہئے۔“

ان کے سامنے رکھی سنہری پلیٹوں اور پیالیوں میں اچانک کھانے پینے کی چیزیں نمودار ہو گئیں۔ لذیذ کھانوں کا انبار دیکھ کر ہیری کے پیٹ میں بھوک سے بل پڑنے لگے اور پھر وہ ان میں جتنا لے سکتا تھا اس نے اپنی پلیٹ میں بھر لیا اور سب چیزوں سے فراموش کھانا کھانے میں جت گیا۔ دعویٰ تقریب کے سمجھی رنگارنگ کھانے بے حد ذاتہ دار تھے۔ ہال میں اب باتوں، ہنسی اور چھپری کا نٹوں کے چلنے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ بہر حال ہیری، رون اور ہر ماں چاہتے تھے کہ دعوت کا یہ سلسلہ اب جلد ہی ختم ہو جانا چاہئے تاکہ وہ ہیگرڈ سے مل سکیں۔ وہ جانتے تھے کہ اس کیلئے استاد کے فرائض انجام دینا کتنا معنی خیز کام تھا۔ ہیگرڈ کسی بھی طرح ایک مکمل جادوگر نہیں تھا۔ اسے ہو گوٹس کی تیسرے سال کی پڑھائی کے دوران مکول سے ایک ایسے جرم کے تحت نکال دیا گیا تھا جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماں نے گذشتہ سال ہی اس کے نام پر لگی بدنامی کو دھوڈلا تھا۔

آخر کارکد کچوری کے پچھے ہوئے خول سنہری پلیٹوں میں غائب ہو گئے۔ اس کے بعد ڈیمبول ڈور نے کہا کہ اب سب کے بستروں پر جانے کا وقت ہو چکا ہے۔ اسی لمحے انہیں موقعہ مل گیا۔ اساتذہ کی میز کے پاس پہنچ کر ہر ماں چہکی۔

”بہت مبارک ہو ہیگرڈ.....؟“

”یہ سب تم تینوں کی بدولت ہی ممکن ہوا ہے۔“ ہیگرڈ نے رومال سے اپنے چمکتے ہوئے چہرے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

”ہمیں تواب بھی یقین نہیں ہو رہا ہے..... ڈیمبول ڈور بڑے عظیم ہیں.....“ جب پروفیسر کیٹ لبرن نے جانے کی بات کی تو ڈیمبول ڈور سیدھے ہمارے پاس آئے..... ہم ہمیشہ سے یہی چاہتے تھے.....“

اس نے اپنے جذبات کی شدت کو رومال کے ذریعے چھپا لیا تھا۔ اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل نے انہیں وہاں سے بھگا دیا تھا۔

ہیری، رون اور ہر ماں کی گردی نڈر کے باقی بچوں کے ساتھ مرنگ کر سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اب انہیں بے حد تکان محسوس ہو رہی تھی اور ان کی آنکھیں بھی بوجھل تھیں۔ انہوں نے کئی راہداریوں کو عبور کیا اور کئی سیڑھیاں چڑھیں۔ بالآخر ان کا سفر ختم ہوا اور وہ گردی نڈر کے پوشیدہ دروازے کے سامنے پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ گلابی پوشک میں ایک فربہ عورت کی بڑی متحرک تصویر ان کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

82

سامنے موجود تھی۔ عورت نے ان کو دیکھا اور منہ ب سور کر پوچھا۔ ”شناخت.....؟“

”آرہا ہوں..... آرہا ہوں.....“ بچوں کے ہجوم کے پیچھے سے پری تیز آواز سنائی دی۔ ”نئی شناخت ہے..... بڑی قسمت!“

”اوہ نہیں.....!“ نیول لانگ بائٹم نے افسردہ لبجھ میں کہا۔ شناخت یاد رکھنے میں اسے ہمیشہ وقت کا سامنا رہتا تھا۔ تصویر نے

ہٹ کر انہیں راستہ دکھایا تو وہ سوراخ میں سے ہو کر گری فنڈر کے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد اڑکیاں اور اڑ کے الگ ہو کر اپنی

اپنی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ ہیری گولائی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں ایک ہی خیال چھایا ہوا تھا..... وہ یہاں واپس

لوٹ کر بے حد خوشی محسوس کر رہا تھا۔ وہ اپنے شناسا گول کمرے میں پہنچا جس میں پانچ مسہری دار پینگ لگے ہوئے تھے۔ ہیری نے

چاروں طرف دیکھا اور اسے محسوس ہوا جیسے آخر کار اب وہ اپنے گھر لوٹ آیا ہو.....!

☆☆☆☆

چھٹا باب

چنگال اور چائے کی پتیاں

اگلے دن جب ہیری، رون اور ہرمانی کے ساتھ ناشستے کیلئے بڑے ہال میں پہنچنے تو انہیں سب سے پہلے ڈریکو ملغوائے کی صورت دکھائی دی۔ وہ سلے درن کے طلباء کے ساتھ بیٹھا کوئی مزیدار کہانی سننا رہا تھا۔ جب وہ تینوں اس کے پاس سے گزرے تو ملغوائے نے بے ہوش ہونے کی ادا کاری کی جس پر ہال میں قتفیت گونج اُٹھے۔

”اس کی طرف دھیان مت دو.....“ ہرمانی نے دھیمے لمحے میں کہا جو ہیری کے ٹھیک پیچھے چل رہی تھی۔ ”اس کی طرف دھیان مت دو..... کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔“

”ارے پوٹر!“ پینسی پارکنسن چیختے ہوئے بولی۔ سلے درن کی اس لڑکی کا چہرہ کسی بد صورت بڑھایا جسیسا تھا۔ ”پوٹر! روح کھجڑا آر رہے ہیں..... پوٹر..... ہاؤ ووو.....“

ہیری گری فنڈر کی میز پر جارج ویزلی کے پاس جا بیٹھا۔

”یہ لوئیسرے سال کی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل!“ جارج نے ان کی طرف ایک چمٹی ٹکڑا بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں کیا ہوا ہیری.....؟“

”ملغوائے.....“ رون نے منہ بگاڑ کر کہا جو جارج کے دوسرا طرف بیٹھ کر سلے درن فریق کے طلباء کو غصے سے گھور رہا تھا۔ جارج نے مڑ کر دیکھا۔ ملغوائے ابھی بھی ہیری کو چڑانے کیلئے ڈر کر بے ہوش کی ادا کری کرتا دکھائی دیا۔

”وہ گھٹیا لڑکا..... جب روح کھجڑکل رات کو ہماری طرف والے حصے میں آئے تھے تب تو وہ اتنا بہادر نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا ہمارے کمپارٹمنٹ میں آگیا تھا..... ہے نافریڈ؟“

”وہ پوری طرح شرابور تھا۔“ فریڈ نے ملغوائے کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرے اندر سے بھی ساری خوشی سلب ہو گئی تھی۔“ جارج بولا۔ ”روح کھجڑ بہت بھی انک ہوتے ہیں۔“

”ایسا لگتا تھا جیسے خون برف بن گیا ہو..... ہے نا؟“ فریڈ جلدی سے بولا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”تم بے ہوش تو نہیں ہوئے تھے؟“ ہیری نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

”بھول جاؤ ہیری!“ جارج نے اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”ڈیڈی کو ایک بار اڑقبان جانا پڑا تھا۔ یاد ہے نافریڈ!..... اور انہوں نے لوٹ کھا تھا کہ انہیں اس سے بری جگہ آج تک دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ واپس آنے پر وہ بہت کمزور ہو گئے تھے اور ان کا بدن کئی دن تک خوف سے کانپتا رہا تھا..... روح کھڑا پسے گرد و نواح سے ہر قسم کی خوشی کو چوں لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اڑقبان کے زیادہ ترقیدی پاگل ہو چکے ہیں.....“

”چلو دیکھتے ہیں کہ ملفوائے ہمارے پہلے کیوڈچ میچ کے بعد کتنا خوش دکھائی دیتا ہے؟“ فریڈ بولا۔ ”اس سال کا پہلا میچ گری فنڈ اور سلے درن کے نیچے میں ہے..... یاد ہے نا؟“

کیوڈچ میچ میں ہیری اور ملفوائے کا بھی تک ایک ہی بار آمنا سامنا ہوا تھا جس میں ملفوائے کا بہت براحال ہوا تھا۔ اس لمحے کا تصور کرتے ہوئے ہیری کو اپنے اندر مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر گائے کا قیمه اور فرائی کئے ہوئے ٹماٹر اپنی پلیٹ میں ڈالے۔

ہر ماہنی اپنا نیا ٹائم ٹیبل دیکھ رہی تھی۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

”آہا کتنا اچھا ہے..... آج ہمارے نئے مضامین کی کلاسز بھی شروع ہو رہی ہیں۔“

”ہر ماہنی!“ رون نے اس کے کندھے کے اوپر سے جھاٹکتے ہوئے کہا۔ ”انہوں نے تمہارا ٹائم ٹیبل غلط بنادیا ہے۔ دیکھو!..... تمہیں ایک دن میں دس مضامین پڑھنے ہوں گے۔ اس کیلئے تمہارے پاس مناسب وقت بھی نہیں ہے۔“

”میں سنبحال لوں گی۔ میں نے اس بارے میں پروفیسر میک گوناگل سے بات کر لی ہے۔“ ہر ماہنی نے پراعتماد لبجے میں جواب دیا۔

”ذرادیکھو!“ رون نے ہنسنے لگا۔ ”آج صبح کا ٹائم ٹیبل تو دیکھو؟ نوبے علم جوش کی کلاس ہو گی اور اس کے نیچے پھر..... نو بجے مالگوؤں کی نفسیات کا مطالعہ والا مضمون..... اور.....“ رون حیران ہو کر ٹائم ٹیبل کے مزید تھوڑا اقرب جھک گیا۔ ”دیکھو..... اس کے بعد نو بجے..... رمل اور اسٹرالاب کی کلاس..... میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ تم پڑھنے میں لاکچ ہو ہر ماہنی! لیکن کوئی بھی اتنا اچھا نہیں ہو سکتا۔ تم ایک ہی وقت پر تین مختلف مضامین کی کلاسوں میں کیسے جاسکوگی؟“

”بے وقوفی کی باتیں مت کرو رون!“ ہر ماہنی نے اسے جھٹکتے ہوئے کہا۔ ”میں ایک ہی وقت میں تینوں کلاسز میں کیسے جا سکتی ہوں؟“

”تو پھر.....؟“

”مربے کا جارا دھر بڑھا دو.....؟“

”مگر.....؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

85

”اوہ ہو.....رون! تمہیں اس سے کیا مطلب.....اگر میرا ٹائم ٹیبل کچھ زیادہ بھرا ہوا ہے؟“ ہر ماں نے بُخی سے کہا۔ ”میں نے تمہیں بتایا ہے نا۔ میں نے پروفیسر میک گوناگل سے اس بارے میں بات کر لی ہے۔“ اسی لمحے ہیگر ڈبرٹے ہال میں نمودار ہوا۔ وہ اپنا روایتی چھپھوندر کی کھال والا لمبا اور کوت پہنے ہوئے تھا۔ وہ بے دھیانی میں اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک مری ہوئی بلی کو لہرا رہا تھا۔

”سب ٹھیک ہے؟“ اس کے لمحے میں اعتماد کی کمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ٹاف ٹیبل کی طرف جاتے ہوئے ان کے قریب رکا اور بولا۔ ”آج ہماری زندگی کی پہلی کلاس ہے۔ جس میں ہم تمہیں پڑھائیں گے، لمحے کے بعد!.....صحیح پانچ بجے سے اٹھ کر اس کی تیاری کر رہے ہیں.....امید ہے کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہی رہے گا.....ہم بالآخر استاد بن ہی گئے.....قسم سے!“ وہ ان کی دلکشی کر مسکرا کر اپنی مردہ بلی کو لہراتے ہوئے ٹاف ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا پتہ.....وہ کس چیز کی چیز تیاری کر رہا ہے؟“ رون لفظ چبا کر بولا۔

طلباء و طالبات کھانے سے فارغ ہو کر اپنی اپنی کلاسز میں جانے لگے۔ ڈب اہال تیزی سے خالی ہوتا جا رہا تھا۔ رون نے اپنا ٹائم ٹیبل نکال کر دیکھا۔

”بہتر ہو گا کہ ہم بھی اب چل دیں۔ دلکھو علم جوش کی کلاس مشرقی مینار کے بالائی منزل پر ہو گی اور وہاں پہنچنے میں کم از کم دس منٹ لگ جائیں گے۔“

انہوں نے جلدی سے اپنا ناشتہ ختم کیا اور فریڈ اور جارج سے رخصت لے کر ہال سے باہر نکل گئے۔ وہ سلے درن کی میز کے قریب سے گزرے تو ملفوائے نے ایک بار پھر بے ہوش ہونے کا منظر دھرا یا۔ جب ہیری ڈبے ہال کے دروازے کو عبور کر رہا تھا تو اسے عقب میں سے بلند تھیہ کی آواز سنائی دی۔ سکول کے وسیع و عریض عمارت سے مشرقی مینارتک جانا آسان نہیں تھا۔ یہ ایک طویل سفر تھا حالانکہ انہیں ہو گورٹس میں دوسال ہو چکے تھے لیکن اس کے باوجود انہیں سکول کی وسیع و عریض عمارت اور اس کے راستوں کے بارے میں صحیح آگاہی نہیں ہو پائی تھی۔ انہیں پہلے کبھی مشرقی مینار کی طرف جانے کا اتفاق بھی نہیں ہوا تھا۔

”کوئی نہ کوئی مختصر راستہ ہونا ہی چاہئے!“ رون نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ساتویں منزل کی طویل سیڑھیاں عبور کر رہے تھے۔ وہ ایک ایسی سنسنان جگہ پر پہنچ چکے تھے جہاں پتھر کی ٹھوس دیوار پر لکھی ہوئی ایک بڑی تصویر کے علاوہ اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تصویر میں گھاس کا بڑا میدان دکھائی دے رہا تھا۔ اسی وقت ہر ماں دائیں طرف کی خالی راہداری میں جھانکتے ہوئے بولی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ راستہ ادھر سے ہو گا.....!“

”ہو ہی نہیں سکتا۔“ رون تیزی سے بولا۔ ”ادھر تو شمالی سمت ہے.....! دلکھو وہاں کی کھڑکی کے باہر جھیل دکھائی دے رہی ہے۔“ ہیری تصویر کے منظر میں کھو یا ہوا تھا اور اس نے دیکھا کہ ایک موٹا ٹوٹا بھی ابھی گھاس کے اس میدان میں نمودار ہوا تھا اور وہ

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

مزے مزے سے گھاس چرنے لگا۔ ہیری کو اب اس بات کی عادت پڑ چکی تھی کہ ہو گورٹس کی ان دیوقامت تصاویر میں موجود لوگ اپنی تصویر کو چھوڑ کر دوسرا تصویر میں ایک دوسرے سے ملنے جاتے رہتے تھے لیکن اسے یہ دیکھنے میں بڑا مزہ آتا تھا۔ ایک پل کے بعد زرہ بکتر پہنے ایک موٹا گول مٹول سپاہی اپنے ٹٹوکی تلاش میں اس تصویر میں گھس آیا۔ اس کے گھٹنے پر چڑھے دھاتی خول پر گھاس کا نشان دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی گرا ہو۔

”اوہ!“ وہ ہیری، رون اور ہر ماٹنی کو دیکھ کر چلایا۔ ”یہ فضول لوگ کون ہیں جنہوں نے میری نجی جا گیر میں گھسنے کی ہمت کی ہے؟“ شاید میرے گرنے پر ہنسی اڑانے کیلئے آئے ہو؟ بھاگ جاؤ یہاں سے، احمدتو!..... کمینو!..... میں تمہیں ابھی اس کامزہ چکھاتا ہوں۔“ انہوں حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پستہ قد سپاہی نے اپنی تلوار میان سے باہر نکالی۔ اس کے بعد وہ اسے زور زور سے ہوا میں گھمانے اور غصے کے عالم میں خود بھی اوپر نیچے کو دنے لگا۔ لیکن اس کے قد کے لحاظ سے وہ تلوار کچھ زیادہ ہی لمبی اور وزنی تھی۔ ایک زور دار جھٹکے سے اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ منہ کے بل گھاس پر گر پڑا۔

”تم ٹھیک تو ہو.....؟“ ہیری نے تصویر کے پاس کھستے ہوئے پوچھا۔

”گھٹیا، آوارہ اور گامڑ..... آدمی..... پچھے پچھے ہٹو..... ڈینگ مار!“

سپاہی نے اپنی تلوار دوبارہ پکڑی اور اسے کھینچنے کی کوشش کی جو گھاس کے میدان میں گہرائی تک ڈھنس گئی تھی۔ اس نے تلوار باہر نکالنے کیلئے اپنی پوری قوت صرف کر دی مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ آخر کار اس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور مجبوراً گھاس پر ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا خود اتارا اور ماتھے پر کھلیے ہوئے لسینے کو پوچھنے لگا۔

”سنئے!“ ہیری نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”ہم مشرقی مینار کی تلاش میں بھٹک چکے ہیں کیا آپ وہاں پہنچنے میں ہماری رہنمائی کرنا اپنے کریں گے۔“

”تلاش.....!“ سپاہی کا غصہ کافور ہو چکا تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور دھیمے لبھے میں بولا۔ ”میرے پیارے دوستو! میرے پچھے آؤ۔ یا تو ہم اپنی منزل کو پالیں گے، نہیں تو اس کوشش میں بہادری سے اپنی جان دے دیں گے۔“

اس نے تلوار کو کھینچنے کی ایک اور ناکام کوشش کی۔ پھر وہ اپنے موٹے ٹٹو پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے ٹھوٹنے اسے دوبارہ گھاس پر پھینک دیا۔ وہ چلا کر بولا۔ ”بھٹکے نوجوان اور نازک مزاج لڑکی..... ہم پیدل ہی اپنی منزل کی تلاش میں چلنے ہیں..... چلواب میرے پچھے پچھے چلو!“

اس کے بعد وہ بھاگتے ہوئے با میں طرف کی تصویر میں گھس گیا اور نگاہوں سے اوچھل ہو گیا۔ وہ تینوں اس کی زرہ بکتر کے شور کا تعاقب کرتے ہوئے راہداری میں بھاگنے لگے۔ کبھی کبھار وہ سپاہی اگلی تصویر میں بھاگتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

”ہمت رکھو! دل کو مضبوط کر لوا بھی سب سے بڑی منزل آنے والی ہے۔“ سپاہی نے چیخ کر کہا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

87

طولی بل دارسٹرھی کی دیواپرنگی ہوئی تصویر کے نجی میں نمودار ہوا تھا جس میں موجود عورت اسے دیکھ کر دہشت میں سست گئی تھی۔ ہیری، رون اور ہر ماں زور زور سے ہنسنے ہوئے بل دارسٹرھیوں پر چڑھنے لگے۔ ان کا سر بل دارسٹرھیوں کے باعث گھومنے لگا تھا۔ آخر کار انہیں بالائی مینار کے حصے سے لوگوں کے بولنے کی ہلکی آوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ بالآخر اپنی جماعت کے کمرے تک پہنچ ہی گئے ہیں۔

”الوداع دوستو!“ سپاہی نے چیخ کر کہا اور پھر اس نے اپنا سر کچھ بد صورت دکھائی دینے والے جنگلیوں کی تصویر میں گھسادیا۔ ”اچھا تو میں اب چلتا ہوں ساتھیو! اگر آپ کو کبھی کسی عظیم اور قابل بھروسہ آدمی کی ضرورت ہو تو سر کیڈ و گن کا نام ضرور یاد رکھئے.....“ ”ہاں ہم یاد رکھیں گے۔“ رون بڑ بڑایا اور سپاہی کے غائب ہونے کے بعد اس نے یہ بھی کہہ ڈالا۔ ”اگر ہمیں کسی پاگل کی ضرورت ہوگی تبھی.....“

وہ لوگ آخری کچھ سٹرھیاں چڑھے اور ایک چھوٹی سی جگہ پر پہنچ گئے جہاں کلاس کے طلباء پہلے سے ہی پہنچ چکے تھے۔ سامنے ایک بھی دروازہ نہیں تھا۔ رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے چھت کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک گول دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس دروازے پر پیتل کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

”سبیل ٹراؤ لینی! علم جوش کی استاد!“ ہیری نے اس پلیٹ پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھتے ہوئے کہا۔ ”مگر ہم وہاں تک پہنچیں گے کیسے؟“

ایسا لگا جیسے کسی نے اس کا سوال سن لیا ہو اور پھر چھت میں لگا ہوا دروازہ یکدم کھل گیا اور اس میں سے ایک سفید رنگ کی سٹرھی نیچے کی طرف آگئی جو ہیری کے پیروں کو جھوہنی تھی۔ تمام طلباء بالکل خاموش ہو گئے۔

”پہلے آپ.....“ رون نے ہنسنے ہوئے کہا اور پھر ہیری جلدی سے سٹرھی پر چڑھ گیا۔

وہ ایک ایسے کمرہ جماعت میں پہنچا۔ آج سے پہلے اس نے اتنا عجیب و غریب کلاس روم کبھی نہیں دیکھا تھا۔ درحقیقت وہ کسی بھی طرح سے کمرہ جماعت نہیں لگتا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ پرانے زمانے کی چائے کی میلی کچلی دوکان کا ملا جلا روپ ہو۔ اس میں کم از کم بیس چھوٹی میزیں ٹھوں کر بھری ہوئی تھیں جن کے چاروں طرف چھوٹی کرسیاں تھیں، قریب ہی موٹے کشن پڑے تھے۔ ہر چیز پر دھیمی سرخ روشنی پڑ رہی تھی۔ تمام کھڑکیوں پر دیز پردے پڑے ہوئے تھے۔ کئی یمپیوں پر گہرے سرخ اسکاراف ڈالے گئے تھے۔ کلاس روم میں دم گھٹ قسم کی گرمی تھی۔ میٹل پیس کے نیچے جلنے والی آگ سے عجیب سی بدبو آر رہی تھی۔ آگ پرتا بنے کی ایک بڑی کیتی گرم ہو رہی تھی۔ گولاں دیواروں کے چاروں طرف موجود سرخ الماریوں میں دھول سے آلو دہ پنکھ، موم بیتوں کے ٹکڑے، کٹی پھٹی تاش کے پتے اور گلڈیاں، ان گنت سفید شیشے کے گولے اور چائے کی بہت ساری پیالیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ہیری کے پیچے پیچھے رون بھی آگیا اور کچھ ہی دیر میں پوری جماعت کے پیچے ان کے آس پاس اکٹھے ہو گئے تھے۔ وہ سب

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔

”پروفیسر کہاں ہیں؟“ رون نے پوچھا۔

اچانک سائے میں ایک دھیمی اور کہر آلو دا آواز سنائی دی۔

”خوش آمدید!..... آخر کار تمہیں اس دنیا میں دیکھ کر بے حد اچھا گا۔“

ہیری کو پہلی نظر میں ایسا لگا جیسے کوئی چمکتا ہوا کیڑا آ گیا ہو۔ پروفیسر ٹراولینی جب آگ کی روشنی میں نمودار ہوئیں تو ان لوگوں نے دیکھا کہ وہ نہایت دبلی پتالی تھیں۔ عینک کے موٹے شیشوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں چہرے پر کئی گناہی اور موتی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہوں نے ستاروں سے مزین چمکیلی شال اور ڈرکھنی تھی۔ ان کی پتلی اور لمبی گردان میں کئی طرح کی مالائیں لٹک رہی تھیں۔ ان کی کلاسیوں میں موٹے کڑے اور انگلیوں میں متعدد قسم کی انگوٹھیاں تھیں۔

”بیٹھ جاؤ..... میرے بچو! بیٹھ جاؤ!“ وہ دھیمے انداز میں بولیں۔ یہ سنتے ہی کچھ طلباء و طالبات کرسیوں پر جم کر بیٹھ گئے اور کچھ نرم و موٹے کشنوں میں ڈھنس گئے۔ ہیری، رون اور ہر ماں نے ایک گول میز کا انتخاب کیا اور اس کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔

”علم جو شکی اس پر اسرار دنیا میں آپ سمجھی کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔“ پروفیسر ٹراولینی نے کہا جو آگ کے سامنے والی پنکھگی کر سی پر بیٹھ گئی تھیں۔ ”میرا نام پروفیسر ٹراولینی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم لوگوں نے مجھے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ سکول کی دوڑھوپ میں زیادہ شامل ہونے سے میرے من کی آنکھ دھندلی ہو جاتی ہے۔“

کسی نے بھی اس لاحصل بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ پروفیسر ٹراولینی نزاکت سے اپنی شال درست کرتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئیں۔ ”تو تم لوگوں نے پڑھنے کے لئے علم جو شکی انتخاب کیا ہے جو سمجھی جادوی علوم میں سب سے مشکل علم ہے۔ مجھے تمہیں آغاز میں اس بات سے متنبہ کر دینا چاہئے کہ اگر تمہارے اندر مستقبل دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے تو میں تمہیں زیادہ کچھ نہیں سکھا پا دیں گی۔“ کتابیں بھی اس معاملے میں تمہاری کچھ زیادہ مدد نہیں کر پائیں گی۔“

اس جملے پر ہیری اور رون نے مڑکر ہر ماں کی طرف دیکھا جو یہ سن کر حیرت میں بٹلا دکھائی دے رہی تھی کہ کتابیں اس مضمون پر مہارت کیلئے زیادہ مددگار ثابت نہیں ہو پائیں گی۔

”بہت سے جادوگر اور جادوگر نیاں جادوی کلمات، جادوی مرکبات اور جادوی تغیرات کو سیکھنے کے معاملے میں تو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں مگر وہ مستقبل کے اسرار کو سمجھنے پاتے۔“ پروفیسر ٹراولینی نے ٹھہر کر سب کی طرف دیکھا اور بچوں کے گھبراۓ ہوئے چہروں کا جائزہ لیتی رہیں۔ ”یہ ایک ایسا پر اسرار فن ہے جو بہت کم لوگوں کو ہی حاصل ہو پاتا ہے۔ تم..... ہاں تم سنوڑ کے!“ انہوں نے اچانک نیوں کی طرف توجہ کی جوان کی آوازن کراپنے کشن سے گرتے گرتے بچا۔ ”کیا تمہاری دادی ٹھیک ہیں؟“

”جہاں تک میرا اندازہ ہے..... وہ ٹھیک ہی ہوں گی!“ نیوں نے کاپنی ہوئی آواز میں کہا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

89

”اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو یہ بات اتنے یقین سے نہیں کہتی۔“ پروفیسر ٹراویلنی عجیب سے انداز میں بولیں۔ آگ کی روشنی میں ان کے کانوں میں موجود لمبے کانے چمک رہے تھے۔ ”ہم اس سال علم جوش کے مختلف علوم سے مستقبل بینی کے بارے میں پڑھیں گے۔ آغاز میں ہم چائے کی پیالوں میں قسمت کا حال جانے اور آئندہ کی خبر پانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ اس کے بعد اگام مرحلہ دست شناسی کے متعلق ہو گا جس میں ہم ہتھیلی کی لکروں کے راز تلاش کرنا سیکھیں گے..... تم سنو لڑکی!“ اچانک ان کا رُخ پاروتو پیل کی طرف ہو گیا۔ ”رُخ بالوں والے آدمی سے ہمیشہ خبردار رہنا۔“

پاروتو نے اپنے ٹھیک پیچھے بیٹھے ہوئے رون کی طرف مڑ کر دہشت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر جلدی سے اپنی کرسی اس سے کچھ دور کھسکا لی۔

پروفیسر ٹراویلنی نے بات آگے بڑھائی۔ ”دوسرے نصابی مرحلے میں ہم گرمیوں میں شمشے کے گلوب یعنی بلوری گولے میں مستقبل کی جھلک دیکھنے کی مشق کریں گے، بشرطیکہ ہم اس سے پہلے آتشی شگونوں سے مکمل طور پر آگاہی پالیں تو..... بدقتی سے فروری میں سکول میں بخار کی وبا پھیل جائے اور پڑھائی کا سلسلہ رُک جائے گا۔ بخار کے باعث میری آواز بند ہو جائے گی اور ایسٹر کے آس پاس پڑھائی کا سلسلہ دوبارہ جڑے گا۔ اس وقت ہم میں کئی ہمیشہ کیلئے ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔“

یہ سن کر پوری جماعت میں اضطراب انگیز سی خاموشی چھا گئی لیکن پروفیسر ٹراویلنی کو اس بات کی سیگنیٹی کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا۔

”سنو!“ انہوں نے لیونڈر براؤن کو مخاطب کیا جو سب سے زیادہ ان کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر وہ گھبرا سی گئی اور جلدی سے کرسی کے پشت پر ٹیک لگا۔ ”کیا تم چائے کا سب سے بڑا سفید برتن اٹھا کر لاسکتی ہو؟“

لیونڈر نے سکھ کا سنس لیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ وہ الماری کی طرف بڑھی اور شلف سے ایک بڑا چائے کا برتن نکالا

اور اسے لا کر پروفیسر ٹراویلنی کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

”شکر یا لڑکی! ویسے تمہیں جس حادثے کا ڈر ہے وہ جمعہ کے دن سولہ اکتوبر کو رونما ہو گا۔“

یہ سن کر لیونڈر پر یکخت کیپی طاری ہو گئی۔

”اب میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ جوڑیاں بناؤ۔ شلف سے چائے کی ایک پیالی اٹھا کر میرے پاس آؤ، میں اس میں چائے بھر دوں گی۔ پھر بیٹھ کر تسلی سے چائے پیو۔ چائے کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے تاکہ اس کی تہہ میں چائے کی پیتاں نج کجا جائیں۔ اب باہمیں ہاتھ سے انہیں پیالی میں تین بار گھماو اور پھر پیالی کو اس کی پرچ میں الٹا یعنی منہ کے بل اوندھا رکھ دو۔ اس کے بعد تب تک انتظار کرنا جب تک پیالی میں سے چائے کی آخری بوند تک نہ بہہ جائے۔ جب یہ سب کر لوتو پھر اپنی پیالی اپنے جوڑی دار کو پڑھنے کیلئے دے دینا۔ اس کام کیلئے تمہیں مستقبل بینی کا خلاصہ والی کتاب نکال کر کھولنا ہو گی۔ اس کے صفحہ نمبر پانچ اور چھ میں موجود جدول میں کچھ علامتیں دکھائی دے رہی ہیں۔ جنہیں پیالی کی تہہ میں موجود علامت کے ساتھ موازنہ کر کے پہچانا ہے۔ اور اس کے آگے موجود عبارت کو پڑھ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

90

کر مستقبل کا حکم لگانا ہے۔ تمہاری مدد کرنے اور تمہیں تمہاری محنت پر نببر دینے کیلئے میں تم لوگوں کے درمیان گھومتی رہوں گی..... اور تم !، انہوں نے نیول کا بازو پکڑتے ہوئے کہا جو اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ”جب تم اپنا پہلی پیالی توڑ دو تو اس کے بعد مہربانی کر کے نیلی پیالی اٹھانا۔ مجھے گلابی پیالیاں کچھ زیادہ ہی پسند ہیں۔“

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ نیول ابھی چائے کی پیالی لینے کیلئے شلف تک پہنچا ہی تھا کہ کمرے میں پیالی ٹوٹنے کا چھنا کا ہوا۔ پروفیسر ٹراؤ لینی فوراً ایک جھاڑ و اور کوڑے داں لیکر وہاں پہنچ گئیں اور بولیں۔ ”اگر تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہو تو نیلی پیالی اٹھانا لڑ کے..... شکریہ!“

جب ہیری اور رون کے چائے کی پیالیاں بھر گئیں تو وہ انہیں لے کر واپس اپنی میز پر پہنچ گئے۔ انہوں نے گرم گرم چائے کو جلدی سے پینے کی کوشش کی۔ انہوں چائے کی بچی ہوئی پیالوں کو پروفیسر ٹراؤ لینی کے ہدایات کے مطابق ہلا کیا اور پیالی کو الٹا کر اس میں موجود چائے کی آخری بوند تک گردادی۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اپنی پیالیاں آپس میں بدل لیں۔

”اب ٹھیک ہے!“ رون نے کہا اور پھر وہ دونوں اپنے بستوں میں سے مستقبل بنی کا خلاصہ نامی کتاب نکال کر اس کا صفحہ پانچ اور چھٹپٹوں نے لگے۔ ”تمہیں میری پیالی میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟“

”گیلا بھورا مسالہ!“ ہیری نے جواب دیا۔ کمرے میں بھرے بد بودار دھوئیں کے باعث اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

”اپنے دماغ کا دائرہ بڑھاو..... میرے بچو!“ پروفیسر ٹراؤ لینی نے تیز لمحے میں کہا۔ ”اور اپنی آنکھوں سے اس پار کی دُنیا کو دیکھنے کی کوشش کرو۔“

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

”ٹھیک ہے..... تمہاری پیالی میں مجھے ضرب جیسی چیز دکھائی دے رہی ہے.....“ اس کے بعد اس نے مستقبل بنی کے خلاصے کو سامنے رکھا اور اس میں موجود نشانات کو دیکھنے لگا۔ ”اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا..... اس بارے میں افسوس ہے۔ لیکن ایک ایسی چیز دکھائی دے رہی ہے..... جو شاید سورج ہو سکتا ہے۔ ذرا ٹھہر و..... اس کا مطلب ہے کہ بہت مسرت..... تو تم مصیبت زدہ تور ہو گے مگر اس میں خوش بھی رہو گے۔“

”میرے خیال میں تمہیں اپنے من کی آنکھ کی جانچ کرو انا چاہئے۔“ رون نکل کر بولا اور ان دونوں کو ہی اپنی ہنسی پر بند باندھنے کیلئے پوری قوت صرف کرنا پڑی کیونکہ پروفیسر ٹراؤ لینی ان کی ہی طرف دیکھ رہی تھیں۔

”اب میری باری ہے!“ رون نے سینہ پھلا کر کہا۔ رون نے ہیری کی پیالی میں جھانکا۔ اس کوشش میں اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے پھر وہ بولا۔ ”گول ہیٹ جیسا کچھ دکھائی دے رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شاید تم جادوئی مجھے میں ملازمت کرو گے۔“

پھر اس نے چائے کی پیالی گھما کر دوسری طرف سے دیکھا۔

”لیکن اس طرف سے تو یہ زیتون کے پھل جیسا دکھائی دے رہا ہے۔ اس کا بھلا کیا مطلب ہوا؟“ اس نے مستقبل بنی کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

خلاصے میں جھانک تاک شروع کر دی۔ ”مال و دولت کا نشان..... بہت عمدہ! یعنی تم مجھے کچھ پسیے ادھار دے دینا..... اور یہاں کچھ اور چیز بھی دکھائی دے رہی ہے.....؟“ اس نے پیالی کو ایک بار پھر موڑا۔ ”جو کسی جانور جبیسا ہے۔ ہاں! اگر یہ اس کا سر ہے..... تو یہ دریائی گھوڑے سے کچھ مشابہ تر رکھتا ہے..... نہیں بھیڑ کی طرح.....“

جب رون کی بکواس سن سن کر ہیری سے نہ رہا گیا تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔ پروفیسر ٹراویلنی نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا اور ان کی میز کے پاس آ گئیں۔

”مجھے دیکھنے دو بچے!“ انہوں نے رون کو جھپڑ کتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے ہیری کی پیالی چھین لی۔ سب طلباء نہایت خاموشی سے دیکھنے لگے۔ پروفیسر ٹراویلنی نے چائے کی پیالی کو گھوڑ کر دیکھا اور پھر وہ اسے گھٹری کی سوئیوں کی مانند گھما نے لگیں۔

”اوہ عقاب!..... میرے بچے! تمہارا کوئی دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہے۔“

”لیکن یہ بات تو سمجھی لوگ جانتے ہیں۔“ ہر ماں نے زوردار لمحے میں کہا۔ پروفیسر ٹراویلنی نے اسے گھوڑ کر دیکھا۔

”ہیری اور تم جانتے ہو کہ کون؟“ کے بارے میں سمجھی لوگ جانتے ہیں۔“ ہر ماں بولی۔

ہیری اور رون نے اسے حیرت اور توصیف کے ملے جلے جذبات سے دیکھا۔ انہوں نے پہلے کبھی ہر ماں کی کوئی بھی استاد سے اس طرح بولتے نہیں سنا تھا۔ پروفیسر ٹراویلنی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی موٹی موٹی آنکھیں ہیری کی پیالی میں دھنسا دیں اور بدستور اسے گھوڑتی رہیں۔

”اجماع..... یعنی حملہ! اوہ اوہ..... اس پیالی کیلئے پیش گوئی نحودت سے خالی نہیں ہے۔“

”لیکن مجھے تو یہ کھلاڑی کا ہیئت لگتا ہے پروفیسر؟“ رون نے بڑا کر کہا۔

”ہیئت نہیں کھو پڑی..... تمہارے راستے میں خطرہ ہے میرے بچے!“

ہر ماں کے علاوہ کلاس کے سبھی بچے پروفیسر ٹراویلنی کی عجیب و غریب باتوں کو سن کر مبہوت بیٹھے ہوئے ان کی صورت کے اتار چڑھا دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ میں پکڑی پیالی کو مزید گھما یا اور انہوں نے ایک آہ بھری اور پھر اچانک ان کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

اسی لمحے ایک اور پیالی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی کیونکہ نیول نے اپنی دوسری پیالی بھی توڑ دی تھی۔ پروفیسر ٹراویلنی ایک خالی کرسی پر ڈنڈھاں ہو کر گر پڑی۔ ان کا ایک ہاتھ ان کے دل پر تھا اور ان کی آنکھیں بند تھیں.....

”میرے پیارے بچے..... بچارے پیارے بچے..... نہیں! چپ رہنا ہی زیادہ بہتر ہے..... نہیں! مجھ سے مت پوچھنا.....“

”اس کپ میں ایسا کیا ہے پروفیسر؟“ ڈین تھامس نے جلدی سے پوچھا۔ تمام طلباء اپنی جگہوں پر کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

92

اب دھیرے دھیرے ہیری اور رون کی میز کے گرد جمع ہو رہے تھے تاکہ وہ پروفیسر ٹراویلنی کی کرسی کے پاس موجود ہیری کے کپ کے اندر جھانک سکیں۔

”میرے بچے!“ پروفیسر ٹراویلنی کی بڑی بڑی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ ”تمہاری پیالی میں چنگال ہے۔“

”کیا ہے.....؟“ ہیری نے چونک کر پوچھا۔ وہ اس کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے علاوہ کئی اور لوگ بھی اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے۔ ڈین تھامس نے اس کی طرف دیکھ کر اپنے کندھے اچکائے اور لیونڈر براؤن کے چہرے پر الجھن دکھائی دی۔ لیکن باقی سب بچوں نے دہشت میں اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے تھے۔

”چنگال.....میرے بچے چنگال.....!“ پروفیسر ٹراویلنی نے چیختے ہوئے کہا جو اس بات پر حیران تھی کہ ہیری اس کا مطلب تک نہیں جانتا تھا۔ ”دیوقامت.....آسمی کتا.....جو قبرستانوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ میرے بچے! یہ ایک منحوس شگون ہے.....سب سے برا اور ڈراؤنا شگون ہے.....موت کی پیشین گوئی!“

ہیری کے پیٹ میں احتل پتھل سی ہونے لگی۔ فلوریش اینڈ بلوس کی دوکان میں موت کی خوستیں نامی کتاب کا سرورق والا سیاہ کتا.....منگولیا کریسٹ میں اندھیرے میں دکھائی دینے والا سیاہ کتا.....اب تو لیونڈر براؤن نے بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ سبھی ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے.....صرف ہر ماں کو چھوڑ کر..... ہر ماں کی اٹھ کر پروفیسر ٹراویلنی کی کرسی کے عقب میں جا کھڑی ہوئی اور اس نے سپاٹ لجھے میں کہا۔

”مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ جو چیز پیالی میں دکھائی دے رہی ہے، کسی بھی طرح سے چنگال سے ملتی جلتی ہے۔“

پروفیسر ٹراویلنی نے ہر ماں کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا۔

”معاف کرنا میری بچی!.....تمہاری مستقبل میں جھانکنے والی آنکھ کسی بیماری کا شکار لگتی ہے اور تمہارے اندر مستقبل بینی کے اسراروں کو زیر کرنے کی صلاحیت بھی بہت کم ہے۔“

سمیں فنی گن اپنے سر کو ایک طرف سے دوسری طرف نفی میں ہلانے لگا۔ اس نے اپنی آنکھیں لگ بھگ بند کرتے ہوئے کہا۔

”ایسا لگتا ہے کہ یہ چنگال جیسا دکھائی دیتا ہے۔“ پھر اس نے بائیں طرف جھانکتے ہوئے کہا۔ ”لیکن یہاں سے یہ گدھے کی طرح بھی دکھائی دیتا ہے۔“

”آپ لوگ یہ فیصلہ کب تک کر لیں گے کہ میں مرنے والا ہوں یا نہیں؟“ ہیری نے تیز لجھے میں کہا۔ پھر وہ اپنے الفاظ سن کر خود ہی حیرت میں بستلا ہو گیا۔ اب کوئی بھی اس کی طرف نہیں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

”میرا خیال ہے کہ آج کی پڑھائی یہیں پر ختم کر دینا چاہئے۔“ پروفیسر ٹراویلنی نے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”ہاں!.....اپنا سامان صحیح جگہ پر رکھ دو۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

نہایت خاموشی میں پوری کلاس نے اپنی اپنی چائے کی پیالیاں دیواروں پر لگی ہوئی الماریوں میں رکھنا شروع کر دیئے۔ اپنی کتابیں اپنے بستوں میں رکھیں اور انہیں بند کر کے چلنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ کوئی بھی ہیری سے نظریں نہیں ملا پار ہاتھ تھی کہ رون بھی اس سے نظریں چرار ہاتھا۔

پروفیسر ٹراویلینی نے دھیمے لبھے میں کہا۔ ”دوبارہ ملنے تک آپ لوگوں کی قسمت اچھی رہے۔ اور تم بیٹھے!“ انہوں نے نیول کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ ”تم اگلی کلاس میں دیر سے آؤ گے۔ اس لئے زیادہ محنت کرنا تاکہ تمہاری پڑھائی پوری ہو جائے۔“

ہیری، رون اور ہر ماہنی، پروفیسر ٹراویلینی کی سیڑھی سے نیچے اترے اور پروفیسر میک گوناگل کی کلاس کی طرف چل دیئے۔ وہاں انہیں جادوئی تغیرات کی تعلیم دی جاتی تھی یعنی ایک شکل سے خود کو دوسری صورت میں بدل لینے کافی۔ ان کے کمرہ جماعت کو تلاش کرنے میں ان کا اتنا وقت لگا کہ وہ خود پریشان ہو گئے۔ اس سے کم وقت میں تو انہوں نے علم جوش کا کمرہ جماعت ڈھونڈ لیا تھا۔ بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح وقت پر ہی پہنچ گئے تھے۔

ہیری نے بیٹھنے کیلئے کلاس میں سب سے پچھے کی نشست کا انتخاب کیا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ بہت ہی چمکدار سپاٹ لائٹ میں بیٹھا ہوا ہے۔ پوری کلاس اس کی طرف چوری دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی بھی پل مر سکتا ہو۔ اس نے بالکل نہیں سنا کہ پروفیسر میک گوناگل بھیں بدل چوہائی جادوگر، (ایسے انسان جو روپ بدل کر جانور بن سکتے ہیں) کے بارے میں کیا سمجھایا تھا؟ اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ پروفیسر میک گوناگل پوری کلاس کی نظروں کے سامنے روپ بدل کر ایک دھاری دار بلی میں بدل گئیں۔ جس کی آنکھوں کے چاروں طرف عینک کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔

”تم لوگوں کو آج کیا ہو گیا ہے؟“ پروفیسر میک گوناگل نے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آتے ہوئے کہا۔ وہ سب کو ابھی ہوئی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ ”ویسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے لیکن یہ پہلی بار ہوا ہے کہ جب میرے روپ بدل کر بلی بننے پر کلاس کے بچوں نے تالیاں نہیں بجائیں۔“

سب کے سر ایک بار پھر ہیری کی طرف گھوم گئے لیکن کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ آخر کار ہر ماہنی نے ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔ ”پروفیسر! ہم ابھی ابھی علم جوش کی پہلی کلاس سے آرہے ہیں۔ ہم نے آج چائے کی پتوں سے مستقبل بینی کے فن کا پہلا سبق پڑھا ہے اور.....“

”اوہ..... تو یہ بات ہے!“ پروفیسر میک گوناگل نے اچانک تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”اس سے آگے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے مس گرینجر! مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ اس سال تم میں سے کون مرنے والا ہے.....؟“

تمام نیچے تعجب بھری اور معنی خیز نظروں سے پروفیسر میک گوناگل کو گھورنے لگے۔

”میں..... پروفیسر!“ ہیری نے بالآخر کمرے کے سکوت کو توڑا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

94

”اچھا!“ پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو اپنی منکے دار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تو تمہیں یہ جان لینا چاہئے پوٹر! پروفیسر سبیل ٹراؤ لینی جب سے اس سکول میں آئی ہے تب سے وہ ہر سال کسی ایک طالب علم کے مرنے کی پیشیں گوئی کر رہی ہے۔ اب تک ان میں سے کوئی بھی مرا ہے۔ کسی نئی کلاس کا استقبال کرتے وقت موت کی بد شکونیاں دیکھنا اس کا پسندیدہ شوق ہے۔ میں اپنے ہم پیشہ اساتذہ کی برائی نہیں کرتی ہوں ورنہ.....“ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بات کو روکا اور پھر بولیں۔ ”علم جوش جادو کا سب سے کمزور شاخوں میں سے ایک تو ہم اتنی مضمون ہے جس میں اندیشے، قیاس اور بے عمل بننے کی تلقین ملتی ہے۔ میں تم لوگوں سے یہ بات بالکل بھی نہیں چھپاؤں گی کہ مجھ سے علم جوش کے فنون بالکل برداشت نہیں ہوتے ہیں۔ سچے جوشی بہت کم ہوتے ہیں اور پھر پروفیسر ٹراؤ لینی.....“

وہ ایک بار پھر ٹھہریں اور اس کے بعد بھاری لبجے میں بولیں۔ ”تم مجھے اچھی حالت میں دکھائی دے رہے ہو پوٹر! اس لئے معاف کرنا، میں تمہارے ساتھ ہوم ورک میں کسی قسم کی نرمی نہیں برتاؤ گی۔ میں تمہیں بھر پور یقین دلاتی ہوں کہ اگر تم مر جاؤ تو تمہیں ہوم ورک کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔“

اس پر ہر ماںی زور سے نہس پڑی۔ ہیری کو بھی تھوڑا کسی قدر اچھا محسوس ہوا۔ پروفیسر ٹراؤ لینی کے کلاس روم کی دھیمی سرخ روشنی، دماغ چکر ادینے والا بد بودار دھواں اور چائے کی پتیوں سے گھبراانا اب اسے جماقت لگ رہا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ کلاس کے پیشتر بچوں کو اب بھی یقین نہیں ہوا تھا۔ رون اب بھی پریشان دکھائی دے رہا تھا اور یونڈر براؤن سرگوشی کے انداز میں بولی۔

”تم نے دیکھانیوں کی پیالی تو ٹوٹ گئی تھی نا!“

جادوئی تغیرات کی کلاس ختم ہونے کے بعد وہ دوپھر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جانے والی بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ ”رون! خوش ہو جاؤ۔“ ہر ماںی نے اس کی طرف گوشٹ کی کڑاہی سر کاتے ہوئے کہا۔ ”تم نے سن لیا کہ پروفیسر میک گوناگل نے کیا کہا تھا۔“

رون نے اپنی پلیٹ میں گوشٹ ڈالا اور اپنا کانٹا اٹھا لیکن اس نے ابھی کھانا شروع نہیں کیا تھا۔

”ہیری!“ وہ دھمکے آواز میں نہایت سنجیدگی سے بولا۔ ”تم نے کہیں کوئی بڑا ساسیاہ کتا تو نہیں دیکھا ہے.....“

”ہاں دیکھا ہے!“ ہیری نے سپاٹ لبجے میں کہا۔ ”اس رات کو جب میں ڈرسلی خاندان کے گھر کولات مار کر نکلا تھا.....“

رون کے ہاتھ سے کانٹا چھننا کے کی آواز کے ساتھ گر گیا۔

”شاید کوئی آوارہ کتا ہوگا۔“ ہر ماںی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

رون نے ہر ماںی کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

”ہر ماںی!“ وہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولا۔ ”اگر ہیری نے واقعی چنگال کو دیکھا ہے تو یہ..... یہ بہت ہی منحوس بات ہے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

میرے میرے انکل بیوس نے چنگال کو دیکھا تھا اور اور وہ چوبیس گھنٹوں میں ہی مر گئے تھے ”
”یہ اتفاق بھی تو ہو سکتا ہے۔“ ہر ماں نے کدو کا جوں گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”تم جانتی ہی نہیں کہ تم کس بارے میں بکواس کر رہی ہو۔“ رون کو واقعی اس کی ڈھنٹائی پر غصہ آ رہا تھا۔ ”چنگال سے زیادہ جادوگر اتنے زیادہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ ان کی جان ہی انکل جاتی ہے۔“

”تم نے صحیح کہا!“ ہر ماں نے لاپرواٹی سے بال جھٹکے ہوئے کہا۔ ”وہ چنگال کو دیکھتے ہیں اور دہشت کے باعث جا بحق ہو جاتے ہیں۔ چنگال کوئی بدشگونی تو نہ ہوئی نا۔ موت کی اصل وجہ تو دہشت ہوئی۔ ہیری اب تک ہمارے ساتھ اسی لئے ہے کہ وہ اتنا احمق نہیں ہے کہ چنگال کو دیکھ کر دہشت میں آ جائے۔ اچھا تمہیں اگر دقت نہ ہو تو اب میں تھوڑی تی پڑھائی کر لوں“

رون نے منہ بسور کر ہر ماں کی طرف دیکھا۔ ہر ماں نے اپنے بستے کھول کر اس میں سے جادوئی علم الاعداد کی نئی کتاب نکالی اور اسے جوں کے جگ کے ساتھ لٹکا کر پڑھنے لگی۔

”مجھے علم جوش تھوڑا سانا قابل بھروسہ قسم کا مضمون لگتا ہے۔“ اس نے کتاب کے صفحات میں کچھ تلاش کرتے ہوئے کہا۔
”میرے خیال سے یہ بہت انکل پچھو جیسا کام ہے۔“

”اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ اس پیاسی میں چنگال ہی کی شبیہ تھی۔“ رون نے گرم لبج میں کہا۔

”جب تم ہیری سے بتیں کر رہے تھے کہ یہ بھیرتھی تب تو تمہیں اتنا یقین نہیں تھا۔“ ہر ماں نے سرد لبج میں کہا۔

”پروفیسر ٹراویلنی نے کہا تھا کہ تم میں علم جوش سیکھنے اور مستقبل میں جھانکنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ تم کسی مضمون میں ڈوبی رہو، یہ تم سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔“

اس نے ہر ماں کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ اس نے اپنی جادوئی علم الاعداد کی کتاب کو میز پر اتنی زور سے پٹا کہ گوشت اور گاجر کے ٹکڑے ہر طرف اڑ کر بکھر گئے۔

”اگر علم جوش میں مہارت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے چائے کی پتیوں میں موت کی بدشگونیاں دیکھنے کی ادا کاری کرنا ہوگی تو مجھے لگتا ہے کہ میں زیادہ دریتک اس مضمون کو جاری نہیں رکھ پاؤں گی۔ جادوئی علم الاعداد کی کلاس کے مقابلے میں علم جوش کی کلاس نہایت بکواس اور بیہودہ تھی۔“ اس نے جھپٹ کر اپنا بستہ سمیٹا اور چل دی۔

رون اس کے عقب میں محض گھورتا رہ گیا۔

”تم نے سنا وہ کیا کہہ کر گئی؟“ رون نے تجھ بھری آواز میں ہیری سے کہا۔ ”جادوئی علم الاعداد کی کلاس میں تو وہ ابھی تک گئی نہیں ہے“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

دوپھر کے لکھانے سے فارغ ہو کر ہیری جب سکول کی عمارت سے باہر نکلا تو اس کا چہرہ بے حد کھلا ہوا تھا۔ کل کی بارش اب بند ہو چکی تھی۔ آسمان بالکل صاف اور ہلکے بھورے رنگ کا دکھائی دے رہا تھا۔ ملامم اور چکنی گھاس میں ابھی تک نمی باقی تھی۔ ایسے دلکش ماحول میں وہ جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال والی اپنی پہلی کلاس میں شامل ہونے کیلئے چل دیا۔

رون اور ہر ماہنی ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کر رہے تھے۔ ہیری بھی بنا کچھ بولے ان کے ہمراہ چلتا رہا۔ پھر وہ تاریک جنگل کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہاں ہیگرڈ کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی۔ وہ سکول کی قریبی سرسبز ہلان کو عبور کر کے نیچے اترے اور جو نہیں وہ اس جگہ پہنچے جہاں کلاس کے بچے موجود تھے تو انہیں وہاں تین لوگوں کی جانی پہچانی پشتیں دکھائی دیں۔ وہ انہیں دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ اس کلاس میں انہیں سلے درن کے ساتھ مل کر مشترکہ پڑھائی کرنا ہوگی۔ ملغوائے اوپھے انداز میں کلکاریاں بھرتا ہو اپنے چھوٹوں کریب اور گول کے ساتھ با تین کر رہا تھا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ وہ وہاں کس بارے میں گفتگو کر رہے ہوں گے؟

ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے دروازے پر ہی طباء کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ حسب معمول اپنا چھوندر والا اور کوت پہنے ہوئے تھا۔ فنگ نامی کتاب کے پاس ہی تھا۔ ہیگرڈ پڑھائی شروع کرنے کیلئے کسی قدر بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

طباء کے پاس پہنچنے پر ہیگرڈ پر جوش انداز میں بولا۔ ”چلو آگے بڑھو! تم لوگوں کے لئے آج بہت ہی مزیدار سبق ہے..... بہت عمدہ اور دلچسپ سبق!..... سب لوگ آچکے ہیں؟ تو ٹھیک ہے اب سب ہمارے پیچھے پیچھے آؤ.....“

ایک لمحہ کیلئے تو ہیری پر خوف غالب ہو گیا، اس نے سوچا کہ ہیگرڈ انہیں تاریک جنگل میں لے جا رہا ہو۔ تاریک جنگل میں جانے کے اتنے تلخ تجربے ہیری کو ہو چکے تھے کہ وہ اس کے تصور سے بھی لرز نہ لگتا تھا۔ اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ کبھی بھی تاریک جنگل میں نہیں جائے گا۔ بہر کیف ہیگرڈ انہیں اپنے ہمراہ درختوں کے جھنڈ کے قریب لے گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ ایک قسم کے باڑے کے باہر پہنچ چکے تھے، جس کے چاروں طرف لکڑی کی باڑھ لگائی گئی تھی..... لیکن اس باڑے میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔

”سب لوگ لکڑی کی باڑھ کے چاروں طرف کھڑے ہو جاؤ۔“ اس نے تیزی سے کہا۔ ”ٹھیک ہے..... دھیان سے دیکھنا۔

سب سے پہلے تو اپنی کتاب کو کھلوو۔“

”مگر کیسے.....؟“ ڈریکو ملغوائے کی سہمی ہوئی آواز گونجی۔

”کیا.....؟“ ہیگرڈ حیرت سے بولا۔

”ہم اپنی کتابیں کیسے کھولیں؟“ ملغوائے نے دوبارہ پوچھا۔ اس نے بھی انک عفریتوں کی خوفناک کتاب باہر نکالی جسے اس نے رسی سے باندھ رکھا تھا۔ باقی سب لوگوں نے بھی اپنی کتابیں باہر نکالیں۔ کچھ بچوں نے تو ہیری کی طرح اپنی کتاب کو چڑھی بیٹھ سے باندھ رکھا تھا اور باقی بچوں نے انہیں تنگ بستے میں گھسار رکھا تھا یا پھر بڑی چیٹکیوں سے بند کر رکھا تھا۔

”کیا کوئی بھی..... کوئی بھی اپنی کتاب کھول نہیں پایا؟“ ہیگرڈ نے ناراضگی سے کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

پوری کلاس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

”تمہیں انہیں پچکارنا چاہئے تھا۔“ ہیگرڈ نے کہا جیسے یہ دنیا کی سب سے عمدہ چیز ہو۔ ”دیکھو!.....“ اس نے ہر ماں کی کتاب لی اور اس پر لگی سپلوٹیپ کو ہٹا دیا۔ کتاب نے کاٹنے کی کوشش کی لیکن ہیگرڈ نے اس کی پشت پر اپنی انگلی پھیری۔ کتاب پہلے تو کانپ گئی اور پھر پر سکون ہو کر اس کے ہاتھوں میں کھل گئی۔

”ارے واہ!..... ہم لوگ بھی کتنے احمق تھے۔“ ملفوائے نے ہنسی اڑانے والے انداز میں کہا۔ ”ہمیں کتاب کو پچکارنا چاہئے تھا۔ ہمیں یہ اندازہ لگالینا چاہئے تھا.....“

”ہم نے ہم نے سوچا کہ وہ مزیدار ہے۔“ ہیگرڈ نے ہر ماں سے کہا۔

”اوہ!..... بہت مزیدار ہیں۔“ ملفوائے منہ بگاڑ کر بولا۔ ”جو کتابیں ہمارے ہاتھ کاٹنے کی کوشش کریں وہ بہت مزیدار ہی تو ہوتی ہیں.....“

”چپ رہو ملفوائے!“ ہیری نے دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا۔ ہیگرڈ کسی قدر دلبرا داشتہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کی کوشش تھی کہ ہیگرڈ کی پہلی کلاس میں کسی قسم کی بد مزگی نہ پیدا ہو۔

”تو پھر ٹھیک ہے!“ ہیگرڈ بولا جس کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ ”..... تو تم لوگوں نے کتابیں نکال لی ہیں اور اب تمہیں جادوئی مخلوقات کی ضرورت ہے۔ ہے نا!..... تواب ہم جا کر انہیں یہاں لاتے ہیں۔ تھوڑی دیرا نظر کرو۔“

وہ تیز تیز ڈگ بھرتا ہوا تاریک جنگل کی گہرائیوں میں نظروں سے او جھل ہو گیا۔ ملفوائے نے زور سے کہا۔

”اوہ میرے خدا!..... یہ سکول تواب بر باد ہو گیا ہے۔ وہ جنگلی آدمی اب پڑھانے لگا ہے۔ جب میں اپنے ڈیڈ کو یہ سب بتاؤں گا تو انہیں تو دل کا دورہ پڑ جائے گا۔“

”چپ رہو ملفوائے!“ ہیری نے ایک بار پھر اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

”خبردار پوٹر.....! تمہارے پیچھے روح کھڑر ہے۔“

”اوووں اوووں.....“ لیونڈر براؤن باڑھ کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے چھپی۔

ایک درجن کے قریب جادوئی جانوران کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری نے آج تک اس قدر عجیب و غریب جانور کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ان کے جسم، پچھلے کھر اور دم گھوڑے کی طرح تھیں لیکن ان کے اگلے پنجے، پنکھا اور سر بالکل عقاب جیسا تھا۔ ان کی نو کیلی چونچیں تیز دھار خنجر کی طرح تھیں اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں چمکدار اور نارنجی رنگ کی تھیں۔ ان کے اگلے پیروں کے پنجے آدھ فٹ تک لمبے تھے اور وہ نہایت خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب کے گلے میں چڑے کے پٹے پڑے ہوئے تھے جو ایک بڑی زنجیر سے بند ہے ہوئے تھے۔ ہیگرڈ نے ان سب کی زنجیروں کو اپنے قوی الجثہ ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا۔ وہ ان عجیب الخلق ت

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

جانوروں کے عقب میں باڑے میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔

”وہاں چلو!“ ہیگر ڈنے زنجیروں کو ہلاتے ہوئے جانوروں کو اس باڑھ کے اندر دھکیلتے ہوئے کہا۔ باڑھ کی بیرونی طرف طلباً گھیراڑا لے کھڑے حیرت بھری نگاہوں سے ان جانوروں کو دیکھ رہے تھے۔ ہیگر ڈبڑے کے احاطے میں داخل ہوا اور ایک ایک کر کے ان سب جانوروں کو ایک دوسرے سے الگ فاصلے پر باندھنے لگا۔ باڑھ کے قریب کھڑے سب بچے ایک ایک قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔

”قشنگر.....!“ ہیگر ڈنے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا اور اس نے ان کی طرف ہاتھ ہلا کر کہا۔ ”کیوں خوبصورت ہیں نا؟“ ہیری ہیگر ڈنے کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا۔ آدھے گھوڑے اور آدھے عقاب قشنگر کو دیکھنا بھلا لگتا تھا۔ اس کی چمکتی ملامت کا حال اور بالائی دھڑ پر موجود پروں سے لیکر بالوں تک ہر چیز خوبصورت تھی۔ سبھی قشنگر الگ الگ رنگوں کے تھے۔ بھورے، گلابی، سرخ، سیاہ کالے اور سرمتی۔

ہیگر ڈنے اپنے ہاتھ مسلتے اور مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اس کے پاس کون جانا چاہے گا؟“ ایسا دکھائی دیا کہ جیسے طلباً میں سے یہ کام کرنے کیلئے کوئی بھی تیار نہیں تھا۔ بہر حال ہیری، رون اور ہر ماں تی بے خوفی سے باڑھ کے مزید زدیک چلے آئے۔

”اوہ ہاں!.....“ قشنگروں کے بارے میں تم لوگوں کو سب سے پہلی بات یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ وہ بے حد حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ ہیگر ڈنے ٹھنڈے لبجے میں کہا۔ ”قشنگر بہت جلدی، ہی برآمان جاتے ہیں۔ کبھی ان کا تمسخ نہیں اڑانا چاہئے اور نہ ہی ان سے پنگالینے کی کوشش کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنا ممکن ہے کہ یہ آپ کی زندگی کی آخری غلطی ثابت ہو۔“

ملفوائے، کریب اور گول ہیگر ڈنے کی باتیں بالکل نہیں سن رہے تھے۔ وہ باہمی گپ شپ میں مشغول دکھائی دیئے۔ ہیری کو جانے کیوں ایسا احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی ایسی سازش کے تانے بانے میں مشغول ہیں جس سے کلاس کے ماحول کو بگاڑا جاسکے۔

”ہمیشہ..... قشنگروں کی جانب سے پہل کا انتظار کرنا چاہئے۔“ ہیگر ڈنے بات جاری رکھی۔ ”یہ بنیادی اصول ہے کہ اس کے پاس جا کر سرجھ کاڑا اور پھر انتظار کرو۔ اگر وہ بھی سرجھ کا دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمہیں خود کو چھو نے کی اجازت دے دی ہے۔ اگر وہ سرنہ جھکا میں تو جلدی سے پیچھے ہٹ جانا چاہئے کیونکہ اس کے پنجوں سے بے حد نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔“ ہیگر ڈنے سب کے پیچھوں کو بغور دیکھا۔

”ٹھیک ہے..... تو پہلے کون جانا چاہتا ہے؟“

یہ سن کر کلاس کے تمام بچے تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہیری، رون اور ہر ماں تی کے دل میں خوف کا کھٹکا پیدا ہونے لگا۔ قشنگر اب اپنے خونخوار سروں کو بڑی طرح ہلا رہے تھے اور کئی ایک تو اپنے ادھیڑ دینے والے پنجوں کو ہوا میں لہرا کر متنه کر

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

رہے تھے۔ انہیں زنجیروں میں بندھا رہنا شاید اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

”کوئی بھی نہیں.....“ ہمیگر ڈنے مایوسی بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

”میں یہ کام کروں گا.....!“ ہیری سے ندر ہا گیا اور فوراً بول پڑا۔

اس کے عقب میں تیزی سے سانس کھینچنے کی آواز سنائی دی۔ لیونڈر اور پاروتی سرگوشی کے انداز میں بولیں۔ ”اوہ نہیں.....

ہیری! اپنی چائے کی پتیوں کی پیشین گوئی کو یاد کرو۔“

ہیری نے ان کی بات کو نظر انداز کر دیا اور پھر وہ مضبوطی سے قدم جماتا ہوا باڑھ کا جنگلا عبور کر کے احاطے میں پہنچ گیا۔

”شabaش ہیری!.....“ ہمیگر ڈنے جو شیلی آواز میں کہا۔ ”تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بک بیک کے ساتھ تمہاری کیسی دوستی چھنتی ہے.....؟“

اس نے ایک زنجیر کھول دی۔ بھورے رنگ کے ایک قشنگر کو دوسرے قشنگر سے الگ کیا اور اس کے گلے میں پڑا چڑے کا پٹا بھی اتار دیا۔ باڑھ کے دوسری طرف کھڑے بچوں کی سانسیں تک رک گئی تھیں، وہ خوف اور تجسس کے ملے جلے جذبات سے احاطے کا منظر دیکھ رہے تھے۔ ملعووئے کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی، اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔

”آرام سے ہیری!“ ہمیگر ڈنے اطمینان بھرے لبھے میں کہا۔ ”اس سے نظر ملا و اور کوشش کرو کہ پلکیں کم سے کم جھپکاؤ۔ زیادہ پلکیں جھپکانے سے قشنگر تم پر بھروسہ نہیں کرے گا۔“

ہیری نے بک بیک کے مقابل پہنچ کر اس نے نظریں ملائیں۔ اس کی آنکھوں میں پلکیں نہ جھپکانے کے باعث آنسو آنے لگے مگر اس نے پلکیں نہیں جھپکائیں۔ بک بیک نے یکا یک اپنا سر گھما یا اور اپنی خونخوار آنکھوں سے ہیری کو گھورنے لگا۔

”یہ ہوئی نبات.....!“ ہمیگر ڈنے جو شیلے لبھے میں بولا۔ ”اب اپنا سر جھکاؤ۔“

ہیری بک بیک کے سامنے اپنی گردن کا پچھلا حصہ کھلانہیں چھوڑنا چاہتا تھا لیکن اس نے ویسا ہی کیا جیسے ہمیگر ڈنے ہدایات دی تھیں۔ اس نے تھوڑا سر جھکایا اور پھر کنکھیوں سے اوپر دیکھا۔

قشنگر اب بھی اکٹا کسی حرکت کے بغیر ہیری کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

”اوہ!“ ہمیگر ڈنے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے..... اب پیچھے ہٹ جاؤ ہیری! آرام سے.....“

لیکن اسی لمحے ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد تعجب ہوا کہ قشنگر اچانک اپنے پڑی دار گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ یہ سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ واقعی جھک گیا ہے۔

”شabaش ہیری!“ ہمیگر ڈنے خوشی سے جھومتے ہوئے بولا۔ ”ٹھیک ہے..... اب تم اسے چھو سکتے ہو۔ چلو آگے بڑھو..... اور اس کی

چونچ کو پیار سے سہلاؤ۔“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

100

ہیری کا خیال تھا کہ اس سے زیادہ بہتر یہ انعام ہوتا کہ ہیگرڈ اسے پچھے ہٹ کر احاطے سے نکل جانے کی ہدایت کرتا۔ بہر کیف وہ قشنگر کی طرف دھیئے دھیئے انداز میں قدم بڑھانے لگا اور اس نے ڈرتے ڈرتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اگلے لمحے میں ہیری قشنگر کی چونچ کو تھپتھپا رہا تھا۔ قشنگر کو ہیری کا ایسا کرنا اچھا لگا اسی لئے اس نے سستی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ شاید اس میں لذت محسوس ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر کلاس کے تمام طلباء نے ہیری کیلئے تالیاں بجائیں۔ ملغوائے، کریب اور گول صرف ایسے تھے جو تالیاں بجانے کے بجائے حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔ ان کے چہروں پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

”تو پھر ٹھیک ہے ہیری!“ ہیگرڈ نے پر سکون انداز میں کہا۔ ”ہمیں لگتا ہے کہ اب یہ تمہیں اپنی سواری کرنے کی بخوبی اجازت دے دے گا۔“

ہیری نے تو ایسا خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اسے بہاری ڈنڈے پر تو اڑنے کی عادت تھی مگر اندازہ تھا کہ قشنگر کی سواری کچھ الگ ہی فتح کی ثابت ہو گی۔

”تم اس کی پشت پر بیٹھ جاؤ.....“ ہیگرڈ نے کہا۔ ”پروں والے جوڑ کے ٹھیک پچھے۔ اور دھیان رہے کہ اس کا کوئی بھی پنکھ مت کھینچنا۔ اسے یہ اچھا نہیں لگے گا.....“

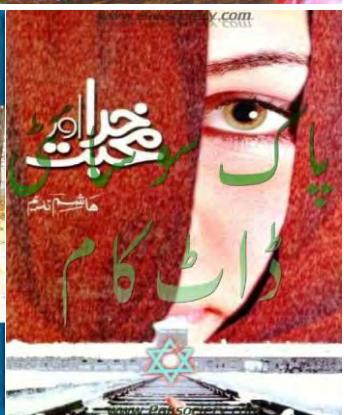
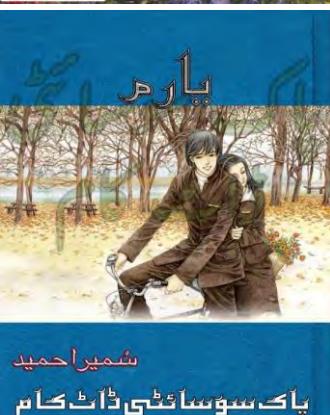
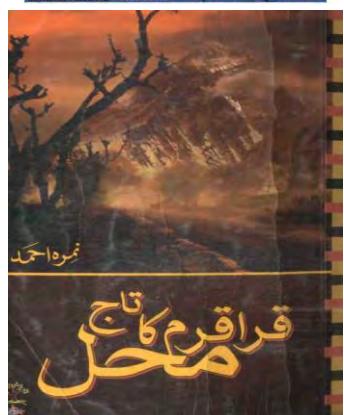
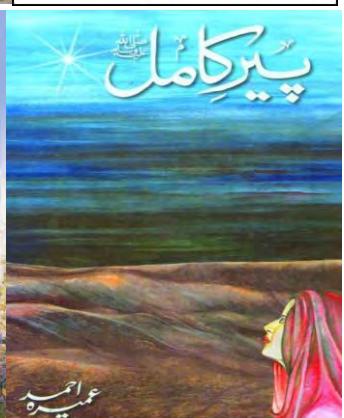
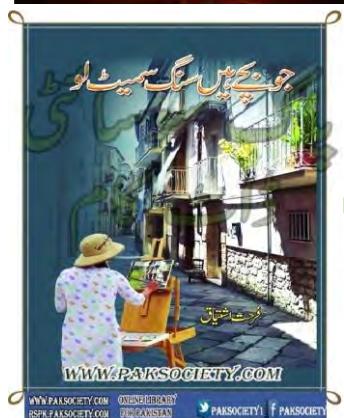
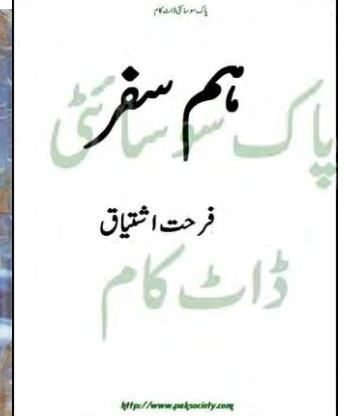
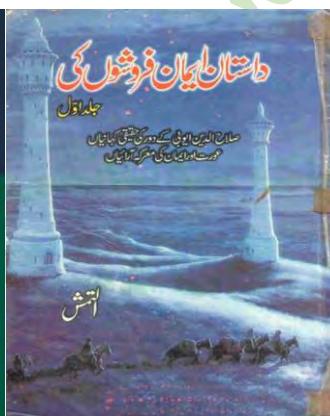
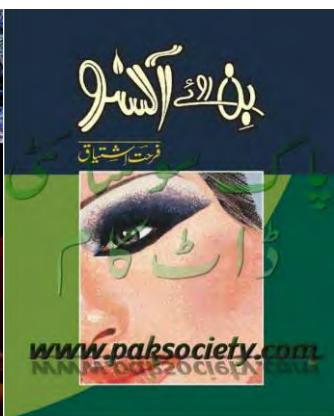
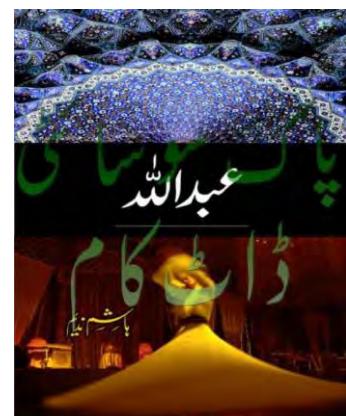
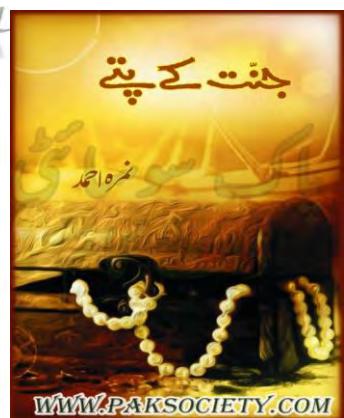
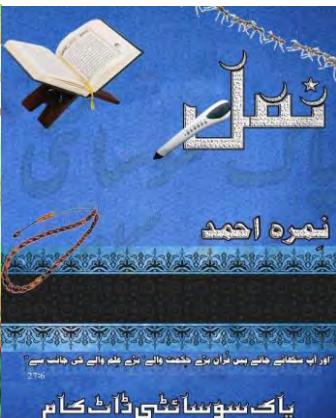
ہیری نے بک بیک کے پر کے اوپر اپنا پیر کھا اور اس کی پشت پر سوار ہو گیا۔ بک بیک یکدم کھڑا ہو گیا۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کہاں سے پکڑے؟ کیونکہ اس کے سامنے کی ہر چیز اس کے پروں میں ڈھکی ہوئی تھی۔

”چلو..... آگے بڑھو.....“ ہیگرڈ نے قشنگر کے پیٹھ پر دھول جمائی۔

اچانک بک بیک کسی اطلاع کے بغیر ہی اپنے دونوں بارہ فٹ لمبے پرکھوں کر پھٹ پھٹرانے لگا۔ آسمان میں اڑنے سے پہلے اسے صرف اتنا موقع ملا کہ وہ قشنگر کی گردن کو اپنے بازوؤں کے حصار میں دبوچ سکے۔ یہ اڑان بہاری ڈنڈے جیسی تو بالکل نہیں تھی اور ہیری خوب جانتا تھا کہ اسے کون سی اڑان زیادہ پسند تھی۔ قشنگر کے پاس کے دونوں طرف پھٹ پھٹار ہے تھے اور اسے اس اڑان میں تو بالکل بھی مزہ نہیں آ رہا تھا۔ جب قشنگر کے پر ہیری کے پیروں پر پڑتے تھے تو اسے لگتا تھا کہ وہ نیچے گرنے والا ہے۔ چمکدار اور ملامم کھال پر اس کی انگلیاں پھسل پھسل جا رہی تھیں۔ وہ قشنگر کے کھال پر زیادہ مضبوط گرفت جمانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ نہیں ۲۰۰۰ کی اطمینان بخش سواری کے بجائے وہ قشنگر پر آگے پیچھے ڈول رہا تھا۔ جب قشنگر کی پیٹھ پروں کے ساتھ اوپر اٹھتی تھی اور پھر نیچے گرتی تھی تو ہیری بھی اوپر نیچے ہونے لگتا تھا۔

قشنگر نے بڑے کے گرد ایک فضائی چکر لگایا اور پھر وہ واپس زمین کی طرف پرواہ کرنے لگا۔ ہیری کو اسی بات کا دھڑ کا لگا ہوا تھا۔ جب قشنگر کی چکنی ملامم گردن نیچے کی جانب جھکنے لگی تو وہ زور لگا کر پیچھے جھک گیا۔ اسے اندر یہ تھا کہ وہ اس کی چونچ پر سے ہوتا نیچے گر جائے گا۔ بالآخر قشنگر کے چاروں پیروں میں کے ساتھ ٹکرائے تو ہیری کے جسم کو زبردست جھٹکا لگا۔ کسی طرح وہ قشنگر کی پشت پر بیٹھے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آن ٹائم بیسٹ سیلرز:-



رنہنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔

”بہت اعلیٰ ہیری!“ ہیگر ڈچہکتا ہوا گرجا۔ اس وقت ملفوائے، کریب اور گول کے علاوہ سبھی بچوں نے خوب جم کرتا لیاں بجائی تھیں۔ ”ٹھیک ہے..... اور کون یہ کرنا چاہے گا؟“

ہیری کی کامیابی سے باقی تمام طلباء میں ہمت پیدا ہو چکی تھی۔ وہ بھی باڑے کے احاطے میں داخل ہونے لگے۔ ہیگر ڈاک کے بعد ایک قشنگروں کی زنجیریں کھولتا چلا گیا۔ جلد ہی پورے باڑے میں طلباء اور طالبات گھبراۓ ہوئے انداز میں سر جھکاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ نیول بار بار اپنے قشنگر کے سامنے سے بھاگ نکلتا تھا جو کسی بھی طرح اپنے گھٹنے اس کے سامنے جھکانے کو تیار دکھائی نہیں دیتا تھا۔ رون اور ہر ماں نے ہیری کی آنکھوں کے سامنے ایک سرخ قشنگر پر قسمت آزمائی کی تھی۔

ملفوائے، کریب اور گول نے اپنے لئے بک بیک کو ہی منتخب کیا تھا۔ اس نے ملفوائے کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔ ملفوائے اس کی چونچ تھی پھر ہاتھ اور حقارت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ملفوائے نے ہیری کو چڑھنے کیلئے بلند آواز میں کہا۔ ”یہ بہت آسان کام ہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر پوٹر یہ کر سکتا ہے تو یہ کام آسان ہی ہو گا..... میں شرط لگا سکتا ہوں کہ یہ بالکل خطرناک نہیں ہے۔“ اس نے قشنگر کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”تم تو صرف ایک بد صورت اور گندے جانور ہو.....“

یہ سب ایک ہی پل میں ہو گیا تھا۔ قشنگر کے فولادی مضبوط پنجے ملفوائے کے ہاتھ پڑے اور ملفوائے چینتا ہوا چیچھے کی طرف الٹ گیا۔ اگلے ہی لمحہ ہیگر ڈنے سرعت کے ساتھ آگے بڑھ کر بک بیک کی گردان میں پٹاڑاں کرا سے قابو کر لیا تھا۔ بک بیک اب بھی ملفوائے تک پہنچنے کیلئے بڑی طرح سے مچل رہا تھا۔ ہیگر ڈکوا سے سنبھالنا خاصا دشوار محسوس ہو رہا تھا۔ دوسری طرف ملفوائے گھاس میں گرا پڑا تھا اور اس کا چونغم خون کی سرخی سے لت پت ہو گیا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر تو پوری کلاس کے بچے دہشت زدہ ہو چکے تھے۔ ملفوائے گرے گرے چینجا۔

”میں مر رہا ہوں..... میں مر رہا ہوں..... میری طرف دیکھو۔ اس نے مجھے مار ڈالا۔“

جب ہیگر ڈ نے ملفوائے کو آسانی سے اٹھایا تو ہر ماں نے بھاگ کر باڑے کا دروازہ کھول دیا۔ ہیگر ڈ جب اسے اٹھائے ہوئے ہیری کے قریب سے گزرا تو ہیری نے دیکھا کہ اس کے بازو پر ایک گہرا اور لمبا گھاؤ موجود تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ہیگر ڈ سکول کی عمارت کی طرف جانے والی چڑھائی پر تیز تیز قدموں سے بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال کی کلاس کے بچے اب سہمے ہوئے واپس سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔ سلے درن کے طلباء ہیگر ڈ کو جاہل، گنوار اور جانے کیا کچھ کہہ کر کوں رہے تھے۔

”اسے تو مازمت سے بر طرف کر دینا چاہئے.....“ پینیسی پارکنسن نے روتے ہوئے کہا

”یہ سراسر ملفوائے کی غلطی تھی.....“ ڈین تھامس نے غصے سے کہا۔ یہ سن کر کریب اور گول نے اپنے مسلز کو اوپر نیچے ہلاتے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

102

ہوئے اسے دھمکی دی۔ وہ سب پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر خالی بڑے ہال میں جمع ہو گئے۔

”میں دیکھ کر آتی ہوں کہ اس کی اب کیسی حالت ہے؟“ پینسی پارکنسن یہ کہتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتی چل گئی۔ سلے درن کے باقی طلباء ہیگرڈ کے بارے میں برا بھلا کہتے ہوئے اپنے تہہ خانے میں موجود سلے درن ہال کی طرف چل دیئے۔ ہیری، رون اور ہر ماں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے کیلئے بالائی منزل کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

”کیا تمہیں اندازہ ہے کہ ملفوائے بالکل ٹھیک ہو جائے گا؟“ ہر ماں نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

”بالکل ہو جائے گا۔ میڈم پامفری ایک سینڈ میں گہرے سے گہرا زخم ٹھیک کر دیتی ہیں۔“ ہیری نے جواب دیا۔ اسے وہ لمحہ یاد آ گیا تھا جب میڈم پامفری نے اس کی بگڑی ہوئی چوت کو جادوئی ادویات سے ٹھیک کر دیا تھا۔

”ہیگرڈ کی پہلی کلاس میں اس طرح کا حادثہ ہو جانا سچ مجھ سُنگین بات ہے..... ہے نا؟“ رون نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

”ملفوائے نے اس کی عزت اچھائے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔“

ڈنر کے کھانے کیلئے وہ بڑے ہال میں پہنچے۔ انہیں وہاں ہیگرڈ کی موجودگی کی توقع تھی مگر وہ وہاں موجود نہیں تھا۔

”وہ اسے ملازمت سے نکالیں گے تو نہیں.....؟“ ہر ماں نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے لذیذ کھانے کی ڈش کو چھو بھی نہیں رہی تھی۔

”بہتر ہو گا کہ وہ ایسا نہ ہی کریں.....“ رون بولا۔ وہ بھی کچھ نہیں کھار ہاتھا۔

ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی۔ کریب اور گول سمیت بہت سارے طلباء آپس میں جڑ کر گپ شپ میں مشغول دکھائی دیئے۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی نہ کوئی منگھڑت کہانی ضرور بنارہے ہوں گے کہ ملفوائے کو چوت کیسے لگی؟

”تم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ.....“ رون نے اُداسی بھرے لبجے میں کہا۔ ”پہلا دن دلچسپ نہیں رہا۔“

وہ ڈنر کے بعد گری فنڈر کے پرہجوم ہال میں پہنچ گئے۔ انہوں نے دوسروں بچوں کی طرح پروفیسر میک گوناگل کا دیا ہوا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان تینوں کا ہی دھیان بار بار بھٹکتا رہا اور وہ بار بار کھڑکیوں کے باہر جھانکتے رہے۔

”ہیگرڈ کی کھڑکی میں روشنی.....!“ ہیری یکدم بولا۔

رون نے جلدی سے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ”اگر ہم جلدی کریں تو جا کر اس سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ابھی زیادہ دریں نہیں ہوئی ہے.....“

”کیا پتہ.....؟“ ہر ماں نے دھمکے لبجے میں کہا اور ہیری کی طرف دیکھنے لگی۔

”مجھے میدان کے پار جانے کی اجازت ہے۔“ ہیری نے کہا۔ ”سیر لیں بلیک، روح کھڑروں کو جلد دے کر یہاں تک تو آنہیں سکتا ہے۔“

انہوں نے اپنا ہوم ورک ایک طرف رکھا اور مولیٰ عورت کی تصویر سے ہو کر باہر نکل گئے۔ انہیں بے حد خوشی ہوئی کہ باہر نکلتے وقت کسی سے بھی ٹڈ بھیرنہیں ہوئی تھی کیونکہ انہیں پکا یقین نہیں تھا کہ انہیں اتنی دیر سے باہر جانا چاہئے۔

گھاس اب بھی گیلی تھی اور دھند لکھ میں قریباً سیاہ دکھائی دے رہی تھی۔ جب انہوں نے ہیگرڈ کی جھونپڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک آواز آئی۔ ”اندر آ جاؤ.....“

ہیگرڈ اپنی لکڑی کی میز کے پاس شرط پہنے بیٹھا تھا۔ اس کے کے فینگ کا سر اس کی گود میں تھا۔ ایک نظر میں ہی وہ سمجھ گئے کہ ہیگرڈ اس وقت نشے میں بری طرح دھست تھا۔ اس کے سامنے جست کا جگ رکھا تھا جو قریباً بالٹی جتنا بڑا تھا۔ ہیگرڈ کی حالت اتنی خراب تھی کہ وہ انہیں ٹھیک سے پہچان بھی نہیں پا رہا تھا۔ انہیں پہچاننے کے بعد وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ”ہمیں اندازہ ہے کہ یہ ایک نیاریکا رڈ قائم ہو گیا ہے۔ ہو گورٹس میں آج تک کسی بھی استاد کو پہلے ہی دن نہیں برخاست کیا گیا ہو گا۔“

”تمہیں“ ہر ماں نے تعجب سے پوچھا۔ ”تمہیں نکالا تو نہیں گیا ہیگرڈ؟“

”اب تک تو نہیں نکالا گیا ہے!“ ہیگرڈ نے اداسی بھرے لبھے میں کہا اور جگ جو کچھ کچھ بھی تھا اس کا بڑا گھونٹ بھرا۔ ”لیکن یہ صرف وقت کی بات ہے، ملفوائے کی چوت کے بعد.....“

”وہ اب کیسا ہے؟“ رون نے جلدی سے پوچھا۔ ”زخم زیادہ گھر ا تو نہیں تھا۔“

”میدم پامفری سے جتنا ہو سکتا تھا، انہوں نے کر دیا۔“ ہیگرڈ نے دھیر سے کہا۔ ”لیکن ملفوائے اس کے بعد بھی درد کی شکایت کر رہا تھا..... بری طرح کراہ رہا تھا..... ہاتھ پر پٹی باندھنے کی ضد کر رہا تھا.....“

”وہ جان بوجھ کر ایسی ادا کاری کر رہا ہے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”میدم پامفری کسی بھی چوت کو ٹھیک کر سکتی ہیں۔ گذشتہ ہی سال کی بات ہے کہ انہوں نے میری آڈھی ہڈیاں دوبارہ پیدا کر دی تھیں۔ ملفوائے اس حادثے کو طول دے کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔“

”ظاہر ہے! سکول کی بورڈ کمیٹی کے گورنروں کو بھی اس حادثے کے بارے میں پتہ چل چکا ہے۔“ ہیگرڈ نے دل برداشتہ لبھے میں کہا۔ ”ان کا خیال ہے کہ ہم نے پہلے ہی دن ضرورت سے زیادہ بڑا سبق منتخب کر لیا ہے۔ ہمیں قشنگر کا موضوع بعد میں پڑھانا چاہئے تھا..... اس کے بجائے ہمیں فل بر کرو مزیا پھر کوئی موضوع پڑھانا چاہئے تھا..... ہم نے بس صرف یہ سوچا تھا کہ پہلے دن کی کلاس ذرا دلچسپ رہنا چاہئے..... ساری غلطی ہماری ہی تھی.....“

”ساری غلطی ملفوائے کی تھی۔“ ہر ماں نے سنبھیگی سے کہا۔

”ہم سب اس حادثے کے گواہ ہیں۔“ ہیری نے تیزی سے کہا۔ ”تم نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ اگر قشنگروں کی بے حرمتی یا تم خراڑا جائے گا تو وہ حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ یہ ملفوائے کی غلطی تھی کہ وہ اس وقت سننے کے بجائے کسی اور دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ ہم

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

104

پروفیسر ڈیمبل ڈورکوساری سچائی بتادیں گے.....”

”پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہیگر ڈ! ہم سب تمہاری طرف داری کریں گے۔“ رون نے نسلی دینے کی کوشش کی۔

ہیگر ڈ کی سانپ جیسی سیاہ آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے ہیری اور رون کو گلے لگایا۔ اس نے جذبات کی شدت میں انہیں زور سے بھینچا کہ ان کی ہڈیاں کڑکڑانے لگی۔

”میں سوچتی ہوں کہ تم نے بہت زیادہ پی رکھی ہے ہیگر ڈ!“ ہر ماں نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے میز سے جگ اٹھایا اور اسے باہر لے جا کر خالی کر دیا۔

”شاید وہ صحیح کہتی ہے،“ ہیگر ڈ نے ہیری اور رون کو چھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں لڑکھراتے ہوئے جلدی سے دور ہٹ گئے اور اپنی پسلیاں مسلنے لگے۔ ہیگر ڈ کرسی سے جیسے تیسے اٹھا اور ڈگماگتے قدموں سے ہر ماں کے پیچھے باہر نکل گیا۔ انہیں چھپا کے کی ایک زور دار آواز سنائی دی۔

”اس نے کیا کیا.....؟“ ہیری نے گھبرائے ہوئے لبھ میں پوچھا۔ ٹھیک اسی وقت ہر ماں خالی جگ لے کر جھونپڑی میں واپس داخل ہوئی۔

”اس نے اپنا سر پانی کی باٹی میں ڈال دیا ہے۔“ ہر ماں نے جگ دور رکھتے ہوئے کہا۔

ہیگر ڈ جب اپنی آنکھوں سے پانی پوچھتا ہوا واپس لوٹا تو اس کے لمبے بالوں اور کھجڑی جیسی ڈاڑھی میں سے پانی نچڑ رہا تھا۔

”اب ٹھیک ہے!“ اس نے اپنے سر کو کسی کتے کی مانند زور سے جھٹکا۔ پانی کے چھینٹوں کی بوچھاڑ نے ان تینوں کو بھگو دیا تھا۔

”یا چھا ہوا کہم لوگ ہم سے ملنے آگئے..... ہم سچ مجھ.....“

وہ اچانک بولتے بولتے رُک گیا اور اس کی نظریں ہیری پر جم گئیں۔ وہ اسے تیز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ ایسا لگا کہ جیسے اسے ابھی اس بات کا احساس ہوا ہو کہ ہیری وہاں پر موجود تھا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ ہیگر ڈ نے گرجتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ چونکہ وہ اچانک غصیلے لبھ میں بولا تھا اس لئے وہ تینوں اپنی

اپنی جگہ اچھل پڑے۔ ”اندھیرا ہونے کے بعد تمہیں باہر نہیں گھومنا چاہئے ہیری! اور تم دونوں تم نے اسے باہر کیوں نکلنے دیا؟“

ہیگر ڈ نے ہیری کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھنچتے ہوئے دروازے تک لے گیا۔ وہ بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

”چلو ہم تم لوگوں کو سکول چھوڑنے جا رہے ہیں۔ اندھیرا ہونے کے بعد پھر کبھی ہم سے ملنے مت آنا۔ ہم اس قابل نہیں ہیں سمجھے.....“

ساتوں باب

الماری میں چھپا چھلا وہ

ملفوائے جمعرات کی صبح تک کلاس میں نہیں حاضر ہوا تھا۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں جب سلے درن اور گری فنڈر کے طلباء مشترک کے پڑھائی کا آدھا پیر یڈ گزار چکے تھے تب وہ بڑی شان کے ساتھ کلاس روم میں داخل ہوا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر پیاس بندھی ہوئی تھیں اور ہاتھ کو سہارا دینے کیلئے ایک لمبی پٹی اس کے لگلے میں پڑی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کے مطابق ملفوائے اس طرح سے اپنی ادا کاری کو عمدہ طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ کسی خطرناک میدان جنگ سے لوٹنے والا کوئی بہادر سپاہی ہو۔

”اب ہاتھ کیسا ہے ڈریکو؟“ پینسی پارکنسن نے پوچھا۔ ”کیا بہت درد ہو رہا ہے؟“

”ہاں!“ ملفوائے نے بہادری سے چہرے پر مسکراہٹ سجائتے ہوئے جواب دیا لیکن جو نہیں پینسی نے اپنی گردن دوسری طرف گھمائی تو ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے نے قریب بیٹھے کریب اور گول کو چپکے سے آنکھ ماری۔

”بیٹھ جاؤ..... بیٹھ جاؤ!“ پروفیسر سنیپ نے دھیمی آواز میں ملفوائے سے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اگر وہ دیر سے آئے ہوتے تو پروفیسر سنیپ نے انہیں ”بیٹھ جاؤ، نہیں کہنا تھا بلکہ سزا کا مستحق قرار دیتے ہوئے کوئی سخت سزا سنادیا تھی۔ لیکن ملفوائے کو سنیپ کی کلاس میں ہمیشہ ہر معاملے میں بہت چھوٹ دی جاتی تھی۔ سنیپ سلے درن فریق کا سربراہ بھی تھا اور عام طور پر وہ باقی طلباء کے مقابلے میں اپنے سیکشن کے طلباء کو زیادہ پسند کرتا تھا۔ وہ لوگ آج ایک نئے مرکب کی تیاری کر رہے تھے۔ سکیٹر نے والاسیال، ملفوائے نے ہیری اور رون کے ٹھیک پاس اپنا مرکب بنانے کا سامان رکھ لیا تاکہ وہ انہی کی میز پر سیال بنانے کی تیاری کر سکے۔

”سر! مجھے گلہار کے پودے کی جڑوں کو کاٹنے میں کسی کی مدد چاہئے کیونکہ میرے ہاتھ میں چوٹ.....“ ملفوائے نے اوپنی آواز میں کہا۔

پروفیسر سنیپ نے اوپر دیکھے بنا کہا۔ ”ویزی! ملفوائے کی جڑیں کاٹ دو۔“

رون کا چہرہ اینٹ کی طرح سرخ ہو گیا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

106

”تمہارے ہاتھ میں کوئی چوت ووٹ نہیں لگی۔“ اس نے جل کر ملفوائے سے کہا۔

ملفوائے اسے دیکھ کر بحدے انداز میں مسکرا یا۔

”ویزلي! تم نے سنا کہ پروفیسر سنیپ نے ابھی ابھی کیا کہا؟ ہے نا!..... چلو ان جڑوں کو کاٹ دو۔“ رون نے اپنا چاقو اٹھایا۔ ملفوائے کی جڑوں کو اپنی طرف کھینچا اور انہیں لا پرواہی سے کاٹنے لگا تاکہ وہ سب الگ الگ شکل کی ہو جائیں۔

”سر!“ ملفوائے نے دوبارہ اونچی میں کہا۔ ”ویزلي میری جڑوں کو آڑی ترچھی کاٹ رہا ہے۔“

پروفیسر سنیپ اپنی جگہ سے اٹھے اور ان کی میز کے پاس آئے۔ انہوں نے اپنی ترچھی ناک سے نیچے نظریں ڈالتے ہوئے ان جڑوں کو دیکھا اس کے بعد اپنے لمبے اور چھپے سیاہ بالوں کو ہراتے ہوئے مسکرائے اور رون سے مخاطب ہوئے۔ ”ملفوائے سے اپنی جڑیں بدل لو ویزلي!“

”لیکن سر.....!!“

رون نے اپنی جڑوں کو بالکل برابر کاٹنے میں پندرہ منٹ خرچ کئے تھے۔

”جلدی.....“ سنیپ نے بے حد خطرناک لبجھ میں غرا کر کہا۔

رون نے اپنی عمدہ طریقے سے تراشی ہوئی جڑوں کو میز کی دوسری طرف ملفوائے کے سامنے دھکیل دیا اور دوبارہ چاقو اٹھایا۔ ”اوسر! مجھے سو کھے انجیروں کے جھلکے اتارنے کیلئے بھی کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔“ ملفوائے نے جلدی سے کہا۔ اس کی آواز میں دبی ہوئی بنسی صاف جھلک رہی تھی۔

”پوٹر! تم ملفوائے کا سوکھا انجیر چھیل دو.....“ سنیپ نے کرخت لبجھ میں کہا اور اس پر بہت حقارت بھری نگاہ ڈالی جو صرف ہیری کیلئے ہی مخصوص تھی۔

ہیری نے ملفوائے کے سو کھے انجیر لے لئے۔ دوسری طرف رون آڑی ترچھی کٹی ہوئی جڑوں کو چاقو کی مدد سے برابر کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ ان کا استعمال تو اسی کو ہی کرنا تھا۔ ہیری نے جلدی جلدی سو کھے انجیر چھیلے اور کچھ کہے بغیر انہیں میز پر ملفوائے کے سامنے پڑھ دیا۔ ملفوائے اب پہلے سے زیادہ دانت نکال رہا تھا۔

”اپنے دوست ہیگر ڈسے ملاقات ہوئی ہے کیا؟“ اس نے دھیمی آواز سے پوچھا۔

”تم سے مطلب.....؟“ رون نے اوپر دیکھے بنا جھٹکتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ دریتک استاد کی کرسی کو سنبھال نہیں پائے گا۔“ ملفوائے نے افسوس ظاہر کرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ ”ڈیڈی میری چوت کے بارے میں بالکل خوش نہیں ہیں.....“

”ملفوائے!“ رون نے کڑکتی ہوئی آواز میں غرا کر کہا۔ ”اگر تم اس طرح بولتے رہے تو میں حقیقت میں تمہیں اذیت ناک قسم کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

107

چوت پہنچانے سے بالکل نہیں ہچکچاؤں گا۔“

”انہوں نے سکول کی بورڈ کمیٹی سے شکایت کر دی ہے..... اور جادوئی وزیر اعظم سے بھی! جانتے ہو ڈیڈی کی بہت اوپر تک پہنچ ہے..... اور اس طرح کی بڑی چوت.....“ ملفوائے نے ایک مصنوعی آہ بھری۔ ”کون جانے کہ میرا ہاتھ کبھی پہلے جیسا ہو بھی پانے گایا نہیں.....؟“

”تو تم یہ سب ڈرامہ بازی اس لئے کر رہے ہو۔“ ہیری نے کہا۔ اس کا ہاتھ غصے سے بڑی طرح سے کانپ رہا تھا اسی لئے اس نے غلطی سے کنکھجورے کا سرکاٹ ڈالا۔ ”تم ہیگر ڈکونکلوانا چاہتے ہو.....؟“

”یہ تو صرف ایک بات ہے پوٹر!“ ملفوائے اپنی آواز ڈھینی کرتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں بولا۔ ”اس کے اور بھی فائدے ہوں گے..... ویزلي! میرا کنکھجورا تو کاٹ دو۔“

تحوڑی دور نیوں مشکل میں گھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں نیوں کی حالت ہمیشہ ہی خراب رہتی تھی۔ یہ اس کا سب سے کمزور مضمون تھا اور پروفیسر سنیپ کی دہشت کی وجہ سے اس کی حالت دس گنا خراب ہو جاتی تھی۔ اس کا سیال جسے چمکیلا سبزرنگ کا ہونا چاہئے تھا.....

”یہ نارنجی ہے لانگ بائٹم.....؟“ سنیپ نے سخت لبجھ میں کہا۔ انہوں نے تھوڑا سیال لے کر دوبارہ کڑا ہی میں ڈال دیا تاکہ ہر کوئی اسے دیکھ سکے۔ ”نارنجی ہے..... مجھے بتاؤ لڑکے! تمہاری اس موٹی کھوپڑی میں کبھی کوئی بات گھستی بھی ہے یا نہیں؟ میں نے صاف صاف کہا تھا کہ چوہے کی صرف ایک تی کی ضرورت ہے۔ اور میں نے صاف الفاظ میں یہ بھی بتایا تھا کہ جو نکوں کا صرف ایک چچپر رس کافی ہوگا۔ تمہیں سمجھانے کیلئے میں کیا کروں لانگ بائٹم.....؟“

نیوں کا چہرہ گلابی ہو گیا اور وہ کاپنے لگا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بس رو نے ہی والا ہے۔

”سر!“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔ ”میں سیال کو صحیح کرنے میں نیوں کی مدد کر سکتی ہوں۔“

”مجھے یاد نہیں مس گر بخبر! میں نے آپ سے اپنا علم بگھارنے کیلئے کہا تھا!“ پروفیسر سنیپ نے سرد لبجھ میں کہا اور ہر ماں کا چہرہ بھی نیوں کی طرح گلابی ہوتا چلا گیا۔ ”لانگ بائٹم! اس کلاس کے اختتام پر ہم اس سیال کی کچھ بوندیں تمہارے مینڈک کو پلاں میں گے اور دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے؟ شاید اس سے تمہیں صحیح سیال بنانے میں کسی قدر مدد مل سکے۔“

پروفیسر سنیپ تو دور چلے گئے مگر نیوں کافی دریکھڑا خوف کے مارے لرزتا رہا۔ اس نے چپکے سے ہر ماں سے درخواست کی۔

”براہ مہربانی میری مدد کرو۔“

”ارے ہیری!“ سمیس فنی گن ان کی میز پر پیتل کا ترازو ادھار لینے کیلئے جھکا۔ ”کیا تم نے سنا؟ آج کے روز نامہ جادوگر، میں چھپا ہے کہ..... سیر لیں بلیک دکھائی دیا ہے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

108

”کہاں؟“ ہیری اور رون دونوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ میز کی دوسرا طرف بیٹھے ملفوائے کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ اس نے اوپر دیکھا اور ان کی باتیں سننے لگا۔

”یہاں سے زیادہ دور نہیں.....“ سمیس نے تیزی سے کہا۔ وہ اس معاملے میں غیر معمولی دلچسپی لیتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ”اسے ایک ماگل عورت نے دیکھا تھا۔ ظاہر ہے کہ اسے پوری بات معلوم نہیں تھی۔ مالکوں اسے عام سام جرم، ہی سمجھتے ہیں اسی لئے اس نے ہاٹ لائیں کے دیئے گئے فون نمبر پر اطلاع دی۔ جب تک جادوئی محکمہ کے لوگ وہاں پہنچے تب تک وہ فرار ہو چکا تھا۔“

”یہاں سے زیادہ دور نہیں.....!“ رون نے ہیری کی طرف معنی خیز نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے گھوم کر دیکھا، ملفوائے ان کی طرف متوجہ تھا۔ ”کیوں ملفوائے! کوئی اور چیز چھیننی ہے؟“

لیکن ملفوائے کی آنکھوں میں شیطانی چمک پھیلی ہوئی تھی اور وہ ہیری پر نکلکشی لگائے ہوئے تھا۔ وہ میز پر تھوڑا سا آگے جھکا۔

”بلیک کو اکیلے ہی پکڑنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں پوٹر.....!“

”ہاں!..... یہ صحیح رہے گا۔“ ہیری نے یونہی کہہ دیا۔

ملفوائے کے پتلے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ”ظاہر ہے اگر میں تمہاری جگہ ہوتا۔“ اس نے دھیمے لبجے میں کہا۔ ”تو میں بہت پہلے ہی کوئی نہ کوئی قدم اٹھا چکا ہوتا۔ میں اچھے بچوں کی طرح سکول میں نہیں رُکا رہتا۔ میں باہر جا کر اسے پکڑنے کی پوری کوشش کرتا۔“

”تم کس بارے میں باتیں کر رہے ہو ملفوائے.....؟“ رون نے پوچھا۔

”تمہیں نہیں پتہ پوٹر.....؟“ ملفوائے کی چھوٹی پیلی آنکھیں مزید سکر گئیں۔

”کیا.....؟“

ملفوائے اس کی بے خبری کا مذاق اڑاتے ہوئے دھیمی ہنسنے لگا۔

”شاید تم اپنی جان جو کھوں میں ڈالنا نہیں چاہتے ہو۔“ اس نے کہا۔ ”بلیک کو پکڑنے کا کام روح کھپڑوں پر چھوڑنا چاہتے ہو..... ہے نا ہیری! لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں بدلتا لیتا۔ میں خود اس کی تلاش میں نکل جاتا.....“

”تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟“ ہیری نے غصے سے پوچھا لیکن اسی وقت پروفیسر سنیپ کی آواز کلاس روم میں گونجی۔

”اب تک تم لوگوں نے اپنا سارا سامان ملا کر تیار کر لیا ہوگا۔ پینے سے پہلے اس سیال کو پکانا پڑتا ہے۔ اسے اب الاتے وقت تھوڑا دور، ہی رہنا..... پھر ہم لانگ بائٹم کے سیال کی جانچ کریں گے۔“

کریب اور گول کھل کر ہنسے جب انہوں نے دیکھا کہ نیوں زور زور سے اپنا سیال ہلا رہا تھا اور پسینہ بے پسینہ ہو رہا تھا۔ ہر مائنی اسے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چوری چوری سے ہدایات دیتی جا رہی تھی تاکہ سنیپ دیکھنے لے۔ ہیری اور رون نے اپنا بچا ہوا سامان

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

109

پیک کیا اور اپنے ہاتھ دھونے کیلئے کونے والے واش بیسن پر پہنچ۔
 ”ملفوائے کا کیا مطلب تھا؟“ ہیری نے رون سے الجھے ہوئے لبجے میں پوچھا۔ وہ بیسن پر لگے ہوئے ایک جانور کے مجسمے کے منہ کے دہانے نکلنے والے بر فیلے پانی سے اپنے ہاتھ دھور ہاتھا۔ ”میں بلیک سے کیونکر بدلتے لوں گا..... اس نے میرا کیا گا گڑا ہے؟“
 ”وہ تو کچھ بھی بول سکتا ہے ہیری!“ رون نے وحشیانہ انداز کہا۔ ”وہ تمہیں اکسانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ تم کوئی نہ کوئی غلط کام کر بیٹھو.....“

کلاس ختم ہونے کا وقت قریب آگیا تھا۔ پروفیسر سنیپ نیول کے پاس آئے جو اپنی کڑا ہی کے پاس دبکا کھڑا تھا۔
 ”سب لوگ قریب قریب آجائو۔“ پروفیسر سنیپ نے کہا۔ ان کی کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ”سب لوگ دیکھو کہ لاگ بائم کے مینڈک کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اگر اس نے سکیٹر نے والا سیال بنایا ہے تو اس کا مینڈک سکٹر کر چھوٹا ہو جائے گا۔ اگر اس کے سیال میں کوئی گڑ بڑ لٹکی، جس کا مجھے پورا یقین ہے..... تو اس کا مینڈک ہلاک ہو جائے گا۔“
 گری فنڈر کے طلباء نے ڈرتے ہوئے اور سلے درن کی طلباء نے دلچسپی کے عالم میں دیکھا۔ سنیپ نے اپنے بائیں ہاتھ میں ٹریور نامی مینڈک کو پکڑا اور نیول کے سبزی مائل سیال میں سے ایک چھوٹا چمچڑاں کر بھر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے ٹریور کے گلے کو دبا کر اس کا منہ کھولا اور اس میں چند بوندیں ٹپکا دیں۔

ایک پل کیلئے خاموشی چھائی رہی۔ جب سیال ٹریور کے گلے سے نیچے اترتا ایک ملکی سی آواز سنائی دی اور ٹریور نخنے سے مینڈک میں تبدیل ہو کر پروفیسر سنیپ کی ہتھیلی پر تھر کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر گری فنڈر کے طلباء نے جوش میں تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ پروفیسر سنیپ کا چہرہ یہ منظر دیکھ کر اُتر سا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے چوغے کے اندر ونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی بوٹل باہر نکالی اور اس کی کچھ بوندیں ٹریور کے اوپر ڈال دیں۔ اس عمل سے ٹریور دوبارہ اپنی اصلی جسامت میں واپس لوٹ آیا تھا۔

”گری فنڈر کے پانچ پاؤ نٹس کم کئے جاتے ہیں!“ سنیپ نے ہر چہرے سے مسکراہٹ غالب کرتے ہوئے کہا۔ ”میں نے تمہیں منع کیا تھا..... نا..... مس گرینجر کہ تم اس کی مدد مت کرنا..... کلاس ختم!“

ہیری، رون اور ہر ماںی واپس بڑے ہاں کی سیٹر ہیوں پر چڑھے۔ ہیری اب بھی ملفوائے کی کہی ہوئی باقوں میں الجھا ہوا گھری سوچ میں ڈوبا تھا جبکہ رون پوری قوت سے سنیپ پر اپنا غصہ اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔
 ”گری فنڈر کے پانچ پاؤ نٹس اس لئے کم ہو گئے کیونکہ سیال بالکل صحیح بناتھا۔ تم نے جھوٹ کیوں بولا ہر ماںی؟“ تمہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ نیول نے خود ہی یہ سیال بنایا ہے۔“

ہر ماںی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رون نے پلٹ کر دیکھا۔
 ”ہر ماںی کہاں گئی؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

110

ہیری نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ وہ لوگ اب سیڑھیوں کے بالکل اوپر والے حصے پر پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے باقی ساتھیوں کی طرف دیکھا جو تیز تیز قدموں سے ان کے پاس سے گزر کر بڑے ہال میں جا رہے ہیں جہاں تھوڑی دیر میں دوپھر کے کھانے کا وقت ہونے والا تھا۔

”وہ ٹھیک ہمارے پیچھے تھی.....“، رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

ملفوائے ان کے قریب سے گزرا۔ وہ کریب اور گول کے درمیان چل رہا تھا۔ وہ ہیری کی طرف عجیب سے انداز میں مسکرا یا اور نظروں سے اوچھل ہو گیا۔

”ہر ماںی وہاں ہے۔“، ہیری نے جلدی سے کہا۔

ہر ماںی تھوڑا ہاپتی ہوئی سیڑھیوں پر بھاگتی چلی آ رہی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں اس کا بستہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس نے اپنا چوغہ سنبحاں رکھا تھا جس کے پیچھے کوئی چیز موجود تھی۔

”تم نے یہ کیسے کیا؟“، رون نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”کیا.....؟“، ہر ماںی نے اس کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

”ایک منٹ پہلے تک تو تم بالکل ہمارے پیچھے موجود تھی اور اگلے ہی پل تم سیڑھیوں کے نیچے پہنچ گئی.....“، رون منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”کیا.....؟“، ہر ماںی کسی قدر متذبذب دکھائی دی۔ ”اوہ! مجھے کسی چیز کیلئے واپس لوٹنا پڑا.....اوہ نہیں.....“

ہر ماںی کے بستے کی سلامی اکھڑگئی تھی۔ ہیری کو اس بات سے کسی قسم کی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہر ماںی نے اپنے بستے میں کم از کم ایک درجن بڑی اور وزنی کتابیں ٹھونکی ہوئی تھیں۔

”تم ان سب کتابوں کو ساتھ لے کر کیوں گھوم رہی ہو؟“، رون نے بستے کو گھور کر دیکھا۔

”تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے اس سال کتنے زیادہ مضامین میں داخلہ لے رکھا ہے۔“، ہر ماںی نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم ان کتابوں کو پڑھ سکتے ہو؟“

”لیکن.....؟“، رون نے اس کی کتابوں کو والٹ پلٹ کر ان کے سر و رقب ٹوٹ لئے ہوئے کہا۔ ”آج تو تمہارے یہ مضامین ہے، ہی نہیں..... آج دوپھر کو تو صرف تاریک جادو سے تحفظ اور پراسرار علوم کی ہی کلاس ہے.....؟“

”ارے ہاں.....!“، ہر ماںی نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے تمام کتب اپنے بستے میں بھر لیں۔ ”مجھے امید ہے کہ دوپھر کا کھانا عمدہ ہو گا۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔“، یہ کہہ کر وہ بڑے ہال کی طرف دھڑ دھڑاتی ہوئی چل گئی۔ رون نے ہیری کی طرف دیکھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

111

”کیا تمہیں ایسا محسوس نہیں ہو رہا ہے کہ ہر ماہنئی ہم سے کوئی بات چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔“



جب وہ تاریک جادو سے تحفظ کی پہلی کلاس میں پڑھنے کیلئے پہنچے تو پروفیسر لوپن وہاں موجود نہیں تھے۔ سب نے اپنی اپنی نشستیں سنبھال لیں اور کتابیں، پروں والے قلم اور چرمی کاغذ نکال لئے۔ جب وہ آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے تو پروفیسر لوپن کلاس میں نمودار ہوئے۔ وہ طلباء کو دیکھ کر دھیما سامسکرائے اور اساتذہ والی میز پر اپنا پرانا بریف کیس رکھ دیا۔ ان کے کپڑے پہلے جیسے ہی پھٹے اور بوسیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ریل گاڑی میں دکھائی دینے والے پروفیسر لوپن اس وقت کے مقابلے میں کچھ زیادہ بہتر اور تازہ دم دکھائی دے رہے تھے۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ انہیں اب کچھ دنوں سے پیٹ بھر کر عمدہ لکھانوال رہا تھا۔

”طلباء! آپ سب اپنی اپنی کتابیں اور سامان بستے میں واپس رکھ لیں۔“ وہ دھیمے انداز میں بولے۔ ”آج ہم پڑھائی کے بجائے عملی مشق کریں گے اور اس کیلئے آپ کو صرف اپنی اپنی جادوئی چھڑیوں کی ہی ضرورت پڑے گی۔“

کتابیں بستوں میں واپس رکھتے ہوئے تمام طلباء نے ایک دوسرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ یہ پہلی بار تھا، تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں آج سے پہلے کبھی بھی کوئی عملی مشق نہیں کراہی گئی تھی۔ البتہ گذشتہ سال کی ایک یادگار کلاس کو اس زمرے میں شمار کیا جاسکتا تھا جس میں ان کے پرانے استاد لکھارٹ نہیں درجی تھا کہ ابڑا پنجرہ کلاس میں لائے تھے۔ ان شرارتی درجی سمکوں نے پوری کلاس میں ایسا اودھم مچایا کہ بچوں کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا تھا۔

جب سب لوگ ذہنی طور پر تیار ہو گئے تو پروفیسر لوپن نے غور سے ان کی طرف دیکھا اور دھیمے لبھے میں بولے۔ ”ٹھیک ہے! سب لوگ میرے پیچے پیچھے آؤ.....“

سبھی طلباء حیران و پریشان تھے لیکن ان میں تجسس اور جوش بھی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب کلاس روم سے نکل کر پروفیسر لوپن کے تعاقب میں چلنے لگے۔ وہ سب کو لے کر ایک ویران، ہی راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ ایک موڑ مڑے تو سامنے پیوس نامی بھوت دکھائی دیا۔ وہ ہوا میں سر کے بل تیر رہا تھا اور قریبی کی ہوں، میں چیونگم لگانے میں مصروف تھا۔

پیوس اپنی شرارت میں ایسا مگن تھا کہ اسے احساس ہی نہ ہو سکا کہ کوئی اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جب پروفیسر لوپن اس سے دو فٹ کے فاصلے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے سراٹھا کر انہیں دیکھ لیا۔ وہ جلدی سے سیدھا ہوا اور ہوا میں اہر انے لگا۔

”پگلا دیوانہ لوپن.....“ پیوس تمسخر اڑاتے ہوئے گنگنا نے لگا۔ ”پگلا دیوانہ لوپن.....“

عام طور پر پیوس کیلئے مشہور تھا کہ وہ نہایت منہ پھٹ، بد تیز اور بد معاشر قسم کا بھوت تھا مگر وہ ہو گورٹس کے اساتذہ کو دیکھ کر کنی کرتا جاتا تھا اور ان کے ساتھ شرارت یا بد تیزی سے باز ہی رہتا تھا۔ تمام بچے پیوس کی جسارت پر دنگ رہ گئے اور وہ پروفیسر لوپن کا چہرہ دیکھنے لگے کہ وہ پیوس کی بد تیزی پر کیسا رد عمل ظاہر کرتے ہیں مگر انہیں یہ دیکھ کر زبردست حیرت ہوئی کہ پروفیسر لوپن خلاف معمول

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

112

اس کی بد تیزی پر دھمکے انداز میں مسکر رہے تھے۔

”اگر میں تمہاری جگہ ہوتا پیوس! تو اس چیونگم کو اس چابی والے سوراخ سے فوراً باہر نکال لیتا۔“ انہوں نے نہایت خوش مزاجی سے کہا۔ ”مسٹر فلیچ اپنے بھاری ڈنڈے نہیں نکال پائیں گے۔“

فلیچ ہو گورٹس کا چوکیدار تھا، وہ نہایت بد مزاج، جھگڑا اور ناکارہ قسم کا جادوگر تھا۔ اس کی طباء سے ہمیشہ مذہبیت ہوتی رہتی تھی، دونوں فریق ایک دوسرے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ پیوس کے ساتھ تو فلیچ کی کھلی دشمنی تھی، جس سے کوئی واقف تھا۔ بہر کیف پیوس نے پروفیسر لوپن کے الفاظ پر قطعی دھیان نہیں دیا۔ اس نے شرمندگی یا ندامت کا اظہار کرنے کے بجائے ایک گیلی رس بھری ہوا میں اچھال دی۔ پروفیسر لوپن نے ہلکی سی آہ بھرتے ہوئے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی۔

”یہ ایک معمولی مگر زوداثر جادوئی کلمہ ہے۔“ انہوں نے اپنے عقب میں کھڑے طباء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ”ذرادھیان سے سنو.....؟“

انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی کنڈھے کے برابر اٹھائی اور ”اڑن چھو.....“ کہتے ہوئے چھڑی کا رخ پیوس کی طرف کر دیا۔ گولی کی رفتار سے چیونگم سوراخ سے باہر نکلی اور سیدھی ہوا میں اڑتی ہوئی پیوس کے باہمیں نتھنے کے اندر گھس گئی۔ وہ ہوا میں ہی الٹ گیا اور ناک کو مسلتے ہوئے چینخ لگا۔ وہ پروفیسر لوپن کو برا بھلا کہتا ہوا وہاں رو چکر ہو گیا۔

”بہت عمدہ سر.....!“ ڈین تھامس نے توصیفی لمحے میں کہا۔

”تعزیف کا شکر یہ ڈین!“ پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی چوغے کے اندر واپس رکھتے ہوئے کہا۔ ”تواب آگے چلیں.....؟“

وہ ایک بار پھر چل دیئے۔ پوری کلاس بوسیدہ حال پروفیسر لوپن کے برتاؤ اور چہرے کے اتار چڑھا کر ٹوٹوں رہی تھی۔ پروفیسر لوپن ان کی نظر وہ سے بے خبر نہیں ساتھ لے کر ایک دوسری راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ چلتے ہوئے سٹاف روم کے دروازے کے عین مقدمقابل پہنچ گئے۔ انہوں نے سٹاف روم کا دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے طباء کی طرف دیکھا اور نرم لمحے میں کہا۔ ”سب لوگ اندر چلیں.....؟“

سٹاف روم ایک طویل جنم کا کمرہ تھا جس میں الگ الگ قسم کی پرانی کریں رکھی تھیں۔ وہاں پر سوائے ایک استاد کے اور کوئی موجود نہیں تھا۔ پروفیسر لوپن اندر آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور جب پوری کلاس کے طباوہاں داخل ہوئے تو پروفیسر سینیپ نے مڑکر ان سب کو حیرت بھری نظر وہ سے وہاں دیکھا۔ ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور ان کے چہرے پر حقارت بھرے جذبات رقص کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پروفیسر لوپن نے دروازے کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا۔ دروازہ خود بند ہو گیا۔

”دروازہ کھلا رہنے دلو پن!“ پروفیسر سینیپ نے ناپسندیدہ آواز میں کہا۔ ”بہتر ہو گا کہ میں یہ سب نہ ہی دیکھوں.....؟“

وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ طلباء کے پاس سے گزرتے ہوئے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ ان کا سیاہ لمبا چونگاں کے عقب میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے کی چوکھت پر پہنچ کروہ اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹے اور الفاظ چاچبا کر بولے۔

”شاید کسی نے آپ کو خبردار نہیں کیا ہلوپن!..... میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو آگاہ کر دوں کہ اس کلاس میں نیول لانگ بامٹم بھی ہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس سے کوئی بھی مشکل کام کرنے کیلئے نہ ہی کہیں تو بہتر ہو گا..... اور خاص طور پر اس وقت تک، جب تک مس گرینج بر اس کے کان میں اپنا دانشمندانہ مشورہ نہ ٹھوس دیں.....“

نیول کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری نے سنیپ کو نہایت غصے سے گھورا۔ یہ کیا کم برا تھا؟ کہ سنیپ نیول کو اپنی کلاس میں ستاتے تھے لیکن یہ توحد ہو گئی تھی کہ انہوں نے دوسرے اساتذہ کے سامنے اس کی تذلیل میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

پروفیسر لوپن نے اپنی ہننوں اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

”شکر یہ..... میں سب سے پہلے نیول سے ہی اس کام کی شروعات کروانا چاہوں گا اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ اس کام کو نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دے گا۔“

نیول کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا۔ پروفیسر سنیپ کے ہونٹ سکڑ گئے اور انہوں نے دھڑام کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا اور باہر نکل گئے۔

”ادھر چلتے ہیں.....“ پروفیسر لوپن نے کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں پر ایک پرانی الماری کے علاوہ اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ یہ الماری اساتذہ کیلئے مخصوص تھی جس میں وہ اپنے اضافی چونگے رکھتے تھے۔ جب پروفیسر لوپن الماری کے بالکل قریب پہنچنے تو الماری میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ زور زور سے ہلنے لگی۔ وہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ دیوار سے ٹکرائی تھی۔ یہ عجیب منظر دیکھ کر کئی بچوں کی چینیں نکل گئی اور وہ دہشت سے زرد پڑ گئے۔ پروفیسر لوپن نے اطمینان بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور بولے۔

”پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں..... اس میں ایک چھلاوہ موجود ہے۔“

زیادہ تر طلباء کے چہرے تو خوف و دہشت سے زرد پڑ چکے تھے اور پروفیسر لوپن کی بات سے انہیں کوئی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ نیول کی تو آنکھیں پھٹی پڑی تھیں۔ اس نے دہشت بھری نظروں سے پروفیسر لوپن کا مطمئن چہرہ دیکھا۔ سمیس فنی گن کی خوفزدہ نظریں الماری کے خود بخود گھومنتے ہوئے ہینڈل پر جمی ہوئی تھیں۔

”چھلاوہ..... ایک شرارتی قسم کی جادوئی مخلوق ہے جسے عموماً گھری تاریکی اور بند جگہیں ہی پسند ہوتی ہیں۔ بند الماریاں، بستروں سے ڈھکے ہوئے پانگ کی چلی خالی جگہ، سنک کے نیچے والی چھوٹی الماری..... مجھے ایک بار ایک چھلاوہ دیوار پر لگی بڑی گھڑی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

114

کے اندر مل گیا تھا۔ یہ چھلاوہ کل دوپہر کو یہاں آیا تھا اور میں نے ہیڈ ماسٹر سے اس بات کی استدعا کی تھی کہ اسے ٹسٹاف روم میں چھوڑ دیا جائے تاکہ میں اس کے بارے میں اپنے تیسرے سال کے طلباء کو تفصیل سے بتاؤں اور انہیں چھلاوے سے برتاوا اور اس سے محفوظ رہنے کی عملی مشق کرو اسکوں.....”

”تو ہمیں پہلا سوال یہ پوچھنا چاہئے کہ چھلاوہ کیا ہوتا ہے؟“

”چھلاوہ! اپنی شکل، جسم اور ہیئت بد لئے میں ماہر ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ اس بھروسہ کو اختیار کر لیتا ہے جس سے ہم زندگی میں زیادہ تر خوفزدہ رہتے ہیں۔“ ہر ماہنی نے اپنا ہاتھ اور پاؤ ٹھاتے ہوئے کہا۔

”اس سے بہتر تو میں بھی نہیں بتا سکتا تھا.....“ پروفیسر لوپن متاثر کن لمحے میں بولے۔ ہر ماہنی کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

”اندھیرے میں بیٹھے چھلاوے نے اب تک کوئی روپ اختیار نہیں کیا ہے۔ وہ ابھی تک یہ بھی نہیں جانتا کہ دروازے کے دوسرا طرف موجود فرد کو کس چیز سے ڈرگلتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ تنہائی میں چھلاوہ کیسا دکھائی دیتا ہوگا؟ لیکن باہر نکلنے ہی فوراً وہ کوئی بھی روپ دھار لے گا..... جس سے ہمیں سب سے زیادہ ڈرگلتا ہے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ.....“ پروفیسر لوپن نے نیول کی دہشت بھری تیز چیخ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”اس کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی چھلاوے کے سامنے ہم بہت اچھی تعداد میں ہیں..... ہیری! تم اس کا مطلب سمجھ گئے ہو؟“

جب پہلو میں ہر ماہنی کھڑی ہوا وہ اپنا ہاتھ ہوا میں کھڑا کرنے کی تگ و دو میں بے تابی کا مظاہرہ کرتی ہوئی دکھائی دے تو جواب دینے کی کوشش کرنا تھوڑا مشکل ہو جایا کرتا ہے لیکن ہیری نے کوشش کی۔

”چونکہ ہم بہت زیادہ لوگ ہیں اس لئے اسے یہ پتہ نہیں چلے گا کہ اسے فوراً کون ساروپ اپنا ناچاہئے؟“

”بالکل صحیح!“ پروفیسر لوپن نے کہا اور ہر ماہنی نے تھوڑی مایوسی کے ساتھ اپنا ہاتھ نیچے گرا دیا۔ ”چھلاوہ کا سامنا کرتے ہوئے ہمیشہ پرسکون رہنا چاہئے، یہی بہتر عمل ہے۔ اس سے وہ یقیناً تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے کہ اسے کون ساروپ اختیار کرنا چاہئے؟ سرکٹی لاش یا پھر گوشت خور گونghا۔ میں نے ایک بار ایک چھلاوے کو بالکل یہی غلطی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے دو افراد کو ایک ساتھ ڈرانے کی کوشش کی اور خود کو نصف گھونگھے میں بدل لیا جو بالکل بھی ڈراؤ ناہیں تھا بلکہ اسے دیکھ کر تو ہنسی نکل جاتی تھی۔“

”چھلاوے کو بھگانے کیلئے ایک آسان جادوئی کلمہ ہے لیکن اس کیلئے ڈھنی ارتکاز کی قوت کی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔ دیکھو! جو چیز چھلاوے کے بھروسے وجود کو صحیح ختم کرتی ہے، وہ ہے ہنسی..... تمہیں اس اتنا کرنے کی ضرورت ہے کہ اسے ایسا روپ دھار نے کیلئے مجبور کر دو جو تمہیں مزیدار لگتا ہو۔“

”ہم پہلے جادوئی چھڑی کے بغیر اس جادوئی کلمے کی زبانی مشق کرتے ہیں۔ میرے پیچھے بولو..... ہاں سم تگڑم.....“

”ہاں سم تگڑم.....“ پوری کلاس نے ایک ساتھ مل کر کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

115

”بہت عمدہ!“ پروفیسر لوپن مسکرا کر بولے۔ ”بہت عمدہ..... لیکن یہ تو آسان پہلو تھا۔ دیکھو! صرف الفاظ، ہی کافی نہیں ہیں..... اور نیول! یہاں سے تمہارا کام شروع ہوتا ہے.....“

الماری ایک بار پھر زور سے بلی، یہ سچ تھا کہ نیول الماری سے زیادہ لرز گیا تھا۔ وہ اس طرح آگے بڑھا جیسے اسے چھانسی کے تختے کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا ہو۔

”ٹھیک ہے نیول!“ پروفیسر لوپن بولے۔ ”پہلی چیز..... پہلے یہ طے کرتے ہیں۔ تمہیں دنیا میں سب سے زیادہ ڈرکس چیز سے لگتا ہے.....؟“

نیول کے ہونٹ تو ضرور ملتے ہوئے دکھائی دیئے تھے مگر آواز بالکل نہیں سنائی دی۔

”سنائی نہیں دیا نیول!“ پروفیسر لوپن نے بڑی خوش مزاجی سے ہنسنے ہوئے کہا۔

نیول نے چاروں طرف دہشت بھری نگاہوں سے دیکھا جیسے وہ کسی سے مدد کی بھیک مانگ رہا ہو پھر وہ پھسپھسا کر دھمکے لجھ میں اٹک کر بولا۔ ”پروفیسر سنیپ!“

پوری کلاس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ یہاں تک کہ نیول کے چہرے پر بھی معافی مانگنے والی ہنسی پھیل گئی۔ بہر حال پروفیسر لوپن اس کی بات سن کر گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

”پروفیسر سنیپ..... ہونہے..... نیول! مجھے یقین ہے کہ تم اپنی دادی کے ساتھ رہتے ہو؟“

”جی ہاں!“ نیول نے گھبرا کر کہا۔ ”لیکن..... میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ چھلاوہ میری دادی کے روپ میں آجائے۔“

”نہیں..... نہیں! تم غلط سمجھ رہے ہو۔“ پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہ تمہاری دادی کا عام طور پر کیسے کپڑے پہنچتی ہیں؟“

نیول چونک کران کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دھمکے انداز میں بولا۔ ”ہمیشہ وہی نو کیلی ٹوپی جو اوپنی ہوتی ہے اور اس کی چوٹی پر ایک رنگین پھندنا لگا ہوتا ہے۔ اور ایک لمبا چوغما جو عموماً سبزرنگ کا ہوتا ہے..... اور اکثر ان کی گردن میں اومڑی کی ریشمی کھال کا بنا ہوا اسکارف پڑا رہتا ہے۔“

”اور ان کا ہینڈ بیگ.....؟“ پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

”بڑا سرخ رنگ کا.....“ نیول بولا۔

”تو پھر ٹھیک ہے۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”کیا تم ان کے کپڑوں کی بالکل صاف تصویر دیکھ سکتے ہو نیول!..... کیا تم اپنے تصور میں بالکل صحیح اور صاف صاف دیکھ سکتے ہو؟“

”جی ہاں!“ نیول نے کسی قدر مضطرب انداز میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے بعد نجانے کیا ہوگا؟

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

116

”نیول! جب چھلا وہ اس الماری سے باہر نکلے گا اور اس کی نظر تم پر پڑی گی تو وہ یقیناً پروفیسر سنپ کا روپ اختیار کر لے گا۔“
پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”اس کے بعد تم اپنی چھڑی اٹھانا اور..... اس طرح اور پھر جادوئی کلمہ ہاسم تکڑم، زور سے چلانا۔ پھر اپنے دل و دماغ میں دادی کے کپڑوں کے تصور پر تمام تر توجہ مرکز کر لینا..... اگر سب کچھ ٹھیک طریقے سے ہوتا ہے تو چھلا وہ پروفیسر سنپ کے غصے والے روپ سے ہٹ جائے گا اور پھندنے والے ہیٹ، سبز چونگے اور بڑے سرخ ہینڈ بیگ کے ساتھ ایک نئے بہروپ میں ڈھلنے پر مجبور ہو جائے گا۔“

زوردار ہنسی کا ماحول بن گیا۔ الماری اب اور زور زور سے ہلنے لگی تھی۔

”اگر نیول پوری طرح کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے بعد چھلا وہ اسے چھوڑ کر ہم سب کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔“ پروفیسر لوپن نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”میں چاہوں گا کہ تم سب لوگ ایک پل کیلئے اس بارے میں سوچو کہ تمہیں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرگلتا ہے اور پھر اپنے ذہن میں یہ تصور اجاگر کرو کہ تم اسے مزاہیہ دکھائی دینے والے منظر میں کیسے تبدیل کر سکتے ہو؟.....“

کمرے میں یکخت گھرا سکوت چھا گیا..... اسی لمحے ہیری نے سوچا کہ اسے دنیا میں کس چیز سے ڈرگلتا ہے؟ اس کے ذہن میں پہلی تصویر ارار والدی مورٹ کی ہی نمودار ہوئی۔ والدی مورٹ جو پھر سے طاقتوں بن گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ چھلا وہ والدی مورٹ کے خلاف کوئی مزاہیہ کردار میں ڈھلنے جائے..... اس کے دماغ کے کسی کونے میں سے ایک بھی انک تصویر ابھر کر اس کے دل و دماغ پر قابض ہوتی چلی گئی.....

سیاہ تاریک چونگے میں واپس لوٹتا ہوا ایک سڑا، بوسیدہ اور چمکتا ہوا ہاتھ..... ایک غیبی چہرے والا..... جس کے نادیدہ منہ سے کھینچنے والی کھڑکھڑاتی لمبی سانس..... بھی انک ٹھنڈک ابھر آئی۔

ہیری کا پورا جسم کا نپ اٹھا۔ اس نے گھبراۓ ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کاش کسی نے اسے کا نپتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو اچھا ہوگا۔ بہت سے لوگوں کی آنکھیں بالکل ہی بند تھیں۔ رون بڑے بڑے ہاتھ۔ ”اس کے پیور دور ہٹاؤ۔“ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس کے بارے میں سوچ رہا ہوگا۔ رون کو کپڑیوں سے سب سے زیادہ ڈرگلتا تھا۔

”سب لوگ تیار ہو!“ پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

ہیری ڈر کے سیالب میں غوطہ کھارہا تھا۔ وہ یقیناً تیار نہیں تھا۔ کوئی روح کھجڑ کو کم سے کم ڈراؤنا کیسے بناسکتا ہے؟ لیکن وہ اپنی تیاری کیلئے زیادہ وقت نہیں مانگنا چاہتا تھا۔ باقی سب کے سرہل رہے تھے اور کچھ اپنی آستینیں چڑھا رہے تھے۔

”نیول! تین کی گنتی پر.....“ پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی الماری کے ہینڈل کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ”ایک..... دو..... تین.....!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

117

پروفیسر لوپن کی چھٹری سے چنگاریاں نکلیں اور دروازے کے ہینڈل سے جاٹکرائیں۔ اگلے ہی لمحے الماری کا دروازہ جھکٹکے سے کھل گیا۔ ترچھی ناک والا خوفناک پروفیسر سنیپ الماری سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں نیول کے دہشت زدہ چہرے پر لگی ہوئی تھیں۔ نیول خوف کے مارے پیچھے ہٹنے لگا۔ اس نے اپنی چھٹری اور پاؤٹھائی اور منہ کھولے ہی کھڑا رہا۔ سنیپ اپنے چوغے میں ہاتھ چھپائے آہستگی سے اس کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا۔

”ہاںسم مگنیٹرم.....“ نیول پوری قوت لگاتے ہوئے چلایا۔

چھٹری کے چھٹنے جیسی آواز کمرے میں گونجی۔ بڑھتے ہوئے سنیپ کے قدم لڑکھڑا گئے اور اگلے ہی لمحے اس کے بدن پر ایک لمبی اور جالی دار پوشک نمودار ہو گئی۔ اس کے سر پر ایک اوچی ٹوپی آچکی تھی جس کی چوٹی پر دیک زدہ پھندناٹک رہا تھا۔ سنیپ کے ہاتھ میں ایک بڑا سرخ رنگ کا ہینڈ بیگ جھوول رہا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر سب زور زور سے ہٹنے لگے۔ نیول بھی اسے دیکھ کر ھلکھلا کر ہنس پڑا۔ چھلا وہ ٹھہر گیا۔ وہ تذبذب کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ عین اسی وقت پروفیسر لوپن کی آواز کمرے میں گونجی۔ ”پاروتو آگے آؤ.....“

پاروتو پاٹیل گھبرائے انداز میں اس کے سامنے آن پہنچی۔ اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ سنیپ اس کے طرف بڑھا۔ ایک اور کٹراک کی آواز سنائی دی اور اب سنیپ کی جگہ پر خون میں لٹ پت، پورے جسم پر سفید میلی پیپوں سے ڈھکی ہوئی قدیم مصری ممی کھڑی تھی۔ اس کا دکھائی نہ دینے والا چہرہ پاروتو کی طرف گھوم گیا۔ ممی اپنے پیروں کو گھسیتے ہوئے اپنے اکٹرے ہوئے بازوؤں کو اس کی گردان کی طرف اٹھائے، دھیمے دھیمے انداز میں اس کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔ پاروتو کا چہرہ خوف سے سپید پڑ گیا تھا۔

”ہاںسم مگنیٹرم.....“ پاروتو کی چھٹنے ہوئی آواز گونجی۔

ممی کے پیروں پر بندھی ہوئی پٹی کھل گئی اور وہ اس میں الجھ کر چہرے کے بل ز میں پر گر گئی۔ پھر اس کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔ ”سمیس!“ پروفیسر لوپن کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سمیس پاروتو کے قریب ہی موجود تھا وہ اسے پار کر کے چھلاوے کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔ کٹراک کی آواز گونجی اور جہاں ممی موجود تھی اب وہاں پر ایک چڑیل کھڑی تھی جس کے سیاہ گھنے بال اس قدر لمبے تھے کہ فرش کو چھور ہے تھے۔ اس کا چہرہ پتلا اور سبز رنگ کا تھا۔ اس نے اپنا منہ اس قدر چوڑا کھول دیا کہ اس کا چہرہ ہبیت ناک دکھائی دینے لگا۔ پھر اس کے حلق سے بلند چیخ کی اتنی تیز آواز نکلی، جسے سن کر ہیری کے سر کے بال تک کھڑے ہو گئے تھے۔

”ہاںسم مگنیٹرم.....“ سمیس چلا کر بولا۔

چڑیل نے ایک بھرائی آواز نکالی اور اپنا گلا کپڑا لیا۔ اس کی آواز بند ہو گئی تھی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

118

کڑاک.....اب چڑیل ایک ایسے چوہے میں بدل چکی تھی، جو اپنی دم کے پیچھے دائری انداز میں گول گول گھوم رہا تھا۔ کڑاک.....اور پھر چوہا ایک قوی الجثہ سانپ میں بدل گیا جو لہراتے ہوئے اور بل کھاتے ہوئے آگے بڑھا۔ کڑاک.....پھر وہ خون بھری آنکھ میں بدل گیا۔

”چھلاوہ مشکل میں پڑھا ہے۔“ پروفیسر لوپن چلائے۔ ”ہم اب منزل کے قریب پہنچ رہے ہیں ہیں.....ڈین!“
ڈین تھامس جلدی سے آگے آگیا۔

کڑاک.....آنکھ اب کٹا ہوا ہاتھ بن چکی تھی۔ وہ ہاتھ کسی کیکڑے کی مانند فرش پر رینگنے لگا۔ اس کا رُخ ڈین کی طرف تھا۔
”ہاسم تگڑم.....“ ڈین چیخنا۔

کھٹ کی آواز آئی اور ہاتھ ایک چوہے داں میں پھنس کر رہ گیا۔

”بہت عمدہ ڈین..... چلو روں! اب تمہاری باری ہے۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔
روں اچھل کر آگے آگیا۔

کڑاک..... کچھ لوگوں کے منہ سے غیر ارادی طور پر چیخنوں کی آوازنکل گئی۔ چھفت اوپھی اور بالوں سے بھرے جسم کی دیویہیکل مکڑی روں کی طرف گھور رہی تھی اور اپنے دانتوں کو کٹکٹھا رہی تھی۔ دیویہیکل مکڑی اپنی چمٹیوں کو کڑاک کر ہبیت ناک آواز پیدا کر رہی تھی۔ اپنے بالکل سامنے دیکھ کر روں کے چہرے کا رنگ ہی اُڑ گیا تھا۔ اس نے اپنے قدم روں کی طرف بڑھائے۔ پل بھر کیلئے ہیری کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ روں کی ہمت یقیناً جواب دے گئی ہے لیکن پھر!

”ہاسم تگڑم.....“ روں چیخ کر بولا اور مکڑی اپنی جگہ لرزنے لگی۔ اس کے تمام پیراپنی جگہ سے غائب ہو گئے۔ بغیر پیروں کے مکڑی زمین پر لوٹیاں لگاتی ہوئی دکھائی دی۔ لیونڈر براؤن چیخ مار کر اس کے راستے سے ہٹ گئی پھر مکڑی ہیری کے پیروں کے پاس آ کر رُک گئی۔ اس نے اپنی چھڑی اٹھائی۔ وہ ڈھنی طور پر تیار کھڑا تھا۔ لیکن..... پروفیسر لوپن اچانک چلائے۔ ”یہاں!“ اور وہ کمال سرعت سے ہیری کے بالکل سامنے آ کھڑے ہوئے۔ کڑاک.....

بانپیروں والی مکڑی غائب ہو گئی۔ ایک پل کے لئے سب نے گھوم کر دیکھا کہ وہ کہاں چلی گئی ہے؟ پھر انہوں نے عجیب منظر دیکھا۔ پروفیسر لوپن کے مقابلہ ہوا میں کسی قدر اونچائی پر ایک سفید گول تھالی دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں بڑی دھیمی آواز میں کہا۔
”ہاسم تگڑم.....“

کڑاک.....

”آگے بڑھو نیوں!..... اور اسے ختم کر دو۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ سفید گولا اب کا کروچ کی شکل میں بدل کر فرش پر رینگ رہا تھا۔ کڑاک..... پروفیسر سنیپ ایک بار پھر لوٹ آیا تھا۔ اس بار نیوں الجھن کے ساتھ آگے بڑھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

119

”ہاں مگر تم.....“ وہ چلایا اور سب نے دیکھا کہ سنیپ ایک بار پھر دادی کی جالی دار پوشک میں بدل گیا تھا۔ پھر نیول زور سے ہنسا اور چھلاوے کے جسم میں ایک دھماکہ ہوا۔ وہ دھویں کے ہزاروں ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔ وہ اب غائب ہو چکا تھا۔
پوری کلاس کے بچوں نے مل کر زور دار بجا میں۔

”بہت عمدہ کوشش رہی..... نیول!“ پروفیسر لوپن چہکتے ہوئے انداز میں بولے۔ ”بہت عمدہ! سب نے بہت اچھے انداز سے چھلاوے کا مقابلہ کیا اور جادوئی کلمے کا موزوں استعمال کیا۔ گری فنڈر سیکشن کو اس کے طلباء کی جرأت اور ہمت کیلئے پانچ پاؤ نٹ سب نے اپنی اپنی کوشش عمدہ طریقے سے انجام دی۔ نیول کو دس پاؤ نٹ کیونکہ اس نے چھلاوے کا دو مرتبہ سامنا کیا۔ ہر ماںی اور ہیری کو پانچ پاؤ نٹ“

”لیکن سر! میں نے تو کچھ بھی کیا.....؟“ ہیری چونکتے ہوئے بولا۔

”تم نے اور ہر ماںی نے میری کلاس کے آغاز میں چھلاوے کے متعلق صحیح جوابات دیئے تھے ہیری!“ پروفیسر لوپن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ”بہت اعلیٰ! سب لوگوں نے عملی مشق میں عمدہ کا رکرداری کا مظاہرہ کیا۔ ہماری پہلی کلاس بے حد عمدہ رہی۔ تم لوگوں کیلئے ہوم ورک یہ ہے کہ کتاب میں سے چھلاوے والا باب نکال کر اس کے مندرجات اور ان کی تفصیل کو اپنے الفاظ میں لکھنا پیروالے دن مجھے دے دینا۔ بس اتنا ہی ہوم ورک کافی ہے۔“

جو شیلے انداز میں گپ شپ کرتی ہوئی پوری کلاس ٹاف روم سے باہر نکلی اور اپنی منزل کی طرف چل دی۔ بہر حال ہیری اپنے اندر کسی قسم کی خوشی محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔ پروفیسر لوپن نے جان بوجھ کر اسے چھلاوے سے مقابلہ نہیں کرنے دیا تھا..... لیکن کیوں؟..... کیا ایسا اس لئے تھا کہ انہوں نے ہیری کو میل گاڑی میں بے ہوش ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟ کیا وہ ایسا خیال کرتے تھے کہ ہیری چھلاوے کے سامنے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا تھا؟ کیا انہوں نے ایسا سوچا تھا کہ ہیری ایک بار پھر کلاس کے سامنے بے ہوش ہو جائے گا؟

تاریک جادوئی قتوں سے محفوظ رہنے کے فن کی یہ پہلی کلاس ایسی زور دار اور دلچسپ تھی کہ کسی کا بھی ہیری کی طرف دھیان نہیں گیا تھا۔

”کیا تم نے مجھے اس بھی انک چڑیل کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا؟“ سمیس نے پوچھا۔

”اور ہاتھ.....!“ ڈین نے اپنے ہاتھ کو لہراتے ہوئے کہا۔

”اور ہیٹ پہنے ہوئے سنیپ!“

”اوہ میری مصری می.....!“

”میں سوچ رہی ہوں کہ پروفیسر لوپن سفید گول آئینے سے کیوں ڈرتے ہیں؟“ لیونڈر براؤن نے لجھے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

120

”یہ تاریک جادو سے تحفظ کی ہماری اب تک کی سب سے عمدہ کلاس تھی ہے نا!“ جوش و خروش سے لبریز رون نے جلدی سے کہا۔
جب وہ اپنے بستے لینے کیلئے کلاس روم کی طرف واپس جا رہے تھے۔
”وہ بہت اچھے استاد ہیں۔“ ہر ماں نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ”کاش مجھے بھی چھلاوے کا سامنا کرنے کا موقعہ ملتا!.....“
”اور تمہارے سامنے کیا آتا..... ہر ماں؟“ رون نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”ایسا ہوم ورک، جس میں دس میں سے نو نمبر ملتے ہیں.....“



آٹھواں باب

فر بے عورت کا فرار

کچھ ہی عرصہ میں تاریک جادو سے تحفظ والا موضوع تمام طلباء کیلئے نہایت پسندیدہ مضمون بن چکا تھا۔ صرف ڈریکو ملفوانے اور اس کے چمچے کریب اور گولہی پروفیسر لوپن کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے۔ وہ اکثر ان کو برا بھلا کہتے رہتے تھے۔ جب بھی پروفیسر لوپن اس کے قریب سے گزرتے تھے تو وہ دبے ہوئے لبجے میں یہ آواز ضرور کرتا تھا۔ ”ذرالان کے کپڑوں کی حالت تو دیکھو۔ وہ تو ہمارے گھر یلو خرس ڈوی جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔“

لیکن کسی اور طالب علم کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ پروفیسر لوپن کے پرانے چوغے میں کتنے پیوند لگے ہوئے تھے۔ ان کی اگلی کلاسیں بھی پہلی کلاس کی طرح بے حد چسپ اور عمدہ ثابت ہوئیں۔ چھلاؤے کے بعد انہوں نے ”سرخ بو جارت“ نامی جادوئی مخلوق کے بارے میں پڑھا۔ یہ نو کیلی ناک اور نو کیلے کا نو والی چھوٹی مخلوق تھی مگر ان کی خونخواری اور ہولناکی بڑے درندوں سے کم تھی۔ وہ زیادہ تر خون خرابے والے مقامات پر منڈلاتے رہتے تھے جیسے قلعوں کی کال کو ٹھڑیاں، زندال خانے یا پھر میدان جنگ کے ارد گرد۔ جنگوں کے بعد وہ فربی غاروں میں چھپے ہوئے سپاہیوں کے مرنے کا انتظار کیا کرتے تھے۔ سرخ بو جارت کے بعد وہ کاوا کو کے موضوع پر آگئے جو پڑی دارسبرنگ کے بندروں جیسے دکھائی دیتے تھے۔ وہ پانی کے اندر رہتے تھے، جب کوئی ان کے تالاب میں آ جاتا تو وہ اپنے جھلی دار ہاتھوں سے اس کا گلا دبانے کے موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش باقی کلاسیں بھی اتنی ہی مزیدار ہوتیں۔ سب سے بری کلاس جادوئی مرکبات کی تھی..... پروفیسر سنیپ ان دنوں بے حد غصے میں دکھائی دیتے تھے۔ سب طلباء اس کی وجہ خوب جانتے تھے۔ پورے سکول میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل چکی تھی کہ چھلاؤے نے پروفیسر سنیپ کا بہروپ اختیار کر لیا تھا۔ سنیپ کو یہ سب سن کر اچھا نہیں لگا تھا۔ ان کی آنکھیں پروفیسر لوپن کے ذکر پر ہی سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔ وہ اب نیول کو پہلے سے بہت زیادہ نظر وہ میں رکھتے اور ہر بات پر اس کی ڈانٹ ڈپٹ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

اس کے علاوہ ہیری علم جوش کی کلاس سے بھی گھبرا تھا جب اسے پروفیسر ڑاؤ لینی کے دم گھٹ مینار والی کلاس میں جانا پڑتا تھا۔

عجیب سے نشانات اور آڑی ترچھی علامات کے معنوں کی تلاش اسے ہمیشہ بے زار کر دیا کرتی تھی۔ وہ اس بات کو ہمیشہ نظر انداز کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا کہ پروفیسر ڈراؤنینی کی بڑی بڑی آنکھیں جب بھی اس کی طرف اٹھتی تھیں تو ان میں آنسو تیرنے لگتے تھے۔ وہ پروفیسر ڈراؤنینی کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ حالانکہ کلاس کے کچھ طلباء ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کی تعریفوں کے قلابے ڈھاتے تھے۔ پاروتو پائل اور لیونڈر براؤن دو پھر کے کھانے کے بعد اکثر پروفیسر ڈراؤنینی کے اوپنے مینار والی کلاس میں جانے لگی تھیں۔ وہاں سے واپسی پران کے چہروں پر ہمیشہ سرشاری اور اطمینان جیسے جذبات پھیلے ہوتے تھے، جیسے وہ ایسی باتوں سے باخبر ہو چکی ہیں جو باقی لوگوں کے خواب و خیال میں نہیں آسکتی تھیں۔ ہیری سے وہ اتنی دھیمی آواز میں بات کیا کرتیں کہ جیسے وہ کسی ہسپتال کے بیڈ پر تکلیف دہ بیماری کی حالت میں بول رہی ہوں۔

حقیقت تو یہی تھی کہ کسی بھی طالب علم کو جادوئی مخلوق کی دلکشی بھال والی کلاس میں رتی بھر دلچسپی نہیں تھی۔ پہلی کلاس کے دخراش حادثے کے بعد یہ بہت ڈراؤنی لگنے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہیگر ڈکھ کا اعتماد بھی ڈگمگا گیا ہو۔ وہ اب پہلے جیسی دلچسپی سے پڑھا نہیں پا رہا تھا۔ آج کل اس نے ”فل برز“ کیڑوں کی نگہداشت کا موضوع شروع کر رکھا تھا جس میں کچھ زیادہ مزیدار چیزیں نہیں تھیں۔ یہ عام سی جادوئی مخلوق تھی۔

”کوئی ان کی دلکشی بھال کیونکر کرے بھلا.....؟“ رون نے فل بزر کے چھپے گلوں میں چھلا ہوا سلا ڈھونتے ہوئے کہا۔

بہر حال اکتوبر کا مہینہ شروع ہوتے ہی ہیری کو ایک ایسا کامل گیا جو اس قدر دلچسپ تھا کہ اسے بے زار کلاسوں کی اذیت کے احساس سے چھکا کارامل گیا۔ کیوڈچ کا موسم قریب آرہا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کپتان اولیور ڈن نے ایک جمعرات کی شام کو نئے سیزناں کی منصوبہ بندی کیلئے ایک مینگ بلائی۔

کیوڈچ کی ٹیم میں سات کھلاڑی ہوتے ہیں: تین نقاش کھلاتے ہیں، جوف بال جتنی بڑی سرخ گیند، قواف، کو اپنے موٹے ڈمنڈوں کی مدد سے قفل یعنی چھلے دار سوراخ میں ڈال کر سکور کرتے ہیں۔ کیوڈچ کے میدان کے دونوں سروں پر پچاس فٹ اوپنے لمبے کھمبے لگائے جاتے ہیں جن کے بالائی سروں پر انگوٹھی جیسیارنگ لگا ہوتا ہے۔ اسے قفل کہتے ہیں۔ سکور کرنے کیلئے نقاشوں کو انہی قفل میں قواف کو ڈالنا پڑتا ہے۔ ہر ٹیم میں دو عدد پٹاؤ ہوتے ہیں جو اپنے بھاری بلوں سے بالجروں (دو بھاری سیاہ رنگ کی گیندیں، جو کھلاڑیوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش میں ادھر ادھر فضا میں گھومتی رہتی ہیں) کو پیٹتے ہیں اور انہیں کھلاڑیوں سے دور رکھنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیم میں ایک راکھا بھی ہوتا ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مخالف ٹیم کو قفل پر سکور والے حملے سے روکے اور اسے کامیاب نہ ہونے دے۔ ہر سکور پر دس پاؤنسٹس ملتے ہیں۔ ٹیم میں ایک متلاشی بھی ہوتا ہے جس کا کام ان سب سے مشکل ہوتا ہے۔ وہ سنہری گیند کو تلاش کر کے پکڑتا ہے۔ سنہری گیند ایک اخروٹ جتنی چھوٹی اور پروں والی گیند ہوتی ہے جسے تلی جیسی تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ وہ انتہائی پھر تیلی اور سبک رفتار ہوتی ہے۔ جب اسے پکڑ لیا جاتا ہے تو کھلی ختم ہو جاتا ہے۔ اسے پکڑنے والے متلاشی کی ٹیم کو ڈریڈھ سو

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

123

پاؤنسٹ ملتے ہیں۔

اویور و ڈستر سال کا ہٹا کٹا نو جوان تھا۔ وہ ہو گوڑس میں اپنے ساتویں اور آخری سال کی پڑھائی مکمل کر رہا تھا۔ جب اس نے اپنے چھ ساتھی کھلاڑیوں کو اندھیرے میں گھرے ہوئے کیوڈچ کے میدان کے کنارے پر بنے ہوئے سر دترین کپڑے بد لے والے کمرے میں اکٹھا کیا تو اس کے چہرے پر گھری فکر مندی جھلکتی ہوئی دکھائی دی۔

اس نے ان کے سامنے بے چینی سے پہلو بد لتے ہوئے کہا۔

”کیوڈچ کپ جیتنے کا یہ ہمارا آخری موقع ہے یعنی میرے لئے یہ آخری موقع ہے۔ میں اس سال کے بعد یہاں نہیں رہوں گا۔ مجھے اس کے بعد موقع ہی نہیں ملے گا۔“

”گری فنڈر نے یہ کپ گذشتہ سات سال سے نہیں جیتا ہے۔ دراصل ہماری کیوڈچ مشتیں ناقص تھیں۔ ہم ایک بار حادثہ کے باعث جیت سے محروم رہ گئے تھے اور گذشتہ سال تو کیوڈچ مقابلے ہی منسوخ کر دیئے گئے تھے۔“ ڈنے تھوک نگلا۔ اس موقع کو یاد کر کے اس کا گلارندھ گیا تھا۔ ”لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس سکول کی سب سے اچھی ٹیم ہے.....“ اس نے اپنے ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے مکارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک لوٹ آئی تھی۔

”ہمارے پاس تین بہترین نقاش ہیں۔“

وڈنے ایسا سپن نٹ، انجلینا جانسن اور کیٹ بل کی طرف اشارہ کیا۔

”دو جو شیلے اور بہادر پٹاؤ ہیں۔“

”رہنے دواویور! تم ہمیں شرمندہ کر رہے ہو۔“ فریڈ اور جارج ویزی نے شرمانے کی ادا کاری کرتے ہوئے ایک ساتھ کہا۔ ”اور ہمارے پاس ایک ایسا متلاشی ہے جس نے ہمیشہ ہمیں جیت سے ہمکنار کیا ہے۔“ ڈنے ہیری کو فخر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اور میں عمدہ را کھا!“ اس نے آخر میں اپنی تعریف بھی کر دی۔

”اویور! ہماری رائے ہے کہ تم واقعی ایک عمدہ کھلاڑی ہو۔“ جارج نے کہا۔

”ایک زبردست را کھا.....“ فریڈ پچھے رہنے والا تو نہیں تھا۔

”اصل مدعاؤ یہ ہے۔“ ڈنے بات جاری رکھی اور اپنی جگہ سے اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ”گذشتہ دو سال سے کیوڈچ کپ پر ہمارا نام ہونا چاہئے تھا۔ جب سے ہیری ٹیم میں شامل ہوا ہے۔ میں سوچتا تھا کہ کپ ہماری جھوٹی میں ہے لیکن ایسا اب تک نہیں ہوا ہے اور ہم اس سال آخری موقع ہے۔ جب ہم اس کپ پر اپنانام دیکھ سکتے ہیں.....“

وڈ کے لمحے میں ایسی اُداسی اور حسرت آمیزی تھی کہ جارج اور فریڈ بھی اس کی طرف تاسف بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

”اویور!..... فکرنا کرو۔ یہ سال ہمارا سال ہے.....“ فریڈ نے ڈھارس بندھائی۔

”ہم اس مرتبہ کچھ ضرور جیت لیں گے اویور!“ مس جانسن نے کہا۔

”ناقابل یقین طور پر.....“ ہیری بھلا کیوں چپ رہتا۔

وڈپورے جوش و خروش کے ساتھ ٹیم کو ہفتے میں تین دن شام کے وقت کیوڈچ کے میدان میں اتارتا اور تربیتی مشقوں کا سلسلہ جاری رکھتا۔ موسم خاصا سرد ہو گیا تھا۔ فضا میں بھر پوری رہتی۔ راتیں زیادہ اندر ہیری ہوتی جا رہی تھیں لیکن کچھ، سرد ہوا یا برسات کی وجہ سے چاندی کے بڑے نقری کیوڈچ کپ کو جنتے کا ہیری کا سہانا خواب دھندا نہیں ہوا تھا۔

ایک شام کی سخت مشق کے بعد جب ہیری گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا تو اس کا پورا جسم تھکن سے چور چور ہو رہا تھا۔ اس کی ہڈیاں تک اکڑی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ اس بات پر بے حد مسرور تھا کہ آج کی مشق خاصی اچھی رہی تھی۔ اس نے ہال میں نگاہ دوڑائی تو کسی تبدیلی کا احساس ہوا۔ ہال کا ماحول خاصا خوشنگوار لگ رہا تھا۔ اس نے رون اور ہر ماں کی طرف دیکھا۔

”کیا بات ہے؟“

وہ دونوں آگ کے پاس دو کرسیوں پر بیٹھ کر فلکیات کے ستاروں کا چارٹ پُر کرنے میں مصروف تھے۔

”ہاگس میڈ کی پہلی سیر.....“ رون نے پرانے نوٹس بورڈ پر لگے ہوئے نئے نوٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”اکتوبر کے آخر میں..... ہیلووئین کے دن!“

”بہت عمدہ خبرا!“ فریڈ چہلتا ہوا بولا۔ جو ہیری کے پیچھے پیچھے تصویر کے سوراخ میں نکل کر اندر آیا تھا۔ ”مجھے جو گنوں کی دوکان میں بھی جانا تھا۔ میرے بد بودا چھرے ختم ہو چکے ہیں۔“

ہیری رون کی بغل والی کرسی میں دھم سے دھنستا چلا گیا۔ اس کی ساری خوشی کافور ہو چکی تھی۔ ہر ماں اس کی حالت کو سمجھ گئی۔

”ہیری! مجھے یقین ہے کہ تم اگلی مرتبہ ہمارے ساتھ چل سکو گے۔“ وہ دھیمے لمحے میں بولی۔ ”بلیک کو جلد ہی کپڑا لیا جائے گا۔ وہ دکھائی تو دے ہی چکا ہے.....“

”بلیک اتنا بھی احمد نہیں ہے کہ وہ اب تک ہاگس میڈ میں ہی بیٹھا رہے گا۔“ رون نے ناک چڑھا کر کہا۔ ”تم پروفیسر میک گوناگل سے پوچھ کر تو دیکھو کہ کیا تم اس بارہمارے ساتھ ہاگس میڈ چل سکتے ہو ہیری! اگلی مرتبہ یہ موقعہ جانے کب ملے؟“

”رون!“ ہر ماں ناگوار لمحے میں بولی۔ ”ہیری کا سکول میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔“

”تیسرا سال کے طلباء میں ہیری اکیلا ہی کیوں رُکے؟“ رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ”ہیری! تم ایک بار پروفیسر میک گوناگل سے پوچھ کر تو دیکھو۔“

”ہاں! میں اس بارے میں ان سے بات کروں گا۔“ ہیری نے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

125

ہر ماں نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے کروک شانکس، کوکراس کی گود میں آبیٹھی۔ اس کے منہ سے ایک بڑی مردہ مکڑی لٹک رہی تھی۔

”کیا وہ اس مکڑی کو ہمارے سامنے بیٹھ کر کھائے گی؟“ رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

”تم بہت سمجھدار ہو گئی ہو کروک شانکس! کیا اسے تم نے خود پکڑا ہے؟“ ہر ماں نے رون کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

کروک شانکس دھیرے دھیرے مکڑی چباتی رہی۔ اس کی زرد آنکھیں رون کے چہرے پر جھی ہوئی تھیں۔

”اسے وہی رکھوا پنے پاس..... تم جانتی ہو کہ سکے بزرگ میرے بستے میں چین کی نیند سور ہا ہے۔“ رون اس کی ٹنکٹکی سے چڑتے ہوئے غرایا۔ اس نے غصے سے اپنی توجہ ستاروں کے چارٹ کی طرف مرکوز کرنے کی کوشش کی۔

ہیری نے لمبی جمائی لی۔ وہ سچ مجھ اپنے بستر پر جانے کا خواہ شمند تھا مگر اسے بھی تو ستاروں کا چارٹ مکمل کرنا تھا۔ اس نے اپنا بستہ ٹھنچ کر اس میں سے چرمی کاغذ، سیاہی اور قلم باہر نکالے اور پھر وہ اپنے کام میں جت گیا۔

”اگر تم چاہو تو میرے چارٹ سے نقل کر سکتے ہو۔“ رون نے اپنے چارٹ پر آخری ستارے کا نام لکھنے کے بعد اسے ہیری کی جانب بڑھا دیا تھا۔

ہر ماں کو یہ ہرگز اچھا نہیں لگتا تھا کہ کوئی کسی دوسرے کی نقل کرے۔ بہر حال اس نے کسی قدم کا تبصرہ کرنے گریز کیا۔ لیکن اس نے ناپسندیدگی سے اپنے ہونٹ ضرور سکوڑ لئے تھے۔ کروک شانکس اب بھی اپنی پلکیں جھپکائے بغیر رون کو دیکھنے جا رہی تھی مگر اس کی دم لگاتا رہی تھی۔ پھر اچانک وہ کسی کو بتائے بغیر گود میں کوڈ گئی۔

”اوے.....!“ رون نے غراتے ہوئے اپنا بستہ پکڑا مگر دری ہو چکی تھی۔ کروک شانکس نے اپنے چاروں نوکیلے پنجے بستے کی گہرائی میں گاڑ دیئے اور بری طرح نوچنے لگی۔

”ہٹ جاؤ..... خبیث بلی.....!“

رون نے کروک شانکس سے اپنا بستہ دور کھینچنے کی کوشش کی لیکن کروک شانکس نے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی۔

”رون!..... اسے مت مارنا!“ ہر ماں نے چیخ کر کہا۔ ہال کے تمام طباۓ کی نظریں اس تماشے کی طرف اٹھ گئیں۔ رون نے بستے کو پوری قوت سے ہوا میں چاروں طرف لہرا دیا۔ کروک شانکس اب بھی بستے کے ساتھ لگکی ہوئی تھی۔ اسی وقت سکے بزرگ بستے کے بالائی حصے سے اڑتا ہوا بہر آیا اور ایک طرف گرتا چلا گیا۔ کروک شانکس نے فوراً بستے کو چھوڑا اور اس کے پیچھے میز پر کوڈ گئی۔ وہ اب بد حواس سکے برزا کا تعاقب کر رہی تھی۔

”بلی کو پکڑو.....!“ اسی وقت رون چلا کر بولا۔

جارج ویزلی نے کروک شانکس کو پکڑنے کیلئے چھلانگ لگائی مگر وہ اسے پکڑنے میں ناکام رہے۔ سکے بزرگ بیس جوڑی پاؤں کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

126

نقش سے نکل کر ایک پرانی الماری کے نیچے جا چھپا۔ کروک شانکس بھی وہاں پہنچ کر بیٹھ گئی اور اپنے الگ پنجے خلامیں ڈال کر اسے پکڑنے کی زور دار کوشش کرنے لگی۔

رون اور ہر ماںی جلدی سے وہاں پہنچے۔ ہر ماںی نے کروک شانکس کو پکڑ لیا اور اسے وہاں سے دور لے گئی۔ رون پیٹ کے بل لیٹا اور اس نے سکے برز کی دم پکڑ کر اسے بڑی مشکل سے باہر کھینچا۔

”اس کی طرف دیکھو!“ رون نے سکے برز کو ہر ماںی کے سامنے ہوا میں جھلاتے ہوئے نہایت غصے سے کہا۔ ”اس کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ تم اپنی بلی اس سے دور رہی رکھو.....“

”کروک شانکس کو یہ بات غلط نہیں لگتی ہے رون!“ ہر ماںی نے دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”سبھی بلیاں چوہوں کا چیچھا کرتی ہیں.....“

”تمہاری بلی بھی عجیب ہے۔“ رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔ وہ اب بڑی طرح کا نپتہ ہوئے سکے برز کو اپنی جیب میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ”اس نے مجھے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ سکے برز میرے بستے میں ہے.....“

”اوہ کیا بکواس ہے یا!“ ہر ماںی نے پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ”کروک شانکس کو اس کی بوآرہی ہو گئی رون! وہ سن کیسے سکتی ہے.....؟“

”تمہاری خبیث بلی کسی دن سکے برز کی جان لے لے گی سمجھی!“ رون نے اپنے ارد گرد کے لوگوں کی ہنسی کو نظر انداز کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ”سکے برز یہاں پر اس کی آمد سے پہلے سے ہے اور اب وہ بیمار ہے.....“

رون دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ لکڑی کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھا اور اگلے پل نظروں سے او جھل ہو گیا۔



اگلی صبح بھی ہر ماںی کے ساتھ رون کا روپیہ کچھ اچھا نہیں رہا۔ جڑی بوٹیوں کے خواص کی کلاس میں اس نے ہر ماںی سے کوئی بات نہیں کی حالانکہ وہ ہیری اور ہر ماںی ایک ہی گملے پر کام کر رہے تھے۔

”سکے برز کیسا ہے.....؟“ ہر ماںی نے جھکتے ہوئے انداز میں پوچھا، جب وہ پودے کے موٹے گلابی پھلوں کو الگ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ ان میں سے بیچ کا لکڑی کے لکڑی کے برتن میں ڈال رہے تھے۔

”وہ میرے بستر کے نیچے چھپا ہوا ہے اور خوف کے مارے اس پر ابھی تک کپکپی طاری ہے۔“ رون نے اتنے غصے سے کہا کہ نشانہ چوکنے کے باعث اس کے ہاتھ سے بیچ برتن میں گرنے کے بجائے گرین ہاؤس کے فرش پر بکھر گئے۔

”دھیان سے ویزی!..... اپنی توجہ کام پر لگاؤ۔“ پروفیسر اسپراوٹ تیز لمحے میں غرائیں۔ جب ان کی آنکھوں کے سامنے بیچ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

جو بن پر سچتے دکھائی دیئے۔

اگلی کلاس جادوئی تغیرات کی تھی۔ ہیری نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے پوچھے گا کہ کیا وہ باقی طلباء کے ہمراہ ہاگس میڈ میں جاسکتا ہے۔ وہ کلاس کے باہر قطار میں کھڑا ہو گیا۔ وہ ان سوچوں میں گم تھا کہ اسے اپنی بات کس پیرائے میں کہنا چاہئے۔ قطار کی اگلی سمت میں کچھ ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کے خیالوں کے سلسلے کو توڑ دیا۔

لیونڈر براؤن بری طرح سے رو رہی تھی۔ پاروتوی پاٹیل اس کے کمر میں اپنا بازو ڈال کر اسے تسلیاں دے رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ سمیس فنی گن اور ڈین تھامس کو کچھ بتا رہی تھی۔ وہاں کا ماحول واقعی مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا بات ہے لیونڈر.....؟“ ہر ماٹنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ وہ ہیری اور رون کے ساتھ ابھی ان کے پاس پہنچی تھی۔

”صحیح اس کے گھر سے خبر آئی ہے.....“ پاروتوی نے دھینے لجھے میں کہا۔ ”اس کے خرگوش بنکی کو ایک لومڑی نے مار ڈالا ہے۔“

”اوہ!“ ہر ماٹنی نے تاسف سے ہونٹ سکوڑے۔ ”یہ سن کر بہت دُکھ ہوا لیونڈر!“

”محض یہ معلوم ہونا چاہئے تھا.....“ لیونڈر نے افسردہ لجھے میں کہا۔ ”تم تو جانتی ہو کہ آج کون سادن ہے؟“

”کیا مطلب؟“ ہر ماٹنی نے حیرت سے پوچھا۔

”آج سولہ اکتوبر ہے..... جس چیز سے تم ڈر رہی ہو، وہ سولہ اکتوبر کو ہو جائے گی۔ انہوں نے صحیح کہا تھا..... انہوں نے بھی ہی کہا تھا.....“

پوری کلاس کے بچے اب لیونڈر کے گرد اکٹھے ہو چکے تھے۔ سمیس نے سنجیدہ انداز میں اپنا سر ہلا کیا۔ ہر ماٹنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔ ”کک..... کیا تمہیں ڈر تھا کہ کوئی لومڑی بنکی کو مار ڈالے گی؟“

”نبیس..... لومڑی سے تو نہیں تھا۔“ لیونڈر نے آنسو بھری آنکھوں سے ہر ماٹنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”لیکن مجھے حادثاتی طور پر اس کی ہلاکت کا خدشہ خوفزدہ کئے ہوئے تھا۔“

”اچھا!“ ہر ماٹنی کھوئے ہوئے لجھے میں بولی۔ اس نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔ ”کیا بنکی بوڑھا تھا.....؟“

”نن..... نہیں..... وہ تو ابھی بچہ ہی تھا۔“ لیونڈر نے سکی لیتے ہوئے کہا۔

پاروتوی نے لیونڈر کے کندھے پر اپنے بازو کا دباؤ بڑھایا۔

”پھر تمہیں اس کے مرنے کا دھڑ کا کیوں تھا؟“ ہر ماٹنی نے الجھن سے پوچھا۔

پاروتوی نے اس کی طرف غصے بھری ناگواری سے گھورا۔

”اسے ذرا منطقی طور پر دیکھووا،“ ہر ماٹنی نے دوسروں کی طرف مرتے ہوئے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ بنکی کوئی آج تو مرنہ نہیں ہے۔ آج تو لیونڈر کو اس کے مرنے کی خبر ملی ہے.....“ یہ سن کر لیونڈر زور زور سے رونے لگی۔ ”اسے اس کے مرنے کا ڈر نہیں تھا کیونکہ

اسے یہ خبر سن کر سچ مجھ صدمہ پہنچا ہے.....”

”ہر ماں کی باتوں پر توجہ مت دینا لیونڈر!“ رون نے غراتے ہوئے لبھے میں اس کی بات اچک لی۔ ”اسے دوسروں کے پالتو جانوروں کی کوئی خاص پرواہ نہیں رہتی ہے.....“

اسی پل پروفیسر میک گوناگل نے کلاس روم کا دروازہ کھول دیا۔ یہ اس وقت کے لحاظ سے شاید اچھا ثابت ہوا۔ رون اور ہر ماں ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ کلاس میں داخل ہونے کے بعد وہ ہیری کے دامیں اور بائیں طرف بیٹھ گئے لیکن دونوں نے ایک دوسرے سے بات کرنا گوار نہیں کیا۔

ہیری ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ وہ کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے کیا کہے گا؟ جملہ اس کے ذہن میں منتشر تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ پروفیسر میک گوناگل نے خود ہی ہاگس میڈ کا ذکر چھپیا جس سے ہیری کو اپنی منزل آسان دکھائی دی۔

جب طلباً پڑھائی ختم کر کے کلاس روم سے رخصت ہونے لگے تو پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے کہا۔ ”ایک منٹ رو!..... چونکہ تم سب لوگ میرے فریق میں شامل ہو اس لئے تم ہاگس میڈ کی فرتیح کیلئے درکار اجازت نامے ہیلووئین کے دن سے پہلے پہلے مجھے جمع کر دینا۔ یہ مت بھولنا کہ اجازت نامہ نہیں ہو گا تو وہاں جانے کی سہولت بھی نہیں ملے گی۔“

نیول نے اپنا ہاتھ اٹھا دیا۔

”پروفیسر مجھے..... مجھے لگتا ہے کہ میرا اجازت نامہ کہیں کھو گیا ہے۔“

”لاںگ باثم! تمہاری دادی نے تمہارا اجازت نامہ سیدھا میرے پاس بھجوادیا ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ”ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنا زیادہ محفوظ رہے گا۔ مجھے آپ لوگوں سے بس اتنا ہی کہنا تھا، اب آپ لوگ اگلی کلاس میں جا سکتے ہیں.....“

”ان سے ابھی پوچھو.....“ رون نے ہیری کی پسلی میں کہنی چھوٹے ہوئے کہا۔

”ارے..... لیکن.....“ ہر ماں نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔

”جلدی کرو ہیری..... جلدی!“ رون نے ذرا سخت لبھ میں کہا۔

ہیری نے باقی طلباء کے جانے کا انتظار کیا پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور گھبرائے ہوئے انداز میں چلتا ہوا پروفیسر میک گوناگل کے ڈیسک کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

”تمہیں کچھ کہنا ہے پوٹر.....؟“

ہیری نے گھر اسانس لیا۔

”پروفیسر! میرے انکل اور آٹھی میرے اجازت نامے پر دستخط کرنا بھول گئے ہیں۔“

پروفیسر میک گوناگل نے نظریں اٹھائیں اور اپنے چوکور فریم والے چشمے کے عقب سے اس کے پر گھری نظر ڈالی مگر وہ

خاموش رہیں۔

”تو..... کک..... کیا آپ کے خیال میں یہ ٹھیک رہے گا کہ..... میرا مطلب ہے کہ..... کیا میں ہاگس میڈ جاسکتا ہوں.....؟“
ہیری کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔

پروفیسر میک گوناگل نیچے جھک کر اپنے ڈیک کے کاغذات کو الٹ پلٹ کرتی رہیں۔

”ایسا نہیں ہو سکتا پوٹر!“ وہ ٹھوس لبھ میں بولیں۔ ”تم نے یقیناً سن لیا ہو گا کہ میں نے کیا کہا تھا.....؟ اجازت نامہ نہیں تو پھر قبصے کی سیر بھی نہیں..... بھی قانون ہے۔“

”لیکن پروفیسر! میرے انکل آنٹی..... آپ تو جانتی ہی ہیں کہ وہ ماگل ہیں۔ دراصل وہ ہاگس میڈ کے اجازت نامے کی اہمیت اور قوانین کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں۔“ ہیری نے افسردہ لبھ میں کہا۔ اس نے دیکھا کہ رون اپنا سر ہلا ہلا کراس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ”اگر آپ خصوصی طور پر اجازت دے دیں تو میں جاسکتا ہوں.....“

”بھلا میں یہ اجازت کیسے دے سکتی ہوں پوٹر!“ پروفیسر میک گوناگل نے کھڑے ہو کر اپنے کاغذات کو دراز میں ٹھونسے ہوئے کہا۔ ”اجازت نامہ کے مندرجات میں واضح لکھا ہوا ہے کہ والدین یا پھر سرپرست ہی اس امر کی اجازت دیں۔“ انہوں نے اس کی طرف تاسف بھرے عجیب انداز میں دیکھا۔ کیا یہ ان کے دل پر لگنے والی چوت کی عکاسی کر رہا تھا؟

”محضے انسوں ہے پوٹر! یہ میرا قطعی فیصلہ ہے۔ اچھا ہو گا کہ اب تم جلدی سے چلے جاؤ، ورنہ تمہیں اگلی کلاس کیلئے دیر ہو جائے گی۔“



اب کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ رون نے پروفیسر میک گوناگل کو بہت برا بھلا کہا جس سے ہر ماننی بری طرح چڑھ گئی۔ اس نے سب کچھ بہتری کیلئے ہی ہوتا ہے، والے نظریے کے تحت ہیری کو دلاسہ دینے کی کوشش کی جس پر رون کا پارہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا۔ ہیری کو سب سے زیادہ پریشانی اس امر کی ہو رہی تھی کہ کلاس کا ہر طالب علم خوش ہو کر زور زور سے اس بارے میں بتیں کر رہا تھا کہ ہاگس میڈ میں بخچے کے بعد وہ سب سے پہلے کیا کرے گا؟

”یہ مت بھولو کہ اس شام کو جشن کی تقریب بھی ہے۔“ رون نے ہیری کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”شام کو ہیلووئین ڈے کا شاندار جشن منایا جائے گا۔“

”ہونہما!“ ہیری نے اداسی بھرے لبھ میں کہا۔

ہیلووئین کا جشن ہمیشہ شاندار ہوتا تھا لیکن اس کا لطف اور بھی دو بالا ہو جاتا اگر وہ ہاگس میڈ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ ایک دن بیٹانے کے بعد اس میں شامل ہوتا۔ اسے ہاگس میڈ نہ جاسکنے کا اس قدر دکھتا کہ دوسروں کے دلاسے اور تسلی بخش جملے بھی راحت پہنچا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

130

نہ پائے۔ لکھنے کے فن میں مہارت رکھنے والے ڈین تھامس نے ہیری کے سامنے یہ حل رکھا کہ اس کے اجازت نامے پر ورنہ انکل کے فرضی دستخط کر دے گا جنہیں کوئی پہچان نہیں سکے گا۔ لیکن اب اس بات کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ ہیری پروفیسر میک گوناگل کو ساری حقیقت سے آگاہ کر چکا تھا کہ اجازت نامے پر دستخط نہیں ہوئے ہیں۔ رون نے ادھورے جذبے سے اسے غیبی چوغہ استعمال کرنے کی ترغیب دی تھی مگر ہر ماہنئی نے اسے ٹھکراتے ہوئے رون کو پروفیسر ڈبل ڈور کی بات یاد دلائی کہ روح کھپڑوں کے سامنے غیبی چونم کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ پرسی نے بڑی خوت سے تسلی کے جو جملے ہیری سے کہے تھے ان سے تو ہیری کو بے حکم ہی سکون ملا تھا.....

”طلباء ہاگس میڈ جانے کیلئے بہت بے تاب رہتے ہیں مگر میں واضح کر دوں کہ وہ جگہ کسی خاص ڈپسی سے خالی ہے۔“ اس نے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ”یہ صحیح ہے کہ وہاں مٹھائیوں کی دوکان بہت اعلیٰ ہے لیکن زونکو کی جونک شاپ نہایت ہی خطرناک ہے اور ہاں چیختے بنگلے کی سیر مزیدار ہوتی ہے لیکن ہیری اس کے علاوہ تمہیں اور کسی چیز کے چھوٹنے کا افسوس نہیں کرنا چاہئے۔“



ہیلو و ٹین ڈے کی صبح ہیری حسب معمول دوسرے طلباء کے ساتھ بیدار ہوا اور اس نے کافی بے زاری کے ساتھ ناشتہ کیا حالانکہ اس نے اپنے طور پر پوری کوشش کی تھی کہ دوسرے اس کے اندر کا اضطراب نہ جان سکیں۔

”ہم ہاگس میڈ سے تمہارے لئے ڈھیر ساری مٹھائیاں لائیں گے۔“ ہر ماہنئی نے جلدی سے کہا۔ اُس کے دل میں ہیری کی مجبوری پر گہرا رنج چھایا ہوا تھا۔

”ہاں بالکل ڈھیر ساری!“ رون نے جلدی سے ہر ماہنئی کی ہاں میں ہاں ملائی۔ وہ دونوں ہیری کی افسردگی دیکھ کر کروک شناس کا دخراش حادثہ بھول چکے تھے۔

”تم دونوں میرے لئے فکر مند مت ہو جشن میں ملاقات ہوگی اچھی طرح گھومنا!“ ہیری نے اپنی اُداسی کو چھپا تے ہوئے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

وہ ان کے ساتھ بڑے ہاں کے صدر دروازے تک گیا۔ وہاں چوکھٹ پر ہو گورٹس کا چوکیداری فلیچ کھڑا طلباء کی ایک لمبی قطار کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فہرست تھی جس میں سے وہ طلباء کے نام کی جانچ پڑتاں کر کے انہیں باہر نکلنے دے رہا تھا۔ وہ ہر چہرے کو شک و شبہ سے ایسے دیکھتا کہ جیسے اس کے پاس اجازت نامہ نہیں ہو سکتا۔ جب اسے اس بات پر یقین ہو جاتا کہ یہی طالب علم باہر جائے گا تو ہی اسے آگے بڑھنے کی اجازت دیتا۔

”یہیں پر رُک رہے ہو پوٹر!“ ملفوائے چلا کر بولا۔ وہ کریب اور گول کے درمیان قطار میں کھڑا تھا۔ ”روح کھپڑوں کے نیچ میں سے نکل کر جانے میں بڑا ڈرگ رہا ہے ہے نا!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

131

ہیری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف پیش قدمی کی اور پھر وہ سنسان راہداریوں سے ہوتا ہوا گرفتار کے ہال کے سامنے پہنچ گیا۔

”شاخت.....؟“ موٹی عورت نے اونگھ سے بیدار ہوئے پوچھا۔

”بڑی قسمت!“ ہیری نے غیر شعوری انداز میں کہا۔

تصویر کے سوراخ سے ہوتے ہوئے وہ ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں پر پہلے اور دوسرے سال کے بچے آپس میں گپیں ہانک رہے تھے۔ ان کے علاوہ وہاں کچھ سینئر طلباء بھی موجود تھے جو اتنی بارہاگس میڈ جاچکے تھے کہ اب اس تفریح سے ان کا دل بھر چکا تھا۔

”ہیری.....ہیری.....ہائے!“

دوسرے سال میں پڑھنے والے ایک طالب علم کوں کیوی نے اس کو دیکھتے ہی آواز لگائی۔ وہ ہیری کا بڑا پرستار تھا اور اس سے بات کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

”تم ہاگس میڈ نہیں گئے؟.....کیوں نہیں گئے؟“ کوں نے اپنے دوستوں کی طرف فخری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہیری! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ سکتے ہو۔“

”نہیں! تمہارا شکر یہ کوں!“ ہیری نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بہت سارے طلباء اس کے ماتھے کے نشان کو دیکھنے کے ساتھ دیکھنے کا میلہ لگائیں۔ ”مجھے لاہبری میں جانا ہے اور وہاں کچھ کام کرنا ہے۔“

اس کے بعد اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ واپس مڑے اور ایک بار پھر تصویر کے سوراخ سے باہر جائے۔

”جب دوبارہ نکلا تھا تو اندر گئے ہی کیوں تھے؟ خواہ مخواہ میری نیند اچاٹ کر کے رکھ دی۔“ ہیری کے باہر نکلنے کے بعد پیچھے سے تصویر کی فربہ عورت نے چیخ کر شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری لا شعوری طور پر اس راہداری میں گھوم گیا جو لاہبری کی طرف جاتی تھی۔ آدھے راستے میں جا کر وہ اچانک رُک گیا۔ اس نے اس وقت لاہبری میں جا کر پڑھنے کا ارادہ بدل دیا تھا۔ وہ واپس مڑا تو اس کے قدم ٹھیک کر رُک گئے۔ اس کے مقابل مسٹر فیچ کھڑے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہے تھے جو ہاگس میڈ جانیوالی مسافروں کی آخری کی جماعت کو رخصت کر کے لوٹ رہا تھا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ فیچ غراتے ہوئے بولا۔

”کچھ نہیں!“ ہیری نے مختصر جواب دیا۔

”کچھ نہیں.....“ فیچ نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ ”اچھا بہانہ ہے، اکیلے چوری چوری گھوم رہے ہو۔ تم اپنے باقی بدمعاش دوستوں کی طرح بد بودا رچھرے، ڈکار چورن اور سنستانے کیڑے خریدنے کیلئے ہاگس میڈ کیوں نہیں گئے؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

132

ہیری نے اپنے شانے اچکائے۔

”ٹھیک ہے..... پھر اپنے ہال میں واپس جاؤ۔ جہاں تمہیں اس وقت ہونا چاہئے۔“ فلیچ نے غصیلی آواز میں کہا۔ جب تک ہیری اس کی نگاہوں کے سامنے سے اوچھل نہیں ہو گیا، وہ وہیں کھڑا گھصے سے اسے گھورتا رہا۔

ہیری واپس ہال میں نہیں آیا تھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے ایک پتھریلی سیرھی پر چڑھنے لگا کہ اسے الگھر میں جا کر ہیڈوگ سے ملاقات کرنا چاہئے۔ جب وہ ایک اور راہداری کے قریب سے گزر رہا تھا تو اسے کمرے کے اندر سے کسی کی آواز سنائی دی۔

”ہیری.....؟“

ہیری نے جب پیچھے مرکر دیکھا کہ اسے پیچھے سے کس نے آواز لگائی تھی تو اسے پروفیسر لوپن کا چہرہ دکھائی دیا جو اپنے آفس کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

”تم کیا کر رہے ہو؟“ پروفیسر لوپن نے پوچھا۔ ان کا انداز فلیچ کے مقابلے میں بالکل مختلف تھا۔ ”رون اور ہر ماں تی کہاں ہیں.....؟“

”وہاگس مید گئے ہیں سر!“ ہیری نے حسرت بھری آواز میں جواب دیا۔

”اچھا!“ پروفیسر لوپن نے ہیری کو ایک پل کیلئے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم اندر کیوں نہیں آ جاتے؟ میں نے تمہاری اگلی کلاس کیلئے حال ہی میں ایک ‘انجوط’ منگوایا ہے۔“

”وہ کیا ہوتا ہے.....؟“ ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

ہیری پروفیسر لوپن کے تعاقب میں ان کے آفس میں پہنچ گیا۔ آفس کے کونے میں پانی کا ایک بہت بڑا کیبن رکھا ہوا تھا۔ اس میں ایک سبز رنگ کا جاندار دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چھوٹے اور پونے سینگ تھے۔ اس کا چہرہ کاچھ کے ٹکڑوں سے لعصرتا ہوا تھا اور اپنی لمبی، پتلی اور نوکیلی انگلیاں پانی میں لہرا رہا تھا۔

”آبی شیطان!“ پروفیسر لوپن نے انجوط کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں اس کے بارے میں زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئے۔ کاواکو کے بعد تو اس کا ذکر کافی آسان ہے۔ اصلی فن تو اس کی مضبوط گرفت کو توڑنا ہے۔ یہ خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔ تم نے اس کی لمبی اور پتلی انگلیاں دیکھیں؟ نہایت مضبوط لیکن بہت ہی بھر بھری.....؟“

انجوط نے ہیری کو اپنے سبز دانتوں کی جھلک دکھائی اور پھر وہ کونے کی تھہ میں موجود جھاڑی کے اندر جا کر کہیں گم ہو گیا۔

”ایک کپ چائے کا ہو جائے!“ پروفیسر لوپن نے چاروں طرف اپنی کیتلی ڈھونڈتے ہوئے پوچھا۔ ”میں ابھی چائے بنانے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا.....؟“

”ٹھیک ہے.....؟“ ہیری نے عجیب سے انداز میں کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

133

پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی سے کیتیلی کو ضرب لگائی اور پھر اچانک اس میں سے دھواں نکلنے لگا۔ ”بیٹھ جاؤ۔“ لوپن نے ایک گرد آلوڈ بے کا ڈھکن اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”میرے پاس صرف ٹی بیگز ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب تک چائے کی پتیوں سے تمہارا من بھر گیا ہوگا۔“

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھیں چمکتی ہوئی دکھائی دیں۔

”آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟“ ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

”پروفیسر میک گوناگل نے مجھے بتایا تھا۔“ پروفیسر لوپن نے ہیری کو چائے کا ایک چھٹا ہوا کپ کپڑاتے ہوئے کہا۔ ”تم پریشان تو نہیں ہو..... ہے نا!“

”نہیں.....“ ہیری نے کہا۔

اس نے ایک لمحے کیلئے سوچا کہ وہ لوپن کو اس سیاہ دیوبیکل کتے کے بارے میں بتا دے جو اس نے منگولیا کریںٹ میں دیکھا تھا لیکن وہ رُک گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن اسے ڈرپُک سمجھیں۔ خاص طور تب، جب انہوں نے اسی وجہ سے اسے چھلاوے سے مقابلہ نہیں کرنے دیا تھا۔

ہیری کے سوچوں کا بھنو رجانے کب اس کے چہرے پر نمایاں ہو گیا؟

”کوئی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے ہیری!“ پروفیسر لوپن نے بھانپتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں!“ ہیری نے سفید جھوٹ بولا۔ اس نے چائے کی چسکی لی اور پانی کے کیبن کی طرف دیکھا جہاں اب انہوں نے مکابنا کر دکھا رہا تھا۔

”ہاں!“ اس نے پروفیسر لوپن کے ڈیک پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ”آپ کو وہ دن یاد ہو گا جب ہم چھلاوے سے لڑے تھے.....“

”ہاں!“ پروفیسر لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔

”آپ نے مجھے اس سے مقابلہ کیوں نہیں کرنے دیا تھا؟“ ہیری کے دل کی بات ہونٹوں پر آہی گئی۔ پروفیسر لوپن نے چونکہ کراپنی بھنوئیں اٹھائیں۔

”میرا خیال تھا کہ اس کی وجہ تم سمجھ چکے ہو گے ہیری!“ ان کے لمحے میں تعجب چھپا ہوا تھا۔

ہیری کو یہ امید تھی کہ پروفیسر لوپن صاف انکار کر دیں گے کہ انہوں نے ایسا کچھ کیا تھا اس لئے وہ حیرانگی میں ڈوب گیا۔

”کیوں؟“ اس نے دوبارہ سوال دھرا یا۔

”میں سوچا کہ اگر چھلاوہ تمہارے سامنے آیا تو وہ لا رڈ والڈی مورٹ کا بہروپ دھار لے گا۔“ پروفیسر لوپن آہستگی سے بولے۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ وہ انہیں گھورنے لگا۔ نہ صرف یہ ایک معقول جواب تھا بلکہ پروفیسر لوپن نے بے دھڑک لاڑ والڈی مورٹ کا نام لیا تھا۔ ہیری نے آج تک صرف ایک اور شخص کے منہ سے یہ نام سنایا (خودا سے چھوڑ کر) اور وہ شخصیت پروفیسر ڈمبل ڈور کی تھی۔

”ظاہر ہے..... میں غلط تھا۔“ پروفیسر لوپن نے ہیری کے چہرے سے اپنی نظریں بالکل نہیں ہٹائی تھیں۔ ”لیکن مجھے یہ اچھا نہیں محسوس ہوا کہ سٹاف روم میں والڈی مورٹ کا عکس ظاہر ہوتا۔ یہ یقینی بات تھی کہ اگر ایسا کچھ ہو جاتا تو پورے سکول میں دہشت پھیل جاتی۔“

”میں نے پہلے والڈی مورٹ کے ہی بارے میں سوچا تھا۔“ ہیری نے ایمانداری سے کہا۔ ”لیکن پھر مجھے..... مجھے روح کھڑکی یاد آگئی.....“

”اچھا!“ پروفیسر لوپن نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”میں یہ سن کر متاثر ہوا ہیری!“ ہیری کے چہرے پر تعجب کے آثار دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔ ”اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں سب سے زیادہ ڈر..... ڈر ہی سے لگتا ہے۔ بہت ہی عقلمندی کی بات ہیری!“ ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے؟ اس لئے اس نے تھوڑی چائے مزید پی لی۔

”اچھا! تو تم یہ سونج رہے تھے کہ میں چھلاوے کے مقابلے کیلئے تمہیں اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔

”جی ہاں!“ ہیری نے دلوک کہا۔ وہ اچانک اپنے اندر بہت خوش محسوس کر رہا تھا۔ ”پروفیسر! آپ جانتے ہیں کہ روح کھڑک.....“ تبھی اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ دروازے پر دستک سنائی دی۔ دونوں کی توجہ ہٹ گئی۔

”اندر آ جاؤ.....“ پروفیسر لوپن نے دھیمے لبجے میں کہا۔

دروازہ کھلا اور پروفیسر سنیپ کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ اندر چلا آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ تھا جس میں سے ہلاکا ہلاکا دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ ٹھنک کر رُک گئے اور ان کی سیاہ آنکھیں سکڑ گئیں۔

”اوہ! سیورس!“ پروفیسر لوپن نے چہکتے ہوئے کہا۔ ”بہت بہت شکر یہ! براہ کرم اسے اس ڈیک پر رکھ دیں۔“ سنیپ نے دھواں اڑاتے ہوئے پیالے کو نیچے رکھ دیا اور کبھی لوپن کا وارکبھی ہیری کو دیکھنے لگے۔

”میں ہیری کو اپنا انبوح طریقہ دکھارتا تھا۔“ پروفیسر لوپن نے پانی کیپن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”بہت عمدہ!“ پروفیسر سنیپ نے اسے دیکھے بنا کہا۔ ”تمہیں یہ مرکب فوراً ہی پی لینا چاہئے لوپن!“

”ہاں ہاں..... میں پی لوں گا۔“ پروفیسر لوپن نے جلدی سے کہا۔

”میں نے پوری کڑا ہی بھر کر بنایا ہے۔“ پروفیسر سنیپ مزید کہا۔ ”اگر تمہیں زیادہ کی ضرورت ہو تو.....“

”مجھے کل شاید مزید مرکب کی ضرورت پڑے گی۔ بہت بہت شکر یہ!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

135

”کوئی بات نہیں!“ سنیپ نے کہا لیکن ان کی آنکھوں میں ایسی چمک لہرائی تھی جو ہیری کو بالکل پسند نہیں آئی۔ اس کے بعد سنیپ مڑے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ جاتے ہوئے ان کے چہرے پر کسی قسم مسکراہٹ نہیں تھی البتہ وہ چوکس ضرور تھے۔ ہیری نے پیالے کی سمت دلچسپی سے دیکھا جس پر پروفیسر لوپن مسکرا دیئے۔

”پروفیسر سنیپ نے مہربانی کر کے میرے لئے ایک مرکب بنایا ہے،“ انہوں نے کہا۔ ”میں اپنے مرکبات بنانہیں پاتا ہوں اور یہ تو نہایت مشکل اور کڑی محنت کے بعد ہی بن پاتا ہے۔“ انہوں نے پیالہ اٹھایا اور اسے ناک کے قریب لے جا کر سونگھا۔ ”بری بات تو یہ ہے کہ شکر سے اس کا سارا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔“ انہوں نے ایک گھونٹ پی کر کا نپتے ہوئے کہا۔

”کیوں؟“ ہیری نے پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے اس کی طرف گھری نظر سے دیکھا اور پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔

”میری طبیعت کچھ عرصے سے خاصی خراب رہتی ہے۔“ وہ بولے۔ ”اس میں یہ مرکب ہی مدد کر سکتا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں جو پروفیسر سنیپ بیہاں ہیں۔ بہت کم جادوگر یہ مرکب بنانے کی الہیت رکھتے ہیں۔“

پروفیسر لوپن نے ایک اور بڑا گھونٹ حلق میں اتارا۔ جانے کیوں ہیری کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر پروفیسر لوپن کے ہاتھوں سے وہ پیالہ گردا۔

”پروفیسر سنیپ کی تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں گھری دلچسپی ہے۔“ اس نے کہا۔

”اچھا؟“ پروفیسر لوپن نے مرکب کا ایک اور گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

”کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ.....“ ہیری بولتے بولتے جھجک کر زک گیا اور پھر وہ اگلے لمحے بنا سوچ سمجھے بولتا چلا گیا۔ ”کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پروفیسر سنیپ تاریک جادو سے تحفظ کے موضوع کے استاد بننے کے خواہش مند ہیں اور وہ اس کیلئے کچھ بھی کر سکتے ہیں.....“

پروفیسر لوپن نے پیالے کو خالی کر کے ایک طرف رکھا اور منہ بنایا۔

”بہت برا ہے.....“ انہوں نے کہا۔ ”اچھا ہیری! بہتر ہو گا کہ اب میں کچھ کام کو نمٹا لوں۔ جشن کی تقریب میں تم سے دوبارہ ملاقات ہو گی۔“

”ٹھیک ہے پروفیسر!“ ہیری نے اپنا چائے کا خالی کپ نیچر کھتے ہوئے کہا۔

خالی پیالے میں سے اب بھی دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆☆

”ان چیزوں کو دیکھو ہیری!“ رون بے قراری سے بولا۔ ”ہم جتنی اٹھا کر لاسکتے تھے، اتنی لے آئے ہیں۔“

ہیری کی گود میں بہت سی رنگین مٹھائیوں کی برسات ہو گئی۔ شام ہو چکی تھی، رون اور ہر ماںی ابھی ابھی ہال میں پہنچے تھے۔ سرد ہوا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

136

کے باعث ان کے چہرے گلابی ہو گئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ زندگی کا بھرپور مزہ لے کر لوئے ہیں۔

”شکر یہ!“ ہیری نے چھوٹی کالی چٹ پٹی گولیوں کا ایک پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ہر ماں کی کہاں ہے؟ تم لوگ کہاں کہاں گئے.....؟“

وہ ہر جگہ گھوم پھر کر آئے تھے۔ دریویش اینڈ بیگش، جادوگری والے سامان کی دوکان۔ زونکو جوک شاپ، جہاں سے جادوئی نون اطیفہ کا سامان ملتا تھا۔ تھری بروم سٹکس، جہاں گرم بڑی بیر کے جھاگ والے پیالے ملتے تھے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی جگہوں پر۔

”پوسٹ آفس میں..... ہیری!“ رون نے جو شیلے انداز میں بتایا۔ ”قریباً دسوالوشلف پر بیٹھے ہوئے تھے۔ الگ الگ رنگوں

کے..... جو اس بات کا تعین کرتے تھے کہ آپ اپنا خاتم کتنی جلدی منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں.....؟“

”ہمی ڈیوکس میں ایک نئی طرح کی مٹھائی تھی۔ وہ لوگ اس کے مفت نمونے بانٹ رہے تھے۔“

”ہمیں لگتا ہے کہ ہم نے ایک عقیرت (دیو) دیکھا سچ مجھ..... تھری بروم سٹکس میں طرح طرح کے لوگ آتے ہیں۔“

”کاش ہم تمہارے لئے تھوڑی بڑی بڑی لایا پاتے۔ اسے پیتے ہی بدن میں حرارت سی پھیل جاتی ہے۔“

”تم نے کیا کیا ہیری؟“ ہر ماں نے متفرگ لمحے میں پوچھا۔ ”کیا تم نے پڑھائی کی؟“

”نہیں!“ ہیری نے کہا۔ ”پروفیسر لوپن نے مجھے آفس میں چائے پلانی اور پھر پروفیسر سنیپ اندر آئے.....“ اس نے انہیں

پیالے کے بارے میں بھی بتایا۔ رون کا منہ کھلا رہ گیا۔

”لوپن نے اسے پی لیا؟“ اس نے زور سے سانس لی۔ ”کیا وہ پاگل ہو گئے ہیں؟“

ہر ماں نے اپنی گھری دیکھی۔

”بہتر ہو گا کہ ہم نیچے بڑے ہال میں چلیں۔ جشن کی تقریب پانچ منٹ میں شروع ہونے والی ہے۔“ وہ لوگ تصویر کے سوراخ میں سے جلدی سے نکلے اور بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ وہاب بھی سنیپ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

”لیکن اگر سنیپ.....“ ہر ماں نے تیز آواز میں کہا مگر اگلے ہی لمحے اسے نزاکت کا احساس ہو گیا۔ اس نے گھبرا کر اپنے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ ”اگر سنیپ لوپن کو..... زہر دینے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ ہیری کے سامنے ایسا نہیں کرے گا.....؟“

”ہاں شاید.....“ ہیری نے دھیمے سے کہا۔ وہ بڑے ہال کے قریب پانچ چکے تھے۔ اس میں سجاوٹ کیلئے سینکڑوں موم بیوں سے بھرے کر دو تھے۔ پھر پھر اتی ہوئی زندہ چگاڑوں کے سیاہ بادل لہر ارہے تھے۔ شعلے بکھیرتی ہوئی نارنجی روشنی کی کرنیں تھیں جو پانی کے سانپوں کی طرح طوفانی چھت پر تیر رہی تھیں۔

کھانا بے حد لذیذ تھا۔ ہر ماں اور رون کو بھی یہ بے حد ذات تھے دارالگا حالانکہ انہوں نے ہمی ڈیوکس کی مٹھائیاں پیٹ بھر کو کھائی تھیں۔ انہوں نے کھانے کی ہر چیز دوباری تھی۔ ہیری ٹاف ٹیبل کی طرف دیکھتا رہا۔ پروفیسر لوپن کافی خوش دکھائی دے رہے ہے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

137

تھے اور کافی اچھی حالت میں تھے۔ وہ منتقلی ارتکاز کی کلاس کے بونے استاد فلنت وک کے ساتھ نہایت گرم جوشی سے گفتگو کر رہے تھے۔ ہیری کی نگاہ سر کتے سر کتے ٹیبل پر آگے بڑھ گئی جہاں پروفیسر سنیپ بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا یہ اس کا وہم تھا یا پھر واقعی سنیپ کی نگاہیں بار بار پروفیسر لوپن کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

جشن کے اختتام پر ہو گورٹس کے بھوقتوں نے ایک ساتھ مل کر دچپ پ تفریحی پروگرام پیش کیا۔ وہ دیواروں اور میزوں سے باہر نکلتے اور پھر ایک ساتھ ہوا میں پرواز کرتے ہوئے قلابازیاں کھاتے۔ اس کے علاوہ گری فنڈر کے بھوت لگ بھگ سر کٹے سر نک نے اپنا سر کٹنے کے حادثے کو بہت عمدگی کے ساتھ سب کے سامنے دو ہرایا۔ یہ شام اتنی زبردست اور تفریحی تھی کہ ملغوائے بھی ہیری کے اپنے جذبات پر حملہ آور ہونے میں ناکام رہا۔ ہال سے باہر نکلتے وقت ملغوائے نے چلا کر آواز کسی تھی۔ ”روح کھجڑوں نے تمہیں پیار بھیجا ہے پوٹر!“

ہیری، رون اور ہر ماہنی گری فنڈر کے باقی طلباء کے پیچھے پیچھے اپنے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ سیڑھیوں اور راہداریوں کو عبور کر کے فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ تو ہاں انہیں بھیڑ لگی ہوئی دکھائی دی۔

”کوئی اندر کیوں جا رہا ہے؟“ رون نے تعجب بھرے لمحے میں پوچھا۔ ہیری نے اپنے سامنے کھڑے طلباء کے سروں کے اوپر سے دیکھا۔ تصویر بند کھائی دے رہی تھی۔

”پیچھے ہٹو..... مجھے جانے دو۔“ پرسی ویزلي کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھیڑ کو چیز تا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ”سب لوگ رُک کیوں گئے؟ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ سب لوگ شناخت بھول گئے ہوں..... معاف کرنا..... ذرا جگہ دو۔ میں ہیڈ بواۓ ہوں۔“

بھیڑ پر گہر اسکوت چھا گیا۔ راہداری میں ایک سرداہر دوڑ گئی۔ انہیں اچاک پرسی کی تیز آواز سنائی دی۔ ”کوئی جا کر پروفیسر ڈمبل ڈور کو بلا کر لائے..... جلدی.....“

طلباء نے پریشانی کے عالم میں اپنے سر گھمائے۔ پیچھے کھڑے طلباء اپنے پیروں پنجوں پر اٹھ اٹھ کر سامنے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”کیا ہو رہا ہے؟“ جینی نے حریت سے پوچھا جوا بھی ابھی وہاں پہنچی تھی۔

اگلے ہی لمحے پروفیسر ڈمبل ڈور وہاں آگئے۔ وہ تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے تصویر کے پاس جا رہے تھے۔ گری فنڈر کے طلباء نے ان کیلئے جگہ بنائی۔ ہیری، رون اور ہر ماہنی بھی ان کے پیچھے پیچھے بڑھتے چلے گئے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آخر ماجرا کیا ہے؟

”اوہ.....“ ہر ماہنی کے گلے سے گھٹی ہوئی چیخ نکلی۔ اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

موٹی عورت اپنی تصویر میں سے غائب ہو چکی تھی۔ کسی نے تصویر کو اتنی بری طرح سے ادھیڑ دالا تھا کہ اس کی کینوس کے چیخڑے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

138

فرش پر بکھرے دکھائی دے رہے تھے۔ کئی جگہ سے تو اس کے بڑے ٹکڑے بری طرح اکھڑ کر انک رہے تھے۔ ڈمبل ڈور نے کٹی پھٹی تصویر پر ایک نظر ڈالی اور پھر نہایت متفکر نگاہوں سے پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر لوپن اور پروفیسر سنیپ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

”ہمیں اسے تلاش کرنا ہوگا۔ پروفیسر میک گوناگل! آپ فوراً مسٹر فلیچ سے کہیں کہ وہ سکول کی ہر تصویر میں فربہ عورت کو تلاش کریں۔“ پروفیسر ڈمبل ڈور بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

”اگر وہ مل گئی تو آپ بڑے خوش قسمت ہوں گے۔“ ایک کلکاری بھری آواز گونجی۔

یہ آواز پیوس نامی بھوت کی تھی جو بھیڑ کے اوپر ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دوسروں کو پریشان اور ڈرایا ہوا دیکھ کر سکون ملتا تھا۔

”تمہارا کیا مطلب ہے پیوس!“ ڈمبل ڈور نے کرخت لبھے میں پوچھا تو پیوس کی مسکراہٹ کسی قدر پھیکلی پڑ گئی۔ وہ ڈمبل ڈور سے بدمعاشی کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے اپنی چکنی چپڑی آواز کا استعمال کیا جو اس کی کلکاری سے زیادہ اچھی نہیں تھی۔

”اسے شرم آرہی ہے سر! وہ نہیں چاہتی کہ کوئی اسے اس حال میں دیکھے۔ اس کی حالت بہت خراب ہے۔ میں نے اسے چوڑھی منزل کی تصویر میں درختوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بہت بری طرح سے رو رہی ہے۔“ اس کی آواز میں سرشاری تھی جیسے وہ اس کی حالت دیکھ کر لطف انداز ہو رہا ہو۔ ”بے چاری.....“ کسی کو بھی اس بات پر رتی بھر بھی یقین نہیں آیا تھا کہ پیوس کو واقعی اس کی حالت پر ترس آیا ہوگا۔

”کیا اس نے بتایا کہ یہ کام کس نے کیا؟“ ڈمبل ڈور نے سخت لبھے میں پوچھا۔

”اوہ ہاں سر!“ پیوس اس طرح بولا جیسے اس کے ہاتھ میں ایک بڑی ہتھ گولی ہے۔ ”جب فربہ عورت نے اسے اندر نہیں جانے دیا تو وہ بہت غصے میں دیوانہ ہو گیا۔“ پیوس نے قلابازی کھائی اور اپنے پیروں کے نیچ میں سر زکال کراس نے مسکراتے ہوئے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور بولا۔

”وہ بہت غصے والا ہے سر..... وہ سیریس بلیک ہے.....!“



نوال باب

بدترین شکست

پروفیسر ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کے تمام بچوں کو بڑے ہال میں پہنچ دیا۔ دس منٹ بعد وہاں پر سلے درن، روین کلا اور ہفل پف کے طلباء بھی پہنچ گئے۔ طلباء کے چہروں پر حیرت اور تحسس پھیلا ہوا تھا۔ وہ جانا چاہتے تھے کہ آخر ہوا کیا ہے؟

جب پروفیسر میک گوناگل اور فنڈر وک نے ہال کے تمام دروازے بند کر دیئے تو ڈمبل ڈور ان سے بولے۔ ”آپ کے سب اساتذہ اور میں سکول کی عمارت کی اچھی طرح چھان بین کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ محفوظ یہی رہے گا کہ آپ آج کی رات یہیں پر گزاریں۔ تمام مائنیٹر زہال کے داخلی راستوں پر پھرہ دیں گے۔ ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرلنے ہال میں موجود تمام طلباء کو سنبھالیں گے۔ کسی بھی قدم کی پریشانی محسوس ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جائے۔“ انہوں نے پرسی ویزی سے کہا جو نہایت فخر سے سینہ پھلانے پوری طرح مستعد کھائی دے رہا تھا۔ ”کسی بھی بھوت کے ذریعے تم مجھ تک خبر پہنچاسکتے ہو۔“

پروفیسر ڈمبل ڈور ہال سے باہر جانے سے پہلے ٹھہرے اور بولے۔

”اوہ ہاں.....! تمہیں ان کی بھی ضرورت ہوگی۔“

انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی ایک بار ہوا میں گھمائی جس سے لمبی میزیں اڑ کر ہال کے کونوں میں پہنچ گئیں اور دیواروں کے ساتھ ٹک گئیں۔ انہوں نے دوسری بار چھڑی گھمائی جس سے فرش پر سینکڑوں ارغوانی رنگ گدے دار سفری بستر ظاہر ہو گئے۔

”اب اچھی نیند کا مزہ لیجئے!“ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ ہال میں ان کے جاتے ہی کھسپھسر کی سرگوشیاں بلند ہو گئیں۔

گری فنڈر کے طلباء دوسرے فریقوں کے بچوں کو بتانے لگے کہ ابھی ابھی کچھ دیر پہلے کیا سانحہ رونما ہوا تھا؟

”سب لوگ اپنے اپنے بستروں میں چلے جائیں۔“ پرسی ویزی کی بلند آواز ہال میں گنجی۔ ”اب چلو!..... با تین بند کرو..... ہال کی بتیاں دس منٹ میں بھاڑی جائیں گی۔“

”چلو!“ روں نے ہیری اور ہر ماٹنی سے کہا۔ انہوں نے تین سفری بستر اٹھائے اور قریباً گھسٹتے ہوئے ایک کونے میں لے گئے۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

140

”تمہارا کیا خیال ہے کہ بلیک ابھی تک سکول کی عمارت میں موجود ہوگا؟“ ہر ماں نے تنا و بھری آواز میں پوچھا۔

”ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو اندازہ ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے!“ رون نے جلدی سے کہا۔

”بہت اچھا اتفاق ہے کہ اس نے آج کی رات ہی منتخب کی۔“ ہر ماں نے کہا جب وہ اپنے سفری بستر میں پورے کپڑے پہنے لیٹ چکی تھی۔ وہ اپنی کہنیوں کے بل پر گردن اٹھائے با تین کر رہی تھی۔ ”اس وقت مینار والے ہال میں ایک بھی بچہ موجود نہیں تھا.....“

”جہاں تک میرا اندازہ ہے..... وہ یقیناً کسی نامعلوم جگہ پر چھپا ہوا تھا، جب وہ باہر نکلا تو یقیناً اسے وقت کا صحیح اندازہ نہیں ہوا ہوگا۔ اسے اس بات کا بھی احساس نہیں ہوا ہوگا کہ آج تمام طلباء اپنے اپنے فریقی کروں کے بجائے بڑے ہال میں اکٹھے تھے.....“ ورنہ وہ مینار والے ہال کے بجائے سیدھا بڑے ہال میں پہنچتا.....“

اس کی بات سن کر ہر ماں بری طرح سے کانپ اٹھی.....

ان کے چاروں طرف لیٹے ہوئے طلباء ایک دوسرے سے یہ سوال پوچھ رہے تھے۔

”وہ اندر کیسے گھسا ہوگا.....؟“

”شاید وہ جانتا ہے کہ جادوئی طور پر ظاہر کیا ہوا جاتا ہے۔“ کچھ فٹ پر دور لیٹے ہفل پف کے ایک طالب علم نے رائے پیش کی۔

”شاید اس نے بھیس بدل کر یہ کام سرانجام دیا ہو.....؟“ ریون کلا کے ایک پانچویں سال کے طالب علم نے اپنا اندازہ پیش کیا۔

”وہ ہوا میں پرواں کر کے بھی تو اندر آ سکتا ہے۔“ ڈین ٹھامس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ صحیح ہے کہ..... ہو گوڑس: ایک تاریخی خاکہ، نامی کتاب صرف میں نے ہی پڑھی ہے؟“ ہر ماں نے رون اور ہیری سے پوچھا۔

”شاید..... لیکن کیوں؟“ رون نے اس بے مقصد بات پر ہنویں چڑھائیں۔

”کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ ہو گوڑس کی قلعہ نما عمارت کی حفاظت صرف دیواریں ہی نہیں کرتیں۔“ ہر ماں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ”اس پر کئی طرح کے جادوئی کلمات کے حصาร قائم ہیں تاکہ چوری چھپے اندر داخل ہونے والے لوگوں کو روک سکیں اور ان کی فوراً انشاند ہی بھی کر سکیں۔ یہاں پر کوئی بھی اچانک طور پر نمودار نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں تک بھیں بدلنے کی بات رہی تو روح کھڑروں کو الو نہیں بنایا جا سکتا۔ سبھی جانتے ہیں کہ وہ یہاں کے تمام داخلی راستوں پر کڑا پھرہ دے رہے ہیں۔ اگر وہ اڑ کر آیا ہوتا تو بھی وہ روح کھڑروں کی نگاہوں سے بچ نہیں سکتا تھا۔ اس کے علاوہ مسٹر فلچ کو تمام خفیہ راستوں کی مکمل واقفیت ہے۔ اس نے یقیناً وہ وہاں بھی پہرا دے رہے ہوں گے۔“

”ہوشیار! بتیاں اب گل کی جا رہی ہیں۔“ پرسی ویزلي چلا کر بولا۔ ”سب لوگ اپنے اپنے سفری بستروں میں گھس جائیں۔ بات چیت اب بالکل بند.....“

اسی وقت تمام موم بتیاں یکنخت بجھ گئیں صرف چاندی کی طرح چمکتے سفید بھوتوں کی روشنی ہال میں دکھائی دے رہی تھی۔ وہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

141

مانیٹرز سے سنجیدگی سے گستاخ کرتے ہوئے ہال میں چاروں طرف ہوا میں تیر رہے تھے۔ اس کے علاوہ جادوئی چھت سے بھی روشنی آ رہی تھی جو باہر کے آسمان کی طرح تھی اور اس میں ستارے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ چھت کو دیکھ کر اور ہال میں ہونے والی کاناپھوسی سے ہیری کو ایسے لگا جیسے وہ ہلکی ہوا میں کھلے آسمان کے تنے سور ہا ہو۔

ہر گھنٹے بعد ایک استاد ہال میں داخل ہوتا اور یہ جانچ کرتا کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ رات کو تین بجے کے قریب جب زیادہ تر طلباء نیند کے وادیوں میں گم ہو چکے تھے تو پروفیسر ڈبل ڈور وہاں پر آئے۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ پرسی کو تلاش کر رہے ہیں جو سفری بستروں کے درمیان ٹہل رہا تھا۔ جب ڈبل ڈور کے قدموں کی آواز قریب آئی تو پرسی سونے کی اداکاری کرتے ہوئے ہیری، رون اور ہر ماہنی سے کچھ ہی قدم دور موجود تھا۔

”اس کا کوئی سراغ ملا پرو فیسر!“ پرسی نے دھینے لجھے میں دریافت کیا۔

”نہیں!..... یہاں تو سب کچھ ٹھیک ہے نا۔“

”ہر چیز کڑی نگرانی میں ہے سرا!“

”اچھا! ابھی ان سب کو یہاں سے ہٹانے کا کوئی فائدہ نہیں، انہیں سونے دیا جائے۔ میں نے گری فنڈر کے داخلی دروازے کیلئے ایک ہوشیار پھرے دار کا انتظام کر لیا۔ تم ان لوگوں کو کل صبح وہاں جا سکتے ہو۔“

”اوسر..... فربہ عورت؟“

”وہ دوسری منزل پر آگر لشاٹر کے نقشے میں چھپی ہوئی ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس نے بغیر شناخت کے بلیک کو ہاؤس میں گھسنے نہیں دیا اسی لئے بلیک نے اس پر حملہ کیا۔ وہ ابھی تک بے حد خوفزدہ ہے لیکن جب اسے اطمینان ہو جائے گا تو میں فلیچ سے کہہ کر اسے واپس آنے کیلئے تیار کروالوں گا۔“

ہیری نے سنا کہ ہال کا دروازہ ایک بار پھر چرکی آواز کے ساتھ سے کھلا اور کسی کے چلنے کی قدموں کی چاپ سنائی دی۔

”ہیڈ ماسٹر!“ یہ سنیپ کی آواز تھی۔ ہیری چپ چاپ پڑا استنارتا ہا۔ ”تیسرا منزل کی مکمل تلاشی لے لی گئی ہے۔ وہ وہاں نہیں ہے

اور فلیچ نے تہہ خانوں کے سمجھی راستوں کی بھی تلاشی لے لی اس کا کہیں نام و نشان نہیں مل پایا۔“

”فلکیات والا مینار..... پروفیسر ٹرالیوں کا کمرہ..... الاؤں کا باڑا؟“

”سب مقامات کی نہایت احتیاط سے تلاشی لی جا چکی ہے ہیڈ ماسٹر!“

”بہت عمدہ سیورس! مجھے درحقیقت اس کے یہاں ہونے کی امید بھی نہیں تھی۔ وہ اتنا گھاٹ نہیں کہ وہ یہاں رکتا.....!“

”آپ کے خیال سے وہ کس طریقے سے اندر آگیا ہوا گا پروفیسر؟“ سنیپ نے پوچھا۔

ہیری نے اپنے ہاتھ کی مدد سے اپنے سر کو تھوڑا سا اٹھایا تاکہ وہ دوسرے کان سے بھی سن سکے۔

”بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں سیپورس! لیکن ہر طریقہ ناممکن لگتا ہے۔“

ہیری نے اپنی آنکھوں کو ذرا سا کھول کر ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور کی پشت اس کی طرف تھی لیکن اسے پری کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا جو پورے دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ سنیپ کا چہرہ بھی کافی غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

”پڑھائی کے نئے سال کے آغاز میں جن اہم معاملات پر ہماری باہمی گفتگو ہوئی تھی وہ تو آپ کو یاد ہی ہو گی..... ہیڈ ماسٹر!“
سنیپ نے اپنے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔ وہ کوشش کر رہے تھے کہ پری ان کی گفتگو نہ ہی سن پائے تو اچھا ہے۔

”مجھے یاد ہے سیپورس!“ ڈمبل ڈور نے کہا اور ان کی آواز میں متنبہ کرنے کی جھلک تھی۔

”یہ ہر طرح سے ناممکن لگتا ہے کہ بلیک اندر ورنی معاونت کے بغیر سکول میں گھس سکے..... جب آپ نے..... ان کے تقریباً فیصلہ کیا تھا تو میں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا.....“

”مجھے اس پر مکمل بھروسہ ہے کہ اس سکول میں بنسنے والے کسی بھی فرد نے بلیک کے اندر گھسنے کے معاملے میں کوئی معاونت نہیں کی ہو گی۔“ ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔ اس کے لمحے سے عیاں ہو رہا تھا کہ وہ اس موضوع پر مزید گفتگو جاری نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے سنیپ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد ڈمبل ڈور بولے۔ ”اب مجھے روح کھجڑوں کے پاس جانا ہو گا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ جب ہماری تلاشی مکمل ہو جائے گی تو انہیں خبر کر دوں گا۔“

”کیا وہ تلاشی میں مددیں کرنا چاہتے تھے سر؟“ پری اچانک بولا۔

”بالکل کرنا چاہتے تھے.....“ ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے پن سے جواب دیا۔ ”لیکن جب تک میں یہاں کا ہیڈ ماسٹر ہوں تب تک ایک بھی روح کھجڑا اس عمارت کی چوکھت کے پار نہیں آئے گا۔“

پری کسی قدر شرما گیا۔ ڈمبل ڈور کے قدموں میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ نہایت اطمینان سے تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔ سنیپ کچھ پل تک وہیں ساکت کھڑے رہے اور گھری فکر مندی سے ڈمبل ڈور کو جاتا ہوا دیکھتے رہے۔ پھر وہ بھی ہال سے نکل گئے۔

ہیری نے کنکھیوں سے رون اور ہر ماننی کی طرف دیکھا، ان دونوں کی بھی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھوں میں ہال کی چھت کے چمکتے ہوئے ستاروں کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔

”ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟“ رون نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

☆☆☆☆

سکول میں اگلے کچھ دنوں تک سیریس بلیک کے علاوہ کسی دوسرے موضوع پر با تین نہیں ہوئیں۔ وہ سکول کی قلعہ نما عمارت میں کیسے گھسا؟ اس بارے میں کئی طرح کے مفروضوں کے گھوڑے دوڑائے گئے۔ افواہوں کا بازار بھی گرم رہا۔ ہفل پف فریق کی ہائنا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

143

ایبٹ، جڑی بوٹیوں کی اگلی کلاس میں زیادہ تر ساتھی طلباء کو یہ باور کرانے کی کوششوں میں مصروف رہی کہ بلیک پھول والی جھاڑی میں خود کو بدل سکتا ہے۔

فربہ عورت کی کئی بچھی تصویر کو دیوار سے ہٹا دیا گیا اور اس کی جگہ پر سرکید و گن اور اس کے موٹے، بھورے اور بحدے ٹوٹ کی تصویر آؤزیں کر دی گئی تھی۔ اس سے کوئی بھی خوش نہیں تھا۔ سرکید و گن اپنا آدھا وقت لوگوں کو میدان جنگ کے نام نہاد بہادری کے قصے سنانے میں اڑا دیتے تھے اور باقی وقت میں عجیب و غریب اور دشوار کرن فتنم کی شناخت کے الفاظ تلاش کرنے میں گزار دیتے تھے۔ وہ اپنی کارکردگی کی داد و صول کرنے کیلئے دن میں کم از کم دو بار تو اندر جانے کی شناخت تبدیل کرتے تھے۔

”وہ بالکل گھاٹاً اور پاگل ہیں.....“ سیمس فنی گن غصے کے عالم میں پرسی پر برس پڑا۔ ”کیا ان کی جگہ ہمیں کوئی دوسرا پھرے دار نہیں مل سکتا.....؟“

”دوسری کوئی بچھی تصویر پھرے داری کے فرائض انجام دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ فربہ عورت کا جو حشر ہوا ہے، اسے دیکھ کر تمام تصاویر کے لوگ بے حد ڈرے ہوئے ہیں۔ سرکید و گن ہی وہ الکوتہ شخص ہیں جنہوں نے اس کام کو قبول کرنے کی ہامی بھر لی ورنہ ان کے علاوہ اس ذمہ داری کو قبول کرنے کوئی بچھی رضا مند نہیں تھا۔“

بہر حال ہیری کو سرکید و گن کے علاوہ بچھی بہت سی پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا۔ اس پر اب بہت کڑی نظر رکھی جا رہی تھی۔ اس انتہا را ہماریوں میں اس کے گرد منڈلانے کے بہانے ڈھونڈتے دکھائی دیتے۔ پرسی ویزی (ہیری کو شک تھا کہ وہ اپنی ماں کی ہدایات کو بجا لانے کا فرض ادا کر رہا تھا) ہر جگہ وفادار کتے کی مانند اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ سب سے بڑی تو یہ تھی کہ ایک دن پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو اپنے آفس میں بلوایا۔ ان کے چہرے پر اتنی گھری تشویش چھائی ہوئی تھی کہ ہیری نے ایک پل کیلئے سوچا شاید کوئی مرگیا ہو۔

”اب تم سے یہ خبر چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے پوٹر!“ انہوں نے نہایت گھمبیر لمحے میں کہا۔ ”میں جانتی ہوں کہ تمہیں یہ سن کر گھر اصل مہ پہنچ گا لیکن..... سیر لیں بلیک.....“

”میں جانتا ہوں کہ وہ میرے پیچھے پڑا ہوا ہے پروفیسر!“ ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ”میں نے رون کے ڈیڈی کو اس کی ممی کو یہ بتاتے ہوئے سناتھا۔ مسٹر ویزی جادوی سرکاری محلے کے ذمہ دار شخص ہیں۔“

یہ سن کر پروفیسر میک گوناگل بے حد حیران رہ گئیں۔ انہوں نے ہیری کو کچھ دیری تک گھورا اور پھر بولیں۔ ”اچھی بات ہے! تو پھر پوٹر..... تم یہ بات سمجھ جاؤ گے کہ شام کو کیوڈچ کی مشقیں کرنا تمہاری حفاظت کے لحاظ سے قطعی مناسب نہیں ہے۔ کیوڈچ کے میدان میں تمہارے ساتھ صرف تمہاری ٹیم کے کھلاڑی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں تم بہت زیادہ غیر محفوظ رہو گے.....“

”ہفتے کے دن ہمارا پہلا میچ ہے پروفیسر!“ ہیری نے غصے سے کہا۔ ”مجھے اس کیلئے مشقیں تو جاری رکھنا ہوں گی۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

144

پروفیسر میک گوناگل نے اسے غور سے دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ گری فنڈ ریٹیم کی جیت میں انہیں بے حد لچکی تھی۔ آخر کار انہوں نے ہی تو ہیری کو متلاشی بننے کا مشورہ دیا تھا۔ وہ اپنا سانس رو کے کسی بھی فیصلے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔

”ہونہہ!“ پروفیسر میک گوناگل اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں اور کھڑکی کے قریب پہنچ کر کیوڈچ کے میدان کو دیکھنے لگیں جو بر سات کی بوندوں میں دھنڈ لادکھائی دے رہا تھا۔

”ٹھیک ہے! میں چاہتی ہوں اس باریہ کپ ہم ہی جیتیں..... لیکن پھر بھی پوٹر..... مجھے زیادہ خوشی ہو گی اگر وہاں پر کوئی استاد بھی تمہارے ساتھ رہے۔ میں میڈم ہوچ سے کہوں گی کہ مشقوں کے دوران وہ تمہاری نگرانی کریں۔“

☆☆☆☆

جیسے جیسے کیوڈچ کا پہلا میچ قریب آ رہا تھا، توں توں موسم لگا تا خراب ہوتا جا رہا تھا۔ بہر کیف موسم کی خرابی کا گری فنڈ ریٹیم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ٹیم میڈم ہوچ کی نگرانی میں پہلے سے زیادہ عمدگی سے مشقیں کر رہی تھی۔ جمعے کو میچ سے ایک دن قبل، ان کی آخری مشق میں الیور ڈنے اپنی ٹیم کو ایک بڑی خبر سنائی۔

”اب ہمارا میچ سلے درن کی ٹیم سے نہیں ہو گا۔“ اس نے بے حد غصیلی آواز میں انہیں بتایا۔ ”فلنٹ ابھی ابھی مجھ سے ملنے کیلئے آئے تھے۔ اب ہمارا میچ ہفل پف کی ٹیم سے ہو گا۔“

”آخر کیوں.....؟“ سبھی کھلاڑی ایک ساتھ حیرت سے پوچھا۔

”فلنٹ کے پاس یہ بہانہ ہے کہ ان کے متلاشی کا ہاتھ ابھی تک صحیح نہیں ہو پایا۔ وہ اس چوٹ کے ساتھ کھلیل نہیں سکتا۔“ ڈنے غصے سے اپنے دانت کٹکٹھاتے ہوئے کہا۔ ”مگر یہ صاف واضح ہے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ وہ ایسے خراب موسم میں کھلینا نہیں چاہتے ہیں۔ انہیں شک ہے کہ اتنے خراب موسم میں ان کا جیتنا بہت مشکل ہے.....“

پورا دن تیز ہواں کے جھکڑ چلتے رہے اور پھر موسلا دار بارش نے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ موسم کسی بھی طرح میچ کیلئے موزوں نہیں تھا۔ بادلوں کی کان پھاڑ گرن اور آسانی بجلی کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

”ملفوائے کے ہاتھ میں کوئی گڑ بڑ نہیں ہے۔“ ہیری نے طیش کے عالم میں کہا۔ ”وہ جان بوجھ کر ادا کری کر رہا ہے۔“

”میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں مگر اسے ثابت نہیں کر سکتا۔“ ڈنے کڑھتے ہوئے کہا۔ ”اور ہم یہ سوچ کر مشقیں کر رہے تھے کہ ہمیں سلے درن کے خلاف کھلینا ہے لیکن اب ہمیں ہفل پف کے خلاف کھلینا پڑے گا جن کے کھلینے کا ڈھنگ بالکل الگ تھلگ ہے۔ ان کی ٹیم میں ایک نیا کپتان اور نیا متلاشی ہے..... سیڈر رک ڈیگوری.....“

انجھلینا، ایلیسیا اور کیٹی اچانک کھی کرنے لگے۔

”کیا ہے؟“ ڈنے ان کی کھلکھلاہٹ پر بھڑکتے ہوئے تاؤ بھرے لبھے میں پوچھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

145

”وہی ہے نا!..... لمبا، پرکشش اور وجہہ نوجوان؟“، استجدلیا نے کہا۔

”جومضبوط اور چوڑے شانوں والا انہتائی کم گو ہے۔“، کیٹھی نے دلچسپی سے کہا اور ایک بار پھر وہ سب کھی کرنے لگے۔

”وہ صرف اس نے خاموش رہتا ہے کہ اس میں اتنی عقل ہی نہیں کہ وہ کچھ بول سکے۔“، فریڈ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ”جہاں تک میرا خیال ہے تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو اولیور! ہم ہفل پف کی ٹیم کو بڑی آسانی سے ہرا دیں گے۔ تمہیں یاد ہے کہ آخری بار جب ان سے ہمارا میچ ہوا تھا تو ہیری نے پانچ منٹ میں سنہری گیند پکڑ لی تھی۔ یاد ہے نا!“

”ہم بالکل الگ انداز میں کھیل کی مشقیں کرتے رہے ہیں۔“، ڈونے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں باہر نکلتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ”ڈیگوری نے اپنی ٹیم کو بہت مضبوط بنالیا ہے۔ وہ بہت عمدہ متلاشی ہے۔ مجھے پہلے سے ہی یہ خدشہ تھا کہ تم اسے بہت آسان پیڑائے میں لوگے۔ ہمیں یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کرنہیں بیٹھنا چاہئے۔ ہمیں جیتنے پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سلے درن کے لوگ میدان کے باہر بیٹھ کر ہمیں ہارتا ہوا کھینچنے کی خواہ شمند ہے۔ ہمیں ہر حال میں یہ میچ جیتنا ہوگا.....“

”اویور! خود کو سنبھالو۔“، فریڈ نے تھوڑی فکر مندی سے کہا۔ ”ہم ہفل پف کے میچ کو نہایت ذمہ داری سے لیں گے..... بغیر کسی غلطی کے.....“



میچ سے ایک دن پہلے ہواں کی سننا ہٹ میں اضافہ ہو گیا تھا اور بارش کی شدت میں بھی پہلے سے اضافہ ہو چکا تھا۔ راہدار یوں اور کلاس روم میں اتنا اندر ہیرا پھیل گیا تھا کہ خصوصی طور پر دن میں بھی مشعلیں اور لالٹینیں روشن کرنا پڑی تھیں۔ سلے درن کی ٹیم میچ کے منسون ہونے پر بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔ سب سے زیادہ مسافت تو ملغوائے کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔

”آہ! اگر میرا ہاتھ تھوڑا اٹھیک ہوتا تو میں“، اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنی بے بُسی کی ادا کاری کی۔ عین اس وقت ہواں کے جھکڑوں سے کلاس روم کی کھڑکیاں دھڑ دھڑانے لگی تھیں۔

اگلے دن کے میچ کے علاوہ ہیری کے دل و دماغ پر دوسرا کوئی چیز حاوی نہیں تھی۔ اویور وڈا سے ہر کلاس ختم ہونے کے بعد آکر ملتا اور مختلف ٹوٹکے دیتا رہا۔ تیسری مرتبہ جب ایسا ہوا تو وڈا بہت دریتک میچ جیتنے کے پیتر سے سمجھا تارہ۔ اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس شروع ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے۔ وہ تیزی سے کلاس روم کی طرف بھاگنے لگا۔ اس کے باوجود وڈا پیچھے سے چلا کر اسے ہدایات دے رہا تھا۔ ”ڈیگوری بہت پھر تیلا ہے، وہ سرعت سے گھومتا ہے ہیری! اس نے تمہیں اسے چکھ دینے میں کڑی منٹ کی ضرورت ہوگی۔“

تاریک جادو سے تحفظ کے کلاس روم کے بیرونی دروازے پر پہنچ کر ہیری نے بھاگنا بند کیا اور اپنی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس نے دروازہ کھولا اور دھڑ دھڑ اتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

”پروفیسر لوپن! معاف کیجئے..... مجھے دیر ہو گئی..... میں.....“

لیکن استادوالے ڈیک پروفیسر لوپن نہیں بلکہ پروفیسر سنیپ براجمان تھے۔

”یہ کلاس دس منٹ پہلے شروع ہو چکی ہے پوٹر! اس لئے مجھے لگتا ہے کہ گری فنڈر کے دس پاؤنس کم ہونے چاہئیں..... بیٹھ جاؤ!“

لیکن ہیری اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

”پروفیسر لوپن کہاں ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”ان کا کہنا ہے کہ ان کی طبیعت اتنی خراب ہے کہ وہ آج تم لوگوں کو پڑھانہیں سکیں گے۔“ پروفیسر سنیپ نے زہریلی مسکراہٹ سے کہا۔ ”میرا خیال ہے میں نے تمہیں بیٹھنے کیلئے کہا تھا۔“

لیکن ہیری جہاں کھڑا تھا وہیں جمارہا۔

”نہیں کیا ہوا ہے.....؟“

پروفیسر سنیپ کی سیاہ آنکھوں میں چمک ابھری۔

”ان کی جان خطرے میں نہیں ہے پوٹر!“ انہوں نے اس انداز سے کہا جیسے وہ اس بات سے خوش نہیں ہیں۔ ”گری فنڈر کے پانچ پاؤنس مزید کم کئے جاتے ہیں۔ اب اگر مجھے تم سے ایک اور بار بیٹھنے کو کہنا پڑا تو اس بار پچاس پاؤنس کم ہو جائیں گے۔“ ہیری بوجھل قدموں سے چلتا ہوا اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔ پروفیسر سنیپ نے کلاس میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ”جبیسا کہ میں پوٹر کی مداخلت سے پہلے کہہ رہا تھا کہ پروفیسر لوپن نے اس بات کا ریکارڈ نہیں رکھا ہے کہ انہوں نے تم لوگوں کو اب تک کیا کیا پڑھا دیا ہے.....؟“

”براہ کرم سر! ہم نے چھلاؤے، سرخ بوجارت، کاؤکاو ارجوٹ کے موضوعات پڑھ لئے ہیں۔“ ہر ماہی نے فوراً کہا۔ ”اور ہم اس کے بعد آغا کرنے والے ہیں.....“

”خاموش مس گرینجر!“ پروفیسر سنیپ نے سرد لبھے میں غرائے۔ ”میں نے معلومات نہیں مانگی تھیں، میں تو صرف یہ بتا رہا تھا کہ پروفیسر لوپن کو اس بارے میں صحیح اندازہ نہیں ہے.....“

”وہ تاریک جادو کے تحفظ کی کلاس میں اب تک کے تمام اساتذہ میں سب سے عمدہ استاد ہیں۔“ ڈین تھامس نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر پروفیسر سنیپ پہلے سے اور زیادہ بھڑکے ہوئے اور خط ناک دکھائی دیئے۔

”تم لوگ بہت جلدی مطمئن ہو جاتے ہو۔ لوپن تم سے زیادہ محنت نہیں کروار ہے ہیں۔ سرخ بوجارت اور ارجوٹ سے نہیں کی امید تو میں پہلے سال کے طلباء سے کرتا ہوں۔ آج ہم لوگ پڑھیں گے.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

147

ہیری نے انہیں نصابی کتاب کے صفحات پیٹتے ہوئے دیکھا۔ وہ کتاب کے آخری حصے پر پہنچ گئے۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ ان ابواب کو ابھی تک طلباء نہیں پڑھا ہو گا۔

”ہاں..... بھیڑیائی انسان“ پروفیسر سنیپ نے کہا۔

”لیکن سر!“ ہر ماں خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پائی تھی۔ ”ہمیں بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں ابھی نہیں پڑھنا ہے۔ ہم تو ابھی ہنکنی پنکی، شروع کرنے والے تھے.....“

”مس گرینجبر!“ پروفیسر سنیپ نے موت جیسی سرد آواز میں کہا۔ ”میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کلاس آپ نہیں بلکہ میں لے رہا ہوں اور آپ سب سے کہتا ہوں کہ آپ صفحہ نمبر 394 کھول لیں۔“ انہوں نے پوری کلاس میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ”آپ سب..... ابھی.....“

طلباء نے تشویش بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پروفیسر سنیپ کے لئے ان کے چہروں پر غصے کے آثار صاف جھلک رہے تھے۔ کئی تو شکایتی انداز میں بڑھائے بھی تھے۔ اس کے بعد تمام طلباء نے اپنی اپنی کتابیں کھول لیں۔

”تم میں سے کون مجھے بتا سکتا ہے کہ بھیڑیائی انسان اور ایک عام بھیڑیئے کو کن علامات سے بآسانی پہچانا جا سکتا ہے؟“ پروفیسر سنیپ نے دریافت کیا۔

تمام طلباء خاموش بیٹھے رہے۔ لیکن ہر ماں واحد طالبہ تھی جس کا ہاتھ ہمیشہ کی طرح ہوا میں لہر رہا تھا۔

”کوئی نہیں.....!“ پروفیسر سنیپ نے ہر ماں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر ایک بار پھر زہر میں مسکراہٹ پھیل گئی۔ ”تم لوگ مجھے یہ بتا رہے ہو کہ پروفیسر لوپن نے تمہیں اتنے آسان موضوع کے بارے میں بتایا ہی نہیں.....“

”ہم نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے سر!“ پاروٹی پاٹیل اچانک بولی۔ ”کہ ہم اب تک بھیڑیائی انسان والے باب تک نہیں پہنچے ہیں، ہم تو ابھی.....“

”خاموش!“ پروفیسر سنیپ نے غرما کر کہا۔ ”مجھے تو یہ لگتا تھا کہ تیس سال کا کوئی بھی طالب علم بھیڑیائی انسان کو فوراً دیکھتے ہی پہچان جائے گا۔ میں پروفیسر ڈیبل ڈور کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ تم سب لوگ کس قدر نالائق ہو.....“

ہر ماں کا ہاتھ اب بھی ہوا میں لہر رہا تھا اب اس سے چپ نہیں رہا گیا۔

”براہ کرم سر! بھیڑیائی انسان اور عام بھیڑیئے میں کئی غیر معمولی فرق ہوتے ہیں۔ بھیڑیائی انسان کی تھوڑتھی.....“

”مس گرینجبر! تم دوسرا بار درمیان میں مداخلت کی مرتبہ ہوئی ہو،“ پروفیسر سنیپ نے سر دترین لمحے میں کہا۔ ”گری فنڈر کے پانچ پاؤ نش کم کئے جاتے ہیں کیونکہ تمہیں اس بات کا گھمنڈ ہے کہ تم سب کچھ جانتی ہو.....“

ہر ماں کا چہرہ بہت سرخ پڑ گیا تھا۔ اس نے اپنا لہراتا ہوا تھا نیچے کر لیا اور آنکھوں میں آنسو بھر کر فرش کو گھورتی رہی۔ پوری کلاس

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

148

پروفیسر سنیپ سے کتنی نفرت کرتی تھی، یہ اسی بات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب نہایت غصیل نظر وں سے پروفیسر سنیپ کو گھور رہے تھے۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک نے کبھی نہ کبھی ہر ماہنی کو یہ کہہ کر چھیڑا تھا..... وہ سب کچھ جانتی ہے! اور وون تو ہر ماہنی سے ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ توازماً یہ جملہ کہا کرتا تھا۔ رون کا چہرہ حد سے زیادہ بگڑا ہوا تھا۔

”آپ نے ایک سوال پوچھا تھا اور وہ اس کا جواب جانتی تھی۔ اگر آپ کو جواب سننے کی خواہش ہی نہیں تھی تو پھر آپ نے پوچھا ہی کیوں تھا.....؟“ رون نے یکخت غصے سے کہا۔

کلاس روم کے تمام بچے فوراً سمجھ گئے کہ رون نے تو ساری حد میں پار کر ڈالی ہیں، اب اس کی خیر نہیں۔ پروفیسر سنیپ دھیمے دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے رون کے قریب پہنچ گئے میں موجود ہر ایک کی سانس روک گئی۔

”تمہیں اس کیلئے سزا ملے گی ویزلي!“ پروفیسر سنیپ نے زہریلی ملامت سے اپنا چہرہ رون کے بالکل قریب لاتے ہوئے کہا۔ ”اور اگر تم نے پھر کبھی میرے پڑھانے کے طریقے پر تقيید کرنے کی کوشش کی تو تم بہت پچھتا و گے.....“

اس کے بعد پوری کلاس میں گہری خاموشی چھائی رہی۔ وہ سب اپنی اپنی نشتوں پر بیٹھے بھیڑیائی انسان کے بارے میں کتاب سے نوٹس بنانے میں مشغول رہے۔ پروفیسر سنیپ ان کے درمیان گھوم کران کی نگرانی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پروفیسر لوپن کے دیئے گئے ہوم ورک کو دیکھنا شروع کیا۔ وہ اس میں سے طرح طرح کی غلطیاں نکالتے رہے۔

”بہت ہی ناقص انداز میں سمجھایا گیا ہے..... یہ بالکل غلط ہے..... کاؤکونگولیا میں زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں..... پروفیسر لوپن نے اس پر دس میں سے نمبر دیئے ہیں؟ حیرت ہے..... میں تو تین نمبر بھی نہیں دیتا۔“

جب آخر کار گھنٹی کی آواز گونجی تو سب کے چہروں پر عجیب سی سرشاری پھیل گئی۔ جب وہ اٹھنے کی تیاری کر رہے تھے تو پروفیسر سنیپ نے انہیں روکنے کا اشارہ کیا۔

”تم سب کو ایک مقالہ لکھنا ہو گا کہ بھیڑیائی انسان کو کیسے پہچانا اور ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ میں اس مضمون پر دو چھٹی کاغذوں کی تحریر چاہتا ہوں۔ مجھے پیر کی صبح تک تم لوگوں کا مقالہ مل جانا چاہئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ کوئی اس نالائق کلاس کو ڈھنگ سے سنبھالے۔ ویزلي! تم روک جاؤ..... ہمیں تمہاری سزا طے کرنا ہے۔“

ہیری اور ہر ماہنی بھی باقی طلباء کے ساتھ کمرے سے باہر چلے گئے۔ سب نے صبر کیا کہ وہ اتنی دور پہنچ جائیں کہ ان کی آواز پروفیسر سنیپ کے کانوں تک نہ پہنچ پائے۔ اور پھر انہوں نے پروفیسر سنیپ پر گولہ باری شروع کر دی تھی۔

”سنیپ نے کبھی تاریک جادو سے تحفظ کے کسی دوسرے استاد کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا حالانکہ وہ ہمیشہ سے اس کلاس کے استاد بننا چاہتے ہیں۔“ ہیری نے ہر ماہنی سے کہا۔ ”وہ لوپن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں؟ تمہارا کیا خیال ہے کہیں وہ چھلاوے والی بات کو لے کر تو ایسا نہیں کر رہے ہیں؟“

”مجھے معلوم نہیں.....! کاش پروفیسر لوپن جلدی سے تدرست ہو کر آ جائیں۔“ ہر ماہی کے لمحے میں اندر دیگر اور یا سیت جھلک رہی تھی۔

رون پانچ منٹ کے بعد آگ بگولا ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔

”کیا تم جانتے ہو کہ وہ..... (اس نے سنیپ کو ایسے گندے لفظ کے ساتھ پکارا کہ ہر ماہی نے اسے لوکتے ہوئے کہا..... رون!) مجھے سے کیا کروانا چاہتا ہے؟ مجھے ہسپتال میں رفع حاجت فلش صاف کرنا ہوں گے۔ وہ بھی کسی بھی جادو کے بغیر.....“ وہ گھرے سانس لے رہا تھا اور اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

”بلیک سنیپ کے آفس میں کیوں نہیں چھپا؟ وہ اس کا کام تمام کر دیتا تو ہمیں اس سے چھکارا مل جاتا.....“



ہیری الگی صحیح بہت جلدی اٹھ گیا۔ اتنی جلدی کہ باہر ابھی تک انہیں اچھایا ہوا تھا۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ وہ بادلوں کی کان پھاڑ گرج سے بیدار ہوا ہے لیکن تمہیں اسے گردن کے پیچھے ٹھنڈی ہوا کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ سرعت سے اٹھ بیٹھا۔ پیوس نامی بھوت اس کے پاس ہوا میں تیرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ وہی تو تھا جو اس کے کان میں تیز تیز پھونکیں مار کر لطف اندوں ہو رہا تھا۔

”تم نے ایسا کیوں کیا پیوس؟“ ہیری نے غصے سے پوچھا۔ پیوس نے اپنے گالوں میں ہوا ہوا بھری اور پورے زور سے ہیری پر پھونک ماری اور پھر کلا کاریاں بھرتے ہوئے وہاں سے رو چکر ہو گیا۔

ہیری نے اپنی الارم والی گھٹری ڈھونڈی اور اس میں وقت دیکھا۔ صحیح کے چار نج رہے تھے۔ پیوس کو کوستے ہوئے وہ پھر اپنے بستر پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور ہو چکی تھی۔ بہر حال اب وہ بیدار ہو چکا تھا۔ بادلوں کی تیز گڑکڑا ہٹ، سکول کی عمارت کی کھڑکیوں اور دروازوں پر تیز ہواؤں کے زناٹے دار آوازیں، تاریک جنگل کے درختوں کے پتوں کی چرماتی ہوئی سرسر ہٹ اور طبیعت پر پیوس کیلئے غصے کے باعث ان سب چیزوں کو نظر انداز کر کے گھری نیند میں ڈوب جانا محال تھا۔ اس نے کچھ لمحوں تک ان سب کو فراموش کر کے سونے کا جتن کیا مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ اس نے سوچا کہ کچھ ہی گھنٹوں بعد وہ کیوڈنچ کے میدان میں ہغل پف کی ٹیم کے ساتھ ایک کڑا مقابلہ کر رہا ہو گا اسی تیز ہوا میں اسے اپنی پوری مہارت کو استعمال کرنا ہو گا۔ بالآخر اس نے مزید سونے کا ارادہ ترک کر دیا اور بستر سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور اپنا بھاری ڈنڈا نیمیں ۲۰۰۰ اٹھایا اور بناؤ کوئی آواز کئے دبے پیروں کمرے سے باہر چل پڑا۔

جیسے ہی ہیری نے دروازہ کھولا تو کوئی چیز تیزی سے اس کے پیروں سے آٹکرائی۔ وہ تیزی سے نیچے کی طرف جھکا۔ وہ کروک شانکس تھی۔ اس نے دم کپڑ کر کروک شانکس کو اٹھایا اور باہر کی طرف گھسیٹا جوان درا خل ہونے کیلئے بے قراری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ ”میرا خیال ہے کہ رون تمہارے بارے میں بالکل صحیح کہتا ہے.....“ ہیری نے کروک شانکس کو شک بھری نظروں سے دیکھتے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

150

ہوئے کہا۔ ”اس جگہ پر بہت سے چوہے ہیں۔ جاؤ اور ان کے پیچے پڑو۔“ اس نے کروک شانکس کو بل دار سیڑھیوں کی طرف اچھاتے ہوئے کہا۔ ”سکے برز کواس کے حال پر اکیلا چھوڑ دو کروک شانکس.....“

وہ سیڑھیاں طے کر کے یونچ پہنچا تو اسے لگا کہ طوفانی ہواں کی آوازیں گری فنڈر کے ہال میں کچھ زیادہ ہی شور مچا رہی تھیں۔ ہیری کو بخوبی علم تھا کہ خراب موسم کے باعث میچ کو منسون کیا جائے گا۔ کیوڑچ کے میچ آندھی، تیز جھکڑوں یا طوفانی موسم کے باعث منسون نہیں کئے جاتے تھے بلکہ ایسی صورتحال کو میچ کیلئے معمولی بات سمجھا جاتا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ ایسے خراب موسم میں کھینا اس کیلئے کوئی آسان بات نہیں تھی، وہ اپنے اندر ایک عجیب ساخوف محسوس کر رہا تھا۔ وڈنے اسے ایک راہداری میں سیدر کے ڈیگوری کی جھلک دکھادی تھی۔ ڈیگوری پانچویں سال کا طالب علم تھا اور ہیری سے بہت بڑا تھا۔ عام طور پر متلاشی جسمانی طور پر ہلکے ہلکے، چست اور تیز رفتار والے ہوتے ہیں جبکہ ڈیگوری کا معاملہ کچھ الگ تھا۔ وہ اس خراب موسم میں یقیناً اپنے وزن سے کافی فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ تیز ہوا کے جھکڑا سے آسانی سے غیر متوازن نہیں کر پائیں گے۔

”آوارہ..... خبیث..... رکوا اور مجھ سے مقابلہ کرو۔“ سر کیڈو گن نے غصے سے کہا۔

”تم چپ رہو.....“ ہیری جمائی لیتے ہوئے سخت لبج میں غایا۔

پلیٹ بھر دیا کھانے سے اس کے اندر جان آئی اور جب اس نے ٹوست کھانا شروع ہی کیا تھا تو ٹیم کے باقی کھلاڑی بھی وہاں پہنچ گئے۔

”آج کا مقابلہ بہت مشکل ثابت ہوگا۔“ وڈنے دھینے لبج میں کہا۔ وہ کچھ بھی نہیں کھا رہا تھا۔

”فکر مت کرو ایور! تھوڑے بہت پانی سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“ ایسیاں اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تھوڑا بہت پانی نہیں تھا، یہ تو اس سے بہت ہی زیادہ تھا۔ کیوڑچ کی دیوالی ہی کچھ ایسی تھی کہ بدترین موسم میں بھی پورا سکول میچ دیکھنے کیلئے وہاں پہنچ چکا تھا۔ شاکرین میچ دیکھنے کیلئے دوڑ دوڑ کر میدان کا رُخ کر رہے تھے۔ تیز ہواں کے باعث ان کے سر جھلکے ہوئے تھے اور انہیں آگے بڑھنے کیلئے زور لگانا پڑ رہا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں موجود چھتریاں بھی ان کی کچھ زیادہ مد نہیں کر رہی تھیں۔ کچھ بچوں کی چھتریاں تو انہیں دغادے کر رہا تو میں گم چکی تھیں۔ ہیری اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کے ساتھ کپڑے بدلتے والے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اس کی نظر ملفوائے پر پڑی جو کریب اور گول کے بچوں نیچے ایک بڑی سی چھتری کے سامنے تملہ ٹیم کا رُخ کئے تیزی سے جا رہا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر ہنسنے ہوئے روح کھکھڑوں کی سی ادا کاری بھی کی تھی۔

ٹیم کے کھلاڑیوں نے جلدی سے اپنے سرخ چونے پہنچے۔ اس کے بعد وہ سب وڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ ہر میچ کے آغاز میں ایک جوشیلا خطاب سنتے تھے جو وڈ عام طور انہیں آغاز سے پہلے دیا کرتا تھا۔ وہ سب منتظر نگاہوں سے وڈ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وڈ کے منہ سے ایک بھی جملہ نہیں نکلا۔ اس نے کئی بار بولنے کی کوشش کی۔ ایک دوبار تھوک نکلا۔ پھر اس نے آنکھوں سے اشارہ کرتے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ہوئے اپنا سر ہلا دیا اور تمام کھلاڑی اپنا سر ہلاتے ہوئے اس کے اشارہ پر باہر کی طرف بڑھنے لگے۔
ہوا کا دباؤ اس قدر شدید تھا کہ میدان میں اترتے وقت ان سب کے پیروز میں پر لڑکھراتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اگر سٹیڈیم میں موجود ہجوم کا شور بلند تھا تو دوسری طرف بادلوں کے خوفناک گڑگڑا ہٹ بھی کان پھاڑے دے رہی تھی۔ تالیوں کی گونج کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ بادلوں کی گرج میں کہیں گم ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔ بارش کی بوچھاڑا اس کے چہرے پر اتنی تیز تھی کہ وہ یہ سوپنے پر مجبور ہو گیا کہ وہ ایسی صورت حال میں سنہری گیند کو کیسے دیکھ پائے گا؟

اس نے دیکھا کہ ہفل پپ کے کھلاڑی زرد چوغوں میں ملبوس میدان کے دوسرے کنارے سے اتر رہے تھے۔ دونوں ٹیموں کے کپتان ایک دوسرے کے قریب آئے اور انہوں نے حسب دستور ہاتھ ملائے۔ ڈیگوری، وڈ کی طرف دیکھ کر مسکرا یا جبکہ وڈ کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے جبڑوں کو چپکا کر دیا ہو۔ اس لئے اس نے محض سر ہلا کر اس کی مسکرا ہٹ کا جواب دیا۔ ہیری نے میڈم ہوچ کے ہونٹوں کو ملتے ہوئے دیکھا۔

”اپنے اپنے بہاری ڈنڈے سنبھال لو.....“

ہیری نے اپنا دایاں پاؤں کیچھ سے باہر نکالا اور اسے اپنے نیمیس ۲۰۰۰ کے اوپر ڈال دیا۔ میڈم ہوچ نے جو نہیں سیٹی اپنے ہونٹوں سے لگائی تو اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ سیٹی کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دی اور پھر ہیری کا بہاری ڈنڈا اسے ساتھ لئے اوپر کی طرف پرواز کرنے لگا۔

ہیری پوری تیز رفتاری سے اڑا مگر جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ ہوا کے زبردست تپھیروں کے باعث اس کا بہاری ڈنڈا بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ اس نے اسے قابو میں رکھنے اور خود کو غیر متوازن ہونے سے بچانے کی کڑی جدو جہد کی۔ وہ موسلا دھار بارش میں دیکھنے میں بھی کافی دشواری محسوس کر رہا تھا۔

پانچ منٹ کے بعد ہی ہیری بری طرح سے بھیگ چکا تھا اور سر دھواوں کے باعث ٹھٹھر نے لگا۔ چھوٹی سی سنہری گیند کو تور ہنے ہی دیں۔ اسے اپنی ٹیم کے کھلاڑی بھی مشکل سے ہی نظر آ رہے تھے۔ وہ میدان کے اوپر آگے پیچھے اڑتا رہا۔ وہ دھنڈ لے اور ہوا میں تیرتے ہوئے سرخ اور زرد دھبوں کا تعاقب کرتا رہا۔ اسے اس بات کا قطعی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ میدان میں نیچے کیا کچھ ہو رہا تھا۔ ہوا کی تیز سنسنہاٹ کے باعث اسے کمنٹری بھی نہیں سنائی دے رہی تھی۔ سٹیڈیم کا ہجوم سر پر اوڑھے بڑے ہیٹ اور ٹوٹی پھوٹی چھتریوں کے سمندر کے پیچھے چھپا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دوبار ہیری بالجر کے باعث بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچا۔ عینک پر بارش کی بوندیں پڑنے کی وجہ سے اسے کچھ بھی نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بالجروں کو اپنی طرف آتا دیکھنے پا یا تھا۔ اسے وقت کا بھی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ اپنے بہاری ڈنڈے کو فضا میں سیدھا رکھ پانا بھی اس کیلئے بے حد مشکل ثابت ہوتا جا رہا تھا۔ آسمان میں مزید اندر ہیرا چھاتا جا رہا تھا۔ وہ دوبار کسی دوسرے کھلاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ اسے اس بات کا بھی علم نہ ہو پایا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

152

کہ لکرانے والے کھلاڑی اسی کی ٹیم کے تھے یا پھر مختلف ٹیم کے۔ تمام کھلاڑی مکمل طور پر بھیگ چکے تھے اور بارش کی شدت میں بھی اضافہ ہو چکا تھا۔ اسے کھلاڑیوں میں فرق بالکل سمجھنہیں آ رہا تھا۔

بھلی کی پہلی چمک کے ساتھ ہی میدم ہو ج کی سیٹی کی آواز میدان میں گونجی۔ اسے بارش سے تربہ ترینک کے شیشوں میں سے وڈا کا ہیولا دکھائی دیا جو اسے زمین پر اترنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سب لوگ زمین کی طرف اترتے جا رہے تھے۔ ”میں نے کچھ دیر کیلئے وقفہ لیا ہے۔“ وڈے اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں سے گرتے ہوئے کہا۔ ”سب لوگ ادھر آ جاؤ..... چلو یہاں پر.....“ وہ سب چلتے ہوئے میدان کے سرے پر لگے ایک بڑی چھتری کے نیچے آ گئے۔ ہیری نے اپنا چشمہ اتارا اور اسے اپنے گیلے چوغے سے صاف کرنے کی کوشش کی۔

”سکور کیا ہے.....؟“

”ہم پچاس پاؤنس آگے ہیں۔“ وڈے بتایا۔ ”لیکن اگر ہم نے جلدی سے سنہری گیند نہ حاصل کی تو شاید ہمیں رات ہونے تک مسلسل کھینا پڑے گا۔“

”میں بھیگے ہوئے چشمے کے باعث اسے دیکھنہیں پا رہا..... کپڑوں گا کیسے؟“ ہیری نے اس کے سامنے اپنا چشمہ لہراتے ہوئے کہا۔ اس کے لمحے میں گہری تشویش تھی۔

اسی لمحے ہر ماںی دوڑتی ہوئی ان کے پاس پہنچی۔ اس نے اپنا چوغہ اور پاؤٹھا کراں سے اپنا سرڈھانپ رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر دیسی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جسے ہیری سمجھنہیں پایا۔

”میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے ہیری! تم مجھے اپنا چشمہ دو..... فوراً۔“

ہیری نے اسے چشمہ پکڑا دیا۔ پوری ٹیم حیرت سے دیکھتی رہی۔ جب ہر ماںی نے چشمے کو اپنی جادوئی چھٹری سے ٹھونکا اور ایک جادوئی کلمہ پڑھا۔ ”خش کم پا!“

”یہ لو.....“ ہر ماںی نے ہیری کو چشمہ لوٹاتے ہوئے کہا۔ ”اب اس پر پانی کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ تم آسانی سے بارش میں دیکھ سکو گے۔“ وڈے ہر ماںی کی طرف تشكیر بھری نگاہوں سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ ”شabaش!“ اس نے ہر ماںی کی طرف دیکھ کر کہا جوتیزی سے ہجوم کی طرف بڑھتی اور دھندلی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ”ٹھیک ہے ساتھیو!..... اب ہم میدان میں اترنے کیلئے تیار ہیں۔“

ہر ماںی کے جادوئی ٹوٹکے سے کام بن گیا تھا۔ ہیری کو دکھائی تو دے رہا تھا مگر بدن میں گھسنے والی ٹھنڈ کے باعث وہ اب ٹھٹھر رہا تھا۔ وہ زندگی میں کبھی بھی اس قدر بھیگا نہیں تھا۔ بارش میں صاف دکھائی دینے کی وجہ سے اس کے اندر ایک نیا لوہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنے بہاری ڈنڈے کو ٹھونک کر جھٹکا دیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین کو پیچھے چھوڑتا ہوا ہواوں کے دوش پر

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

اڑنے لگا۔ وہ شدید تپھیروں کو چیرتا ہوا ہر طرف سنہری گیند کو متلاش کر رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر بالجرکی شدید ضرب سے بچا۔ اس نے ڈیگوری کے نیچے غوطہ لگایا جو دوسری طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔

بادل گرجنے کی ایک زوردار آواز سنائی دی اور اس کے پیچھے ہی بھلی کی تیز چمک نے سب کی آنکھوں کو خیرہ کر ڈالا۔ ماحول بد سے بدتر ہوتا جا رہا تھا۔ موسم کی خرابی عروج کی طرف بڑھ رہی اور اندر ہیرا پھلینے کے باعث صحیح طرح سے کچھ بھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری کو اس بات کی جلدی تھی کہ وہ جلد از جلد سنہری گیند کو پکڑ کر ان مشکل حالات سے چھٹکارا پا جائے۔

وہ پلٹ کر میدان کی طرف جانا چاہتا تھا کہ بھلی ایک بار پھر شدت سے چمکی اور پورا سٹیڈیم دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے اس کا دھیان پوری طرح کھیل سے بھک گیا۔ سٹیڈیم میں سب سے بالائی خالی نشستوں کی قطار میں ایک بڑے اور سیاہ کتے کا ہیولہ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہی ہیولہ جو اس نے منگولیا کریںٹ میں دیکھا تھا۔ ہیری کے ہاتھ سے بہاری ڈنڈے کا ہینڈل چھوٹ گیا اور اس کی نیمیس ۲۰۰۰ فضا میں کئی فٹ تک نیچے گرتی چلی گئی۔ اس نے اپنے بالوں کو اپنی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے ایک بار پھر سٹیڈیم کی خالی نشستوں کو دیکھا۔ وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ کتاباغتہب ہو چکا تھا۔.....

”ہیری!“ گری فنڈر کے قفل کی طرف سے اسے وڈے جوشیلی آواز سنائی دی۔ ”ہیری! سنہری گیند تمہارے بالکل پیچھے ہے۔“

ہیری نے ہٹ بڑا کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ سیڈر ک ڈیگوری تیزی سے میدان کی طرف جا رہا تھا اور ان کے نیچے میں بارش بھری ہوا میں چھوٹی سی سنہری گیند چمک رہی تھی۔

دہشت کے چھٹکے کے ساتھ ہیری نے خود کو بہاری ڈنڈے کے ہینڈل پر لیٹالیا اور سنہری گیند کی طرف تیز رفتاری سے اڑنے لگا۔ بارش اس کے چہرے پر تیز طما نچوں کی طرح پڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی بہاری ڈنڈے سے چیخ کر کھا۔

”چلو..... اور تیز..... اور تیز.....“

لیکن کچھ عجیب سامان بندھنے لگا۔ یکنہت کھچا کچھ سٹیڈیم پر موت کا ساسناٹا چھا گیا۔ ہوا کی شدت اب بھی ویسی ہی تھی، تیز تپھیروں اور کان پھاڑ سرراہٹ اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ پھر نجانے کیا ہوا کہ ہوا کی چینیں اور بادلوں کی گرج کھیں کھو گئیں۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے ان سب چیزوں کا مٹن آف کر دیا..... یا پھر وہ یکدم بہرہ ہو گیا ہو..... آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟..... اور تبھی اسے ٹھنڈکی جانی پہچانی سی بھی انکا احساس ہوا جو اس کے رگ و پے میں اترتی چلی گئی۔ اسے محسوس ہوا جیسے نیچے میدان پر کوئی چل رہا ہو۔ بناؤچے سمجھے ہیری نے سنہری گیند سے اپنی نظر ہٹالی اور نیچے کی طرف دیکھنے لگا۔

نیچے کم از کم سو کے قریب روچھڑ فضائیں کھڑے تھے جن کے پیچے ہوئے چہرے اسی کی طرف اٹھے ہوئے تھے۔ اسے ایسا لگا جیسے برف جیسا نہ بستہ پانی اس کے سینے میں اچھل رہا ہوا اور اس کے اندر ورنی اعضاؤں کو ہولہاں کر رہا ہو۔ اس نے ایک بار پھر سنا..... کوئی عورت چیخ رہی تھی، اس کے دماغ کے ٹھیک اندر بری طرح چیخ رہی تھی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

154

”نہیں.....ہیری کو نہیں.....ہیری کو نہیں.....رحم کرو.....ہیری کو نہیں.....“
 ”دورہٹ جاؤ.....احمق عورت.....دورہٹ جاؤ.....اسی وقت.....“
 ”ہیری کو نہیں.....رحم کرو.....اس کی جگہ مجھے مارڈالو.....اس کے بد لے مجھے مارڈالو۔“
 ہیری کے دماغ میں بے ہوش کرنے والی، سرچکرانے والی سفید دھندر بھر رہی تھی.....وہ کیا کر رہا تھا؟ وہ اُڑ کیوں رہا تھا؟ اسے
 اس عورت کی مدد کرنا چاہئے.....وہ مرنے والی ہے.....کوئی اسے قتل کرنے والا تھا.....
 وہ برفیلی دھندر میں گر رہا تھا.....ینچے اور ینچے.....
 ”ہیری کو نہیں.....رحم کرو.....رحم کرو.....“
 کوئی آدمی تیکھی آواز میں قہقہے لگا رہا تھا۔ عورت چیخ رہی تھی اور ہیری کو اس کے بعد کچھ یاد نہیں رہا۔

☆☆☆☆

”خوش قسمتی یہ تھی کہ زمین نرم تھی.....“
 ”مجھے تو لگا تھا کہ وہ مر گیا ہوگا۔“
 ”لیکن اس کا تو چشمہ بھی نہیں ٹوٹا۔“
 ہیری کو نہیں دور آوازوں کی بھبھنا ہٹ محسوس ہوئی لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہورہا تھا۔ اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ
 وہ کہاں تھا یا وہ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ وہاں آنے سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ اسے تو صرف اس چیز کا احساس ہو رہا تھا کہ اس کا پورا بدن شدت
 کے ساتھ دکھر رہا تھا جیسے کسی نے باندھ کر اسے بری طرح پیٹا ہو۔

”یہ سب سے ڈراؤنا خواب تھا.....میں نے آج تک اس سے ڈراؤنا خواب نہیں دیکھا.....سب سے ڈراؤنا.....بے حد ڈراؤنا
 خواب.....ناقابل فراموش.....سیاہ ہیو لے.....سرد.....چیخ۔“

خوف کی سرداہر کے باعث اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں جھٹکے کے ساتھ کھل گئیں۔ وہ ہسپتال کے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ گری فنڈر کی
 ٹیم کے کھلاڑی جو کچھڑ میں بری طرح لٹ پت تھے، اس کے بستر کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ رون اور ہر ماں تیکھی وہاں موجود
 تھے۔ وہ سب اسے متوجہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر پھیلی ہوئی تشویش کی سلوٹیں کافی گہری تھیں۔

”ہیری!“ فریڈ جلدی سے بولا۔ اس کا چہرہ کچھڑ کے نیچے بہت سفید دکھائی دے رہا تھا۔ ”اب تمہیں کیسا لگ رہا ہے.....؟“
 پھر اگلے ہی لمحے ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کی یادداشت لوٹ آئی ہو۔ ایک تیز بھلی کا جھما کا ہوا اور اسے یاد آگیا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟
 ”چنگال.....سنہری گیند.....اور روح کچھڑ.....“
 ”کیا ہوا.....؟“ ہیری نے یکدم اٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب لوگ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

”تم گرنے تھے..... قریباً چھپاں فٹ کی اوپرائی سے.....“ فریڈ نے جواب دیا۔

”ہم نے سوچا کہ تم تم مر جکے ہو۔“ ایلسیا نے کاپنی ہوئی آواز میں کہا۔

ہر ماں کے منہ سے بے ساختہ ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس کی آنکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھیں

”مگر میچ.....“ ہیری کو جیسے یاد آگیا۔ ”میچ کا کیا ہوا؟..... کیا میچ دوبارہ ہو گا؟“

کسی نے بھی اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ وہ سر جھکائے خاموش کھڑے رہے۔ اسی لمحے ہیری کے دل پر گہری چوت لگی اور لرز کر رہ گیا۔

”ہم ہار تو نہیں کئے؟“

”ڈیگوری نے سنہری گیند کو پکڑ لیا تھا۔“ جارج نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”تمہارے گرنے کے فوراً بعد..... اسے یہ احساس نہیں ہوا پایا کہ تم گرنے ہو۔ جب اس نے پلٹ کر تمہیں زمین پر گرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ میچ دوبارہ ہونا چاہئے۔ لیکن قوانین کی رو سے جیت انہی کے حصے میں ڈال دی گئی..... یہاں تک کہ ڈنے بھی بھر پورا انداز میں احتجاج کیا تھا۔“

”ڈنہاں ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔ اسے اچانک احساس ہوا تھا کہ ڈنہاں موجود نہیں تھا

”وہ اب بھی بارش میں نہار ہاہے۔“ فریڈ نے کھوکھی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ وہ بارش کے پانی میں ڈوبنے کی کوشش کر رہا ہے۔“

ہیری نے اپنا چہرہ گھٹنوں کے نقچ میں چھپا لیا اور بالوں کو اپنی مٹھیوں میں کس کر پکڑ لیا۔ فریڈ نے اس کے کندھے کو پکڑ کر اسے زور سے جھنجورا۔

”ہیری! اس سے پہلے تم نے ہمیشہ سنہری گیند پکڑی تھی.....“

”کبھی نہ کبھی تو ایسا ہونا ہی تھا..... جب تم اسے نہ پکڑ پاؤ۔“ جارج نے ڈھارس بندھائی۔

”اب بھی امید ختم نہیں ہوئی ہے۔“ فریڈ نے کہا۔ ”ہم سو پوائنٹس سے ہارے ہیں۔ ٹھیک ہے؟ اگر ہفل پف، ریون کلا سے ہار جائے اور ہم ریون کلا اور سلے درن کو ہرا دیں تو.....“

”مگر ہفل پف کو کم از کم دوسو پوائنٹس سے ہارنا ہو گا۔“ جارج نے فوراً کہا۔

”لیکن اگر وہ ریون کلا کو بھی ہرا دیں تو.....؟“

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ ریون کلا کی ٹیم بہت اچھا کھلتی ہے لیکن اگر سلے درن بھی ہفل پف سے ہار جائے تو.....“

”اب تو سارا معاملہ پوائنٹس کے اوپر ہے۔ سو پوائنٹس ادھر یا ادھر.....“

ہیری کچھ بولے بغیر گھٹنوں میں سردیئے خاموش بیٹھا رہا۔ یہ سچ تھا کہ وہ میچ ہار گنے تھے۔ پہلی بارا سے کسی کیوڑج میچ میں شکست

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کاسا منا کرنا پڑا تھا۔ قریب آؤں منٹ کے بعد میڈم پامفری اندر داخل ہوئیں۔ انہوں نے کھلاڑیوں کو وہاں سے جانے کا حکم سنایا۔ ”ہم بعد میں آ کر ملتے ہیں۔“ فریڈ نے اس سے کہا۔ ”دیکھو! خود کو انرام مت دو ہیری! تم اب بھی ہماری ٹیم کے سب سے اچھے متلاشی ہو.....“

ٹیم کے کھلاڑی باہر نکلتے وقت اپنے پیچھے کیوڑج کے نشان چھوڑ گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد میڈم پامفری نے دروازہ بند کر دیا اور کچھڑ کے نشانوں کو ناپسندیدگی سے دیکھا۔ رون اور ہر ماں نی اب بھی وہیں تھے۔ وہ ہیری کے بستر کے قریب کھسک آئے۔ ”ڈبل ڈور چج بہت غصے میں تھے۔“ ہر ماں نے لرزتی ہوئی آواز میں بتایا۔ ”میں نے انہیں پہلے بھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔ جب تم گرے تو وہ میدان کے پیچوں نیچ بھاگے چلے گئے۔ انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی گھمائی۔ جس کے باعث تمہارے گرنے کی رفتار کم ہو گئی پھر انہوں نے اپنی چھڑی روح کچھڑوں کی طرف گھمائی۔ اس میں سے ایک سفید چیز نے نکل کر ان روح کچھڑوں پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ فوراً سٹیڈیم سے باہر نکل گئے۔ ڈبل ڈور اس بات پر سخت ناراض ہو رہے تھے کہ روح کچھڑ میدان کے اندر کیوں داخل ہوئے؟“

”پھر انہوں نے جادو کے زور پر تمہیں اسٹریچ پر لیٹایا اور یہاں تک وہ تمہارے ساتھ آئے تھے۔ سب یہی سوچ رہے تھے کہ تم کہ تم.....مر.....“

اس کی آواز رندھی گئی۔ لیکن ہیری نے اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ وہ اپنی سوچوں کے ہنور میں غوطہ کھارہا تھا۔ آخر کیا وجہ تھی کہ وہ روح کچھڑوں کی موجودگی میں بے ہوش ہو جاتا تھا؟ وہ چیخنے والی اس عورت کے بارے میں سوچ رہا تھا جو ہمیشہ روح کچھڑوں کی موجودگی میں ہی چیختی چلاتی تھی۔ رون اور ہر ماں پریشانی کے عالم میں اس کے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔ اچانک ہیری کے دماغ میں ایک بار کونڈی۔

”کیا کسی کو میرا بہاری ڈنڈ املا.....؟“

رون اور ہر ماں نے تیزی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”وو.....وہ.....!“

”کیا؟“ ہیری نے رون کی طرف اور پھر ہر ماں کی طرف الجھی ہوئی نظر وہ سے دیکھا۔

”جب تم نیچ گرے تھے..... تو وہ اُڑ کر دور چل گئی۔“ ہر ماں نے جھکلتے ہوئے کہا۔ ”اور.....“

”اور کیا.....؟“

”اوروہ..... اوروہ..... وہ ہیری..... وہ جا کر جھگڑا الودرخت سے ٹکرائی۔“

ہیری کے پیٹ میں ہلچل سی مج گئی۔ میدان کے پیچوں نیچ کھڑا جھگڑا الودرخت نہایت غصیلا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

157

”پھر.....،“ وہ دل دہلانے والا جواب سننے کا منتظر تھا۔

”تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ جھگڑا الودرخت کسی قسم کی مداخلت کو بالکل پسند نہیں کرتا ہے۔ اگر کوئی اس سے ٹکرا جائے تو پھر وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے۔“ رون نے کہا۔

”پروفیسر فلنت وک تمہارے ہوش میں آنے سے ٹھیک پہلے اسے وہاں سے اٹھا کر یہاں لائے تھے۔“ ہر ماٹی نے نہایت دھمکی آواز میں کہا۔

اس نے اپنے پاؤں کے پاس پڑی ہوئی گھٹری کو آہستگی سے اٹھایا اور اسے ہیری کے بستر پر پلٹ دیا۔ لکڑی کے درجن کے قریب لکڑے بستر پر ادھر ادھر پھیل گئے۔ ہیری کا ہر لمحہ بہاری جھاڑ و آخر کار اپنی زندگی ہار گیا تھا۔ اس کے اب یہی لکڑے ہی بچے تھے.....



سوال باب

میوراڈر کا نقشہ

میڈم پامفری نے ہفتہ بھر ہیری کو ہسپتال میں ہی رکھا تھا۔ ہیری نے بھی اس بارے میں بحث یا شکایت نہیں کی۔ اس نے انہیں اپنی نیمبس ۲۰۰۰ کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو پھینکنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ایسا کرنے سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں۔ لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کسی اچھے دوست کو کھو دیا ہو۔

ہسپتال میں اس سے بہت سے لوگ ملنے آئے۔ سب اُسے خوش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میگر ڈنے اسے جنگلی پھولوں کا ایک بے ترتیب گل دستہ بھیجا تھا جو زرد گوبھی کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ جینی ویزی شرماتے ہوئے ”جلدی تند رست ہو جاؤ“ کا عمدہ کارڈ لے کر آئی جو اس نے ہیری کیلئے خود بنایا تھا۔ وہ کارڈ اتنے اوپر آواز میں تند رستی کا گیت گارہا تھا کہ ہیری کو اسے چپ کرانے کیلئے پھولوں کی بھاری ٹوکری کے نیچے دبانا پڑا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کھلاڑی اتوار کی صبح ایک بار پھر اس سے ملنے کیلئے وہاں آئے۔ اس مرتبہ وہ بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس نے اپنی کھوکھلی آواز میں ہیری کو دلاسہ دیا کہ وہ اسے اس شکست کا ذمہ دار نہیں سمجھتا ہے۔ رون اور ہر ماہی کو دن بھر اسی کے پاس رہتے تھے۔ وہ صرف رات کے وقت ہی وہاں سے جاتے تھے۔ ان کی بات چیت اور کاموں سے ہیری بالکل بھی بہتری نہیں محسوس کر رہا تھا کیونکہ انہیں تو اس کی صرف آدمی پریشانی ہی معلوم تھی۔

اس نے کسی کو بھی چنگال کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ رون اور ہر ماہی کو بھی نہیں..... کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ رون اس کی بات سن کر دہشت زدہ ہو جائے گا اور ہر ماہی اسے اس کا وہم قرار دے کر بنسی میں اڑا دے گی۔ سچ تو یہی تھا کہ چنگال اسے دوبار دکھائی دے چکا تھا اور اس کے دکھائی دینے کے بعد وہ دونوں بار مرتے مرتے بچا تھا۔ پہلی بار تو جادو گروں کی نائٹ بس اس کے اوپر چڑھنے والی تھی اور دوسری بار وہ پچاس فٹ کی بلندی سے اپنے بھاری ڈنڈے سے نیچے گر گیا تھا۔ کیا چنگال اُسے اس وقت تک ستاتا رہے گا جب وہ مر نہیں جائے گا؟ کیا اسے زندگی بھر پیچھے پلٹ کر اس ڈراؤنے جانور کو دیکھنا پڑے گا.....؟

اور روح کھجڑ بھی تو تھے..... ہیری جب بھی ان کے بارے میں سوچتا تھا تو اس کی طبیعت خراب ہونے لگتی تھی۔ اسے بے حد ندامت بھی محسوس ہوتی تھی۔ یہ درست تھا کہ سبھی لوگ روح کھجڑوں کو نہایت بھی انک قرار دیتے تھے..... لیکن ان کے قریب آنے پر

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

159

وہ بھی بھی بے ہوش نہیں ہوتے تھے۔ اور اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی آواز بھی نہیں سنتے تھے۔
اب ہیری جان چکا تھا کہ وہ چیخنے والی عورت کون تھی؟ جب وہ ہسپتال میں جا گئے ہوئے چھت پر چمکتی ہوئی نقرتی لالٹینوں کو بغور دیکھ رہا تھا تبھی اس کا ذہن اس عورت کے الفاظ پر ٹک گیا۔ اس نے انہیں بار بار سوچا۔ جب روح کھجڑا اس کے قریب آئے تھے تو اس نے اپنی ماں کی آخری جملے سننے تھے۔ اس نے سنا تھا کہ اس کی ماں نے اسے لارڈ والڈی مورٹ سے بچانے کیلئے کس طرح سے اتنا بھری کوشش کی تھی اور اس نے والڈی مورٹ کی شیطانی قہقہے بھی سننے تھے جس کے بعد سنگ دل شیطان نے اس کی ماں کو بے رحمی سے مارڈا لاتھا۔

ہیری بے چینی سے کروٹیں بدلتا ہوا سو گیا تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ ایک بو سیدہ اور سڑاند سے گلا ہوا ہاتھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور کہیں دور حرم کی بھیک مانگتی ہوئی عورت کی چیخ سنائی دے رہی تھی۔ بیدار ہونے کے بعد وہ ایک بار پھر اپنی ماں کے بارے میں سوچنے لگا۔



پیروالے دن سکول کی چھپل پہل میں لوٹ کر اسے راحت کا احساس ہوا۔ ہسپتال میں اسے مجبوراً دوسری چیزوں کے بارے سوچنا پڑ رہا تھا جو اسے اذیت دے رہی تھیں۔ بھلے ہی اسے ڈر یکو ملفوائے کے طعنے تشنے سننے کو کیوں نہ مل رہے ہوں۔ گری فنڈر کی شکست پر ملفوائے تو خوشی سے پھولنہیں سماں رہا تھا۔ اس نے بالآخر اپنی پیپیاں اتار کر پھینک دیں اور اب وہ اپنے دونوں ہاتھ نچانچا کر یہ بتارہا تھا کہ ہیری بھاری ڈنڈے سے کیسے نیچے گرا۔ ملفوائے جادوئی مرکبات کی کلاس میں زیادہ تر وقت روح کھجڑوں کی نقلی کرنے میں گزارتا تھا۔ یہ تو ہونا ہی تھا، آخر کار رون اپنے حواس کھو بیٹھا اور اس نے فرتاطیش میں آ کر اس نے ملفوائے کی طرف مگر مچھ کا چچپا اور بد بودا دل اچھا دیا جو سیدھا ملفوائے کے چہرے پر لگا اور اس کی حالت پتلی ہو گئی۔ اس وجہ سے پروفیسر سنیپ نے گری فنڈر کے پچاس پاؤ نٹس کم کر دیئے تھے۔

”اگر سنیپ دوبارہ تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس لے رہے ہیں تو میں یہاں پڑ جاؤں گا۔“ رون نے تیز آواز میں کہا۔ وہ دوپھر کے کھانے سے فارغ ہو کر پروفیسر لوپن کی کلاس میں جا رہے تھے۔ ”ذراد یکھو تو سہی ہر ماںی..... اندر کون ہے؟“ ہر ماںی نے کلاس کے دروازے سے اندر جھانکا۔

”سب ٹھیک ہے چلو.....“

پروفیسر لوپن دوبارہ لوٹ آئے تھے۔ غیر معمولی طور پر وہ کافی تند رست لگ رہے تھے۔ ان کے پرانے کپڑے ان کے بدن پر کافی ڈھیلے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ بہر حال جب سب طلباء کلاس میں بیٹھ گئے تو پروفیسر لوپن ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ سبھی طلباء نے اپنی اپنی شکایات کا پنڈورا کھول دیا کہ ان کی یہاں کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

160

دوران پروفیسر سنیپ نے ان کے ساتھ کیسا برا سلوک کیا تھا؟

”یہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ صرف ایک دن پڑھا رہے تھے، انہیں ہمیں ہوم ورک نہیں دینا چاہئے تھا۔“

”ہم نے تو بھیڑیائی انسان کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں پڑھا تھا.....“

”اف خدا یا..... دو چمگی کاغذ.....“

”کیا تم نے پروفیسر سنیپ کو بتایا نہیں تھا کہ ابھی ہم نے بھیڑیائی انسان کے بارے میں کچھ نہیں پڑھا؟“ پروفیسر لوپن نے بازو اٹھا کر ان سے پوچھا۔

ایک بار پھر کلاس روم میں کہرام مچ گیا۔

”ہاں! مگر انہوں نے کہا کہ ہم تو بہت پیچھے ہیں.....“

”وہ ہماری بات سننے کو تیار ہی نہیں تھے۔“

”دو چمگی کاغذ.....“

پروفیسر لوپن ہر چھرے پر غصے بھرے جذبات دیکھ کر مسکرائے۔

”فکر مت کرو۔ میں پروفیسر سنیپ سے بات کرلوں گا۔ تم لوگوں کو وہ مضمون لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

اس کے بعد انہوں نے ایک دلچسپ باب پڑھانا شروع کیا جس سے کلاس روم کا ماحول اچھا ہو گیا۔ پروفیسر لوپن اپنے ساتھ کا نج کا ایک صندوق لائے تھے۔ اس میں ہنکی پنکی تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے ایک پاؤں والا یہ جادوی جانور دھوئیں کے لچھے سے بنتا ہو۔ یہ بہت معصوم اور پیارا دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ بڑا جاذب نظر دکھائی دیتے والا جانور مسافروں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور انہیں لپا کر گہری دلدل میں لے جاتا ہے۔“

پروفیسر لوپن نے سنجیدہ آواز میں کہا جب تمام طباء انہاک سے مضمون کے نوٹس بنا رہے تھے۔ ”تم نے اس کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی لالشیں دیکھی ہے؟ یہ آگے چلتا ہے..... لوگ اسے پانے کی لائچ میں اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور پھر.....“

ہنکی پنکس نے کا نج کی دیوار سے سرٹکر اکرناہیت بھی انک تیخ نکالی۔ جب چھٹی کی گھنٹی بجی تو سب طباء نے اپنا اپنا سامان سمیٹ کر بستوں میں ڈالا اور دروازے کی طرف چل پڑے۔ ان میں ہیری بھی شامل تھا۔

”ایک منٹ رو ہیری!“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔“

ہیری نے پلٹ کر پروفیسر لوپن کی طرف دیکھا جو ہنکی پنکی کے صندوق پر کپڑا اڑال رہے تھے۔

”میں نے مچ کے بارے میں سنا۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ وہاب اپنے ڈیک کی طرف لوٹ آئے تھے اور اپنی کتابیں اٹھا کر پرانے بریف کیس میں رکھ رہے تھے۔ ”مجھے تمہارے بہاری ڈنڈے کے بارے میں افسوس ہے۔ کیا اس کے مرمت ہونے کی کوئی

امید ہے؟“

”نہیں سر!“ ہیری نے تاسف سے کہا۔ ”جھگڑا لودرخت نے اس کے پرخچے اڑاکر کھدیئے تھے۔“
پروفیسر لوپن نے گہری آہ بھری۔

”جھگڑا لودرخت اسی سال لگایا گیا تھا جس سال میں ہو گولڈس میں پڑھنے آیا تھا۔ طلباء شرارۃ ثمارت میں اس کے قریب جا کر اس کے تنے کو چھونے کی کوشش کرتے تھے۔ آخر میں ڈیوی گزن نامی ایک طالب علم کی آنکھ پھوٹتے پھوٹتے بچی۔ اس حادثے کے بعد درخت کے پاس جانے پر کڑی پابندی عائد کر دی گئی۔ کسی بہاری ڈنڈے کی تو اس کے غصے سے بچنے کی امید رکھی ہی نہیں جا سکتی۔“
”کیا آپ نے روح کھجڑوں کے بارے میں بھی سناتھا؟“ ہیری نے بمشکل پوچھا۔
پروفیسر لوپن نے تیزی سے اس کی طرف دیکھا۔

”ہاں! میں نے سناتھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی نے پروفیسر ڈمبل ڈور کو پہلے کبھی اتنے غصے میں دیکھا ہوگا..... وہ اس بات پر آگ گولاتھے کہ جب انہوں نے سختی سے کہا تھا کہ وہ کسی بھی صورت سکول کے اندر داخل نہیں ہوں گے تو انہوں نے یہ جسارت کیسے کی؟..... مجھے لگتا ہے کہ تم روح کھجڑوں کی وجہ سے ہی گرے تھے؟“

”ہاں!“ وہ بھکتے ہوئے بولا۔ پھر جو سوال اسے پوچھنا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں سے پھسلتا چلا گیا۔ ”آخر کیوں؟..... وہ مجھ پر اتنا اثر انداز کیوں ہو جاتے ہیں۔ کیا میں.....؟“

”اس کا کمزوری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ پروفیسر لوپن نے اس کی بات کاٹ دی۔ ان کے لبھے میں کاٹ تھی جیسے انہوں نے ہیری کے من کی بات سمجھ لی ہو۔ ”روح کھجڑوں کی بجائے تم پر زیادہ برے طور پر اس لئے اثر انداز ہوتے ہیں کہ تمہارے ماضی کے ساتھ ایسے بھی انکے حادثے جڑے ہوئے ہیں جو دوسرے کے ماضی میں موجود نہیں.....“

موسم سرما کے سورج کی کرنوں نے کلاس روم کو جنم گا دیا جس سے پروفیسر لوپن کے سفید بال اور چہرے کی سلوٹیں کچھ زیادہ ہی اجاگر ہو گئیں۔

”روح کھجڑا اس زمین پر لئنے والے سب سے برے اور بھی انکے جاندار ہیں۔ وہ سب سے اندھیری اور غلامت زدہ جگہوں پر رہتے ہیں۔ انہیں بے یقینی اور نا امیدی میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے آس پاس کی فضائیں سے اطمینان، امید اور خوشی کو چوں لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ماگل بھی ان کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں۔ بھلے ہی وہ انہیں دیکھنہیں سکتے۔ روح کھجڑ پاس آنے پر آپ کے اندر رہا چھپی خواہش اور ہر مسرت بھری چیز کو چوں جاتے ہیں۔ روح کھجڑ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ تک چوستے رہیں جب تک کہ آپ بھی انہی کی طرح مایوس اور افسردہ سانچے میں ڈھل جائیں۔ بغیر روح کے اور بالکل شیطان۔ پھر آپ کو اپنی زندگی کے حادثات اور مایوسیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں یاد نہیں رہتا۔ ارے ہیری!..... تمہارے ساتھ ہوا سب سے برا حادثہ کسی کو بھی اس کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

162

بھاری ڈنڈے سے گراستا ہے۔ تمہیں اس بات پر شرم محسوس نہیں کرنا چاہئے۔“

”جب وہ میرے پاس آتے ہیں سر!“ ہیری نے لوپن کی ڈیک کو گھورتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ”تو میں اس وقت کی آوازیں سنتا ہوں جب والدی مورٹ میری ماں کو ہلاک کر رہا تھا.....“

پروفیسر لوپن کا ہاتھ اچانک ہلا جیسے وہ ہیری کا کندھا پکڑنا چاہتے ہوں لیکن پھر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ ایک پل کی خاموشی رہی۔

”وہ مجھ میں کیوں آئے تھے.....؟“ ہیری نے کڑھتے ہوئے پوچھا۔

”وہ بھوکے تھے۔“ پروفیسر لوپن نے اپنا بریف کیس بند کیا اور اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”چونکہ ڈبل ڈور انہیں سکول کے اندر نہیں آنے دے رہے تھے۔ اس لئے انہیں اپنی غذا نہیں مل رہی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ کیوڈچ میدان کے چاروں طرف جمی ہوئی بھاری بھیڑ کا لالج انہیں وہاں کھینچ لایا تھا۔ خوشیوں اور سرشاریوں کا ایک بڑا سیلا ب..... غیر معمولی طور پر یا ان کیلئے کسی بڑے جشن سے کم نہیں رہا ہوگا.....“

”اڑقبان نہایت بھیانک جگہ ہوگی۔“ ہیری نے ہلکی آواز میں پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے گھری سنجیدگی سے اپنے سرکوشیات میں ہلایا۔

”اڑقبان کا زندان خانہ سمندر کے بیچوں بیچ ایک چھوٹے سے جزیرے پر بنایا گیا ہے۔ لیکن انہیں قیدیوں کو روکے رکھنے کیلئے دیواروں یا پانیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ قیدی تو اپنی ہی مایوسیوں کے چنگل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان کے اندر کی ساری خوشیاں اور مسرتیں چھپن جاتی ہیں تو پھر ان کے اندر خوشی کا کوئی احساس باقی نہیں رہتا جو انہیں وہاں سے نکلنے میں مدد دے سکے۔ ان میں سے زیادہ تر تو کچھ ہفتوں بعد اپنے حواس کھو کر پاگل ہو جاتے ہیں۔“

”لیکن پھر بھی سیریس بلیک ان کے چنگل سے بھاگ نکلا۔“ ہیری نے دھیمے لمحے میں کہا۔ ”وہ فرار ہو گیا.....“

پروفیسر لوپن کا بریف کیس ان کے ہاتھ سے نکل کر ڈیک پر پھسلتا چلا گیا۔ انہیں اسے پکڑنے کیلئے نیچے جھکنا پڑا۔

”ہاں!“ انہوں نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ ”بلیک نے ضرور ان سے بچنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ لیا ہوگا۔ مجھے تو یہ سب ناممکن سالگتا ہے..... اگر کوئی جادو گر زیادہ عرصے تک روح کھڑروں کے بیچ میں رہے تو وہ اس کی تمام قوتوں کو نچوڑ لیتے ہیں۔“

”آپ نے ریل گاڑی میں روح کھڑک کو دور بھگا دیا تھا۔“ ہیری نے اچانک پوچھا۔

”روح کھڑروں سے نمٹنے کیلئے کچھ حفاظتی تداریک ہوتی ہیں۔ جن کا بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔“ پروفیسر لوپن نے جواب دیا۔ ”ریل گاڑی میں صرف ایک ہی روح کھڑک تھا۔ جتنے زیادہ روح کھڑک ہوں گے، اتنا ہی انہیں پیچھے ہٹانا مشکل ہوتا جائے گا۔“

”کون سی حفاظتی تدابیر؟“ ہیری نے فوراً سوال داغ دیا۔ ”کیا آپ مجھے سکھاسکتے ہیں؟“
 ”دیکھو! میں روح کھجروں سے بھڑنے کا ماہر نہیں ہوں۔ سچائی اس کے برعکس ہے۔“
 ”اگر روح کھجرا گلے کیوڈچ میچ میں دوبارہ آ جائیں تو مجھے ان سے مقابلہ نہ سہی، نچنے کی حفاظتی تدابیر تو معلوم ہی ہونا چاہئے۔“
 پروفیسر لوپن نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں فیصلہ کن تنا و اور پر اعتماد جذبہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ کچھ دریتک خاموش رہے اور پھر جھکتے ہوئے بولے۔

”اچھا ٹھیک ہے..... میں تمہیں سکھانے کی کوشش کروں گا لیکن یہ کام ہم اگلے سینز نکی پڑھائی میں کر پائیں گے۔ مجھے چھٹیوں سے پہلے ڈھیر سارا کام ختم کرنا ہے۔ یمار ہونے کیلئے میں نے بہت ہی غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔“



پروفیسر لوپن کے روح کھجروں سے نچنے کی حفاظتی تدابیر سکھانے کے وعدے نے ہیری کی طبیعت کو بہتر کر دیا تھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے اپنی ماں کے آخری جملے اور چینی سنائی نہیں دیں گی جو اس کی روح تک کو ختم کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ نومبر کے آخر میں ہونے والے کیوڈچ میچ نے بھی اسے کافی ڈھارس بندھائی تھی۔ ہفل پپ کی ٹیم مخالف ریون کلا کی ٹیم سے بری طرح ہار گئی تھی۔ اس خبر نے اسے بے حد سرور کیا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کو ایک بار پھر امید کی کرنیں دکھائی دینے لگی تھیں کہ وہ کیوڈچ کپ جیت سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اب اپنا کوئی بھی میچ نہ ہاریں۔ اوایور ڈپر ایک بار پھر جنونی کیفیت سوار ہو گئی تھی۔ اس نے اپنی ٹیم سے بارش کی ٹھنڈی دھنڈی میں جم کر میچ کیلئے تربیتی مشقیں کر دیں گے جو دسمبر تک جاری رہیں۔ ہیری کو میدان میں روح کھجروں کی جھلک تک دکھائی نہیں دی۔ ڈبل ڈور کے شدید غصے کی وجہ سے وہ اب بیرونی داخلی راستوں پر ہی تعینات رہے۔

پڑھائی کا پہلا مرحلہ ختم ہونے سے دو ہفتے پہلے آسمان صاف ہو گیا۔ اچانک ایک دن صبح آسمان سفید ہو گیا اور کچھ بھرا میدان سفید برف سے ڈھک گیا۔ سکول کے اندر ورنی حصے کی نضا آنیوالے کرسس کے تھوار کی خوشیاں بکھیرے ہوئے تھی۔ بے جان چیزوں کو جادوئی طور پر متحرک کرنے والے استاد پروفیسر فلٹ وک نے پہلے سے ہی اپنے کلاس روم کو پنکھہ ہلاتی پر یوں کی جھلملاتی روشنی سے سجا لیا تھا۔ طلباء چھٹیوں کی آمد پر اپنے مشاغل کی خوشی خوشی سے با تین کر رہے تھے۔ رون اور ہر ماں نے چھٹیوں میں ہو گورٹس میں ہی رُکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ رون نے کہا کہ وہ اس نے چھٹیوں میں نہیں جا رہا کیونکہ وہ گھر میں پرستی کو دو ہفتے تک نہیں جھیل سکتا۔ ہر ماں نے کہا کہ اسے لا بھر بھری میں بہت سی کتابیں پڑھنا ہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری ان کی باتوں سے قطعاً بے وقوف نہیں بناتا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ لوگ جان بوجھ کر بہانے گڑ رہے ہیں تا کہ وہ ہیری کو تھائی کا احساس نہ ہونے دیں۔ وہ اس بات پر ان دونوں کا تھہ دل سے شکر گزار بھی تھا۔

جب پہلے مرحلے کے اختتام پر ہاگس میڈ کی سیر کی خصوصی اجازت کا اعلان کیا گیا تو ہیری کے علاوہ باقی سب طلباء خوشی سے

دیوانے ہو رہے تھے۔

”ہم وہاں پر اپنی کرسمس کی خریداری کر سکتے ہیں۔“ ہر ماہنی نے لہکتے ہوئے کہا۔ ”می ڈیڈی کوئی ڈیکس کی دانت چمکا دینے والی مٹھائیاں بے حد پسند آئیں گی۔“

ہیری نے اس سچائی کو تسلیم کر لیا تھا کہ اس بار بھی تیرے سال کے طلباء میں سے وہ اکلوتا ہو گا جو ہاگس میڈ کی تفریغ کا لطف نہیں حاصل کر پائے گا۔ اس نے وڈے سے ’کون سا بہاری ڈنڈا؟‘ نامی کتاب ادھار لے لی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ تمام دن بہاری ڈنڈوں کی اقسام کے بارے میں پڑھے گا۔ مشقتوں کے دوران ہیری سکول کے ہی ایک بہاری ڈنڈے کو استعمال کر رہا تھا۔ یہ پرانا شوٹنگ شارنامی بہاری ڈنڈا تھا جو بہت دھیمی رفتار سے اڑتا تھا اور پرواز کے دوران جھٹکے بھی خوب لگاتا تھا۔ اسے غیر معمولی طور پر اپنے لئے ایک معیاری بہاری ڈنڈے کی ضرورت تھی۔

ہفتے کی صبح سب طلباء ہاگس میڈ میں سیر تفریغ کیلئے جا رہے تھے۔ اس صبح اس نے چونے اور اسکارف میں لپٹے رون اور ہر ماہنی کو رخصت کیا۔ اس کے بعد وہ اکیلا گری فنڈر کی سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ وہ اپنا باقی وقت گری فنڈر کے ہال میں گزارنا چاہتا تھا۔ کھڑکیوں کے باہر برف کے میدان دکھائی دے رہے تھے۔ ہلکی ہلکی برف باری بھی شروع ہو چکی تھی۔ پورے سکول عجیب سی خاموشی طاری تھی۔

”شش.....شش.....شش.....ہیری!“

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ تیسری منزل کی راہداری میں آدھے فرلانگ کی دری پرفیڈ اور جارج ایک آنکھ والی کبڑی چڑیل کی مورتی کے پیچھے پیچھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”تم لوگ کیا کر رہے ہو؟“ ہیری نے تجسس سے پوچھا۔ ”تم ہاگس میڈ کیوں نہیں گئے؟“

”ہم لوگ جانے سے پہلے تمہیں ایک خوشی دینے کیلئے یہاں آئے ہیں۔“ فریڈ نے پراسرار طریقے سے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ”یہاں اندر آ جاؤ۔“

اس نے ایک آنکھ والی چڑیل کی مورتی کے بائیں طرف کے خالی کلاس روم کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری فریڈ اور جارج کے پیچھے پیچھے اندر چلا آیا۔ جارج نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور پھر مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف گھوم گیا۔

”ہیری!“ جارج نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”ہم تمہیں کرسمس کا تھنہ کچھ جلدی ہی دے رہے ہیں۔“ فریڈ نے مضحکہ خیز انداز میں اپنے چونے کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک عجیب سی چیز نکالی۔ اس نے اسے ڈیک پر کھ دیا۔ وہ ایک بڑا، چوکو اور بہت ہی گھسا پٹا سا چرمی کاغذ تھا۔ جس پر کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ ہیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج اسے الوبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس نے وہ چرمی کا گذکو محض گھورتا رہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”یہ کیا ہے؟“

”ہیری! یہ ہماری کامیابیوں کا گھر اراز ہے۔“ جارج نے چرمی کاغذ کو پیار سے تھپکاتے ہوئے کہا۔

”تمہیں یہ دیتے وقت ہمارا دل تڑپ رہا ہے۔“ فریڈ آہ بھر کر بولا۔ ”لیکن ہم نے کل رات کو یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کی ہم سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے۔“

”ویسے بھی..... ہمیں اب یہ پوری طرح یاد ہو چکا ہے۔“ جارج نے کہا۔ ”ہم تمہیں یہ تھفتاً دے رہے ہیں۔ اب درحقیقت ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔“

”میں اس پھٹے پرانے چرمی کاغذ کا کیا کروں گا؟“ ہیری نے الجھے ہوئے لبھ میں پوچھا

”پھٹا پرانا چرمی کاغذ!“ فریڈ نے اپنی آنکھیں صدمے کے مارے بند کر لیں جیسے ہیری نے اس کا دل ہی توڑ ڈالا ہو۔ ”جارج! اسے تم ہی سمجھاؤ۔“

”دیکھو!..... جب ہم یہاں پہلے سال میں آئے تھے ہیری! چھوٹے بیوقوف اور معصوم!“

ہیری ٹھکلا کر ہنس پڑا کیونکہ اسے شک تھا کہ فریڈ اور جارج کبھی معصوم رہے ہوں گے۔

”دیکھو! آج کے مقابلے میں اُس وقت ہم واقعی زیادہ معصوم تھے تھی تو ہم فلیچ کے چنگل میں پھنس گئے تھے۔“

”ہم نے راہداری میں ایک غبار بم پھوڑ دیا تھا جس سے فلیچ نہ جانے کیوں غصے میں آگ کیا تھا۔“

”اس لئے وہ ہمیں پکڑ کر اپنے آفس میں لے گیا اور ہمیشہ کی طرح ہمیں دھمکیاں دینے لگا۔“

”سزا دوں گا۔“

”الٹالکا دوں گا۔“

تبھی ہم نے اس کی الماری میں ایک دراز ایسا دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا.....

”ضبط کیا ہوا بے حد خطرناک سامان!“

”ہماری جگہ تم ہوتے تو تم کیا کرتے؟“ فریڈ بولا۔ ”جارج نے ایک اور غبار بم پھوڑ کر اس کا دھیان بھٹکا دیا۔ میں نے پھر تی کے ساتھ اس دراز کوکھوڑا اور اسے نکال کر چھپا لیا۔“

”اسے چرانا اتنا برانہیں ہے جتنا محسوس ہوتا ہے۔“ جارج بولا۔ ”ہمارا خیال ہے کہ فلیچ کو اس چیز کا ذرا بھی احساس نہیں تھا کہ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے شاید شک ہو گیا تھا کہ یہ کوئی خفیہ چیز ہے۔ ورنہ وہ اسے ضبط کی نہ کرتا۔“

”اور تم جانتے ہو کہ اس کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟“

”ارے ہاں! فریڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ”اس چھوٹی سی چیز نے ہمیں سکول کے سبھی اساتذہ سے زیادہ سکھایا ہے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

166

”تم لوگ میرے تھس کو ہوا رہے ہو۔“ ہیری نے اس پرانے چرمی کا غذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھا؟“ جارج جلدی سے بولا۔

اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور چرمی کا غذ کو ہلاکا سا چھوا اور کہا۔ ”میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا۔“

جارج نے چھڑی سے جہاں چھوا تھا وہاں سے سیاہی کی لکیریں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلنا شروع ہو گئیں۔ وہ ایک دوسرے سے مل گئیں اور کچھ ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے بڑھ گئیں اور چرمی کا غذ کے ہر کونے تک چل گئیں۔ پھر وہ اوپر بڑھیں اور بل کھاتے ہوئے حروف کے کچھ سانچے میں ڈھل گئیں۔

میسرز، موونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پروگس۔

شرارتی جادوگروں کا مددگار

میواڈر کا نقشہ

پیش کرنے میں ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔

یہ ایک نقشہ تھا۔ اس میں ہو گوٹس کی پوری عمارت اور میدانوں میں موجود ہر چیز نمایاں دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی سب سے عمدہ بات یہ تھی اس میں چاروں طرف سیاہی نہنے منے نقطے چل پھر رہے تھے جن کے ساتھ چھوٹے حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری جیراگی کے سمندر میں غوطے کھاتا ہوا اس پر جھک گیا۔ سب سے اوپر بائیں کونے میں ایک نقطہ بتارہ تھا کہ پروفیسر ڈیبل ڈوراپنے آفس میں ٹھیل رہے ہیں۔ چوکیدار فلیچ کی جاسوس بلی میسرنورس دوسری منزل پر گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور پیوس نامی بھوت اس وقت ٹرانافی روم میں اچھل رہا تھا۔ ہیری کی آنکھیں کئی راہداریوں میں اوپر نیچے گھوم گئیں۔ پھر اسے ایک اور چیز دکھائی دی۔

اس نقشے میں کچھ ایسے بھی راستے تھے جن پر وہ کبھی نہیں گیا تھا اور ان میں کئی قدم جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”سید ہے ہاگس میڈ کی طرف!“ فریڈ نے کہا اور ان میں سے ایک پر اپنی انگلی پھرائی۔ ”کل سات راستے ہیں۔ فلیچ ان چار راستوں کے بارے میں جانتا ہے.....“ اس نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ ”لیکن ہمیں پورا یقین ہے کہ باقی تین راستوں کے بارے میں صرف ہم جانتے ہیں۔ لیکن چوتھی منزل کے آئینے کے پیچھے والے راستے کو بھول جاؤ۔ ہم نے گذشتہ سال موسم سرما تک اسے استعمال کیا ہے۔ اس کی دیواریں اس قدر بوسیدہ ہو چکی ہیں کہ وہ راستہ اب قابل استعمال نہیں رہا۔ کئی جگہ سے یہ بند ہو چکا ہے..... اور یہ والا راستہ دیکھو! ہمارا خیال نہیں ہے کہ کسی بھی کبھی اس راستے کو استعمال کیا ہو گا کیونکہ اس کے پیروں دروازے کے ٹھیک باہر جھگڑا الودخت موجود ہے۔ یہ دروازہ سیدھا ہاگس میڈ کے تھے خانے میں کھلتا ہے۔ ہم نے ان گنت مرتبہ اس کا استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ تم نقشے میں دیکھ سکتے ہو کہ اس کا داخلی دروازہ اس کمرے کے ٹھیک باہر موجود ہے۔ اس ایک آنکھ والی چڑیل کی مورتی کے نچلے خفیہ

خانے میں.....”

”مومنی، وارم ٹیل، پیدھ فٹ اور پونگز۔“ جارج نے آہ بھر کرنچے کے حروف والے حصے کو تھکتے ہوئے کہا۔ ”ہم ان کے بہت احسان مند ہیں۔“

”وہ بہت عظیم جادوگر تھے۔“ فریڈ نے سبجدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ”انہوں نے قوانین توڑنے والی نسل کی مدد کرنے کیلئے بہت کڑی محنت کی ہے۔“

”ٹھیک ہے۔“ جارج نے جلدی سے کہا۔ ”جب تمہارا کام پورا ہو جائے تو اسے مٹانا مست بھولنا۔“
”ورنہ کوئی بھی اسے پڑھ لے گا۔“ فریڈ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

”بس اسے ایک بار چھڑی سے ٹھوکنا اور کہنا ’فساد منظم‘۔ اس کے بعد یہ پھر سے کورا کاغذ بن جائے گا۔“ جارج نے اس کی بات مکمل کی۔

”تو ہیری!“ فریڈ نے پرسی کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ”تم اچھی طرح سے پیش آنا۔“

”ہاگس میڈ میں گھومتے ہیں۔“ جارج نے آنکھ دبا کر شرات بھرے لجھے میں کہا۔

وہ مستی بھرے انداز کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔

ہیری وہاں پر کھڑا کھڑا نقشے کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ مسنو رس بالائیں طرف میں مڑگئی اور فرش پر پڑی کسی چیز کو سو نگھنے کیلئے رُک گئی تھی۔ اگر واقعی فلیچ کو اس راستے کے بارے میں کچھ واقفیت نہیں تھی تو..... روح کھجڑوں کو بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا۔

اتفاقاً سے وہیں کھڑے کھڑے مسٹرویزلی کی کہی ہوئی بات یاد آگئی۔

”کبھی کسی سوچنے والی چیز پر یقین نہ کرنا جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔“

یہ نقشہ ان حیرت انگیز جادوئی چیزوں میں سے ایک تھا جن کے بارے میں مسٹرویزلی نے اسے خبردار کیا تھا..... شرارتی جادوگروں کا مددگار..... پھر ہیری نے اس بارے میں سوچنا ترک کر دیا۔ وہ تو اس کا استعمال کر کے صرف ہاگس میڈ میں پہنچنا چاہتا تھا..... اور فریڈ اور جارج تو برسوں سے اس کا استعمال کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ تو آج تک کوئی بھی انک حادثہ نہیں ہوا تھا۔

ہیری نے ہنسی ڈیوکس کے خفیہ راہداری کو اپنی انگلی سے چھوا۔

پھر اچانک اس نے ہدایات کے مطابق نقشہ کو پیٹا اور اپنے چونگے میں رکھا۔ وہ جلدی سے کلاس رووم کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے کی درز میں باہر جھاٹکتے ہوئے جائزہ لیا۔ باہر کوئی بھی نہیں تھا۔ نہایت احتیاط سے وہ کمرے سے باہر نکلا اور ایک آنکھ والی جادوگرنی کی مورتی کے پیچھے چھپ گیا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

168

اسے اب کیا کرنا تھا؟ اس نے نقشے کو دوبارہ باہر نکالا اور اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ سیاہی کا ایک نیا نقطہ ابھر آیا تھا جس پر لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری پوٹر..... یہ نقطہ بالکل وہیں کھڑا تھا جہاں پر ہیری خود اس وقت موجود تھا تیسری منزل کی راہداری کے آدھے راستے پر۔ ہیری نے دھیان سے دیکھا۔ اس کا چھوٹا سا نقطہ اپنی نئی چھڑی سے مورتی کو تھپتھپا رہا تھا۔ ہیری نے فوراً اپنی جادوی چھڑی نکالی اور مورتی کو تھپتھپا نے لگا۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس نے ایک بار پھر نقشے کو دیکھا۔ اس کے نقطے کے پاس بہت چھوٹے حروف میں ایک لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔

”نیچے دھنسو!“

ہیری نے ایک بار پھر پھر کی جادوگرنی کو تھپتھپایا اور دھیمی آواز میں کہا۔ ”نیچے دھنسو!“ اچانک پھر کی مورتی کا نچلا خفیہ خانہ اس قدر کھل گیا کہ اس میں ایک دبلا پتلا شخص آسانی سے گھس سکتا تھا۔ ہیری نے جلدی سے راہداری میں آگے پیچھے دیکھا اور پھر نقشے کو اپنے چونے میں چھپا لیا۔ اس نے خفیہ خانے میں اپنا سرگھسا یا اندر پہنچنے کے بعد وہ ڈھال سے نیچے پھسنے لگا۔

وہ کافی دور تک نیچے پھسلا جیسے وہ کسی پھر پر پھسل رہا ہو۔ آخر وہ ٹھنڈی اور نم آلو دز میں پر جا گرا۔ وہ چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہاں گھپ اندر ہیرا چھایا ہوا تھا۔ اس نے اپنی جادوی چھڑی نکالی اور بڑا بڑا۔ ”اجلا ہو،“ روشنی ہونے پر اس نے دیکھا کہ وہ ایک بہت تنگ اور نیچی چھت والی راہداری میں کھڑا تھا۔ اس نے نقشہ اور پٹھایا اور اسے اپنی چھڑی کی نوک سے ٹھونک کر بولا۔ ”فساد منظم۔“ اگلے لمحے نقشے بالکل کورا کاغذ بن چکا تھا۔ اس نے اسے نہایت احتیاط سے تھ کیا اور اپنے لباس کی اندر وہی تھہ میں محفوظ کر لیا۔ اب وہ تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ چل رہا تھا اس کے اندر عجیب سی سرشاری تھی اور کہیں چھپا ہوا انہوں نا دھڑکا۔

راہداری کسی خرگوش کی بڑے مل کی مانند مل دار تھی۔ ہیری جلدی جلدی چل رہا تھا۔ وہ ناہموار فرش پر کئی بار لڑ کھڑا بھی گیا تھا۔ وہ اپنی چھڑی کی روشنی سے بھر پور مدد حاصل کر رہا تھا۔

اس سفر میں ہیری کا خاصا وقت خرچ ہو گیا تھا لیکن اسے ہاگس میڈ جانے کے خیال نے کافی تقویت پہنچائی تھی۔ قریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد راہداری اوپر کی جانب اٹھنا شروع ہو گئی۔ ہانپتے ہوئے ہیری نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی۔ اس کا چہرہ بے حد گرم اور پاؤں شدید ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ دس منٹ بعد وہ اوپر جانے والی پھر کی سیڑھیوں کے پاس پہنچا۔ کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے ہیری ان پر چڑھنے لگا۔ سو سیڑھیاں، دو سو سیڑھیاں، انہیں چڑھتے ہوئے وہ گنتی بھی بھول گیا تھا۔ وہ بس اپنے پیروں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اس کا سرکسی ٹھوس چیز سے جاٹکرایا۔

یہ ایک چور دروازہ لگ رہا تھا۔ ہیری وہاں پر کھڑے ہو کر اپنا سر مسلط رہا۔ وہ پورے دھیان سے دوسری طرف کی آہٹ سننے کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

169

کوشش کر رہا تھا۔ اسے اوپر کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس نے بہت دھیرے دھکا لگاتے ہوئے چور دروازے کو اوپر اٹھایا اور اس کی درز سے جھانکا۔ وہ ایک عجیب سی جگہ تھی جہاں پر لکڑی کے صندوق اور ٹوکریاں بھری پڑی تھیں۔ ہیری چور دروازے سے باہر نکلا اور اسے احتیاط سے دوبارہ بند کر دیا۔ چور دروازہ دھول بھرے فرش سے اس قدر میل کھاتا تھا کہ اسے دیکھ پانا بھی ناممکن تھا۔ ہیری اوپر جانے والی لکڑی کی سیڑھی کی طرف دھیرے دھکے بڑھنے لگا۔ اب اسے لوگوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسے گھریال کا گھنٹہ بننے اور دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں بھی سنائی دیں۔

جب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اسی وقت اچانک اسے کہیں پاس ہی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگ جیسے کوئی نیچے آرہا ہو۔

”جبیں والے گھونکھوں کا بھی ایک اور ڈوبے لے آنا۔ ہمارا شاک ختم ہو رہا ہے۔“ ایک عورت کی تیکھی آواز سنائی دی۔ کسی کے سیڑھیاں اترنے کی آواز دی۔ ہیری جلدی سے ایک بڑے صندوق کی اوٹ میں چھپ گیا اور آنے والے شخص کے گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔ ہیری کو آواز آئی کہ کوئی آ کرسا منے کی دیوار سے ٹکا کر کھلے گئے صندوقوں کو کھسکا رہا ہے۔ اسے شاید دوسرا موقع نہیں ملے گا۔

ہیری فوراً کوئی آواز پیدا کئے بغیر اپنی جگہ سے باہر نکلا اور پھر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اس نے پیچھے پٹ کر دیکھا کہ ایک آدمی کی بڑی پیٹھ اس کی طرف تھی اور وہ اپنا چمکتا ہوا گنجاسرا ایک صندوق میں گھسانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری سیڑھیوں کے اوپر والے دروازے تک پہنچ کر اس سے باہر نکلا۔ اس نے دیکھا کہ وہنی ڈیوکس کی مٹھائی والی دوکان کے کاؤنٹر کے بالکل پیچھے تھا۔ وہ جھکا، ترچھا چلا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہاں پر ہو گورٹس کے طلباء و طالبات کی اتنی بھیڑ تھی کہ کسی نے بھی ہیری کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس نے وہاں پہنچ کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اسے تباہی روکنا پڑی جب اس نے اپنے تخیل میں یہ تصور کیا کہ اگر ڈولی اسے یہاں دیکھے لے تو اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے چہرے پر کس قسم کے جذبات چھا جائیں گے۔

دوکان میں بہت سارے شوکیں لگے ہوئے تھے جن میں من لپچانے والی طرح طرح کی مٹھائیاں بھری پڑی تھیں۔ کریم والی کینڈریز تھیں، ناریل برف کی گلابی چوکور لکڑے تھے۔ شہد کے رنگوں والی موٹی موٹی ٹافیاں تھیں۔ سینکڑوں طرح کی چاکلیٹ ایک قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔ ہر ذائقے کی ٹافیوں سے ایک بڑا کنسٹر بھرا پڑا تھا۔ ایک اور کنسٹر فیزرنگ ویزبیز کا بھرا ہوا دکھائی دیا۔ وہاں پر ہوا میں اٹھنے والی شربت بالز بھی تھیں جن کارون نے تذکرہ کیا تھا۔ ایک اور دیوار پر خصوصی اثارات والی مٹھائیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ڈوبل کی بہترین بل گم (جس سے کمرے میں نیلے رنگ کے بلبلے خارج ہوتے تھے جو کئی دن تک پھوٹنے نہیں تھے) عجیب سی دکھائی دینے والی دانت چپکا دینے والی کڑوی مٹھائی تھی، کالی مرچ جتنی چھوٹی چٹ پٹی شیطانی گولیاں تھیں (اس سے جادوئی کلمات کی ادائیگی میں منہ سے آگ نکلتی تھی) برفلی چوہیانا مٹھائی تھی (اس کے کھانے سے دانتوں کی کٹکٹا ہٹ کو دیریک سنا جا سکتا تھا) مینڈک کی شکل کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

170

پوینے کی کریز تھیں (جن سے پیٹ میں سچ بھی مینڈک کو دتے ہوئے محسوس ہوتے تھے) نازک شکر بھری قلمیں اور دھماکہ کرنے والی بونبوز تھیں۔

جیسے ہی ہیری چھٹے سال کے طلباء کی بھیڑ میں سے نکلا تو اسے دوکان کے سب سے دور والے چھپر پر ایک سائنس بورڈ کھائی دیا جس پر لکھا تھا۔ ناقابل فراموش ذائقے۔ اس سائنس بورڈ کے نیچے رون اور ہر ماں کھڑے تھے اور خون کے ذائقے والے لاٹی پاپس کی ٹرے کو دیکھ رہے تھے۔ ہیری چپ چاپ ان کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

”ارے نہیں! ہیری کو یہ پسند نہیں آئیں گے۔ میرا خیال ہے کہ خون پینے والے چڑیلوں کیلئے مخصوص ہیں۔“ ہر ماں اسے کہہ رہی تھی۔

”اویسی.....!“ رون نے ہر ماں کی ناک کے نیچے کا کروچ نٹس کا ڈبہ رکھتے ہوئے کہا۔

”بالکل بھی نہیں!“ ہیری جلدی سے بولا۔

رون کے ہاتھ سے کا کروچ نٹس کا ڈبہ چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

”ہیری؟“ ہر ماں چیخنی۔ ”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم یہاں کیسے..... اُف کیسے؟“

”واہ!“ رون بہت متاثر ہوتے ہوئے بولا۔ ”تم نے ہوا سے ظاہر ہونا سیکھ لیا ہے؟“

”نہیں بالکل نہیں.....“ ہیری نے کہا۔ وہ دھمی آواز میں بولا رہا تھا تاکہ چھٹے سال کے طلباء اس کی آواز نہ سن سکیں۔ اس نے انہیں میواڈر کے نقشے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

”فریڈ اور جارج نے یہ مجھے کیوں نہیں دیا؟“ رون نے غصے سے کہا۔ ”آخر میں ان کا بھائی ہوں.....“

”لیکن ہیری اپنے پاس رکھے گا نہیں۔“ ہر ماں نے پورے یقین کے ساتھ کہا۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ ایسا سوچنا بھی ہیری کیلئے حماقت ہو گا۔ ”وہ اسے پروفیسر میک گوناگل کو دے دے گا..... ہے نا ہیری؟“

”نہیں..... بالکل نہیں!“ ہیری نے دو ٹوک لبھ میں کہا۔

”کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟“ رون نے ہر ماں کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”اتنی اچھی چیز اساتذہ کو بھلاکون دے گا؟“

”اگر میں اسے دینے گیا تو مجھے بتانا پڑے گا کہ یہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ فیض فوراً سمجھ جائے گا کہ فریڈ اور جارج نے ہی اسے چڑایا ہو گا۔“

”لیکن سیر لیس بلیک کے بارے میں تو سوچو!“ ہر ماں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ”وہ سکول کی عمارت میں گھسنے کیلئے اس نقشے میں دکھائی دینے والے کسی بھی خفیہ راستے کا استعمال کر سکتا ہے۔ اساتذہ کو یہ معلوم ہونا چاہئے.....“

”وہ کسی بھی راستے سے اندر نہیں جا سکتا۔“ ہیری نے اعتماد بھرے لبھ میں کہا۔ ”نقشے میں کل سات راستے ہیں..... ٹھیک ہے!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

.....فریڈ اور جارج کا کہنا ہے کہ فلچ ان میں سے چار راستوں کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔ اب باقی بچے تین راستے! ان میں سے ایک پوری طرح بوسیدہ ہو کر بند ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کا استعمال کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ باقی دو میں سے ایک راستے کے بیرونی دروازے پر جھگڑا و درخت کا قبضہ ہے۔ وہاں سے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب بچا یہ آخری راستہ، جس کے ذریعے میں یہاں آیا ہوں۔ اس کو سیر لیں بلیک بھی بھی نہیں استعمال کر پائے گا۔ اس کے بیرونی دروازے کو تہہ خانے میں تلاش کر لینا لگ بھگ ناممکن ہے۔ وہ گھپ اندھیرے میں دکھائی ہی نہیں دیتا..... جب تک کہ کسی کواس کے بارے میں پہلے ہی خبر نہ ہو۔“

ہیری جھجکا۔ کیا ہو کہ اگر بلیک کو پہلے سے اس کی خبر ہو؟ کہ وہاں پر خفیہ راستے کا داخلی دروازہ چھپا ہوا ہے۔ بہر حال رون نے اپنا گلا صاف کیا اور مٹھائی کی دوکان کے دروازے کے اندر ریشیت کے دروازے پر لگے ایک نوٹس کی طرف ہیری کی توجہ دلائی۔

جادوئی وزیر اعظم کا حکم

گاہوں کو یہ یاد دلا یا جاتا ہے کہ اگلے احکامات تک روح کھپڑرات کو سورج ڈوبنے کے بعد ہاگس میڈ میں کی سڑکوں پر پہرہ دیں گے۔ یہ قدم ہاگس میڈ کی نگرانی کے ضمن میں اٹھایا گیا ہے۔ سیر لیں بلیک کی گرفتاری کے فوراً بعد اس حکم کو واپس لے لیا جائے گا، اس لئے آپ کو خصوصی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ رات ہونے سے پہلے اپنی خریداری مکمل کر لیا کریں اور رات کو باہر مت نکلیں!..... کرسمس کے تھوا رکیلے نیک دلی تھنا میں!

”دیکھو!“ رون نے اطمینان سے کہا۔ ”جب روح کھپڑوں کی فوج پورے قبے میں گھوم پھر رہی ہوتی میں دیکھنا چاہوں گا کہ بلیک ہاگس میڈ میں گھومنے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے؟ ہر ماںی! ویسے بھی ہاگس میڈ کے مالک دروازے ٹوٹنے کی آواز سن لیں گے۔ وہ دوکان کے ٹھیک اوپر ہی تو رہتے ہیں۔“

”ہاں..... لیکن..... لیکن!“ ہر ماںی کسی اور بہانے کو بحث کیلئے ڈھونڈ رہی تھی۔ ”دیکھو! ہیری کو پھر بھی ہاگس میڈ میں نہیں آنا چاہئے تھا۔ اس کے اجازت نامے پر دستخط نہیں ہیں۔ اگر کسی کواس بارے میں پتہ چل گیا تو وہ بہت مشکل میں پھنس جائے گا۔ اور ابھی رات نہیں ہوئی ہے..... اگر سیر لیں بلیک آج ہی یہاں آگیا تو؟..... ابھی؟“

”اتنی بھیڑ میں اور ایسے موسم میں وہ ہیری کو دیکھے گا کیسے؟“ رون نے چھپڑگی کھڑکیوں پر برف کی موٹی تہہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”چھوڑ و بھی ہر ماںی! کرسمس کا موسم ہے۔ ہیری کو بھی تو خوش ہونے کا موقع ملنا چاہئے۔“

ہر ماںی نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا۔ وہ بہت فکر مند دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا تم مجھے پکڑ دا تو نہیں دوگی ہر ماںی.....؟“ ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔

”نہیں..... بالکل بھی نہیں!..... پوری ایمانداری سے ہیری!“

”فیرنگ بہر بیز دیکھو ہیری!“ رون اس کا ہاتھ پکڑ کر ان کے نسٹر کی طرف لے گیا۔ ”اور جیلی والے گھوٹنگے!..... اور آئسیڈ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

172

پوپ۔۔۔ جب میں سات سال کا تھا تو فریڈ نے مجھے ایک آئیڈ پوپس کھلا دیا تھا۔ اس کی وجہ سے میری زبان جل گئی تھی اور اس میں سوراخ ہو گیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد می نے اپنی جھاڑو سے اس کی خوب پڑائی کی تھی۔ ”رون نے آئیڈ پوپ کے لنسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں فریڈ کو یہ کہہ کر کا کروچ نمٹ پکڑا دوں کہ موںگ پھلی کے دانے ہیں تو کیا وہ لے لے گا؟“

جب رون اور ہر ماں نے اپنی سمجھی منٹھائیوں کے پسیے ادا کر دیئے تو وہ سنی ڈیوکس کی دوکان سے باہر نکل کر بر فیلے طوفان میں چلنے لگے۔ ہاگس میڈ کسی کرمیں کارڈ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے مکانوں اور دوکانوں پر برف کی سوکھی پرت جسی ہوئی تھی۔ دروازوں پر مقدس مالائیں شنگی ہوئی تھیں اور درختوں پر جادو سے جمکتی موم بیوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔ ہیری کو اب کیپکی چھوٹ رہی تھی کیونکہ وہ جلد بازی میں گرم کپڑے پہن کر نہیں آیا تھا۔ باقی سب طلباء نے گرم موٹے چوغے پہن رکھے تھے۔ وہ سڑک پر ٹھلتے ہوئے کافی آگے نکل آئے۔ ان کے سر سرد ہوا کے باعث تنے ہوئے تھے۔ رون اور ہر ماں نے اپنی گردنوں پر موٹا اسکارف پہن رکھا تھا۔

”وہ پوست آفس ہے.....“

”زنکوکی جوک شاپ وہاں پر ہے.....“

”ہم چیختا بنگلہ دیکھنے کیلئے جاسکتے ہیں.....“

”میں تو کہتا ہوں۔“ رون نے اپنے دانت کلکھلاتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں بڑی بیسر پینے کیلئے تھری بروم سٹکس چلانا چاہئے۔“ ہیری اس کیلئے فوراً تیار ہو گیا۔ ہوا تیز تھی اور ان کے ہاتھ بھی قلفی کی مانند جنم رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے سڑک پار کی اور کچھ منٹوں میں وہ ایک چھوٹے سے بار میں داخل ہو گئے۔

وہاں پر بہت زیادہ بھیڑ دکھائی دے رہی تھی۔ لوگوں کا شور، بیسٹر کی بو اور دھوئیں کے مرغولے دوکان کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھے۔ خوبصورت چھرے اور بھرے جسم والی ایک عورت بار میں شور مچانے والے جادوگروں کوڈ نکس دے رہی تھی۔

”ان کا نام میڈم روز میرتا ہے۔“ رون نے کہا۔ ”میں ڈنکس لے کر آتا ہوں!“ یہ کہتے ہوئے اس کا چھرہ بے حد سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری اور ہر ماں کمرے میں پیچھے کی طرف چل دیئے جہاں کھڑکی اور آتش دان کے پاس ایک خوبصورت کرمیں ٹری کھڑا تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹی میز خالی تھی جس پر انہوں نے نشیں سنبھال لیں۔ پانچ منٹ بعد رون گرم گرم بڑی بیسر کے تین جھاگ بھرے گلاس لے کر آ گیا۔

”کرمیں کی مبارک!“ اس نے خوشی خوشی اپنا گلاس اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ ہیری کو تو بڑی بیسر کا مزہ آگیا تھا۔ آج تک اس نے اتنی مزیدار چیز نہیں چکھی تھی۔ بڑی بیسر کے اندر جاتے ہی اس کے بدن میں حرارت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

173

اچانک ہوا کا جھونکا آنے سے اس کے بال بکھر گئے۔ تھری بر مسٹس کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ ہیری نے اپنے گلاس کے اوپر سے دیکھا اور اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلنت وک برف کے ٹکڑے گراتے ہوئے باریں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہمیگر ڈھنا۔ جو سبز ہیٹ اور دھاری دار چوغہ پہنے ہوئے ایک جادوگر سے با تین کرتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔ یہ جادوگر کوئی اور نہیں..... بلکہ جادوئی وزیر اعظم کا رنیلوں فوج تھا۔

رون اور ہر ماہنی نے اپنے ہاتھ ہیری کے سر پر رکھ دیئے اور اسے اس کے سٹول سے اتار کر زبردستی میز کے نیچے گھسادیا۔ اس دوران ہیری بڑپیر پی چکا تھا اور اس نے اپنے خالی گلاس کو سنبھالتے ہوئے دیکھا کہ اساتذہ اور فوج پہلے بار کی طرف گئے، رُکے اور پھر ان کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

ہر ماہنی نے میز کے قریب کھڑے کرمسٹری کی طرف دیکھا اور آہستگی سے جادوئی چھڑی سے اس کی طرف اشارہ کر کے سرگوشی کی۔ ”اوٹ ہو جائے!“

کرمسٹری ہوا میں کچھ انچ بلند ہوا اور پھر غیر محسوس طریقے سے ٹھیک سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اب انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ درخت کی گھنی، نیچی اور بکھری ہوئی شاخوں کے بیچ میں سے میز کے نیچے پھیپھی ہوئے ہیری نے دیکھا کہ پاس والی میز کی چاروں کر سیاں اپنی جگہ سے ٹھیک اور پھر ان میں اساتذہ اور وزیر اعظم کی ٹانگیں شامل ہو گئیں۔ کر سیاں دوبارہ ٹھیکیں اور پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ سب لوگ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بیٹھ چکے تھے۔ پھر اسے فیروزی سینڈل پہنے ہوئے پاؤں دکھائی دیئے اور ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

”تھوڑا سا جیلی بڑھ.....“

”میرے لئے بھی.....“ پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

”چار پنٹس گرم الکھی کے۔“

”ہاں! روز میرتا.....“ ہمیگر ڈنے کہا۔

”چیری شربت اور سوڈا، ان کے ساتھ برف اور جیلی بھی۔“

”ہونہہ!“ پروفیسر فلنت وک کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر رہے تھے۔

”اوڑا اپ سرخ انگوروں کا رس لینا پسند کریں گے وزیر اعظم صاحب!“

”شکر یہ روز میرتا!“ فوج کی آواز سنائی دی۔ ”تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔ تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر کچھ لو.....“

”دعوت دینے کا بے حد شکر یہ وزیر اعظم صاحب!“

ہیری نے دیکھا کہ چمکتے ہوئے سینڈل میز سے دور چلے گئے اور کچھ لمبیوں بعد اوٹ آئے۔ ہیری کا دل اب اور بھی زیادہ تیز تیز

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

دھڑ کئے لگا۔ اسے یوں لگا جیسے اس کا دل اپنی جگہ سے کھسک کر اس کے گلے میں آن پھنسا ہو۔ اس کے دماغ میں یہ خیال کیوں نہیں آیا تھا کہ اس اساتذہ کیلئے بھی تو یہ پہلے سینز ان کا اختتام تھا؟ نہ جانے ان کی وجہ سے اسے یہاں اور کتنی دیر تک چھپنا پڑے گا؟ اگر وہ آج رات کو سکول لوٹنا چاہتا تھا تو ضروری تھا کہ اسے سورج ڈوبنے سے پہلے ہنی ڈیوکس کی دوکان کے تہہ خانے میں پوشیدہ دروازے تک پہنچنا ہوگا۔ گھبراہٹ میں ہر ماں کے پیراں سے ملکرا گئے۔

”وزیر اعظم صاحب! آخر کون چیز آپ کو اس جنگل میں کھینچ لائی؟“ میڈم روز میرتا نے پوچھا۔
ہیری نے فوج کے موٹے جسم کے نچلے حصے کو کرسی پر آکر تھے ہوئے دیکھا۔ جب انہوں نے یہ تسلی کر لی کہ کوئی سن تو نہیں رہا ہے۔
تو انہوں نے دھیمے لمحے میں کہا۔ ”اور کون؟..... سیریس بلیک..... میرا خیال ہے کہ تمہیں اس بات کا علم ہی ہوگا کہ ہیلووئین کے دن ہو گورٹس میں کیا ہوا تھا؟“

”میں نے ایک اڑتی افواہ سنی تھی!“ میڈم روز میرتا نے غیر یقینی انداز میں کہا۔
”کیا تم نے پورے بیس بار کو بتا دیا تھا ہیگر ڈ؟“ پروفیسر میک گوناگل کی تلخ آواز سنائی دی۔
”وزیر اعظم صاحب! کیا آپ کو گلتا ہے کہ بلیک اب بھی اسی علاقے میں ہی موجود ہے۔“ میڈم روز میرتا نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

”مجھے پورا یقین ہے..... فوج نے ٹھوس لمحے میں کہا۔
”کیا آپ جانتے ہیں کہ روح کھڑروں نے میرے بیس بار کی دو مرتبہ تلاشی لی ہے۔ اس سے میرے سب گاہک خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور کئی دن کاروبار میں مندار ہا۔ اگر یہ سلسلہ مزید چلا تو میں اپنے کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھوں گی وزیر اعظم صاحب!“ میڈم روز میرتا کی آواز میں بے حد تکھاپن تھا۔

”اوہ روز میرتا! میں بھی ان سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنی تمہیں ہے۔“ فوج نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ”یہ سب کچھ حفاظتی اقدامات کے طور پر بے حد ضروری ہے..... یہ ہماری مجبوری ہے..... میں کچھ روح کھڑروں سے ملا بھی ہوں۔ وہ ڈبل ڈور سے بہت ناراض ہیں..... ڈبل ڈور انہیں سکول کی عمارت کے اندر نہیں گھسنے دے رہے ہیں۔“

”معاف کیجئے! میرا خیال بھی یہی ہے کہ انہیں وہاں گھسنے بھی نہیں دینا چاہئے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”اگر اتنی بھیانک چیزیں ہوا میں تیرتی رہیں گی تو ہم بچوں کو پڑھا کیسے پائیں گے؟“

”بالکل صحیح کہا!..... بالکل صحیح کہا آپ نے.....“ پروفیسر فلنت وک تیزی سے بولے۔ ان کے پیروز میں سے ایک فٹ اونچے ہوا میں معلق تھے۔

”چاہے جو بھی ہو.....“ فوج نے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔ ”وہ سب آپ کی ہی حفاظت کیلئے یہاں آئے ہیں..... ہم سب جانتے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ہیں کہ بلیک کیا کر سکتا ہے؟“

”دیکھئے! مجھے اس بات پر یقین نہیں ہوتا ہے!“ میڈم روز میرتا نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”میں سوچتی تھی کہ سیر لیں بلیک کسی بھی صورت میں شیطانی جادوگروں کے گروہ میں نہیں شامل ہو سکتا..... میرا مطلب ہے کہ جب وہ ہو گورٹس میں پڑھتا تھا تب میں نے بھی اسے کئی بار دیکھا تھا۔ اگر اس وقت آپ نے یہ بتایا ہوتا کہ وہ آگے چل کیا بننے والا ہے؟ تو میں نے آپ کو کھری الفاظ میں یہ کہتی کہ آپ کا تو دماغ ہی چل گیا ہے۔“

”تم صرف آدمی سچائی جانتی ہو!“ فتح نے ہنس کر کہا۔ ”باقی کی آدمی سچائی تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے روز میرتا! اس نے جو سب سے برا کام کیا ہے وہ تو ابھی لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہے۔“

”سب سے برا.....؟“ میڈم روز میرتا نے کہا۔ اب ان کی آواز میں تحسس تھا۔ ”آپ کا مطلب ہے کہ اس نے اتنے سارے لوگوں کو مار ڈالنے سے بھی برا کام.....؟“

”بالکل!“ فتح نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

”مجھے یقین نہیں آتا ہے اس سے برا اور کیا ہو سکتا ہے؟“

”روز میرتا!“ پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے انداز میں کہا۔ ”تم نے ابھی ابھی کہا ہے جب وہ ہو گورٹس میں پڑھتا تھا تو تم نے اسے کئی بار دیکھا تھا..... کیا تمہیں یاد ہے کہ اس کا سب سے اچھا دوست کون تھا.....؟“

”کیوں نہیں!“ میڈم روز میرتا نے تھوڑا اہنستہ ہوئے کہا۔ ”دونوں ہر پل ساتھ رہتے تھے۔ وہ دونوں یہاں کتنی ہی بار آئے تھے اورہ! وہ لوگ مجھے ہنساہنسا کر پاگل کر دیتے تھے۔ دونوں جڑواں بھائی لگتے تھے۔ سیر لیں بلیک اور جیمس پوٹر.....“

اسی وقت ہیری کے ہاتھ سے خالی گلاس چھوٹ کر زور دار آواز میں گر پڑا۔ رون نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ایک لات رسید کر دی۔

”بالکل!“ پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔ ”بلیک اور پوٹر..... اپنے چھوٹے سے گینگ کے لیڈر۔ غیر معمولی طور پر وہ دونوں ہی نہایت ذہین، ہونہار اور بے حد شراری تھے..... سچ بچ بہت زیادہ!..... جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ کسی اور جوڑی نے ہمیں اتنا پریشان نہیں کیا ہوگا۔“

”مجھے نہیں معلوم!“ ہیگر ڈنے ہنستے ہوئے کہا۔ ”ویسے فریڈ اور جارج ویزی بھی ان سے کسی معاملے میں کم نہیں ہیں۔“

”کسی کو بھی یہ نہیں لگتا تھا کہ بلیک اور پوٹر بھائی نہیں ہیں۔“ پروفیسر فلنٹ وک نے بھی اتفاقہ دیا۔ ”دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔“

”اور کیا.....؟“ فتح نے کہا۔ ”پوٹر اپنے سبھی دوستوں میں بلیک پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔ سکول چھوڑنے کے بعد بھی دونوں کی دوستی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ جب جیمس نے لی سے شادی کی تو بلیک اس میں بہترین ساتھی بنا تھا۔ پھر جب ہیری پیدا ہوا تو انہوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

176

نے اسے ہیری کا سرپرست بنادیا۔ ظاہر ہے کہ ہیری کو یہ معلوم نہیں ہے۔ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ جان کر اسے کس قدر رنج ہو گا.....”

”کیونکہ بلیک ’تم جانتے ہو کون؟‘ کے ساتھ مل گیا تھا؟“، میڈم روز میرتا نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

”اس سے برا!..... روز میرتا!“ فج اپنی آواز اور ڈھینی کرتے ہوئے پھسپھسانے لگا۔ ”بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پوٹر خاندان اس بات سے پوری طرح واقع تھا کہ تم جانتے ہو کون؟ ان کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور تم جانتے ہو کون؟ کے خلاف پوری طرح نبرد آزماتھے اور ان کے جاسوس چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک جاسوس نے انہیں باخبر کیا تھا۔ ڈمبل ڈور نے فوراً جیس اور لی کو آگاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے انہیں فوری طور پر چھپنے کا مشورہ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ تم جانتے ہو کہ کون؟ سے پوشیدہ رہنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ڈمبل ڈور نے انہیں وفاداری کا جادوئی روپ اپنانے کا مشورہ دیا تھا۔“

”یہ کیسے کام کرتا ہے؟“ میڈم روز میرتا نے پوچھا جو اشتیاق کے مارے تیزی سے سانسیں بھر رہی تھیں۔

”یہ ایک بہت ہی کڑا دشوار اور تکلیف دہ جادوئی تغیر ہوتا ہے۔“ پروفیسر فلٹ وک نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ ”اس کی کیلئے کسی بھی زندہ انسان میں خفیہ جادوئی طریقے سے کسی کی روح کو چھپا دیا جاتا۔ اس بات کی خبر صرف منتخب افراد جو کہ اس کی حفاظت کیلئے متعین کئے جاتے ہیں، ان کے درمیان ہی پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ اس لئے پوشیدہ کئے گئے فرد کو ڈھونڈنا بے حد مشکل ہوتا ہے..... اس امر کا پتہ تب ہی چلتا ہے جب ان منتخب افراد میں سے کوئی اسے افشاں کرنے کا فیصلہ نہ کر لے۔ اگر کوئی بھی منتخب رازدار نہیں منہ کھولتا ہے تو تم جانتے ہو کون؟ انہیں کسی بھی حالت میں نہیں کھونج سکتا تھا۔ اگر وہ اس قبصے کی تلاشی بھی لے لیتا جہاں جیس اور لی برسوں سے رہ رہے تھے تب بھی وہ انہیں ڈھونڈنہیں پاتا۔ اگر وہ ان کے کمرے کی کھڑکیوں سے اندر جھانک کر دیکھتا تب بھی وہ اسے دکھائی نہیں دیتے۔“

”اور پوٹر خاندان کا ایک رازدار بلیک تھا؟“ میڈم روز میرتا نے حیرت سے پوچھا۔

”ظاہر ہے!“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ”جیس پوٹر نے ڈمبل ڈور سے کہا تھا کہ بلیک مر جائے گا لیکن اس کی پوشیدگی کا راز اس کے ہونٹوں پر کبھی نہیں آئے گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ بلیک خود چھپنے کی منصوبہ بندی بنارہا ہے..... اس کے باوجود ڈمبل ڈور فکرمند تھے۔ مجھے یاد ہے انہوں نے جیس پوٹر کے سامنے خود کو اس پوشیدگی کا راز دار بننے کیلئے پیش کیا تھا.....“

”کیا انہیں بلیک پرشک تھا.....؟“ میڈم روز میرتا نے آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

”انہیں پورا یقین تھا کہ پوٹر خاندان کے بارے میں کوئی اہم قربی فرد، تم جانتے ہو کون؟ کوان کی روپیتی کی درست خبریں پہنچا رہا ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے اُداسی سے کہا۔ ”دراصل انہیں کچھ عرصے تک شک تھا کہ ہماری طرف کا کوئی جادو گر غدار بن چکا ہے اور تم جانتے ہو کون؟ کو بہت سی ان کی سرگرمیوں کی بروقت اطلاع پہنچا رہا ہے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”کیا پھر بھی جیس پوٹر نے بلیک پر ہی بھروسے کوتربنجھ دی؟“

”اور کیا.....؟“ فتح نے گھم بیر آواز میں کہا۔ ”اور پھر وفاداری تغیر کے رونما ہونے کے ٹھیک ایک ہفت بعد ہی.....؟“

”یعنی بلیک نے انہیں دھوکا دے دیا؟“ میڈم روز میرتا بے یقینی سے بولیں۔

”بالکل! بلیک اپنی دہری شخصیت سے بالکل اکتا گیا تھا۔ وہ تم جانتے ہو کون؟ کے سامنے تلے اپنی نئی پہچان بنانے کا خواہشمند تھا۔ ایک بھرپور اور طاقتور جادوگر کی حیثیت..... یہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پوٹر خاندان کی ہلاکت کے بعد یہ منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں نئے ہیری پوٹر نے تم جانتے ہو کون؟ کو شکست فاش سے دوچار کیا اور اس کی تمام شیطانی قوتوں کا خاتمه ہو گیا تو وہ بری طرح سے کمزور پڑ گیا۔ اسی لئے اسے فرار کی راہ اختیار کرنا پڑی۔ اس سے بلیک کی خواہش پر بے حد برا اثر پڑا اور اس کی حالت خراب سے خراب تر ہو گئی۔ وہ اپنا ذہنی توازن بھی کھو بیٹھا تھا۔ اس کا آقا اسی پل ہار گیا تھا جس پل اس نے یعنی بلیک نے اپنی غداری کا حقیقی روپ دکھایا تھا۔ اس کے پاس بھاگنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا.....؟“

”کمینہ..... بدمعاش جادوگر!“ ہیگر ڈاٹی زور سے بولا کہ آدھہ ہیر بار میں خاموشی چھا گئی۔

”دشش..... شش.....!“ پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے اسے تنبیہ کی۔

”ہم اس سے ملے تھے۔“ ہیگر ڈغراتے ہوئے بولا۔ ”جب اس نے ان سب لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس سے پہلے شاید ہم، ہی اس سے ملنے والے آخری فرد تھے۔ لیٰ اور جیس کے مرنے کے بعد ہم نے ہی ہیری کو گھر سے باہر نکالا تھا۔ اس کا گھر بری طرح تباہ ہو چکا تھا۔ اس کے ماتھے پر ایک بڑا خم تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا تھا کہ اس کے ماں اور باپ دونوں مر چکے تھے اور تبھی سیر لیں بلیک اپنی اڑنے والی موٹرسائیکل پر بیٹھ کر وہاں پہنچا تھا۔ ہم نے یہ سوچا ہی نہیں کہ وہ وہاں پر کیا کر رہا تھا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ لیٰ اور جیس کا خفیہ راز دار تھا۔ ہم نے سوچا کہ اس نے تم جانتے ہو کون؟ کے حملے کی خبرا بھی ابھی سننی ہو گی۔ اور وہ مدد کرنے کے ارادے سے آیا ہو گا۔ اس کا چہرہ بالکل سفید تھا اور وہ کانپ رہا تھا۔ آپ لوگ جانتے ہیں ہم نے کیا کیا؟ ہم نے اس خونی غدار کو اس کے غم پر تسلی دی تھی.....؟“

”ہیگر ڈاٹی بانی کر کے!“ پروفیسر میک گوناگل جلدی سے بولی۔ ”اپنی آواز کو قابو میں رکھو۔“

”ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ وہ لیٰ اور جیس کے بارے میں پریشان نہیں تھا؟“ ہیگر ڈاٹ کو شاید کسی بھی پرواہ نہیں تھی۔ ”اسے تو صرف تم جانتے ہو کون؟ کی پرواہ تھی۔ اور پھر اس نے کہا کہ ہیری کو مجھے دے دو ہیگر ڈاٹ! میں اس کا سر پرست ہوں، میں اس کی دلکشی بھال کروں گا۔ ہاں! ہمیں ڈمبل ڈور نے ہدایت کی تھی اس لئے ہم نے بلیک کو منع کرتے ہوئے یہ بات اسے بتا دی کہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ ہیری اپنے انکل آنٹی کے گھر رہنے جائے گا۔ بلیک نے بہت اصرار کیا لیکن آخر میں وہ یہ بات مان گیا۔ اس نے ہمیں کہا کہ ہم اس کی موٹرسائیکل لے جائیں اور ہیری کو چھوڑ آئیں۔ اس نے کہا تھا۔ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

178

”ہمیں اسی وقت ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اسے اس موٹرسائیکل سے بے حد پیار تھا پھر وہ موٹرسائیکل ہمیں کیوں دے رہا تھا؟ اس کی ضرورت کیوں نہیں پڑے گی؟ سچ تو یہ تھا کہ اس موٹرسائیکل کو تلاش کرنا بہت آسان تھا۔ ڈبل ڈور جانتے تھے کہ وہ پوٹر خاندان کا خفیہ رازدار تھا۔ بلیک اچھی طرح جانتا تھا کہ اس رات کو اسے بھاگ کر چھپنا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کچھ ہی گھنٹوں بعد پوری جادوئی فوج اس کے تعاقب میں نکلنے والی تھی۔“

”فرض کرو کہ اگر ہم نے ہیری پوٹر کو اس کے حوالے کر دیا ہوتا؟ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اسے موٹرسائیکل پر بٹھا کر سمندر کی لہروں میں پھینک دیا ہوتا۔ اپنے سب سے اچھے دوست کے بیٹے کو..... لیکن جب کوئی جادو گر شیطانی قوتوں کے چنگل کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے راستے میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ یا شخص کو اپنے لئے درست نہیں سمجھتا.....“

ہیگر ڈی کی کہانی کے بعد ایک لمبی خاموشی چھاگئی۔ کچھ دیر بعد میڈم روز میرتا کی تاسف بھری آواز سنائی دی۔ ”لیکن یہ سچ ہے کہ وہ بھاگ کر چھپ نہیں پایا..... ہے نا! جادوئی محکے نے اسے اگلے ہی دن پکڑ لیا تھا.....“

”کاش ہم نے ابیا کیا ہوتا۔“ فتح نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ”ہم نے اسے نہیں تلاش کیا تھا۔ پوٹر کے ایک اور دوست پسیٹر پی گو نے اسے تلاش کر لیا تھا۔ اس میں کوئی کوئی شک نہیں ہے کہ پی گو کو جیس اور لی کی موت کا بے حد دکھ تھا اور وہ جانتا تھا کہ بلیک پوٹر خاندان کا خفیہ رازدار تھا۔ اسی لئے وہ اکیلے ہی بلیک کو پکڑ نے کیلئے نکل کھڑا ہوا تھا.....“

”پی گو!..... وہ موٹا اور ناٹڑا کا..... جو ہو گوڑا میں ہمیشہ ان کے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا تھا؟“ میڈم روز میرتا نے جیرانگی سے پوچھا۔

”وہ بلیک اور پوٹر کو اپنا ہیر و تسلیم کرتا تھا۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ”وہ اپنی احمقانہ عقل کے لحاظ سے بالکل بھی اس کے مساوی نہیں تھا۔ کئی بار میں نے اس پر کڑی سختی کی تھی۔ آپ لوگ اس بات کا تصور کر سکتے ہیں کہ مجھے..... مجھے اب کتنا افسوس ہوتا ہوگا؟“ ان کی آواز رندھی سی محسوس ہو رہی تھی۔

”منروا!“ فتح نے نرمی سے کہا۔ ”پی گو ایک بہادر کی موت مرا تھا۔ ظاہر ہے سبھی چشم دید گوا ہوں یعنی مالکوؤں کی یادیں ہم نے بعد میں مٹا دی تھی لیکن اس سے پہلے انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ پی گو نے بلیک کو کیسے ہرایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ سبک رہا تھا۔ لیکن اور جیس..... سیر لیس تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟“ اور پھر اس نے اپنی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ظاہر ہے بلیک اس سے تیز نکلا۔ اس نے پی گو کے پر نچے اڑا کر کھدیئے.....“

”احمق لڑکا..... بیوقوف! وہ ہمیشہ چالاکی اور ہوشیاری میں پیچھے رہ جاتا تھا۔ اسے یہ کام سرکاری محکے پر چھوڑ دینا چاہئے تھا۔“ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی ناک سکیٹری اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں!“ ہیگر ڈنے غرا کر کہا۔ ”اگر پی گو سے پہلے ہمیں بلیک مل جاتا تو ہم جادوئی چھڑی نکالنے کے

جھنجھٹ میں ہی نہ پڑتے..... ہم اپنے ہاتھوں سے ہی اس کا گلاد بادیتے۔“

”ہمیگر ڈ! تم نہیں جانتے کہ تم کیا بول رہے ہو؟“ فتح نے تیکھی آواز میں کہا۔ ”بلیک کو جادوگری قوانین کے تحت حفاظتی دستے کے تربیتی جادوگروں کے علاوہ کوئی اور نہیں پکڑ سکتا تھا۔ میں اُس وقت جادوی آفات کے ملکے میں جونیئر وزیر ہوا کرتا تھا جب بلیک نے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ میں سب سے پہلے جائے واردات پر پہنچنے والے افراد میں سے پہلا شخص تھا۔ میں اس سانحے کی سنگینی کو کبھی بھی نہیں بھول پاؤں گا۔ وہ سارا منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے اسی طرح سے واضح دکھائی دیتا ہے۔ سڑک کے پیچوں بیچ میں ایک گہرا گڑھا ہو گیا تھا جو اس قدر گہرا تھا کہ اس نیچے کی سیور تنج لائیں بھی پھٹ گئی تھی۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ مالکوں کی چیخ و پکار بلند تھی اور بلیک وہاں کھڑا اپنے رہا تھا۔ پٹی گو کے خون کے چھینٹے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ وہاں پر اس کے خون آلود چوغے اور ایک انگلی کے سوا اور کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ اس کا پورا بدن ذرات میں بدل چکا تھا۔“

اچانک فتح کی آواز آنابند ہو گئی۔ پانچ ناکوں کے سڑکے کی آواز آرہی تھیں۔

”توب تمہیں پتہ چل گیا روز میرتا!“ فتح نے بھرا ہوئی آواز میں کہا۔ ”بلیک کو جادوگری قوانین کے حفاظتی دستے کے بیس لڑکے جادوگر گرفتار کر کے لائے تھے۔ پٹی گو کو آنرز آف مارلن، کے محترم اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ جس کا درجہ سرکاری طور پر فرست کلاس کا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے شاید اس کے دلکی من کو کسی قدر راحت نصیب ہوئی ہو گی۔ تب سے بلیک اڑقبان میں سزا کاٹ رہا تھا.....“

میڈم روز میرتا نے ایک لمبی آہ بھری۔

”وزیر اعظم صاحب! کیا یہ بالکل بیچ ہے کہ بلیک اب پاگل ہو چکا ہے.....؟“

”کاش میں ایسا کہہ سکتا!“ فتح نے دھیمے لمحے میں تاسف بھری آواز میں کہا۔ ”مجھے پورا یقین ہے کہ اس کے آقا کی بدترین شکست کے باعث اس کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ گیا ہو گا۔ پٹی گو اور اتنے سارے مالکوں کا قتل کوئی سر پھراہی کر سکتا تھا..... وہ صرف ایک جنونی قاتل ہی نہیں بلکہ نہایت ظالم اور بے حس انسان تھا۔ بہر حال جب میں نے آخری بار اڑقبان کا دورہ کیا تھا تو میں بلیک سے ملنے بھی گیا تھا۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہاں پر زیادہ تر قیدی اندھیرے میں اکیلے بڑھاتے رہتے ہیں۔ اور بے سر و پا باتیں کرتے ہیں..... لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ بلیک بالکل مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے باہوش و حواس انداز میں گفتگو کی۔ یہ بہت تعجب کی بات تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اسے وہاں پر بوریت کے علاوہ کسی قسم کی شکایت نہیں تھی۔ اس نے پوچھا کہ کیا میں نے اپنا پورا الخبر پڑھ لیا ہے پھر اس نے بہت ہی جذباتی لمحے میں یہ شکایت کی کہ زندان خانے میں اسے کراس ورڈ بھرنے کا موقع نہیں دیا جاتا ہے..... ہاں! میں اس بات پر حیران تھا کہ اس کے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے روح کھپڑوں کا اس کے دل و دماغ پر کوئی بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ حالانکہ اس کی حفاظت کے تحت ان کی تعداد دیگر قیدیوں کی نسبت بہت زیاد تھی۔ روح کھپڑوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

180

رات اس کے دروازے پر پھرہ دیتے تھے۔“

”لیکن آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ وہاں سے فرار ہو گیا.....؟“ میڈم روز میرتا نے حیرت سے پوچھا۔

”وزیر اعظم صاحب! کہیں وہ دوبارہ تم جانتے ہو کون؟ سے جڑنے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے.....؟“

”جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ یہ فرار اس کی منصوبہ بندی کا آخری حصہ ہو سکتا ہے۔“ فٹنے بات کو گھماتے ہوئے کہا۔ ”لیکن ہم

بلیک کواس سے بہت پہلے ہی گرفتار کر لیں گے۔ مجھے یہ کہنا ہو گا کہ تم جانتے ہو کون؟ جب تک اکیلا اور لاچار ہے تب تک اس سے نہیں زیادہ مشکل نہیں ہو گا۔ لیکن میں یہ سوچ کر کانپ اٹھتا ہوں کہ اگر اسے اپنا سب سے وفادار اور جان نچھا ور کرنے والا خادم مل جائے جو اپنی جادوئی مہارت میں بھی بے مثال ہو تو وہ جلد ہی طاقت و را و خطرناک بن جائے گا۔“

لکڑی کی میز پر گلاس رکھنے کی ہلکی سی آواز آئی۔ کسی نے اپنا گلاس میز پر رکھ دیا تھا۔

”سنو کارنیلوس! اگر تمہارا ارادہ ہیڈ ماسٹر کے ساتھ ڈنر کا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اب سکول کی طرف چلنا چاہئے۔“ پروفیسر

میک گوناگل نے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ ایک ایک کر کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ چونگے پھر سے لہرانے لگے اور میڈم روز میرتا کی چمکدار سینڈل بار کے پیچھے اوچھل ہو گئے۔ ایک بار پھر تھری بروم سٹکس کا دروازہ کھلا۔ برف کا ٹھنڈا جھونکا بار کے اندر پھیل گیا اور اساتذہ باہر نکل کر غائب ہو گئے۔

”ہیری؟“

رون اور پرمانی کے چہرے میز کے نیچے جھک گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ہیری کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ان دونوں کے پاس اسے

کہنے کیلئے کچھ الفاظ نہیں تھے



گیارہواں باب

فارِ بولٹ

ہیری نہیں جانتا تھا کہ وہ ہو گورٹس کے تھہ تک کیسے پہنچا؟ سرنگ میں کیسے گیا اور واپس سکول کی عمارت تک کیسے پہنچا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ واپسی کے سفر میں اسے ذرا سا بھی وقت نہیں لگا تھا۔ اسے تو اس بات کا بھی احساس نہ ہوا کہ وہ کیا کرتا رہا تھا؟ اس کے دماغ میں ہیرے بار کی باتیں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھیں جو اس نے ابھی ابھی سنی تھیں۔

کسی نے بھی اسے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟ ڈبل ڈور، ہیگرڈ، مسٹرویزیلی، کارنیلوس فنچ..... کسی نے بھی کبھی اس بات کا ذکر کیوں نہیں کیا تھا کہ ہیری کے ماں باپ کی ہلاکت اس لئے ہوئی تھی کہ ان کے سب سے گھرے دوست نے انہیں دھوکا دیا تھا..... رون اور ہرمانی ڈنر کے دوران تمام وقت پریشانی کے عالم میں ہیری کوہی دیکھتے رہے۔ انہوں نے چھپ کر جو سنا تھا۔ اس کے بارے میں وہ بات چیت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ پرنسی ان کے پاس بیٹھا ہوا کھانے سے لطف اندوڑ ہو رہا تھا۔ جب وہ پرہجوم ہال کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھے تو وہاں پر انہیں فریڈ اور جارج دکھائی دیئے جو پانچ چھ غبارہ بم چلا کر تھوہار کے ختم ہونے کی خوشی منا رہے تھے۔ ہیری نہیں چاہتا تھا کہ فریڈ اور جارج اس سے یہ پوچھیں کہ وہ ہاگس میڈ گیا تھا یا نہیں۔ اس لئے وہ چپ چاپ اپنے خالی کمرے میں چلا گیا۔ وہ سیدھا اپنے بستر کے پاس موجود الماری تک پہنچا۔ اس نے اپنی کتابیں ایک طرف ہٹائی اور جلدی ہی اسے وہ چیزیں جسے وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ چڑھے کی جلد والا تصویری الیم..... جو ہیگرڈ نے اسے دوسال پہلے دیا تھا۔ اس الیم میں اس کے ماں اور باپ کی جادوئی تصویریں تھیں۔ بستر کوٹھیک کرتے ہوئے وہ پنگ پر کمرڑکا کر بیٹھ گیا اور الیم کے صفحوں کو اتنے لگا جب تک کہ..... وہ اپنے ماں باپ کی شادی کی ایک تصویر تک نہیں پہنچ گیا۔ اس کا باپ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہیری کی طرح ہی ان کے بال بھی کالے تھے، بکھرے ہوئے اور ہر طرف کھڑے ہو رہے تھے۔ ظاہر ہے ہیری کو یہ بال و راشت میں ملے تھے۔ پاس ہی ہیری کی ماں کھڑی تھی جو خوشی سے دمک رہی تھی اور ان کے بازو اس کے باپ کے بازو میں تھے اور وہاں..... وہ بلیک ہی ہونا چاہئے۔ اس کا عمدہ دوست..... ہیری نے پہلے کبھی بھی اس کی طرف دھیاں ہی نہیں دیا تھا۔

اگر اسے پہلے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس پرانی تصویر میں کھڑا یہ شخص ہی بلیک ہی ہے تو وہ کبھی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

182

تھا۔ تصویر میں اس کا چہرہ دھنسا ہوا اور بالوں سے بھرا نہیں تھا۔ بلکہ خوبصورت اور نہ ملک شخصیت کا مالک دکھائی دیتا تھا۔ جب یہ تصویر کچنچی گئی تھی تو کیا وہ تب بھی والدی مورٹ کیلئے کام کر رہا تھا؟ کیا اس وقت بھی وہ پاس میں کھڑے جوڑے کی موت کی منصوبہ بن دی کر رہا ہوگا؟ کیا وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اسے اڑقبان کے زندان خانے میں بارہ سال تک صعوبتیں کاٹنا ہوں گی؟ جس کے بعد اس کا حالیہ اس قدر تبدیل ہو جائے گا کہ اسے پہچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔

ہیری نے اس خوبصورت اور نہ ملکے چہرے کی طرف گھورتے ہوئے سوچا۔ یہ حیرت انگیز بات تھی کہ بلکہ پرروح کھجڑوں کا کوئی بھی اثر نہیں ہوتا تھا اور ان کے قریب آنے کے باوجود اسے ہیری کی ماں کی چینیں بھی سنائی نہیں دیتی تھیں؟

ہیری نے دھڑ سے الہم بند کیا اور اسے واپس اپنی الماری میں کتابوں کے پیچھے اختیاط سے رکھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا چوغہ اتارا اور چشمے کو اتار کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے بستر کے پردے درست کئے اور بستر میں گھس گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی دیکھ سکے۔

کمرے کا دروازہ کھلا۔

”ہیری!“ رون کی جھگجھتی ہوئی آواز سنائی دی۔

لیکن ہیری چپ چاپ لیٹا رہا اور سونے کی ادا کاری کرتا رہا۔ رون دوبارہ باہر لوٹ گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد ہیری کروٹ بدل کر پیٹھ کے بل لیٹ گیا لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ نیند کا دور دوڑ تک نام و نشان نہیں تھا۔

ہیری کے دل میں نفرت کا لاوا ایسے ابل رہا تھا جسے اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ لاواز ہر کی طرح اس کے خون میں دوڑ رہا ہو۔ اندھیرے میں بھی اس کی آنکھوں کے سامنے یہی منظر پھیلا ہوا تھا کہ بلکہ اس کی طرف دیکھ کر نہیں رہا ہو۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کسی نے الہم والی تصویر اس کی آنکھوں میں بسا ڈالی ہو۔ وہ اپنے سامنے ٹیلی ویژن پر کوئی فلم دیکھ رہا ہو جس کے مناظر صاف دکھائی دے رہے ہوں۔ سیریس بلکہ پوٹر خاندان کے (جونیول لانگ بالٹم سے ملتا جلتا تھا) پر نچے اڑا رہا ہے۔ حالانکہ اسے ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ بلکہ کی آواز جیسے ہو گی لیکن اسے ایک دھیمی، جوش سے بھری ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی.....

”آقا! کام ہو گیا ہے۔ پوٹر خاندان نے مجھے اپنا خفیہ راز دار بنالیا.....!“ اور پھر ایک تینکھی ہنسی سنائی دی۔ وہی بھیاں مک ہنسی جو ہیری

روح کھجڑوں کے قریب آنے اپنے دماغ میں سنتا رہا تھا.....



”ہیری تمہاری تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دی رہی ہے۔“

ہیری کو صحیح کے وقت کہیں جا کر نیند آئی تھی۔ دیرے جا گئے پر اس نے دیکھا کہ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ اس نے کپڑے پہنے اور بل دار سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گیا جو پوری طرح خالی تھا۔ اس میں صرف دو ہی لوگ بیٹھے ہوئے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

183

تھے۔ ان میں ایک رون تھا جو اپنا پودینے سے بنہوا مینڈک کھانے میں مشغول دکھائی دے رہا تھا، اور اپنے پیٹ پر ہاتھ مل رہا تھا اور دوسری ہر ماں تھی جس کا ہوم ورک تین میزوں تک پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”باقی لوگ کہاں ہیں؟“ ہیری نے پوچھا۔

”باہر گھومنے گئے ہیں۔ یاد نہیں ہے کیا؟ آج کرسمس کا پہلا دن ہے؟“ رون نے ہیری کو بہت دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”دوپھر کے کھانے کا وقت ہو رہا ہے۔ میں بس تمہیں اٹھانے کیلئے آہی رہا تھا.....“

ہیری آتشدان کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کھڑکیوں کے باہر اب بھی برف گر رہی تھی۔ آگ کے سامنے کروک شانکس کسی لمبی چٹائی کی طرح جسم پسارے ہوئی تھی۔

”تمہاری حالت تجھے اچھی نہیں لگ رہی ہے۔“ ہر ماں نے اس کے چہرے کو پریشانی سے بھاپتے ہوئے کہا۔

”میں ٹھیک ہوں!“ ہیری نے دھیختے سے کہا۔

”ہیری سنو!“ ہر ماں نے رون کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کل ہم نے جو باقیں سنی، انہیں سن کر تمہیں بہت دکھ ہوا ہوگا۔ لیکن تم کوئی بیوقوفی والا کام مت کرنا۔“

”مثلاً۔“ ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”یعنی بلیک کا تعاقب کرنے کی کوشش کرنا.....“ رون نے عجلت کے ساتھ کہا۔

ہیری سمجھ گیا کہ اس کے سوتے وقت میں ان دونوں نے اس بات چیت کی خوب ریہ سل کر لی ہوگی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

”تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے..... ہے نا ہیری!“ ہر ماں نے سخت لمحے میں تنبیہ کی۔

”کیونکہ بلیک اس لائق ہی نہیں ہے کہ اس کیلئے اپنی جان جو کھوں میں ڈالی جائے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ وہ لوگ معااملے کی نزاکت کو سمجھ ہی نہیں پار ہے تھے۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب بھی روح کھڑک میرے پاس آتے ہیں تو مجھے کیا سنائی دیتا ہے؟“ رون اور ہر ماں نے خوفزدہ ہو کر اپنے سرنگی میں ہلائے۔ ”میں اپنی ماں کی چیخیں سنتا ہوں جو والدی مورث کے سامنے گڑگڑا رہی ہیں اور اگر کوئی اپنی ماں کی اس طرح کی آخری چیخیں سنے تو وہ انہیں آسانی سے نہیں بھلا سکتا۔ اور اگر بعد میں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی ان چیخوں کا باعث ان کا ہی گھرا دوست ہے جس نے ان کے ساتھ غداری کی اور والدی مورث کے ساتھ وفاداری نبھاتے ہوئے اسے وہاں بھیجا تھا تو.....“

”تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہو ہیری!“ ہر ماں نے صدمے میں آتے ہوئے کہا۔ ”روح کھڑک بلیک کو کپڑ لیں گے، اسے اڑقبان واپس بھیج دیا جائے گا اور..... اسے اپنے کئے کی سزا مل جائے گی۔“

”تم نے فتح کی بات سنی تو تھی۔ اڑقبان کا بلیک پر اتنا براثر نہیں ہوتا ہے جتنا کہ دوسرے قیدیوں پر ہوتا ہے۔ یہ اس کے لئے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

184

اتی بڑی سزا نہیں ہے، جتنی دوسرے لوگوں کیلئے.....”

”تو تم کیا کرنا چاہتے ہو؟“ رون نے اضطراب بھری آواز میں پوچھا۔ ”کیا تم خود بلیک کو پکڑنا چاہتے ہو.....؟“

”بے وقوفی کی باتیں مت کرو!“ ہر ماں نے دہشت بھری آواز میں کہا۔ ”ہیری کسی کو بھی نہیں مارنا چاہتا ہے..... ہے ناہیری!“

ایک بار پھر ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب بلیک آزادی سے گھوم رہا ہے تو اسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھنا چاہیے؟

”ملفوائے جانتا ہے!“ وہ اچانک بولا۔ ”یاد ہے اس نے جادوی مرکبات کی کلاس میں مجھ سے کیا کہا تھا؟.....؟ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں خود اسے پکڑنے کیلئے جاتا..... میں اس سے بدلتے لیتا۔“

”تم ہمارے بجائے ملفوائے کی باتوں پر کان دھرو گے؟“ رون نے غصیلے لمحے میں کہا۔ ”سنو! تمہیں معلوم ہے کہ جب پٹی گو، بلیک کو پکڑنے کیلئے گیا تھا تو اس کی ماں کو کیا ملا تھا؟ ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا..... آنرز آف مارلن، مقدس اعزاز، فرست کلاس..... اور ڈبے میں پٹ گوکی ایک انگلی..... اس کی موت کے بعد وہاں پر اس کے جسم کا سب سے بڑا حصہ یہی ملا تھا..... ہیری! بلیک پا گل ہے اور خطرناک بھی.....؟“

”ملفوائے کے ڈیڈی نے اسے بتایا ہوگا۔“ ہیری نے رون کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”وہ والدی مورٹ کے بہت قریب تھا۔“

”اس کا نام مت لو ہیری!“ رون نے غصے سے کہا۔

”اسی لئے ملفوائے کو معلوم تھا کہ بلیک والدی مورٹ کے لئے کام کر رہا تھا.....؟“

”اور ملفوائے کو یہ دیکھنے میں بہت مزہ آئے گا کہ پٹی گو کی طرح تمہارے بھی چیختھے اُڑ جائیں۔ خود پر قابو رکھو۔ ملفوائے تو صرف یہ چاہتا ہے کہ سلے درن اور گری فنڈر کے درمیان فیصلہ کن کیوڈچ سے پہلے ہی تم مر جاؤ.....؟“

”ہیری..... پلیز!“ ہر ماں نے منت سماجت کرتے ہوئے کہا۔ ”پلیز! سمجھداری سے کام لو۔ بلیک نے بہت برا کیا ہے لیکن اپنی جان موت کے منہ میں مت دھکیلو! بلیک تو یہی چاہتا ہے کہ..... اوہ ہیری! اگر تم بلیک کی تلاش کرنے جاؤ گے تو تم انجانے میں اس کی طے کردہ منصوبہ بندی کو ہی پورا کرو گے۔ تمہارے ماں باپ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی چوٹ پہنچے..... ہے نا؟ وہ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تم بلیک کی تلاش کرنے جاؤ.....؟“

”میں یہ کبھی نہیں جان پاؤں گا کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ کیونکہ بلیک کی مہربانی سے میری ان سے کبھی کوئی بات نہیں ہو پائی.....؟“ ہیری نے روکھے پن سے کہا۔

گھری خاموشی چھا گئی۔ کروک شانکس اپنے پنجے کھولتے ہوئے آرام سے اور زیادہ پھیل گئی تھی۔ رون کی جیب کا نپ گئی۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

185

”دیکھو!“ رون بولا۔ یہ واضح تھا کہ وہ موضوع کو بدل دینا چاہتا تھا۔ ”چھٹیاں چل رہی ہیں۔ کرسمس کا جشن ہونے والا ہے چلو! چلو کیوں نہ ہم ہیگر ڈ سے ملنے کیلئے چلیں؟ ہم اس سے کافی دنوں سے ملاقات کرنے کیلئے نہیں گئے۔“

”نہیں!“ ہر ماں نے فوراً کرخت لبجے میں کہا۔ ”ہیری کو سکول سے باہر نہیں جانا چاہئے۔“

”چلو چلتے ہیں!“ ہیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ”اور میں اس سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مجھے میرے ماں باپ کے بارے بتایا تھا تو بلیک کا ذکر کیوں نہیں کیا تھا؟“

رون یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ سیر لیس بلیک کے بارے میں آگے بھی بحث جاری رہے۔

”یا پھر ہم شترنج کھیل لیتے ہیں یا گوبس سٹون..... پرنسی کا سیٹ رکھا ہوا ہے۔“

”نہیں!“ ہیری نے فیصلہ کن لبجے میں کہا۔ ”ہم اس وقت ہیگر ڈ سے ملنے جا رہے ہیں۔“

انہوں نے اپنے کمرے سے اپنے چوغنے نکالے اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکلے (مجھ سے مقابلہ کرو..... پھولے پیٹ والے پیٹوڑ کے) پھر سکول کی خالی عمارت میں سے ہوتے ہوئے وہ بلوٹ کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

وہ دھیرے دھیرے ڈھلوان سے اترے۔ چمکتی اور دھول جیسی برف سے ان کے موزوں اور چوغوں کے زیریں حصے گیلے ہو گئے۔ اب انہیں پاؤں کی طرف سے ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا۔ تاریک جنگل ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ جیسے اس پر مکمل طور پر جادو کر دیا گیا ہو۔ ہر درخت برف کی سفیدی میں ڈھکا ہوا تھا۔ ہیگر ڈ کی جھونپڑی برف کے لیک کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

رون نے دروازہ کھکھلایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔

”وہ باہر تو نہیں گیا ہوا ہے.....“ ہر ماں نے کہا جو چوغنے کے باوجود کاپ رہی تھی۔

رون نے دروازے پر کان لگا کر اندر کی سن گن لینے کی کوشش کی۔

”ایک عجیب سی آواز آ رہی ہے۔“ اس نے کہا۔ ”ذراسنو تو سہی..... کیا یہ فینگ کی آواز ہے؟“

ہیری اور ہر ماں نے بھی اپنے کان دروازے کے ساتھ جوڑ دیئے اور اندر کی آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگے۔ جھونپڑی کے اندر سے سکنے اور کراہنے کی بلکل بله کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”شاید ہمیں جا کر کسی کو یہاں بلا لینا چاہئے!“ رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

”ہیگر ڈ!“ ہیری نے دروازے کو جم کر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ”ہیگر ڈ! کیا تم اندر ہو؟“

بھاری قدموں کی آواز سنائی دی، پھر دروازہ کھل گیا۔ ہیگر ڈ سامنے کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوچی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے چڑیے کے کوٹ کے سامنے والے حصے پر بہنے والے آنسوؤں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”تو تم لوگوں نے خبر سن لی۔“ وہ بلند آواز میں چیختا ہوا بولا اور ہیری کی گردان سے لپٹ گیا

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

186

ہیگرڈ عام آدمی سے کم از کم دو گنا بھاری جسامت اور قامت کا مالک شخص تھا۔ اس لئے یہ کوئی مذاق کی بات نہیں تھی کہ ہیری ہیگرڈ کے وزن تلے آ کر گر جاتا۔ لیکن رون اور ہر ماٹنی نے اسے بچالیا۔ ان دونوں نے ہیگرڈ کا ایک ایک ہاتھ تھام کر اس کا بوجھ سنبھال لیا۔ پھر وہ تینوں اسے جھوپڑی کے اندر لے گئے۔ انہوں نے ہیگرڈ کو ایک کرسی پر بیٹھا دیا۔ وہ اپنا چہرہ میز کی سطح پر ٹک کر زور زور سے سکنارہا۔ اس کا چہرہ آنسو سے چمک رہا تھا جو اس کی کھڑی ڈاڑھی پر سے بہہ بہہ کر نیچ گر ہے تھے۔

”ہیگرڈ کیا ہوا؟“ ہر ماٹنی نے حیران ہو کر پوچھا۔

ہیری نے میز پر ایک سرکاری خط دیکھا جو کھلا پڑا تھا۔

”یہ کیا ہے ہیگرڈ؟“

ہیگرڈ کی سکیاں اور تیز ہوتی چلی گئیں۔ اس نے سرکاری خط ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ جسے اس نے اٹھایا اور کھول کر بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

مقدمہ ہیگرڈ!

آپ کی کلاس میں قشنگر نے ایک طالب علم پر حملہ کیا تھا۔ اس معاملے کی پوری جانچ پڑھا کرنے کے بعد ہم نے پروفیسر ڈبل ڈور کی یہ بات مان لی ہے کہ اس بعیانگ مادئے کیلئے آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔“

”یہ تو اپھی بات ہے ہیگرڈ!“ رون نے ہیگرڈ کا کنڈھا توپلاتے ہوئے کہ لیکن ہیگرڈ نے سکنا بند نہیں کیا۔ اس نے اپنا بھواری بھوکم ہاتھ پہلاتے ہوئے ہیدری کو اگے پڑھنے کیلئے اشارہ کیا۔

”پرہاں ہمیں اس قشنگر کے بارے میں خدشات لامق ہیں۔ ہم نے اس ضمن میں یہ خیصلہ کیا ہے کہ ہم مسٹر لو سیس ملفوائی کی شکایت پر سوچ پبار کریں کے اور اس معاملے کو خطرناک درندہ اتحاف کی کمیش کے سامنے پیش کریں گے۔ اس معاملے کی شناوائی موڑھہ ۲۰ اپریل کو ہو گئی۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس دن لندن میں عدالت کے آفس میں اپنے قشنگر کو لے کر حاضر ہوں۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس دوران اس خطرناک قشنگر کو دیکھ جانوروں سے الگ تولک اور تار کے باڑے میں مقید رکھا جائے۔

آپ کافیر ہووا۔

اس کے نیچے سکول کے گورنر ہوں کی فہرست درج کی گئی تھی۔

”اوہ!“ رون نے کہا۔ ”لیکن ہیگرڈ! تم نے ہی تو کہا تھا کہ بک بیک اچھا قشنگر ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ چھوٹ جائے گا۔“

”تم خطرناک درندہ اتحاف کی کمیش کے بدمعاش جادوگروں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو،“ ہیگرڈ نے اپنی آستین سے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے کہا۔ ”وہ ان دلچسپ جانوروں کے جانی دشمن ہیں۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

187

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے ایک کونے سے اپا نک ایک آواز آئی جسے سن کر ہیری، رون اور ہر ماں تینوں نے تیزی سے گھوم کر دیکھا۔ بک بیک کونے میں لیٹ کر کچھ چبار ہاتھا جس سے پورے فرش پر خون ہی خون پھیل رہا تھا۔
 ”ہم سے یہ نہیں کیا گیا کہ اسے باہر بر فیلی سردی میں تنہا باندھ کر چھوڑ دیتے۔“ ہیگرڈ نے وجہ بتائی۔ ”اور وہ بھی کرسس کے موقعہ پر.....“

ہیری، رون اور ہر ماں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دلچسپ جانوروں کے بارے میں ان کے اور ہیگرڈ کے خیالات زمین اور آسمان جتنے الگ تھلگ تھے۔ جو جانور ہیگرڈ کی نظر میں دلچسپ اور پالتوس سمجھے جاتے تھے تو وہی جانور دوسروں کی نظر میں بے حد بھیانک اور ڈراوَنے تھے۔ لیکن اس معاملے میں کچھ ایسا نہیں تھا۔ بک بیک دوسرے جانوروں کی بُسبُت کم خطرناک تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ ہیگرڈ کے گذشتہ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے وہ سچ مجھ بہت معصوم جانور تھا۔

”تمہیں اس کے بچاؤ کی تیاری کرنا چاہئے ہیگرڈ!“ ہر ماں نے اس کے دیوبیکل بازو پر اپنانہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے پورا یقین ہے کہ بک بیک کو بے ضرر جانور ثابت کیا جاسکتا ہے۔“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا!“ ہیگرڈ نے سکتے ہوئے کہا۔ ”اتفاق کمیٹی کے سبھی کمینے لوگ لو سیس ملفوائے کی جیب میں ہیں۔ سب اس سے دبتے ہیں اور اگر ہم یہ مقدمہ ہار گئے تو بے چارہ بک بیک.....“

ہیگرڈ نے اپنی انگلی سے گلا کاٹنے کا اشارہ کیا اور پھر اس وقت کا تصور کر کے ہچکیاں بھرتے ہوئے زور زور سے رو نے لگا۔ اس نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔

”ہیگرڈ! اس معاملے میں ڈمبل ڈور نے کچھ نہیں کیا؟“ ہیری نے پوچھا۔

”وہ ہمارے لئے پہلے ہی بہت کچھ کر چکے ہیں۔“ ہیگرڈ نے درد بھری آواز میں کہا۔ ”ابھی ان کے سامنے بھی بہت ساری مشکلات کھڑی ہیں۔ روح کھجروں کو سکول کے اندر نہ داخل ہونے کی بات کے باعث ان پر لوگ طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہیں۔ اخبار کی خبروں اور تبصرہ نگاروں کے بے بنیاد تجزیوں نے ان کی خصیت پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے..... اور اپر سے مصیبت یہ ہے کہ سیر لیس بلیک بھی ہو گوئیں کے آس پاس ہی منڈلار ہاہے.....“

رون اور ہر ماں نے فوراً ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور ان کی نظریں ہیری پر جم گئیں۔ وہ امید کر رہے تھے کہ اب ہیری ہیگرڈ پر آگ بگولا ہو گا کہ اس نے اسے بلیک کے بارے میں سچائی کیوں نہیں بتائی؟ لیکن ہیگرڈ اس قدر غمگین اور بدحواس دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری نے اس بارے میں اس سے کچھ نہیں کہا۔

”سنو ہیگرڈ!“ ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”تم ان کے سامنے ہتھیار مت ڈالنا۔ ہر ماں تیج کھتی ہے تمہیں بک بیک کو بچانے کی تیاری کرنا چاہئے۔ گواہی دینے کیلئے تم ہمیں بلا سکتے ہو۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

188

”میرا خیال ہے کہ میں نے قشنگروں کو چھڑانے کی بابت ایک مقدمے کے بارے میں کہیں پڑھا ہے۔ جس میں قشنگر کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔“ ہر ماٹنی نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ”ہیگر ڈ! میں اپنی کتابوں میں دیکھ کر بتاؤں گی کہ وہ سارا معاملہ کیا تھا اور قشنگر کا کتنا قصور تھا؟“

ہیگر ڈاب بھی زور زور سے واویلا مچا رہا تھا۔ ہیری اور ہر ماٹنی نے رون کی طرف دیکھا کہ وہ بھی ان کی کچھ مدد کرے۔

”میں چائے بنایا کر لاتا ہوں.....“ رون نے جلدی سے کہا۔

ہیری اسے گھوکر دیکھنے لگا۔

”جب بھی کوئی پریشانی کی بات ہوتی ہے تو میری می یہی کرتی ہیں۔“ رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

آخر کار..... جب چائے کا دھواں اڑاتا ہوا مگ ہیگر ڈ کے سامنے آگیا اور ان تینوں نے اس کی بھرپور مدد و حمایت کی یقین دہانی کرائی تو ہیگر ڈ نے ایک میز پوش جتنا ایک بڑا رومال اٹھایا اور اس سے اپنی ناک سڑ کنے لگا۔

”تم لوگ ٹھیک کہتے ہو۔“ وہ اپنی ناک سے عجیب آوازیں نکال رہا تھا۔ ”محضے خود پر قابو رکھنا چاہئے۔“ ہمیں خود کو سنبھالنا چاہئے.....“

فینگ نامی کتاب جھکتے ہوئے میز کے نیچے سے باہر نکلا اور اس نے آگے بڑھ کر اپنا سر ہیگر ڈ کے گھٹنے پر رکھ دیا۔ ہیگر ڈ نے ایک ہاتھ سے فینگ کے سر کو تھیچھایا اور دوسرا ہاتھ سے اپنا چہرہ پوچھتے ہوئے کہا۔ ”توہوڑی دیریک ہم واقعی اپنے ہوش و حواس کھو چکے تھے، بک بیک کی پریشانی میں اس قدر ڈوب چکے تھے کہ افسردگی اور غم نے ہمارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی چھین لی تھی۔ ہم پہلے سے اس بات پر بچھے ہوئے تھے کہ ہماری کلاس کو کوئی بھی طالب علم پسند نہیں کرتا ہے.....“

ہر ماٹنی نے اس کی بات کاٹنے ہوئے فوراً جھوٹ بولा۔ ”ایسا کون کہتا ہے؟“ ہمیں تو تمہاری کلاس بہت پسند ہے۔“

”ہاں..... بالکل تمہاری کلاس ہمیں بے حد اچھی لگتی ہے۔“ رون نے میز کے نیچے اپنی انگلیاں مردود تے ہوئے کہا۔ ”فل بر کر و مزاب کیسے ہیں؟“

”مر گئے سارے.....!“ ہیگر ڈ نے اُداسی سے کہا۔ ”بہت زیادہ سلااد پتے کھانے سے۔“

”ارے نہیں!“ رون نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ اس کا ہونٹ پھٹک رہا تھا۔

”اوہ، ہم روح کھپڑوں کے باعث کافی پریشان ہیں۔“ ہیگر ڈ نے اچانک کا نیچتے ہوئے کہا۔ ”جب بھی ہم تھری بروکس ٹکس بیئر بار میں کچھ پینے جاتے ہیں تو ہر بار ہمیں ان کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے۔“ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم دوبارہ اڑقبان میں پہنچ گئے ہیں.....“

پھر وہ خاموش ہو کر اپنی چائے کی چسکیاں لینے لگا۔ ہیری، رون اور ہر ماٹنی اپنے سانسیں روکے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ہیری پوٹر اور اژقبان کا اسیر

189

انہوں نے پہلے کبھی ہمیگرڈ کو اژقبان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے نہیں سناتا۔ کچھ دیر کے بعد ہر ماں نے جھوکتے ہوئے دریافت کیا۔

”ہمیگرڈ! کیا وہاں زندان خانہ بہت بھی اُنک ہے.....؟“

”تم لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہو،“ ہمیگرڈ نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”دنیا میں اتنی بڑی کوئی دوسرا جگہ ہو ہی نہیں سکتی۔ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ ہم پاگل ہو جائیں گے۔ ہم رات دن بڑے حادثات کی سوچوں میں غلطان رہنے لگے تھے..... جس دن ہمیں ہو گورٹس کی پڑھائی سے نکالا گیا تھا..... جس دن ہمارے باپ کی موت واقع ہوئی تھی..... جس دن ہمارا نارت ہم سے چھین لیا گیا تھا.....“

اس کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو آگئے۔ نارت ڈریگن کا بچھتا جسے ہمیگرڈ نے تاش کے کھلیل میں اجنبی شخص سے جیتا تھا۔

”کچھ عرصے کے بعد تو انسان یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ آخر کون ہے؟ اسے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ زندہ رہنے کا اب کوئی مقصد باقی نہیں بچا۔ ہم بھی یہی سوچنے لگے تھے کہ اگر ہم نیند میں ہی مر جائیں تو کتنا اچھا رہے گا..... جب روح کھپڑوں نے ہمیں آزادی دی تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے ہماری دوسرا بار پیدائش ہوئی ہے۔ وہاں نکلتے ہی ساری مسرتیں اور اچھے خیالات سمندر کی لہروں کی مانند ہمارے دل و دماغ میں موجزن ہوتے چلے گئے۔ زندگی میں ہمیں اس سے پہلے اتنی سرشاری کا احساس کبھی نہیں ہوا تھا..... روح کھپڑے میں چھوڑنے پر بالکل بھی تیار نہیں تھے.....“

”لیکن تم توبے گناہ تھے ہمیگرڈ؟“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔

”ان باتوں سے انہیں کچھ لینا دینا نہیں.....“ ہمیگرڈ نے گھری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”انہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ انہیں سو دسواس انوں کی ضرورت ہوتی ہے، جن میں سے وہ جو نک کی مانند چپک کر ساری خوشیاں چوں سکیں۔ انہیں اس بات کی رتی بھر پرواہ نہیں ہوتی کہ کون بے گناہ ہے اور کون گنہگار.....!“

ہمیگرڈ ایک پل کیلئے خاموش ہوا اور اپنی چائے کے کپ کو گھورتا رہا پھر وہ دھیمے لبھے میں بولا۔ ”ہم سوچ رہے تھے کہ بک بیک کو کہیں بھگا دیں..... اس سے کہیں کہ وہ اڑ کر کہیں دور چلا جائے۔ لیکن قشنگر کو یہ بات کیسے سمجھائی جا سکتی ہے کہ اسے چھپ جانا چاہئے؟ اور..... اور ہم قوانین توڑتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں.....“ اس نے ان کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر آنسو بہہ نکلے۔ ”ہم دوبارہ اژقبان نہیں جانا چاہتے ہیں.....“

☆☆☆☆

یہ بات سچ تھی کہ ہمیگرڈ کے جھونپڑے کا سفر کسی بھی طرح سے سو دمندا اور بہترین ثابت نہیں ہوا تھا لیکن اس کا اویسا ہی اثر ہوا جیسا کہ رون اور ہر ماں کا چاہتے تھے۔ حالانکہ ہیری اب بھی بلیک کوئی بھولا تھا مگر اب وہ خطرناک درندہ ائتلاف کی کمیٹی کے خلاف مقدمہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

190

جیتنے میں ہیگرڈ کی مدد کرنا چاہتا تھا اسی لئے وہ اپنے بد لے کے بارے میں لگاتار سوچ نہیں رہا تھا۔ اگلے دن ہیری، رون اور ہرمانی لاہری ری میں گئے۔ جب وہ گری فنڈر کے خالی ہاں میں واپس لوٹے تو ان کے ہاتھوں میں بہت سی کتابیں تھیں جن کی مدد سے وہ بک بیک کو بچانے کیلئے تیاری کرنا چاہتے تھے۔ وہ تینوں چھٹی ہوئی آگ کے سامنے بیٹھ کر خونخوار جانوروں کے مشہور مقدمات والی دھول سے اٹی ہوئی کتابوں کے صفحات دھیرے دھیرے پلٹتے رہے۔ جب بھی کسی کوئی کام کی چیز نظر آتی تھی تو وہ نجی نجی میں اس پر تبصرہ ضرور کر لیتے تھے۔

”یہ دیکھو..... 1722ء کا ایک مشہور مقدمہ تھا..... لیکن قشیر کو سزا ہو گئی..... دیکھو تو سہی۔ انہوں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔ کتنا دل دھلا دینے والا منظر ہے۔“

”اس سے مدد ملے گی۔ سینگوں والے نرنگے نے 1296ء میں کسی پر حملہ کیا لیکن انہوں نے اسے چھوڑ دیا..... ارنے نہیں..... ایسا تو صرف اس لئے کیا گیا تھا کیونکہ سب لوگ اس کے پاس جانے سے ڈرتے تھے.....“

اسی دوران کرمس کی بہترین سجاوٹ مکمل ہو چکی تھی۔ اس منظر سے لطف انداز ہونے کیلئے ہو گوڑس میں بہت کم طلباء موجود تھے۔ راہداریوں میں پولی اور پنڈرا کے موٹے ستون بندھے ہوئے تھے۔ سکول کے سبھی دفاتر کے اندر پراسرار روشنیاں چمک رہی تھیں۔ بڑے ہاں میں بارہ کرمس ٹری رکھے گئے تھے جن پر سنہرے ستارے دمک رہے تھے۔ کھانے کی زوردار اور لذت بھری خوشبو راہداریوں میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ کرمس کی شام تک یہ خوشبو اتنی زیادہ تیز ہو گئی کہ سئکے برز بھی اسے سوگھنے کیلئے رون کی جیب سے اپنی ناک باہر نکالنے لگا۔

کرمس کی صبح رون نے ہیری کو تکیہ مارتے ہوئے جگایا تھا۔
”اوئے تخفے.....“

ہیری نے اپنا چشمہ پہن کر اپنے بستر کے نیچے والے حصے کو دیکھا جہاں کچھ پارسل رکھے ہوئے تھے۔ رون نے پہلے سے اپنے تھفوں پر لپٹے کاغذ چھاڑ رہا تھا۔

”میں نے ایک اور سویٹر بھیجا ہے..... اوہ پھر کلیجی رنگ کا ہے..... دیکھو تو انہوں نے تمہیں بھی سویٹر بھیجا ہے یا نہیں؟“
رون کا اندازہ درست ہی نکلا تھا۔ انہوں نے ہیری کیلئے بھی ایک سرخ رنگ کا سویٹر بھیجا تھا جس کے سامنے حصے پر گری فنڈر کا شیر بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مسزویزی نے گھر پر بنائی ہوئی ایک درجن مائیز پائیز، کرمس کا خیر سگالی کیک اور نٹ برٹل کا ایک ڈبہ بھی بھیجا تھا۔ جب ہیری نے ان سب چیزوں کو ایک طرف ہٹا کر رکھا تو اسے ان کے نیچے ایک لمبا اور پتلا پیکٹ دکھائی دیا۔

”وہ کیا ہے.....؟“ رون نے کلیجی رنگ کے موزوں کا پیکٹ کھولتے ہوئے پوچھا۔
”پتہ نہیں.....“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

191

ہیری نے پارسل پر لپٹے کاغذ کو پھاڑا اور اس کے منہ سے سکنی نکل گئی۔ ایک شاندار چمکتا ہوا جادوی بہاری ڈنڈا اس کے بستر پر گر گیا۔ رون کے ہاتھ سے موزے چھوٹ گئے اور وہ ڈنڈے کو زیادہ قریب سے دیکھنے کیلئے اپنے بستر سے کوڈ پڑا۔
”مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا ہے.....“ اس نے بھرائی آواز میں کہا۔

یہ فائر بولٹ تھا۔ یہ ہیری کے خوابوں کا وہی بہاری ڈنڈا تھا جسے دیکھنے کیلئے وہ لیکن کالڈرن سے جادوی بازار میں ہر روز جاتا تھا۔ جب اس نے اسے اوپر اٹھایا تو اس کا ہینڈل چمکنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں آتے ہی بہاری ڈنڈے میں ارتعاش پیدا ہوا اور وہ تھرثارا نے لگا۔ ہیری نے اسے چھوڑ دیا۔ بہاری ڈنڈا بنا کسی شہارے ہوا میں جھولنے لگا اور اس کے سوار ہونے کیلئے مناسب اونچائی پر تیار کھائی دینے لگی۔ ہیری کی نگاہ ہینڈل کے بالائی سرے پر لکھے سنہری رجسٹریشن نمبر سے کھسک کر نیچے آئی اور اس نے چکنی تراشی ہوئی ٹھنڈیوں سے بنی ہوئی دم کو دیکھا۔

”اسے کس نے بھیجا ہوگا؟“ رون نے دھمکے انداز میں پوچھا۔

”دیکھو! شاید اندر کوئی کارڈ ہو؟“ ہیری نے کہا۔

رون نے فائر بولٹ پر لپٹے ہوئے کاغذ کو پوری طرح پھاڑ ڈالا۔

”کچھ بھی نہیں..... تم پرانتے پیسے کس نے خرچ کئے ہوں گے؟“

”میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ ڈرسلی خاندان نے تو نہیں کئے ہوں گے!“ ہیری نے کہا۔

”لیکن میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ڈمبل ڈور نے بھیجا ہے۔“ رون نے فائر بولٹ کے چاروں طرف گھوٹتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اس کی ہر انج کی خوبصورتی کو ٹھوٹل رہی تھیں۔ ”انہوں نے تمہیں گمانام طریقے سے غیبی چوغہ بھی تو بھیجا تھا۔“ ”وہ تو میرے ڈیڈی کا تھا۔“ ہیری نے فوراً کہا۔ ”ڈمبل ڈور نے تو اسے صرف مجھ تک پہنچایا تھا۔ فائر بولٹ کی بات الگ ہے۔“

وہ مجھ پر سینکڑوں گیلیں خرچ نہیں کریں گے۔ وہ طلباء کو اس طرح چیزیں کیسے بانٹ سکتے ہیں.....؟“

”اسی لئے تو انہوں نے نام نہیں لکھا ہے۔“ رون نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ”تاکہ ملفوائے جیسے خبیث لوگ ان پر جانبداری کا الزام نہ لگائیں۔ دیکھو ہیری!“ رون نے زور سے ہستے ہوئے کہا۔ ”ملفوائے کے بارے میں ذرا سوچو! جب ملفوائے تمہیں اس بہاری ڈنڈے پر دیکھے گا تو اس کا کیا حال ہوگا؟ وہ تو حسد کے مارے پاگل ہو جائے گا۔ یہ ایک بین الاقوامی طرز کا بہاری ڈنڈا ہے..... ہے نا!“

”مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔“ ہیری نے فائر بولٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ رون ملفوائے کے بارے میں تصور کر کے زور سے ہنسنے لگا اور ہیری کے بستر پر اونڈھا لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ ہیری بڑا بڑا۔ ”آخر کون.....؟“

”میں جانتا ہوں۔“ رون نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ کون ہو سکتا ہے..... شاید لوپن؟“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

192

”کیا.....؟“ اس کی بات سن کر اب ہیری بھی ہنسنے لگا۔ ”لوپن؟ سنو..... اگر ان کے پاس اتنے پیسے ہوتے تو وہ خود کیلئے نیا چوغہ ضرور خرید سکتے تھے۔“

”ہاں! مگر وہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔“ رون نے کہا۔ ”اور جب تمہارا نیم بیس ۲۰۰۰ بہاری ڈنڈاٹ گیا تھا، اس وقت وہ باہر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں سننا ہوگا اور جادوئی بازار میں جا کر تمہارے لئے یہ خرید لائے ہوں گے۔“

”تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہیری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ”وہ باہر گئے ہوئے تھے؟..... جب میں وہ میچ کھیل رہا تھا تو وہ باہر گئے ہوئے تھے؟“

”لیکن وہ ہسپتال میں تو نہیں تھے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”میں سنیپ کی دی گئی سزا کے دوران ان دنوں وہیں پر تو تھا اور رفع حاجت کے لوٹوں کو صاف کر رہا تھا۔ یاد ہے نا؟“

ہیری نے رون کی طرف دیکھا اور پھر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

”میرا خیال نہیں ہے کہ لوپن کے پاس اتنے پیسے ہوں گے۔“

”تم دونوں کیوں نہ رہے ہو؟“ ہر ماں کی ابھی وہاں پہنچی تھی۔ وہ ابھی تک ڈریسنگ گاؤں میں ہی ملبوس تھی۔ اس کی گود میں کروک شانکس دکھائی دے رہی تھی۔ کروک شانکس کا مزاج کافی چڑچڑا سما محسوس ہوا تھا کیونکہ اس کے گلے میں ایک بھڑکیلی رسی بندھی ہوئی تھی۔

”اسے یہاں سے ہٹاؤ!“ رون نے جلدی سے سکے برز کو بستر سے اٹھا کر اپنے پا جامے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ہر ماں نے اس کی بات کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی تھی۔ اس نے کروک شانکس کو خالی بستر پر پٹخ دیا اور منہ پھاڑ کر فائر بولٹ کو دیکھنے لگی۔

”اوہ ہیری! یہ تمہیں کس نے بھیجا ہے؟“

”پتہ نہیں!“ ہیری نے کہا۔ ”اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی کارڈ بھی نہیں تھا۔“

اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ہر ماں کو ہیری کے جواب پر کسی قسم کا تعجب نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے برخلاف اس کا چھرہ اتر سا گیا اور اس نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا۔

”تمہیں کیا ہوا؟“ رون نے چونک کر پوچھا۔

”پتہ نہیں!“ ہر ماں نے بجھے ہوئے لبھے میں کہا۔ ”لیکن یہ عجیب ہے..... ہے نا! میرا مطلب ہے کہ یہ بہت عمدہ بہاری ڈنڈا ہے۔ ہے نا!“

رون کے منہ سے ایک بار پھر آہ نکل گئی۔

”ہر ماں! یہ دنیا کی سب سے اچھا بہاری ڈنڈا ہے۔“ رون نے لمبی سانس لے کر کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

193

”تب تو یہ بہت مہنگی ہو گی.....“

”شاپیداں کی قیمت سلے درن کے تمام بھاری ڈنڈوں سے زیادہ ہو گی۔“ رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”دیکھو!..... ہیری کو اتنا مہنگا بھاری ڈنڈا بھلا کون بھیجے گا اور پھر اپنا نام بھی نہیں ظاہر کرنا نہیں چاہے گا؟“ ہر ماں نی نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”کسے پرواہ ہے؟“ رون نے نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”سنو ہیری! کیا میں اس کی سواری کر سکتا ہوں؟“

”میرا خیال ہے کہ فی الحال کسی کو بھی اس بھاری ڈنڈے کی سواری نہیں کرنا چاہئے!“ ہر ماں نی نے کسی قدر تیکھے انداز میں کہا۔ ہیری اور رون اس کی طرف دیکھتے ہی رہ گئے۔

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہیری اس سے کیا کرنا چاہتا ہے..... اس سے فرش صاف کرنا چاہئے؟“ رون نے جمل کر کہا۔

اس سے پہلے کہ ہر ماں نی اس کی بات کا جواب دے پاتی۔ کروک شانکس سیمس کے بستر اچھلی اور اس نے سیدھی رون کے سینے پر چھلانگ لگا دی۔

”اے..... یہاں سے باہر نکالو.....!“ رون گرجتا ہوا غرایا۔ اس نے کروک شانکس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کی۔ ادھر سکے برزرон کے کندھے کے اوپر سے اچھل کر بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ رون نے سکے برز کی دم پکڑ لی اور کروک شانکس کو لات مارنے کی کوشش کی۔ کروک شانکس کے بجائے اس کا پیر ہیری کے صندوق سے جانکرا یا جو اگلے ہی لمحہ کھل گیا۔ اس کے بعد رون درد سے دھرا ہوتے ہوئے کراہنے لگا۔

کروک شانکس کی دم اچانک کھڑی ہو گئی۔ کمرے میں ایک تیکھی سیٹی بخنے لگی تھی۔ مخبر لٹو ورن انکل کے موزے سے نکل کر باہر آ گیا تھا اور تیز تیز گھومتے ہوئے چھ رہا تھا۔ اس میں تیز روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔

”میں اس کے بارے میں تو بھول ہی گیا تھا۔“ ہیری نے نیچے جھک کر لٹو کو اٹھایا۔ ”میں ان موزوں کو بھی نہیں پہنتا ہوں.....“ مخبر لٹو اس کی ہتھیلی میں گھومتا رہا اور اس کی سیٹی بختی رہی۔ اسے دیکھ کر کروک شانکس کو غصہ آ رہا تھا اور وہ غرار ہی تھی۔

”ہر ماں! اچھا یہ ہو گا کہ تم اپنی خبیث بلی کو یہاں سے لے جاؤ۔“ رون نے غصے سے کہا جو اس وقت ہیری کے بستر پر بیٹھا اپنے پیور مسل رہا تھا۔ ”تم اس بکواس چیز کو بند نہیں سکتے ہو؟“ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر چلا یا۔ ہر ماں دھڑکتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ کروک شانکس کی زرد آنکھیں اب بھی غصیلی انداز سے رون کو گھور رہی تھیں۔

ہیری نے مخبر لٹو کا یک بار پھر موزے میں گھسا یا اور اسے صندوق میں بند کر دیا۔ اب کمرے میں صرف رون کی کراہتی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر درد اور غصے کے ملے جلے جذبات عیاں تھے۔ سکے برزرон کے ہاتھ پر لیٹا ہوا تھا۔ ہیری نے کافی عرصے کے بعد سکے برز کو رون کی جیب سے باہر دیکھا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر دھڑکا اور جیرانی ہوئی کہ کبھی موٹا تازہ دکھائی دینے والا سکے برز

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

194

اب بہت کمزور اور دبلا پتلا ہو چکا تھا۔ اس کے بہت سے بال بھی جھٹر گئے تھے۔

”اس کی حالت اچھی نہیں دکھائی دے رہی ہے..... ہے نا؟“ ہیری نے کہا۔

”یہ سب ہیجان انگیز حالات کی وجہ سے ہے۔“ رون نے غصے سے کہا۔ ”اگر وہ خبیث بلی اسے پریشان نہ کرے تو اس کی حالت سنبھل سکتی ہے۔“

ہیری کو جادوئی جانوروں کی دوکان والی جادوگرنی کی بات یاد آگئی۔ جس نے کہا تھا کہ عام طور پر چو ہے تین سال تک ہی زندہ رہ پاتے ہیں۔ اُسے یہ بھی لگا کہ اگر سکے برز میں کوئی چھپی ہوئی جادوئی خوبی نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی ظاہر ہی نہیں کیا ہے تو وہ اپنی زندگی کے آخری دور میں پہنچ چکا ہے۔ حالانکہ رون اکثر شکایت کرتا تھا کہ سکے برز بالکل بیزار اور ناکارہ قسم کا چوہا ہے۔ ہیری یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ سکے برز کے مرنے پر رون کو بہت صدمہ ہو گا۔

اس صحیح گری فنڈر کے ہال میں کرسس کی تقریبات نہایت پچھلی تھیں۔ ہر ماہی نے کروک شانکس کو اپنے کمرے میں بند کر دیا تھا لیکن وہ اس بات پر رون سے ناراض تھی کہ اس نے کروک شانکس کو لات مارنے کی کوشش کیوں کی تھی؟ رون اب بھی اس بات پر منہ پھلانے بیٹھا تھا کہ کروک شانکس نے سکے برز کو ایک بار پھر کھانے کی کوشش کی تھی۔ ہیری نے تنگ آ کر ان دونوں کے درمیان صلح کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ اس نے خود کو فائز بولٹ کی جانچ پڑتاں میں خود کو مصروف کر لیا تھا جسے وہ اپنے ساتھ ہی ہال میں لے آیا تھا۔ نہ جانے کیوں ہر ماہی اس بات سے بھی چڑھ رہی تھی۔ اس نے کہا تو کچھ بھی نہیں..... لیکن وہ بہاری ڈنڈے کو اس طرح دیکھتی رہی جیسے وہ بھی اس کی بلی کی براہی کر رہی ہو۔

لنج کے وقت وہ تینوں بڑے ہال کی طرف روانہ ہو گئے۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ میزیں دیواروں کے ساتھ گلی ہوئی تھیں اور سارا ہال خالی پڑا تھا۔ کمرے کے بیچوں پیچ ایک بڑی میز موجود تھی جس کے چاروں طرف کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ پروفیسر ڈمبل ڈور، پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سنیپ، پروفیسر اسپراوٹ اور پروفیسر فلنت وک کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر چوکیدار لنج بھی موجود تھا۔ جس نے اپنا سدا بہار بھورا کوٹ بالآخر اتار دیا تھا۔ اس کی جگہ وہ ایک بہت پرانا اور تھوڑا ڈھیلا دکھائی دینے والا ٹیل کوٹ پہنچنے ہوئے تھا۔ وہاں پر صرف تین اور طالب علم تھے۔ دو پہلے سال کے جو بہت گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ایک سلے درن کا پانچویں سال کا طالب علم تھا۔ جس کا چہرہ دیکھنے میں ہی منحوس لگتا تھا۔

جب ہیری، رون اور ہر ماہی میز کے پاس پہنچے تو ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کرسس کی نیک تمنائیں آپ کیلئے! چونکہ ہم لوگ اتنے کم ہیں اس لئے ہمیں محسوس ہوا کہ ہاؤسز کی میزوں کو ہال میں پھیلانا مناسب نہیں ہو گا..... بیٹھ جاؤ..... بیٹھ جاؤ!“

ہیری، رون اور ہر ماہی میز کے کونے پر قطار میں لگی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”پٹانوں کا مزہ ہونا چاہئے!“ ڈمبل ڈور نے لطف اندوڑ ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر سنیپ کی طرف ایک بڑا سفید پٹانہ بڑھایا۔ جب انہوں نے بڑی خوت کے ساتھ اسے چلا�ا تو وہ بندوق کے دھماکے کی آواز نکالتا ہوا اوپر اڑا۔ اوپر جا کروہ پھٹ گیا اور اس میں سے جادو گرنی کا ایک بڑا سا ہیئت برآمد ہوا جس پر پھندنا سجا ہوا تھا۔

ہیری کو چھلاوہ یاد آ گیا اور اس نے رون کی طرف دیکھا۔ پھر دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ سنیپ کا منہ اُتر گیا۔ انہوں نے اس ہیئت کو ڈمبل ڈور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈمبل ڈور نے فوراً ہیئت کی ادل بدل کر کے سنیپ کو اپنا جادو گروں والا ہیئت دے دیا۔

”شروع کرو۔“ انہوں نے میز سے کہا اور چاروں طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔

جب ہیری بھنے ہوئے مسالہ دار آلوے رہا تھا تو بڑے ہال کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ پروفیسر ٹراولینی ان کی طرف اس طرح آئیں جیسے وہ پہیوں پر چل رہی ہوں۔ انہوں نے اس خاص موقع پر سبز چمکدار پوشک پہن رکھی تھی۔ جس سے وہ بڑی جسامت کی چمکدار تلنی دکھائی دے رہی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ”سبیل! کتنا دلکش منظر ہے؟“

”میں بلوری گولے میں دیکھ رہی ڈمبل ڈور!“ پروفیسر ٹراولینی نے اپنی دھیمی آواز میں کہا۔ ”مجھے یہ دیکھ کر جیرانی ہوئی کہ میں تنہ لخ کرنے کے بجائے آپ لوگوں کے ساتھ لخ کر رہی ہوں۔ مستقبل کا اشارہ دیکھنے کے بعد میں بھلا اُسے نظر انداز کیسے کر سکتی تھی؟ اسی لئے جلدی سے اپنے مینار سے نکلی۔ دیری سے آنے کیلئے معذرت خواہ ہوں۔“

”کوئی بات نہیں..... کوئی بات نہیں!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ”میں ایک کرسی کا انتظام کر دیتا ہوں۔“

انہوں نے اپنی چھٹری گھما کر ایک کرسی کا انتظام کر دیا جو کچھ پل ہوا میں گھومی اور پھر پروفیسر میک گوناگل کی کرسیوں کے نیچ کھٹاک کے ساتھ گرگئی۔ لیکن پروفیسر ٹراولینی اس پر بیٹھی نہیں۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں میز کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں اور اچانک ان کے منہ سے بلکی سی چیخ نکل گئی۔

”میں نہیں بیٹھ سکتی ڈمبل ڈور! اگر میں میز پر بیٹھی تو ہم تیرہ لوگ ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ بد قسمتی کی بات اور کوئی نہیں ہو گی۔ ہمیں یہیں بھولنا چاہئے کہ جب تیرہ لوگ ایک ساتھ مل کر کھاتے ہیں تو جو سب سے پہلے اٹھ کھڑا ہو، وہ سب سے پہلے مر جاتا ہے۔“

”ہم یہ خطرہ مول لے لیں گے سبیل!“ پروفیسر میک گوناگل نے سنجیدگی سے کہا۔ ”بیٹھ جاؤ ٹرکی کا سالن تو بالکل ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

196

پروفیسر ٹراویں جھکتے ہوئے خالی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ان کی آنکھیں بند تھیں اور ان کا چہرہ بھنپا ہوا تھا۔ جیسے وہ یہ امید باندھے بیٹھی تھیں کسی بھی وقت میز پر آسمانی بجلی گرجائے گی۔ پروفیسر میک گوناگل نے سب سے پاس والے پیالے میں ایک بڑا چمچ ڈالا۔

”بھنی ہوئی انتڑیاں لیں گی سبیل؟“

پروفیسر ٹراویں نے ان کی بات سنی کرتے ہوئے اپنی آنکھیں دوبارہ ہلویں اور ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا اور پھر پوچھا۔ ”پروفیسر لوپن کہاں ہیں؟“

”مجھے افسوس ہے کہ وہ پھر سے بیمار پڑ گئے ہیں۔“ ڈبل ڈور نے کہتے ہوئے سب کی طرف اشارہ کیا کہ ہر کوئی اپنے لئے خود ہی کھانا نکالے۔ ”یہ بدمقتوں کی بات ہے کہ انہیں کرسمس کے دن ہی بیمار پڑنا تھا۔“

”لیکن غیر معمولی طور پر تمہیں تو یہ بات پہلے سے معلوم ہونا چاہئے تھی سبیل!“ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بانہیں اٹھاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ٹراویں نے پروفیسر میک گوناگل کو بہت ٹھنڈی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دھیمے لبھے میں کہا۔ ”یہ اتفاق ہے کہ غیر معمولی طور پر میں اس بارے میں پہلے سے جانتی تھی منروا! لیکن میں سب کے سامنے یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ میں سب کچھ جانتی ہوں۔ میں اکثر اس طرح کارویہ ظاہر کرتی ہوں جیسے مجھے مستقبل کا ذرا بھی علم نہیں ہے تاکہ دوسرے پریشانی نہ محسوس کریں۔“

”آپ کی باتوں سے بہت سی چیزیں واضح ہو گئیں سبیل!“ پروفیسر میک گوناگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ٹراویں کی آواز اچانک بہت پراسرار ہو گئی۔

”اگر تم جاننا ہی چاہتی ہو تو میں نے دیکھا ہے کہ بیچارے پروفیسر لوپن ہمارے ساتھ زیادہ عرصے تک نہیں رہ پائیں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ یہ بات خود بھی جانتے ہیں کہ اس کے پاس بہت کم وقت بچا ہے۔ جب میں نے ان سے جادوئی گولے میں جھانکنے کیلئے کھاتو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔“

”اچھا!“ پروفیسر میک گوناگل نے روکھے پن سے کہا۔

”مجھے تو ایسا بالکل نہیں لگتا۔“ ڈبل ڈور نے مسکراتے ہوئے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔ جس سے پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر ٹراویں کی بات چیت بند ہو گئی۔ ”پروفیسر لوپن کی جان کوئی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ سیپورس! ان کیلئے مرکب تو بنا دیا تھا تم نے؟“

”ہاں ہیڈ ماسٹر!“ سنیپ نے فوراً جواب دیا۔

”اچھی بات ہے۔“ ڈبل ڈور بولے۔ ”تب تو وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے..... ڈریک! تم نے یہ تو چکھا ہی نہیں؟ یہ بہت مزیدار ہے.....“

ڈبل ڈور نے اس کا نام لے کر اس سے کچھ کہا۔ اس وجہ سے پہلے سال کے اس نچے کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور اس نے کا نپتہ ہاتھوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

سے وہ ڈش اٹھا لی۔

پروفیسر ٹراوینی نے کرسمس کا ڈنر ختم ہونے تک قریباً خاموش رہنے کی بھرپور کوشش کی جو لوگ بھگ دو گھنٹے تک چلا تھا۔ جب کرسمس کے ڈنر کے باعث پیٹ پھٹنے والے تھے تو کہیں جا کر انہوں نے کھانا بند کیا۔ وہ اب بھی اپنے پٹاخ والے ہیٹ پہنے ہوئے تھے۔ جب ہیری اور رون میز پر سے سب سے پہلے اٹھ کھڑے ہوئے تو پروفیسر ٹراوینی زور سے تختی ہوئی بولیں۔

”میرے پیارے بچو! تم میں سے پہلے کون اٹھا ہے..... کون؟“

”کچھ پتہ نہیں!“ رون نے ہیری کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے لگتا ہے کہ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے سرد لبجھ میں کہا۔ ”جب تک کہ کوئی پاگل آدمی کلہاڑا لے کر دروازے کے باہر انتظار نہ کر رہا ہو کہ وہ بڑے ہال میں آنے والے پہلے شخص کا سر کاٹ دے۔“
یہاں تک کہ رون بھی ہنسنے لگا۔ پروفیسر ٹراوینی بہت برامان گئی تھیں۔

”چل رہی ہو؟“ ہیری نے ہر ماہنی سے پوچھا۔

”نہیں!“ ہر ماہنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”مجھے پروفیسر میک گوناگل سے کچھ ضروری بات کرنا ہے۔“

جب رون اور ہیری ہال سے باہر نکلے تو انہیں راستے میں کلہاڑے والا پاگل آدمی نہیں ملا۔ رون نے جماں لیتے ہوئے کہا۔

”شاید ہر ماہنی یہ پوچھنا چاہتی ہوگی کہ کیا وہ کچھ اور رمضانیں لے سکتی ہے؟“

جب وہ تصویر کے سوراخ کے پاس پہنچے تو وہاں پر سرکید و گن کر سمس کا جشن منار ہے تھے۔ موٹٹو کے علاوہ ان کے پاس دو تین سنیا سی اور ہو گورٹس کے پرانے ہیڈ ماسٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے کنٹوپ کو اوپر اٹھایا اور شربت کا گلاس اٹھا کر ان کو مخاطب کیا۔

”کرسمس کی نیک دلی تمنائیں.....“

”خبیث..... کمینے.....“ رون نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

”تم ہی ہو گے۔“ سرکید و گن نے غراتے ہوئے کہا اور پھر تصویر کا دروازہ کھول دیا تاکہ وہ اندر جا سکیں۔

ہیری سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔ وہاں سے اس نے اپنا فائر بولٹ اٹھایا۔ پھر اس نے جادوئی بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال کا صندوق پکڑا۔ جو اسے ہر ماہنی نے اس کی سالگرہ کے موقع پر تھے میں دیا تھا۔ یہ دونوں لے کر وہ ہال میں لوٹ آیا۔ وہ فائر بولٹ کو مزید خوبصورت بنانے کا سوچ رہا تھا۔ اسے سمجھنہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ اس کی ٹھہریاں مرٹی بھی نہیں تھیں۔ اس لئے انہیں کامٹا نہیں جا سکتا تھا۔ ہینڈل پہلے سے ہی اتنا چمک دمک رہا تھا کہ اس پر پالش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ اور رون ہر بڑے انہاک سے اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ اسی وقت تصویر کا سوراخ کھلا اور ہر ماہنی، پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہوئی

دکھائی دی۔

پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی ہیڈ بھی تھیں لیکن ہیری نے انہیں گری فنڈر ہال میں پہلے صرف ایک ہی بار دیکھا تھا۔ اُس وقت وہ بہت ہی گھمبیر اعلان کرنے کیلئے آئی تھیں۔ ہیری اور رون فائر بولٹ کو پکڑ کر انہیں گھورتے رہے۔ ہر ماں تی ایک طرف جا کر کر سی پر بیٹھ گئی۔ اس نے سب سے قریب رکھی ہوئی کتاب اٹھائی اور اس کے پیچھے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

”تو یہ بات ہے؟“ پروفیسر میک گوناگل نے انگیٹھی کے پاس سے گزرتے ہوئے ان دونوں کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مس گرینجھر نے ابھی بھی مجھے بتایا ہے کہ کسی نے تمہیں ایک بہاری ڈنڈے بھیجا ہے پوٹر؟“
ہیری اور رون نے پلٹ کر ہر ماں کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنی کتاب الٹی پکڑ رکھی تھی اور کتاب کے اوپر اس کا ماتھا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا میں اسے لے سکتی ہوں؟“ پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا لیکن انہوں نے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی ان کے ہاتھوں سے فائر بولٹ لے لیا تھا۔ انہوں نے اس کے ہینڈل سے لیکر دم تک ہر چیز کو مقاط نظرؤں سے جانچا۔ ”ہونہہ! اور اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی خط نہیں تھا پوٹر!..... کوئی کارڈ بھی نہیں..... کسی طرح کا کوئی بھی پیغام بھی نہیں؟“
”نہیں!“ ہیری نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

”اچھا!.....“ پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ ”مجھے اسے لے جانا ہو گا پوٹر!“

”کک..... کیا.....؟“ ہیری لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ ”مگر کیوں؟“

”یہ جانچ کرنا پڑے گی کہ اس پر کوئی شیطانی جادو تو نہیں کیا گیا ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے دو ٹوک انداز میں کہا۔ ”ظاہر ہے میں اس کی جانچ میں مہارت نہیں رکھتی ہوں۔ میڈم ہوچ اور پروفیسر فلٹ وک اس کا پرزہ پر زہ کھول کر اس کا تجزیہ کریں گے۔“
”پرزہ پر زہ کھول دیں گے.....؟“ رون نے دہرایا جیسے پروفیسر میک گوناگل پاگل ہو گئی ہوں۔

”اس میں کچھ ہفتوں سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔“ پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ”اگر ہمیں یقین ہو گیا کہ اس پر کسی قسم کے شیطانی جادو کے اثرات نہیں ہیں تو یہ تمہیں واپس مل جائے گا۔“

”اس کے ساتھ کوئی بھی گٹربنہیں ہوئی ہے۔“ ہیری نے کاپنی ہوئی آواز میں کہا۔ ”میرا یقین کیجئے پروفیسر.....!“

”تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو پوٹر!“ پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لبجے میں کہا۔ ”جب تک کہ تم اس پر سواری نہ کرو۔ اور ایسا تب تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کے ساتھ کوئی گٹربنہیں کی گئی ہے۔ میں تمہیں اس بارے میں خبر دیتی رہوں گی۔“

پروفیسر میک گوناگل مڑیں اور فائر بولٹ کو اٹھا کر تصویر کے سوارخ سے باہر نکل گئیں۔ ان کے جانے کے بعد تصویر کا سوراخ بن

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

199

ہو چکا تھا لیکن پھر بھی ہیری کی نظر میں اسی طرف گھورتی رہیں۔ اس کے ہاتھ میں اب بھی بہاری ڈنڈے کی دلکشی بھال والا صندوق پر پکڑا ہوا تھا۔ پھر وون نے غصیلے لمحے میں ہر ماں تی کی طرف دیکھا۔

”تم بھاگتی ہوئی میک گوناگل کے پاس کیوں گئی تھی؟“

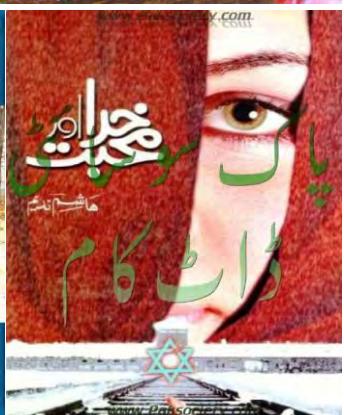
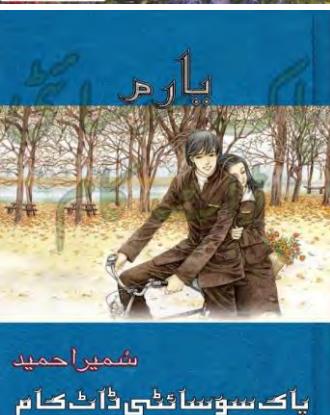
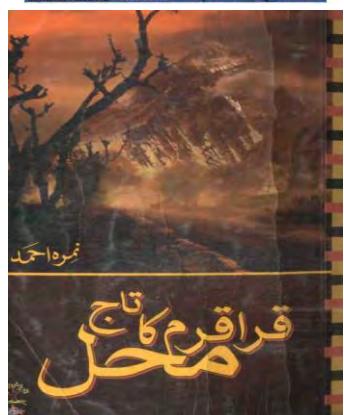
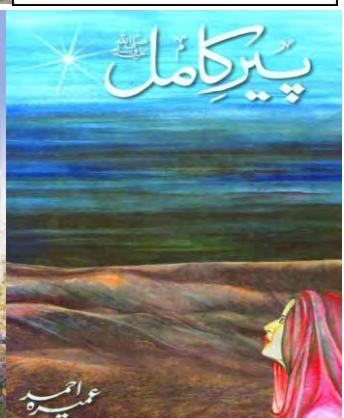
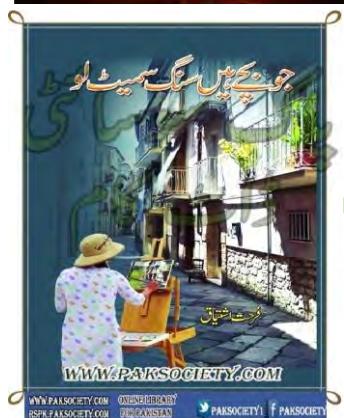
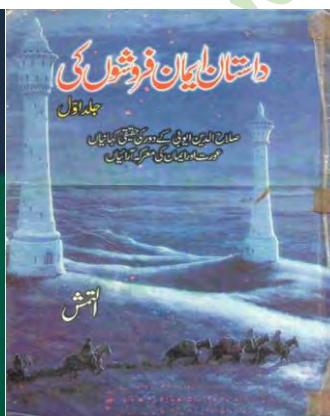
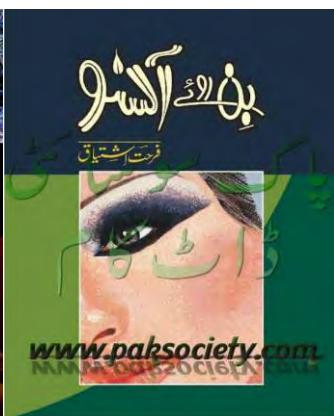
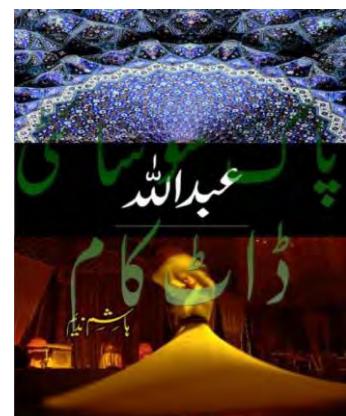
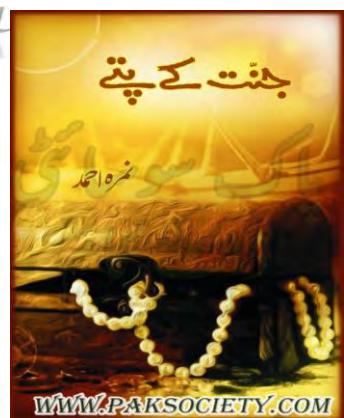
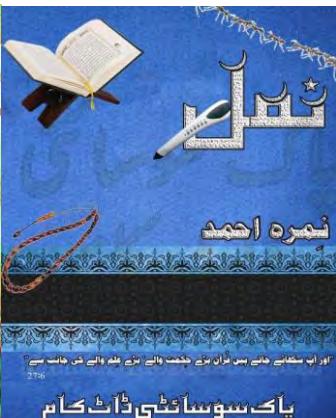
ہر ماں تی نے اپنی کتاب ایک طرف پھینک دی۔ اس کا چہرہ اب بھی گلابی تھا۔ لیکن وہ اٹھ کر وون کے سامنے تن کرکھڑی ہو گئی۔

”کیونکہ میں نے سوچا..... اور پروفیسر میک گوناگل بھی مجھ سے متفق ہو گئیں کہ شاید ہیری کو یہ مہنگا ترین بہاری ڈنڈا اسیر لیں

بلیک نے بھیجا ہو؟“



پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آن ٹائم بیسٹ سیلرز:-



بارہواں باب

پشت بان جادو

ہیری جانتا تھا کہ ہر ماہنی کی نیت اچھی تھی لیکن اس کے باوجود وہ اس سے ناراض تھا۔ وہ نہایت مختصر وقت تک دنیا کے سب سے اعلیٰ بہاری ڈنڈے فائر بولٹ کا مالک تھا لیکن ہر ماہنی نے دخل اندازی کے باعث وہ بہاری ڈنڈا اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔ اب تو وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ بہاری ڈنڈے کو دوبارہ دیکھ بھی سکے گا یا نہیں۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فائر بولٹ میں اب تک کوئی گڑ بڑ نہیں تھی لیکن شیطانی اثرات کی جانچ پڑتال کے بعد اس کا نہ جانے کیا حال ہو گا؟

رون بھی ہر ماہنی پر آگ بگولا تھا۔ جہاں تک اس کا سوال تھا، وہ یہ تسلیم کرتا تھا کہ ایک دم نئے فائر بولٹ کے پر زے پر زے کھول اس کی جانچ کرنا کسی جرم سے کم نہیں تھا۔ بہر حال ہر ماہنی اپنے کام کو صحیح مانتی تھی پھر بھی وہ ہال میں آنے سے کترانے لگی۔ ہری اور رون جانتے تھے کہ اس نے لاہبری میں ڈیرہ جمالیا ہے مگر انہوں نے اسے منہ لگانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ جب نئے سال کا آغاز ہوا اور کچھ وقت بیت گیا تو سکول میں چھل پہل بڑھنے لگی۔ طلباء اپنی چھٹیاں منا کروا پس لوٹ آئے۔ گری فنڈر کے ہال میں ایک بار پھر شورا اور بھیڑ نے جگہ بنالی تو یہ تبدیلی ان دونوں کیلئے خوشگوار ثابت ہوئی۔ ان کی بوریت ختم ہونے لگی۔

اویلیور ڈنے پڑھائی کے نئے مرحلے (ٹرم) کے آغاز پر پہلی رات ہی ہیری کو جمالیا اور دریتک اس سے گفتگو کی۔

”کرسمس اچھی رہی؟“ اس نے پوچھا۔ پھر جواب کا انتظار کئے بغیر ہی وہ بیٹھ گیا اور دھیکی آواز میں بولا۔ ”میں کرسمس کے دوران سوچ رہا تھا ہیری! آہ پچھلے میچ میں..... اگر روح کھڑرا گلے میچ میں بھی آگئے..... میرا مطلب ہے کہ..... ہمارا کیا ہو گا؟ تم..... ایک بار پھر.....!“

وڈ عجیب طریقے سے جملوں کو ادھورا چھوڑتے ہوئے رُک گیا۔

”میں اس کا حل نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔“ ہیری نے فوراً کہا۔ ”پروفیسر لوپن نے کہا تھا کہ وہ مجھے یہ سکھادیں گے کہ روح کھڑروں کو دور کیسے بھگایا جا سکتا ہے؟ شاید وہ اسی ہفتے سے سکھانا شروع کر دیں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ کرسمس کے بعد اس کام کا آغاز کریں گے.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

201

”یہ اچھا ہوگا!“ وڈ کے چہرے کی پریشانی اب کم ہو گئی۔ ”اگر ایسا ہوا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں تجھے مجھ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہاری جگہ کسی اور کو متلاشی بناؤں ہیری! اور کیا تم نے اپنے نئے بہاری ڈنڈے کا بندوبست کر لیا ہے..... یعنی آرڈر دے دیا ہے۔“

”نہیں!“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”اسے کرسمس کے تھفون میں ایک فائر بولٹ ملا تھا۔“ رون نے جلدی سے کہا۔

”فائر بولٹ؟ نہیں تم مذاق کر رہے ہو؟ اصلی فائر بولٹ؟“

”اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔“ ہیری نے اُداسی سے کہا۔ ”وہ فائر بولٹ اب میرے پاس نہیں ہے۔ اسے ضبط کر لیا گیا ہے۔“ اور پھر اس نے پوری داستان اس کے سامنے کھوں کر رکھ دی۔ یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی کہ فائر بولٹ کو کھوں کر اس کی جانچ کی جا رہی تھی۔

”شیطانی جادو کے اثرات؟ اس پر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے؟“

”سیر لیں بلیک!“ ہیری نے ٹھوس لبجھ میں کہا۔ ”لوگوں کا خیال ہے کہ وہ میرے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑا ہوا ہے اس لئے پروفیسر میک گوناگل کو یہی اندازہ ہے کہ وہ مجھے یہ بہاری ڈنڈا بھیج کر کوئی خطرناک کام کرنا چاہتا ہے.....“

وڈ نے اس طرف دھیان ہی دیا تھا کہ ایک پاگل، جنونی اور خونی قاتل اس کے متلاشی کے پیچھے پڑا ہے۔ وہ بولا۔ ”لیکن سوچنے کی بات ہے کہ بلیک فائر بولٹ کیسے خرید سکتا ہے؟ وہ اس وقت لوگوں کی نظر وہ سے چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ہر طرف اس کی تلاش جاری ہے، ہر کوئی اس کے چہرے سے واقف ہے۔ وہ کو الٹی کیوڈچ سپلائزر کی دوکان میں جا کر کھلم کھلا ایک بہاری ڈنڈا کیسے خرید سکتا ہے.....؟“

”میں یہ سب جانتا ہوں!“ ہیری بولا۔ ”لیکن میک گوناگل پھر بھی اس کے کل پر زے کھوں کر اپنی تسلی کیلئے جانچ کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔“

وڈ کا چہرہ اس کی بات سن کر زرد پڑ گیا۔

”کل پر زے کھوں کر؟ میں اس بارے میں ان سے بات کروں گا۔“ وڈ نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔ ”میں انہیں صحیح صورت حال سے آگاہ کروں گا فائر بولٹ! ہماری ٹیم میں آخر ہماری طرح وہ بھی تو چاہتی ہیں کہ گری فنڈر کیوڈچ کپ جیتے میں انہیں پوری طرح سمجھانے کی کوشش کروں گا فائر بولٹ“

اگلے دن سے کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہو گیا تھا۔ کوئی بھی جنوری کے ٹھنڈی صحیح کھلے جنگل کے پاس دو گھنٹے گزارنے کا خواہش مند نہیں تھا لیکن ہیگر ڈنے والہاں پر آگ کا الاڈ جلا رکھا تھا۔ اس آگ میں سلے منڈر چھپکلیاں گھوم رہی تھیں۔ ان کی حرکتیں دیکھ کر طلباء کی بوریت جاتی رہی اور ان سے لطف اندوز ہونے لگے۔ طلباء نے الاڈ کو روشن رکھنے کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت سوکھی لکڑیاں اور پتے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

202

اکٹھے کئے۔ آگ کے شعلے جتنے زیادہ بلند ہوتے، اتنا ہی سلے منڈر چھپکلیاں جوش اور خوشی کا انظہار کرتیں۔ وہ آگ کی لپٹوں پر اوپر نیچے کو دتی اور قلا بازیاں لگاتی۔ آگ میں ان کا رنگ سفید دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بجائے علم جوش کی نئی سہ ماہی کی پہلی کلاس میں انہیں کچھ زیادہ مزہ نہیں آپایا تھا۔ اس کلاس میں دست شناسی کا باب شروع کیا گیا تھا۔ پروفیسر ٹراولینی نے ہیری کو یہ معلومات دینے میں ذرا بھروسہ نہیں لگائی تھی کہ اس کے ہاتھ میں زندگی کی لکیر بہت چھوٹی ہے، اتنی چھوٹی لکیر تو انہوں نے آج تک کسی بھی ہاتھ میں نہیں دیکھی تھی۔

ہیری تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں جانے کیلئے بے تاب تھا۔ وڈے ہوئے گفتگو کے بعد وہ جلد روح کھپڑوں کے خلاف حفاظتی تدابیر کو سیکھ لینا چاہتا تھا۔

جب ہیری نے کلاس کے اختتام پر پروفیسر لوپن کو ان کا وعدہ یاد دلایا تو وہ چونک کر بولے۔ ”اوہ ہاں!..... مجھے ذرا سوچنے دو..... جمعرات کی شام کو آٹھ بجے؟“ جادوئی تاریخ کے مطالعے والا کلاس روم اتنا بڑا ہے کہ ہم وہاں پر اس کی مشق کر سکتے ہیں..... اس بارے میں مجھے بہت سوچ بچا کرنا ہو گا کہ ہم یہ کام کیسے کریں گے..... ظاہر ہے مشق کرنے کیلئے ہم سکول کے اندر ایک اصلی روح کھپڑ کو لا نہیں سکتے ہیں.....؟

جب وہ راہداریوں کو عبور کرتے ہوئے ڈنر کرنے کیلئے بڑے ہال میں جا رہے تھے تو رون نے کہا۔ ”وہاب بھی یمار دکھائی دے رہے ہیں..... ہے نا! تمہارا کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ انہیں درحقیقت کیا ہوا ہے؟“

انہیں اپنے عقب میں کسی کی عجیب سی ہنسی سنائی دی۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا، وہاں ہر مائنی تھی جو ایک تلوار والے بلند قامت محسے کے نیچے اپنے بستے کو سہارا دے کر اس کے ساتھ جتی ہوئی تھی۔ اس میں اس قدر کتابیں بھری ہوئی تھیں کہ بستہ اب بند ہونے کا نام ہی لے رہا تھا۔

”تم ہم پر ہنس کیوں رہی ہو.....؟“ رون نے چڑتے ہوئے کہا۔

”کسی بات پر نہیں۔“ ہر مائنی نے اپنے بستے کو دوبارہ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے اوپھی آواز میں کہا۔

”نہیں! تم واقعی ہنسی ہو۔“ رون نے غرما کر کہا۔ ”میں نے کہا تھا کہ لوپن کے ساتھ کیا گر بڑھتے ہے اور یہ سن کر تم ہنسنے لگی تھی۔“

”کیا یہ بات سب کو صاف دکھائی نہیں دے رہی ہے۔“ ہر مائنی نے اپنی سمجھداری جھاڑتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے!“ رون نے جھکتے ہوئے کہا۔ ”تم اگر نہیں بتانا چاہتی ہو تو مت بتاؤ۔“

”اچھی بات ہے۔“ ہر مائنی نے نخوت بھری آواز میں کہا اور وہاں سے چل دی۔

”وہ کچھ نہیں جانتی ہے۔“ رون نے غصے سے ہر مائنی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”وہ تو صرف یہ کوشش کر رہی تھی کہ ہم اس سے دوبارہ بولنا شروع کر دیں.....“

☆☆☆☆

جعرات کی شام آٹھ بجے ہیری بے تابی سے گری فنڈر کے ہال سے باہر نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا راہداریاں پھلانگتا ہوا جادوئی تاریخ کے مطالعے والے کلاس روم میں پہنچ گیا۔ کلاس روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر گھپ اندھیرا تھا۔ ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی سے کلاس روم کی بیان روشن کر دیں۔ پانچ منٹ تک وہ انتظار کے لمحوں میں بھکٹنا رہا۔ پھر پروفیسر لوپن کی جھلک دکھائی دی۔ وہ جب اندر داخل ہوئے ان کے ساتھ ایک بڑا صندوق تھا جسے وہ اٹھائے ہوئے تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس صندوق کو پروفیسر بنس کے ڈیسک پر جمادیا۔

”یہ کیا ہے؟“ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

”ایک اور چھلا وہ.....“ پروفیسر لوپن نے اپنا چونگہ کھولتے ہوئے کہا۔ ”میں منگل کے روز سے سکول کی پوری عمارت میں کسی چھلا وہ کی تلاش کر رہا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ چھلا وہ مجھے مسٹر پیچ کی فائلوں والی الماری کے گہرائی میں چھپا ہو اُمل گیا..... اصلی روح کھجڑ کا یہ سب سے عمدہ نعم البدل ہو سکتا ہے۔ تمہیں دیکھتے ہی یہ چھلا وہ روح کھجڑ کا روپ اختیار کر لے گا اور تم اس پر اپنی مشق کر سکتے ہو۔ مشق کے بعد میں اسے اپنے آفس میں بند رکھو گا۔ میرے ڈیسک میں ایک خفیہ دراز ہے جو یقیناً اسے پسند آئے گا.....“

”ٹھیک ہے پروفیسر!“ ہیری نے کہا۔ وہ ایسا نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ ڈرنے کے بجائے خوش ہو رہا ہو کہ لوپن نے اصلی روح کھجڑ کا استانا چھانم البدل تلاش کر لیا ہے۔

”تو.....“ پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی اور ہیری کو بھی ایسا کرنے کا اشارہ کیا۔ ”میں آج تمہیں جو جادوئی کلمہ سکھانے جا رہا ہوں وہ نصابی پڑھائی سے بہت مختلف ہے۔ یہ بہت ماہر اور خصوصی تربیت یافتہ جادوگروں کا جادو ہے ہیری! اسے معمولی جادوگر سیکھ ہی نہیں پاتے ہیں۔ اسے پشت بان جادو کہا جاتا ہے۔“

”مگر یہ کیسے کام کرتا ہے.....؟“ ہیری نے گھبرائے ہوئے لمحے میں پوچھا۔

”دیکھو!“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”جب یہ ٹھیک طرح سے کام کرتا ہے تو اس سے ایک ایسا روش ہالہ نمودار ہوتا ہے جو اپنے کرنے والے کو حفاظتی حصารیں لے لیتا ہے۔ یہ روشنی روح کھجڑوں کیلئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اور وہ اس سے دور بھاگتے ہیں۔

پشت بان جادو تمہاری حفاظت کرتا ہے اور روشنی روح کھجڑوں کے درمیان ایک آہنی دیوار کا کام کرتا ہے۔“

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک تصور ابھر آیا کہ وہ ہیگر ڈکی جسامت کے کسی شخص کے پیچھے دکا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا ہو۔ پروفیسر لوپن نے آگے بات بڑھائی۔

”پشت بان ایک طرح کا ثابت جادو ہے، یہ ان چیزوں کی نگہبانی کرتا ہے جنہیں روح کھجڑا اپنی غذابنا نے کی کوشش کرتے ہیں امیدیں، خوشیاں، جینے کی منگیں، پرمسرت لمحات، کھلکھلاتے جذبات..... چونکہ پشت بان جادو عام انسانوں کی طرح پڑ مردہ

نہیں ہو سکتا ہے اسی لئے روح کھپڑا س پر اپنا خوفناک اثر ڈال نہیں پاتے ہیں۔ اسے استعمال کرنے کیلئے تخیل میں بھر پور تصور بنانا ہوگا..... ایک مکمل اور دیر پا تصور..... میں تمہیں اس بارے میں خبردار کرنا چاہوں گا کہ ممکن ہے کہ تم اس بھر پور تصور کو دیر پا اور مکمل نہ بنانا پا۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ یہ نہایت اونچے درجے کا جادو ہے..... کسی بھی قابل جادو گر کو اس میں مشکلات یا پھرنا کامی ہو سکتی ہے۔“

”پشت بان کا تخیلی خاکہ کیسے دکھائی دیتا ہے؟“ ہیری نے تحسس سے پوچھا۔

”تخیل کی تصور یا خاکہ جب روشنی کا لباس اوڑھ کر ذہن کے پردوں سے نکل کر نظر وہ کے سامنے آتا ہے تو اس کا کوئی بھی روپ ہو سکتا ہے۔ ہر جادو گر کا پشت بانی تختیل، الگ الگ طرح کا ہوتا ہے۔“

”اور اسے ذہن کے درپیوں سے باہر کیسے نکلا جاتا ہے؟“

”ایک جادوئی کلمے سے.....!“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”لیکن ایسا تبھی ہو سکتا ہے جب جادوئی کلمہ پڑھتے وقت اپنی پوری توجہ کسی بہت ہی خوشگوار یادی پا واقعے پر مرکوز کر دی جائے۔“

ہیری نے کسی خوشگوار یادی تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ڈریلی خاندان میں برپا ہوئے غیر معمولی حادثات پر غور کیا مگر وہ کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ اس سے کام چلا یا جا سکتا۔ بالآخر اس نے ان لمحات کو منتخب کیا جب اس نے پہلی بار بھاری ڈنڈے پر سواری کا لطف اٹھایا تھا۔

”ٹھیک ہے۔“ اس نے کہا اور یہ یاد کرنے کی کوشش کی کہ اسے اس وقت کتنا خوشگوار احساس ہوا تھا۔

”جادوئی کلمہ یہ ہے..... پشت بان نمودارم“ پروفیسر لوپن نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ ”تم اپنی خوشگوار یاد پر اپنی کامل توجہ مرکوز کئے ہونا ہیری؟“

”ہاں!“ ہیری نے اپنے اتھل سچھل خیالات کو ہٹا کر اپنی توجہ بھاری ڈنڈے کی پہلی سواری پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔ ”پشت بان نمودارم نہیں..... پشت بان نمودارم معاف کیجئے گا..... پشت بان نمودارم پشت بان نمودارم“

اچانک اس کی جادوئی چھپڑی کے کنارے سے ایک چیز نکلی جو سفید دھوئیں کی لکیر طرح دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا آپ نے اسے دیکھا.....؟“ ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ”کچھ ہوا تھا.....“

”بہت عمدہ کوشش!“ پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تو پھر روح کھپڑ پر اس کا استعمال کرنے کیلئے تم تیار ہو.....؟“

”ہاں!“ ہیری نے اپنی چھپڑی کو کس کر کپڑتے ہوئے کہا۔ وہ کھسک کر کلاس روم کے وسطی حصے میں آگیا تھا۔ اس نے ہوا کی پہلی پرواز پر اپنے دماغ کو مکمل طور پر مرکوز کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس کے ذہن میں رہ رہ کر کوئی اور ہی خیال دستک دے رہا تھا..... اب اسے کسی بھی پل اپنی ماں کی چینچتی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دے سکتی تھی..... لیکن اسے اس بارے میں نہیں سوچنا چاہئے۔ ورنہ اسے ان کی چیخ دوبارہ سنائی دینا شروع ہو جائے گی اور وہ اسے سننا نہیں چاہتا تھا یا..... درحقیقت وہ اسے سننا چاہتا تھا.....

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

پروفیسر لوپن نے صندوق کا ڈھلن کھول دیا۔

صندوق سے ایک روح کھڑا دھیمے انداز میں باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا جس کا رُخ ہیری کی طرف تھا۔ اس نے اپنا سیاہ نقاب سے ڈھکا ہوا چہرہ ہیری کی طرف گھمایا۔ کلاس روم میں چاروں طرف بتیاں جھپکنے لگیں اور پھر بجھ گئیں۔ روح کھڑے نے صندوق سے باہر قدم رکھا اور ہیری کی طرف خاموشی سے بڑھنے لگا۔ پھر ایک گہری، خطرناک تیز سانس کھنچنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری کو ایک بار پھر سر در تین لہر اپنے بدن میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

”پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم.....“

مگر کلاس روم اور روح کھڑا ب دھنڈ لے ہو رہے تھے..... ہیری ایک بار پھر سفید کہر کی کسی گہری کھائی میں گرتا جا رہا تھا..... اب اسے اپنی ماں کی آوازیں کافی صاف اور اوپنجی سنائی دے رہی تھیں۔

”ہیری کو نہیں..... ہیری کو نہیں..... رحم کرو..... میں کچھ بھی کروں گی.....“

”دورہٹ جاؤ احمد عورت.....“

”ہیری!“

ہیری جھٹکے کے ساتھ اصلی دنیا میں واپس آ گیا۔ وہ فرش پر پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ کلاس روم کی بتیاں ایک بار پھر جل چکی تھیں۔ اسے یہ پوچھنے کی قطعی ضرورت نہیں تھی کہ کیا ہوا تھا؟

”معاف کیجئے!“ وہ بڑھاتے ہوئے بیٹھ گیا۔ اسے احساس ہوا کہ اس کے چشمے کے پیچھے ٹھنڈا اپسینہ بہہ رہا ہے۔

”تم ٹھیک تو ہو.....؟“ پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

”ہاں.....!“ ہیری ایک ڈیسک کا سہارا لے کر کھڑا ہوا اور پھر اس پر جھک گیا۔

”یہ لو.....“ پروفیسر لوپن نے اسے ایک مینڈ کی شکل کی چاکلیٹ پکڑا دی۔ ”اگلی کوشش کرنے سے پہلے اسے کھالو۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم یہ کام پہلی بار میں کر لو گے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم اسے پہلی بار میں کر لیتے تو مجھے بے حد حیرانگی ہوتی.....“

”اب تو حالت اور بگڑتی جا رہی ہے۔“ ہیری نے مینڈ کا سر کھاتے ہوئے دھیمے انداز میں کہا۔ ”میں اپنی ماں کی آواز اس بار اور بھی زیادہ واضح اور تیز سنی..... اور اس کی..... والدی مورٹ کی۔“

پروفیسر لوپن کا چہرہ اب اور زرد پڑ گیا تھا۔

”ہیری اگر تم یہ نہیں کرنا چاہتے ہو تو رہنے دو..... میں سمجھتا ہوں.....“

”میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔“ ہیری نے تیزی سے کہا اور جلدی سے بچی ہوئی چاکلیٹ کو اپنے منہ ڈال لیا۔ ”مجھے یہ کرنا ہی ہے۔ اگر روح کھڑر یون کاوا لے میچ میں پھر سے آ گئے تو کیا ہو گا؟ میں دوبارہ گرنا برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر ہم یہ میچ بھی ہار گئے تو ہمارے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ہاتھ سے کیوڈچ کپ نکل جائے گا۔“

”تو پھر ٹھیک ہے۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”تمہیں کسی اور یاد کو منتخب کرنا چاہئے جو سچ مچ خوشگوار اور پراش ہو۔ پھر تمہیں اس پر اپنی پوری توجہ مرکز کرنا ہوگی..... تمہاری پچھلی یاد زیادہ قوت بخش ثابت نہیں ہوئی۔“

ہیری نے اپنے ذہن پر زور ڈالا۔ پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ جب گری فنڈر نے گذشتہ سال ہاؤس کپ جیتا تھا تو اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔ وہ یاد ہیرت انگیز طور پر خوشگوار تھی۔ اس نے دوبارہ اپنی چھٹری کس کر پکڑ لی اور کلاس روم کے درمیان میں پہنچ گیا۔

”تیار ہو؟“ پروفیسر لوپن نے صندوق کا ڈھکن پکڑتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں تیار ہوں!“ ہیری نے ہمت باندھتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے ذہن میں گری فنڈر کے ہاؤس کپ کی جیت کی خوشگوار یادوں کو بھرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ یہ کوشش بھی کر رہا تھا کہ وہ اس بارے میں بالکل نہ سوچ کے صندوق کھلنے کے بعد کیا ہوگا؟

”چلو!“ پروفیسر لوپن نے ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔ کمرہ ایک بار پھر بہت تخت بستہ اور انہیں اہوتا چلا گیا۔ روح کھجڑا گے کی طرف لہرایا اور اس کا چہرہ ہیری پر ٹھہر گیا۔ اس نے کھڑکھڑا تی ہوئی سانس کھینچی۔ اس کا سر ابوسیدہ ہاتھ ہیری کی طرف بڑھا۔

”پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم.....“

سفید دھنڈ کی چادر گھری ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے آنکھوں میں دھنڈ لائپن بڑھنے لگا۔ بڑی اور دھنڈ لی چیزیں اس کے چاروں طرف ہل رہی تھیں..... پھر ایک نئی آواز سنائی دی۔ ایک آدمی کی آواز جو دھنڈتے ہوئے میں چلا رہا تھا۔

”لیلی! ہیری کو لیکر چلی جاؤ۔ وہ آگیا ہے۔ جاؤ..... بھاگو..... میں اسے سنبھالتا ہوں۔“

کہیں دور کمرے کا دروازہ بھڑ بھڑانے کی آواز سنائی دی۔ پھر تیز آواز میں ایک دروازہ کھل گیا..... اوپنی آواز میں کوئی تیکھے انداز میں قہقہہ لگا رہا تھا.....

”ہیری..... ہیری جا گو..... اٹھو!“

پروفیسر لوپن ہیری کے چہرے کو بڑی طرح تھپتھپاڑا ہے تھے۔ اس بار تو ہیری کو یہ سمجھنے میں منٹ نہیں لگا کہ وہ کلاس روم کے دھوں بھرے فرش پر لیٹا ہوا تھا۔

”میں نے اپنے ڈیڈی کی آواز سنی۔“ ہیری نے دھیمے لمحے میں سرگوشی کی۔ ”ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ میں نے ان کی آواز سنی ہے..... انہوں نے والدی مورٹ سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تاکہ ممی کو وہاں سے نکل جانے کا موقع مل جائے۔“

ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ اس کے چہرے پر پسینے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ اس نے اپنا چہرہ جھک کر لباس سے پونچھ ڈالا اور اپنے جوتے کے لئے باندھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلک دیکھ سکے۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

207

”تم نے جیس کی آواز سنی؟“ پروفیسر لوپن نے بھرائے ہوئے لمحے میں پوچھا۔

”ہاں.....!“ آنکھیں خشک کرتے ہوئے ہیری نے اوپر دیکھا۔ ”آپ انہیں جانتے ہیں؟“

”ہاں! میں جانتا ہوں۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”اتفاق کی بات ہے کہ ہم ہو گورٹس میں دوست تھے۔ سنو ہیری!.....!“ میں آج رات یہیں تک رُک جانا چاہئے۔ اس تخلیٰ تصور کی تشكیل نہایت دشوار کام ہے..... مجھے تمہیں اتنی مشکل میں ڈالنے والا مشورہ دینا، ہی نہیں چاہئے تھا۔“

”نہیں!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ”میں ایک بار اور کوشش کروں گا۔ میں زیادہ مضبوط خوشنگوار یادیں بنانے کے بارے میں سوچ نہیں پا رہا ہوں شاید یہی اصلی وجہ ہے..... ذرا ٹھہریے!“

اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ ایک حقیقی خوشنگوار یاد..... ایسی یاد جس سے وہ ایک اچھا اور مضبوط تخلیٰ کی تشكیل کر سکے۔ جس پل اس نے پہلی بار سنا تھا کہ وہ ایک جادوگر ہے اور ڈرسلی خاندان سے نکل کر ہو گورٹس جانے والا تھا۔ اس سے زیادہ خوشنگوار بحثات اور کون سے ہو سکتے تھے..... جب اس نے سنا تھا کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو چھوڑ کر جانے والا ہے..... اس نے اسی یاد کو اپنا تخلیٰ تصور بنانے کی کوشش کی پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ایک بار پھر صندوق کے سامنے پہنچ گیا۔

”تیار ہو؟“ پروفیسر لوپن نے پوچھا۔ جن کے چہرے پر ایسا تاثر پھیلا ہوا تھا کہ وہ یہ کام مجبوراً کر رہے ہوں۔ ”اپنی خوشنگوار یاد پر پوری طرح دھیان مرکز کرو۔ ٹھیک ہے..... اب شروع کرتے ہیں۔“

انہوں نے تیسرا بار صندوق کا ڈھلن کھولا اور اس میں سے روح کھجڑا باہر نکلا۔ کمرہ تخت بستہ اور دھندا ہونے لگا۔

”پشت بان نمودارم!“ ہیری غراتے ہوئے بولا۔ ”پشت بان نمودارم.....“

ہیری کے دماغ میں چیزوں کا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع ہو گیا تھا۔ فرق یہ تھا کہ اس بار اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ آوازیں بے سرے اور مصنوعی پن سے پیدا ہو رہی ہوں۔ یہ کبھی دھیکی اور کبھی تیز ہو جاتی تھیں۔ اسے اب بھی روح کھجڑ دکھائی دے رہا تھا..... جو اس کی طرف بڑھنے کے بجائے اب رُک گیا تھا..... اور پھر ہیری کی چھٹری کی نوک سے ایک بڑا سفید سایہ باہر نکلا اور وہ آگے بڑھ کر اس اور روح کھجڑ کے درمیان میں لہرانے لگا۔ ایسے لگا جیسے دونوں کے درمیان شیشے کی دیوار تن گئی ہو۔ ہیری کے پیر بری طرح کانپ رہے تھے لیکن وہ اب بھی اپنے پیروں پر ہی کھڑا تھا..... لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کب تک اپنے پیروں پر کھڑا رہ پائے گا۔

”لا جواب.....“ پروفیسر لوپن نے ان دونوں کے درمیان کو دتے ہوئے کہا۔

ایک زوردار کھٹاک کی آواز ہوئی اور روح کھجڑ کے ساتھ ہی ہیری کا دھندا بھر تخلیٰ تی عکس بھی غائب ہو گیا۔ ہیری ہانپتا ہوا ایک کرسی میں حصہ گیا۔ اس کے پیر کانپ رہے تھے اور وہ اتنی زیادہ تھکاوت محسوس کر رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی میلیوں دوڑ کرو ہاں پہنچا ہو۔

اس نے ہنکھیوں سے دیکھا کہ پروفیسر لوپن چھلاوے کو اپنی چھڑی سے صندوق میں واپس بھج رہے ہیں۔ چھلاوہ ان کے سامنے پہنچتے ہی بڑی سفید گیند میں بدل گیا تھا۔

”بہت اعلیٰ!“ پروفیسر لوپن نے ہیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”بہت اعلیٰ ہیری! حیرت انگیز طور پر یہ ایک اچھا آغاز تھا.....“

”کیا ہم ایک اور کوشش کر سکتے ہیں..... بس ایک اور؟“

”ابھی نہیں!.....“ پروفیسر لوپن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ایک رات کیلئے اتنی کوشش کافی ہے اب.....“ انہوں نے ہیری کوئی ڈیوکس کی ایک بڑی چاکلیٹ پکڑا دی۔

”یہ پوری چاکلیٹ کھالو۔۔۔ ورنہ میڈم پامفری میری جان کے پیچھے پڑ جائیں گی۔ اور اگلے ہفتے اسی وقت.....!“

”ٹھیک ہے!“ ہیری نے کہا اس نے چاکلیٹ کھاتے کھاتے دیکھا کہ پروفیسر لوپن اب ان بیوں کو بھار ہے تھے جو روح کھڑ کے غائب ہونے کے بعد دوبارہ از خود جل اٹھی تھیں۔ اسی وقت اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔

”پروفیسر لوپن!“ اس نے دھیمے لمحے میں کہا۔ ”اگر آپ میرے ڈیڈی کو جانتے تھے تو یقیناً آپ سیریس بلیک کو بھی جانتے ہی ہوں گے؟“

پروفیسر لوپن نے تیزی سے اس کی طرف پلت کر دیکھا۔

”تمہارے دل میں یہ خیال کیونکر پیدا ہوا؟“ انہوں نے تیزی سے پوچھا۔

”کچھ نہیں!..... میرا مطلب ہے..... میں بس یہ جانتا ہوں کہ وہ ہو گورٹس میں دوست تھے.....“

پروفیسر لوپن کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ راحت پھیل گئی۔

”ہاں! میں اسے جانتا تھا۔“ انہوں نے تنا و بھری آواز میں کہا۔ ”یا مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اسے جانتا ہی نہیں تھا ہیری! اب باٹیں بند اور فوراً چلنا چاہئے..... بہت دیر ہو چکی ہے۔“

ہیری کلاس روم سے باہر نکل کر راہداری میں چلتے ہوئے ایک موڑ پر مڑ گیا۔ پھر وہ ایک توارو والے مجسم کے پیچھے سے گزر کر ایک بل دار راستے پر گھوما۔ وہ چاکلیٹ کھانے کیلئے رُکا اور نیچے بیٹھ کر چاکلیٹ کا ٹکڑا منہ میں بھرا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے بلیک کا ذکر نہیں پھیٹرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ صاف ظاہر تھا کہ پروفیسر لوپن اس کے بارے میں باقی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں سوچنے لگا۔

یہ الگ بات تھی کہ اس نے ڈھیر ساری چاکلیٹ کھالی تھی مگر پھر بھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی ساری طاقت سلب کر لی گئی ہو۔ اپنے مرتبے ہوئے والدین کے منہ سے آخری جملوں کا سننا ایک نہایت ہولناک منظر تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس نے اپنے بچپن

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

209

سے لے کر اب تک ان کی صرف یہی آوازیں سن تھیں۔ اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ اس کے دل میں ان کی آوازیں سننے کی طلب اتنی شدید تھی کہ وہ ان کو سن پایا۔ اسی لمحے اسے اس حقیقت کا ادراک بھی ہوا کہ اگر یہ خواہش یونہی برقرار رہی تو کبھی بھی پشت بان جادو کا صحیح اور طاقتور تخلیل بنانے میں ناکام رہے گا۔

”وہ مر چکے ہیں!“، اس نے خود کو خفت سے یاد دلا�ا۔ ”وہ مر چکے ہیں..... اور ان کے آخری جملے سننے سے وہ واپس نہیں لوٹ آئیں گے! اگر تم کیوڈچ کپ جیتنا چاہتے ہو تو بہتر یہی ہو گا کہ خود کو سنبھال لو.....“، وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے منہ میں چاکلیٹ کا آخری ٹکڑا ڈالا اور گری فنڈر ہال کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆☆

سہ ماہی کے آغاز کے ایک ہفتے بعد ریون کلا اور سلے درن کے درمیان کیوڈچ کا مقیج ہوا۔ سلے درن کی ٹیم جیت تو گئی تھی لیکن بہت کم پوائنٹس کے ساتھ۔ وڈ کے مطابق یہ گری فنڈر کیلئے نہایت خوشی کی خبر تھی کیونکہ ریون کلا کو ہرانے کے بعد گری فنڈر دوسری پوزیشن پر پہنچ جائے گا۔ اس لئے اب وہ اپنی ٹیم کو ہفتے میں پانچ دن تربیتی مشقیں کروانے لگا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ پروفیسر لوپن کی روح کھڑروں والی کلاس (جو چک کیوڈچ کی تربیتی مشقتوں سے زیادہ دم نکال لیتی تھی) کو ملا کر ہیری کے پاس ہفتے میں ایک ہی رات پہنچتی تھی جس میں وہ اپنا سکول کا ہوم ورک کر سکتا تھا۔ اس کڑی مشقت کے باوجود اس کا یہ جان ہر ماہی جتنا نہیں تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ بہت زیادہ پڑھائی کا بوجھ آخر کار اب ہر ماہی پر حاوی ہو گیا تھا۔ ہر رات کو نگاہ ہٹائے بغیر وہ گری فنڈر کے ہال کے ایک کونے میں دکھائی دیتی تھی۔ اس کی کتابیں کئی میزوں پر پھیلی رہتی تھیں۔ علم الاعداد کی جادوئی پہلیوں کے چارت، علم فلکیات کی لغات، مالگوؤں کے بھاری بھر کم سامان اٹھانے والے خاکے اور بے شمار نوٹس کی فائلیں۔ وہ شاید ہی کسی سے بات کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی اور نہ ہی کوئی اس کی پڑھائی میں رکاوٹ ڈالتا تھا۔ اگر کوئی اس کی توجہ پڑھائی سے ہٹانے کی کوشش کرتا تو وہ اسے روکھے انداز میں جھٹک دیا کرتی تھی۔

”وہ ایسا کیسے کر رہی ہے؟“، رون نے ایک شام ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔ اس وقت ہیری پروفیسر سنپ کے دیئے گئے مضمون کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو گرفت میں نہ آنے والے زہروں کے بارے میں تھا۔ ہیری نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ ہر ماہی کتابوں کے اتنے اونچے ڈھیر کے پیچھے بیٹھی تھی کہ بمشکل دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا؟“

”ہر ماہی اتنی ساری کلاسز میں کیسے جا رہی ہے؟“، رون نے کہا۔ ”آج صحیح میں نے اسے علم الاعداد کے جادوئی کرتب والی پروفیسر وکٹر سے باتیں کرتے سنا تھا۔ دونوں کل کی کلاس کے بارے میں بات چیت کر رہی تھیں۔ لیکن ہر ماہی وہاں نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ اس وقت تو وہ ہمارے ساتھ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں تھی۔ یہ دونوں کلاسیں ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں۔ اور ارون میک ملن نے مجھے بتایا ہے کہ ہر ماہی نے مالگوؤں کی تاریخ ایک مطالعہ کی ایک بھی کلاس سے نامنہیں کیا۔ جبکہ اس موضوع کی

کلاس اس وقت لگتی ہے جب علم جوش کی کلاس اپنی نصف پڑھائی تک پہنچ جاتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس نے علم جوش کی بھی کوئی کلاس نہیں چھوڑی ہے۔“

ہیری کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس وقت ہر ماہنی کے ناقابل یقین ٹائم میبل کے اسرار سلیمانی کی کوشش کرتا۔ اسے دراصل سنیپ کا دیا ہوا مضمون پورا کرنا تھا لیکن وہ اپنی توجہ ہٹانے پر مجبور ہو گیا کیونکہ دو منٹ بعد ہی وہاں پر وڈا آچکا تھا۔

”بری خبر ہے ہیری! میں ابھی پروفیسر میک گوناگل سے فائز بولٹ کے بارے میں بات کرنے لگیا تھا۔ انہوں نے انہوں نے مجھے بری طرح جھٹک دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری تمام دلیلیں بالکل غلط ہیں۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے کچھ جانتے کی زیادہ فکر ہے تمہاری زندگی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ صرف اس لئے کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر سنہری گیند کو پکڑنے کے بعد فائز بولٹ تمہیں نیچے پھینک دے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔“ وڈے نے بے یقینی میں اپنا سر ہلاایا۔ ”حقیقت یہی ہے کہ جس طرح سے وہ مجھ پر چلا رہی تھیں کسی کو بھی نہیں لگتا ہے کہ میں نے کوئی بھی انک بات کہہ دی ہو پھر میں نے ان سے پوچھا کہ وہ فائز بولٹ کو کتنا عرصہ تک اپنے پاس رکھیں گی؟“ اس نے منہ بسور کر پروفیسر میک گوناگل کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔ ”جب تک ضروری ہو گا وڈے میرا خیال ہے کہ تمہیں اب ایک نئے بھاری ڈنڈے کیلئے آرڈر کر دینا چاہئے ہیری!“ کون سی بھاری ڈنڈا نامی کتاب کے آخر میں ایک آرڈر فارم موجود ہے تم نیمیس ۲۰۰۱ خرید سکتے ہو جیسی ملفوائے کے پاس ہے۔“

ہیری نے وڈکو دوڈوک الفاظ میں یہ کہہ دیا تھا کہ ”میں ایسی کوئی چیز نہیں خریدوں گا جو ملفوائے کو حجمی لگتی ہو.....“



جنوری گزر چکا تھا اور فروری کا آغاز ہو گیا تھا لیکن دل دھلادینے والے تختہ سستہ موسم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ ریون کلا اور گری فنڈر کا پیچ قریب آتا تاجر ہاتھا لیکن ہیری نے ابھی تک نئے بھاری ڈنڈے کا آرڈر نہیں دیا تھا۔ اب وہ جادوی تغیرات کی ہر کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے فائز بولٹ کی واپسی کے بارے میں دریافت کرتا تھا۔ رون اس کے عقب میں امید کے کرنیں سجائے کھڑا رہتا تھا اور ہر ماہنی ہمیشہ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا کرتی تھی۔

جب یہ بارہویں بار ہوا تو پروفیسر میک گوناگل نے اس کے لب ہلنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔ ”نہیں پوٹر! تمہیں بھاری ڈنڈا ابھی واپس نہیں مل سکتا۔ ہم نے ہر قسم کے نقصان پہنچانے والے جادو کی توجہ کر لی ہے مگر پروفیسر فلٹ وک کی رائے ہے کہ اس پر کسی بھی انک اور خفیہ سفلی جادو کا بھی اثر ہو سکتا ہے۔ جانچ کی تکمیل پر میں تمہیں فوراً آگاہ کر دوں گی۔ اب براہ کرم مجھے مزید تنگ مت کرو.....“ حالات کا گھن چکر ہیری کیلئے اس لئے بھی برا ثابت ہو رہا تھا کیونکہ وہ ابھی تک روح کھڑروں سے مقابلہ کرنے والی تربیت میں کوئی بڑی کامیابی نہیں حاصل کر پایا تھا۔ وہ جتنی توقعات باندھے ہوئے تھا، کئی ہفتوں کے گزر جانے کے باوجود چھلاوے کے روح کھڑکے روپ میں آنے کے بعد وہ اس کے درمیان محض ایک دھنڈلی سی دیوار بنانے سے زیادہ کچھ اور نہیں کر پایا تھا۔ اس کا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

211

پشت بانی جادوئی تخلیل اتنا کمزور واقع ہوا تھا کہ وہ کسی بھی حقیقی روح کچھڑ کو بھگانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کا جادوئی عکس کسی روئی کے گا لے جیسے بادل کی صورت میں بیج میں منڈلاتا رہتا تھا۔ اسے مسلسل برقرار رکھنے میں ہیری کی قوت دن بہ دن کمزور پڑ رہی تھی۔ اس مسلسل ناکامی کے باعث ہیری کو خود پر غصہ آنے لگا تھا۔ وہ اس احساس جرم میں خود کو ملوث سمجھتا تھا کہ اس کے دل میں اپنے والدین کی آوازوں کو سننے کی خواہش کچھ زیادہ ہی بڑھتی جا رہی تھی.....

”تم خود سے کچھ زیادہ ہی امید کر رہے ہو!“ پروفیسر لوپن نے چوٹھی بار مشق میں ناکامی پر درشت لبھ میں کہا۔ ”تیرہ سال کے جادوگر کیلئے دھندا جادوئی عکس بنالینا بھی بہت بڑی کامیابی قرار دی جاسکتی ہے۔ کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ تم اب بے ہوش نہیں ہو رہے ہو.....؟“

”میرا خیال تھا کہ پشت بان جادو روح کچھڑوں کو مجھ سے دور بھگا دے گا۔“ ہیری نے ناخوشگوار لبھ میں کہا۔ ”اس سے وہ غائب ہو جائیں گے.....“

”ایسا صرف مضبوط اور طاقتور تخلیل کے جادوئی عکس سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”لیکن تم نے اتنی کم مشقوں سے ہی بہت زیادہ سیکھ لیا ہے۔ اگر روح کچھڑ تمہارے الگے کیوڈج بیج میں آتے ہیں تو تم انہیں خود سے دور رکھ کر زمین پر بخیریت اتر سکتے ہو۔“

”مگر آپ نے تو کہا تھا کہ اگر روح کچھڑوں کی تعداد زیادہ ہو گی تو اس کام میں مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔“ ہیری نے کہا۔ ”مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔“ پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”یہ لو..... اب تمہیں اس کا انعام ملتا چاہئے۔ تھری بروم سٹکس بار سے میں ایسی چیز لایا ہوں جو شاید تم نے کبھی نہیں چکھی ہو گی۔“

انہوں نے اپنے بریف کیس میں سے دو بلنس نکالیں۔

”بڑی بیر!“ ہیری نے بنا سوچ سمجھے بول دیا۔ ”ہاں مجھے یہ بہت پسند ہے۔“

پروفیسر لوپن کی بھنوئیں تن سی گئیں۔

ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا اس نے فوراً جھوٹ گھڑ ڈالا۔ ”وہ کیا ہے کہ ہاگس میڈ سے رون اور ہر ماننی میرے لئے لائے تھے.....؟“

”اوہ.....!“ پروفیسر لوپن کے منہ سے نکلا۔ وہ اب بھی اس کی طرف شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ”چلو! ریون کلا کے خلاف گری نند رکی جیت کے نام پر..... یہ الگ بات ہے کہ استاد ہونے کی حیثیت سے مجھے کسی بھی ہاؤس کی جانبداری نہیں کرنا چاہئے.....“ انہوں جلدی سے آگے لقمہ لگادیا۔

وہ تک تک نہایت خاموشی سے بڑی بیر سے لطف اندوڑ ہوتے رہے جب تک ہیری نے وہ بات نہیں کہہ دی جس کے بارے

میں وہ کچھ عرصے سے سوچ رہے تھے۔

”پروفیسر! روح کچڑ کے نقاب کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟“

پروفیسر لوپن نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی بوتل کو بلوں سے ہٹا کر نیچے کر لیا۔

”دیکھو! جو لوگ سچ مجھ یہ بات جانتے ہیں، وہ اس حالت میں نہیں رہتے کہ ہمیں کچھ بتا سکیں۔ نہم مردہ..... دیکھو! روح کچڑ اپنا

نقاب صرف اسی وقت ہٹاتے ہیں جب وہ اپنے آخری اور سب سے مہلک ہتھیار کا استعمال کرتے ہیں۔“

”وہ کیا ہے.....؟“

”اسے روح کچڑ کی چہبند کہا جاتا ہے ہیری۔“ پروفیسر لوپن نے دھیمے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ”روح کچڑ جب کسی کے بارے میں یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اسے مکمل طور پر نیست و نابود کر دیا جائے تو وہ اسے چوم لیتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ان کے نقاب کے اندر کسی طرح کا منہ ہوتا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے جبڑے کو اپنے شکار کے منہ پر کس کر جمایتے ہیں..... اور پھر اس کی روح کو چوس لیتے ہیں۔“

ہیری کو غوطہ لگا اور اس کے منہ سے بڑی بیس کا گھونٹ باہر نکل کر چھلک گیا۔

”کیا..... وہ مارڈا لتے ہیں؟“

”اُرے نہیں!“ پروفیسر لوپن نے نہس کر کہا۔ ”اس سے بھی برا..... روح کے بغیر بھی انسان تب تک زندہ رہ سکتا ہے جب تک اس کا دل اور دماغ کام کرتا رہے۔ لیکن اس وقت خود کے بارے میں کسی قسم کا کوئی احساس باقی نہیں رہے گا..... اس کے پاس کوئی یاد نہیں ہوگی..... کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ اس حالت کے رومنا ہونے کے بعد اس انسان کو دوبارہ ٹھیک کرنے کا کوئی بھی طریقہ یا علاج موجود نہیں ہے۔ انسان بس زندہ رہتا ہے کسی خالی سیپ کی مانند..... اور اس کی روح ہمیشہ کیلئے اس کے بدن سے نکل جاتی ہے۔“

تحوڑی سی مزید بڑی پینے کے بعد پروفیسر لوپن نے بات کا جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”یہی سزا اب سیریس بلیک کا انتظار کر رہی ہے۔ آج صبح ہی روزنامہ جادوگر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ جادوئی وزارت نے روح کچڑوں کو کھلی اجازت دے دی ہے کہ اگر انہوں نے اسے گرفتار کر لیا تو وہ اس کا چہبند لے سکتے ہیں.....“

ہیری ایک پل کیلئے توہ کا بکارہ گیا جب اس نے سوچا کہ کسی کی روح اس کے منہ سے چوس لی جاتی ہے۔ لیکن پھر اس نے بلیک کے بارے میں سوچا۔

”وہ اسی لاٽ ہے.....“ اس نے لاشعوری طور پر کہا۔

”تمہیں ایسا لگتا ہے؟“ پروفیسر لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”کیا تمہیں سچ مجھ لگتا ہے کہ کسی کو اتنی بڑی سزا مانا چاہئے.....؟“

”ہاں!“ ہیری نے فیصلہ کن لمحے میں دوڑوک انداز میں کہا۔ ”کچھ..... کچھ چیزوں کیلئے.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

213

وہ پروفیسر لوپن کو اس بات چیت کے بارے میں بتانا چاہتا تھا جو اس نے تحری بروم سٹکس بار میں بلیک کے بارے میں چھپ کر سنی تھی۔ وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ بلیک نے اس کے والدین کو کس طرح دھوکا دیا تھا لیکن اس نے کچھ نہیں کہا کیونکہ اسے یہ بھی بتانا پڑتا کہ وہ بلا اجازت ہاگس میڈ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پروفیسر لوپن اس بات کو بھی بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس نے اپنی بڑی بیرونی ختم کی، پروفیسر لوپن کا شکر یہ ادا کیا اور جادوئی تاریخ کے کلاس روم سے خاموشی سے باہر نکل گیا۔

ہیری ادھورے من کے ساتھ سوچ رہا تھا، کاش اس نے یہ نہیں پوچھا ہوتا کہ روح کھجڑ کے ناقاب کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب بہت بھی نک تھا۔ روح نکلتے وقت کیسا محسوس ہوتا ہوگا؟ وہ اس تکلیف دھیال میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ وہ بے خیالی میں سیدھا پروفیسر میک گوناگل سے جاٹکرایا جو سیٹھیاں اتر رہی تھیں۔

”دیکھ کر چلو پوٹر.....!“

”معاف کیجئے پروفیسر.....!“

”میں ابھی گری فنڈر کے ہال میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی۔ یہ دیکھو! یہ رہا تمہارا بہاری ڈنڈا..... ہم نے اس پر سارے جادوئی کلمات اور سفلی علوم کی مکمل جانچ پڑتاں کر لی ہے لیکن ہمیں اس میں کوئی گڑ بڑ نہیں مل پائی..... شاید کہیں پر تمہارا کوئی بہترین دوست یا ہمدرد ہے پوٹر؟“

ہیری کامنہ کھلا رہ گیا۔ اسے اس کا فائز بولٹ واپس مل گیا تھا اور یہ پہلے جتنا ہی شاندار دھماکی دے رہا تھا۔

”کیا میں اسے واپس لے سکتا ہوں؟“ ہیری نے دھیمے لمحے میں پوچھا۔ ”کیا واقعی؟“

”ہاں سچ مجھ!“ پروفیسر میک گوناگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میری رائے ہے کہ ہفتے کے میچ سے پہلے تمہیں اس کی سواری کی عادت ڈالنا ہوگی..... ہے نا؟ اور پوٹر! جتنے کی کوشش کرنا..... ورنہ ہم لگاتار آٹھویں سال بھی کپ نہیں جیت پائیں گے جیسا کہ پروفیسر سنیپ نے مجھے گذشتہ رات یاد دہانی کرائی تھی.....“

ہیری پر جوش انداز میں فائز بولٹ کے ساتھ گری فنڈر مینار کی طرف جانے والی سیٹھیوں کو پھلانگتا چلا گیا۔ اس نے جب ایک موڑ کو عبور کیا تو اسے سامنے سے رون بھاگتا ہوا آتا ہوا دھماکی دیا۔ جو نہیں اس کی نگاہ ہیری پر پڑی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا اور وہ زور سے مسکرا نے لگا۔

”تو انہوں نے تمہیں یہ واپس کر دیا.....؟ بہت خوب!..... سنو! کیا میں اس پر سواری کر سکتا ہوں..... کل؟“

”ہاں!..... کیوں نہیں..... بالکل!“ ہیری پر جوش انداز میں بولا۔ اس کا دل پورے ایک مہینے بعد پہلی مرتبہ بے حد خوش ہوا تھا۔

”سنو! ہمیں ہر ماننی سے صلح کر لینا چاہئے۔ وہ صرف مدد کرنا چاہتی تھی۔“

”ہاں ٹھیک ہے.....!“ رون بولا۔ ”وہ ابھی ہال ہی میں ہے..... پڑھ رہی ہے!“

وہ دونوں گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے والی راہداری میں مر گئے۔ وہاں پر انہیں نیول لانگ بام کھائی دیا جو سرکیڈ و گن کے سامنے کھڑا گڑھ رہا تھا۔ کیڈ و گن اسے ہال کے اندر جانے نہیں دے رہے تھے۔

”میں نے سب شناخت (پاس ورڈ) لکھ لئے تھے۔“ نیول نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ ”لیکن وہ کاغذ ہی گم ہو گیا ہے.....“

”تم سفید جھوٹ بول رہے ہو ٹرکے!“ سرکیڈ و گن گرجتی ہوئی آواز میں غرائے۔ اسی دوران ہیری اور رون بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ سرکیڈ و گن نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”گڈایونگ میرے بہادر اور جانشار سپاہیو! جلدی سے اس پاگل اڑ کے کو زنجیروں میں جکڑ ڈالو۔ یہ زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہا ہے.....“

”اپنا منہ بند رکھو!“ رون نے ڈانتٹے ہوئے کہا جب ہیری نیول کو تسلی دے رہا تھا۔

”میری شناختوں والا کاغذ گم ہو گیا ہے۔“ نیول نے غمگین لمحے میں کہا۔ ”میں نے اس سے اس ہفتے کے تمام پاس ورڈز پوچھ لئے تھے کیونکہ وہ انہیں جلد بلتا رہتا ہے اور میں انہیں جانے کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں؟“

”اول جلوں فٹے منہ!“ ہیری نے سرکیڈ و گن سے کہا جو انہیانی ناراض کھائی دے رہا تھا۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ہال کا دروازہ کھول دیا۔ جو نہیں ہیری ہال میں داخل ہوا تو اندر موجود سب لوگوں کے چہرے اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ان کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک ابھری اور اگلے ہی لمحے ہیری کے چاروں طرف بھیڑ لگ گئی۔ سب لوگ اس کے فائر بولٹ کو دیکھ کر شور مچا رہے تھے۔

”تمہیں یہ کہاں سے ملی ہیری؟“

”کیا تم مجھے اس پر ایک بار بیٹھنے دو گے؟“

”کیا تم نے اسے اڑا کر دیکھا ہے ہیری؟“

”اب تو ریون کلا کے جیتنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی، ان کے پاس تو کلین سویپ سیوں ہے!“

”کیا میں اسے پکڑ سکتا ہوں ہیری؟“

دس منٹ تک فائر بولٹ چاروں طرف ایک سے دوسراے ہاتھ میں گھومتا رہا اور پھر سب نے اس کی ہربات کی تعریف کی۔ اس کے بعد جب بھیڑ حپٹ گئی تو ہیری اور رون کو ہر ماہنی صاف دکھائی دی۔ ہر ماہنی ہی اس ہال کی وہ واحد طالبہ تھی جو اپنی جگہ پر جمی رہتی اور بھاگ کر ان کے پاس نہیں آئی تھی۔ وہ اپنی پڑھائی میں جتی ہوئی تھی اور جان بوجھ کر ان سے نگاہیں نہیں ملا رہی تھی۔ ہیری اور رون دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے اس کی میزکی طرف بڑھے۔ مجبوراً ہر ماہنی کو اپنی نظریں اٹھا کر انہیں دیکھنا پڑا۔

”مجھے یہ واپس مل چکا ہے.....“ ہیری نے مسکراتے ہوئے اسے فائر بولٹ دکھائی۔

”دیکھ لیا ہر ماہنی! اس میں کچھ بھی گڑ بڑ نہیں تھی۔“ رون نے کہا۔

”ہاں! ہو تو سکتی تھی۔“ ہر ماہنی جلدی سے بولی۔ ”میرا مطلب ہے کہ اب مکمل طور پر تسلی ہو گئی ہے ناکہ تم بالکل محفوظ ہو۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

215

”ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔“ ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”بہتر ہو گا کہ میں اسے اب اوپر کلکھاؤں۔“

”مم..... میں لے جاتا ہوں۔“ رون جو شیلے انداز میں بولا۔ ”مجھے سکے برز کو بھی اس کا چوہے والا ٹانک پلانا ہے۔“ اس نے فائر بولٹ لے لی اور اسے یوں سنبھالتے ہوئے پکڑا، جیسے وہ کانچ کی بنی ہو، پھر وہ اسے ہاتھ میں تھامے لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟“ ہیری نے ہر ماہنی سے پوچھا۔

”ہاں..... کیوں نہیں!“ ہر ماہنی نے ایک کرسی سے چرمی کاغذ کے پار چوں کا بڑا ڈھیر ہٹاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بھری ہوئی میز کی طرف دیکھا۔ وہاں پر چرمی کاغذوں پر لکھا ہوا جادوئی علم الاعداد کی تشریح پر منی ایک طویل اور ضخیم مضمون پڑا ہوا تھا جس کی لمبائی دیکھ کر ہیری جھر جھری لے کر رہ گیا۔ اس کی سیاہی بھی تک چمک رہی تھی۔ مالگوؤں کی نفیسیات کی جانچ والا مضمون تو اس سے بھی طویل دکھائی دیتا تھا۔ (جس کا عنوان تھا کہ واضح کیجئے کہ مالگوؤں کو بجلی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟) اس کے علاوہ اس نے قدیمی علم الحروف کے اس باب کو بھی دیکھا جس پر ہر ماہنی اس وقت کام کر رہی تھی۔

”تم اتنی پڑھائی کیسے کر لیتی ہو؟“ ہیری نے حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھا۔

”ظاہر ہے کہ کڑی محنت کر کے.....“ ہر ماہنی نے کندھے اچکا کر کہا۔ ہیری کو اس چہرہ دیکھ کر ایسے لگا کہ وہ پروفیسر لوپن کی طرح بے حد تھکی ہوئی اور زرد دکھائی دے رہی تھی۔

”تم اپنے ایک دو موضوع چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو؟“ ہیری نے پوچھا۔ اُس وقت ہر ماہنی نے اپنی کتابیں سمیٹ کر قدیمی علم الحروف کی ڈکشنری ڈھونڈ رہی تھی۔

”میں ایسا نہیں کر سکتی.....“ ہر ماہنی نے چوکتے ہوئے جواب دیا۔

”قدیمی حروف تھجی کی تشریح خاصا کٹھن موضوع لگتا ہے۔“ ہیری نے قدیمی علم الحروف کے ایک بہت ہی پچیدہ دکھائی دینے والے چارٹ کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں! یہ تو بے حد دلچسپ موضوع ہے۔“ ہر ماہنی نے جلدی سے کہا۔ ”یہ تو میرا پسندیدہ مضمون ہے۔ یہ تو.....“

قدیمی علم الحروف کے بارے میں اور کیا کیا اچھی باتیں تھیں؟ یہ ہیری کبھی بھی نہیں جان پایا۔ کیونکہ ٹھیک اسی وقت لڑکوں کے کمرے سے ایک دبی ہوئی چیخ ہال میں سنائی دی۔ پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔ ہر کوئی ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔ سب کی نگاہیں سامنے والے دروازے پر گئی ہوئی تھیں جس کے عقب میں سیڑھیاں اور جاتی تھیں۔ کچھ ہی لمحوں میں تیزی سے چلتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی جیسے کوئی گرتا پرتا چل رہا ہو۔ آواز لگا تار پاس آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اور پھر رون کا چہرہ دکھائی دیا جو خوف سے زرد پڑھ کا تھا۔ وہ ایک چادر گھسیٹا ہوا لارہا تھا۔

”دیکھو!“ وہ چلا کر بولا اور تیز چلتا ہوا ہر ماں کی میز کی طرف آیا۔ ”دیکھو!.....“ وہ ایک بار پھر چیخ کر بولا اور اس نے چادر کو ہر ماں کے چہرے کے بالکل پاس کر دیا۔

”رون..... کیا ہوا؟“ ہر ماں پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔

”سکے برز..... دیکھو..... سکے برز!“ ہر ماں رون سے دور ہٹنے لگی۔ وہ بڑی طرح بوكھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے آگے جھک کر اس چادر کی طرف دیکھا جسے رون نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا۔ اس پر سرخ دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو۔

”یہ خون ہے!“ رون نے ہال میں چھائی ہوئی گہری خاموشی کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ ”سکے برز مر چکا ہے اور تم جانتی ہو کہ فرش پر کیا تھا.....؟“

”نن..... نہیں.....“ ہر ماں نے کاپنی ہوئی آواز میں کہا۔

رون نے فوراً قدیمی علم الحروف کے پیچیدہ چارٹ پر ہر ماں کی طرف کوئی چیز پھینکی۔ جسے دیکھنے کیلئے ہر ماں اور ہیری کو کافی آگے جھکنا پڑا تھا۔ قدیمی علم الحروف کے چارٹ کی عجیب و غریب لکیروں کے اوپر بلی کے کچھ بال پڑے تھے.....



تیرہوں باب

گری فنڈر بمقابلہ ریون کلا

ایسا لگتا تھا کہ اب رون اور ہر مائی کی دوستی ختم ہو چکی ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے اتنے ناراض تھے کہ ہیری کو یہ سمجھنیں آ رہا تھا کہ ان دونوں میں اب صلح کیسے کرائی جاسکتی ہے؟

رون اس لئے غصے میں تھا کہ ہر مائی نے اپنی بیلی کی سکے برز کو کھانے کی کوششوں کو بھی سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔ اس نے اپنی بیلی کی ناپسندیدہ حرکات کی مگر انی کرنے کی رتی بھر زحمت تک نہیں کی تھی۔ وہ اب بھی کروک شانکس کو بے قصور جانتے ہوئے رون کو مشورہ دے رہی تھی کہ وہ بڑکوں کے کمروں میں جا کر پلنگوں کے نیچے سکے برز کو تلاش کرے۔ دوسری طرف ہر مائی کا دعویٰ تھا کہ رون کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کروک شانکس نے ہی سکے برز کو کھایا تھا۔ جہاں تک اس کے بالوں کا تعلق ہے تو وہ تو کرسس کے دن سے ہی وہاں ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مائی کا یہ بھی کہنا تھا کہ رون تو کروک شانکس سے اسی دن سے چڑا ہوا تھا جب وہ جانوروں کی دکان میں اس پر کوڈی تھی۔

البتہ تمام صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہیری کو اس بات پر یقین تھا کہ کروک شانکس نے سکے برز کو کھایا ہے۔ جب اس نے ہر مائی کو یہ بتانے کی کوشش کی تو سبھی ثبوت اسی جانب اشارہ کر رہے ہیں تو وہ ہیری پر بھی برس پڑی۔

”ٹھیک ہے، تم بھی رون کی جانبداری لو۔ میں جانتی تھی تم ایسا ہی کرو گے۔“ اس نے تیکھی آواز میں کہا۔ ”پہلے فائز بولٹ اور اب سکے برز.....سب میری ہی غلطی ہے نا۔ مجھے تنہا چھوڑ دو ہیری! مجھے ابھی کافی پڑھائی کرنا ہے.....“

رون نے تو اپنے چوہے کی موت کو دل پر لگایا تھا۔

”چھوڑ دبھی رون! تم ہی تو ہمیشہ کہتے تھے کہ سکے برز بہت بے رنگ اور بیزار ہے۔“ فریڈ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”اور وہ کافی عرصے سے بیمار بھی تو دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بوڑھا ہو چکا تھا شاید اسی لئے یہ اچھا ہی رہا کہ بیلی نے اس کی مصیبت کو بھانپتے ہوئے اسے کھالیا۔ ایک ہی جھٹکے میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ شاید اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا ہوگا۔“

”فریڈ.....“ جینی اسے غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”رون! تم ہی تو کہتے تھے کہ وہ تو صرف کھاتا اور سوتا رہتا ہے.....“ جارج بولا۔

”اس نے ایک بارہ میں بچانے کیلئے گول کو کاٹا تھا..... یاد ہے ناہیری۔“ رون روئی صورت بنائے بیٹھا تھا۔
”ہاں یہ تو صحیح ہے.....“ ہیری جلدی سے بولا۔

”یقیناً وہ اس کی زندگی کا سب سے ناقابل فراموش اور یادگار کارنامہ تھا۔“ فریڈ نے اپنی بہنی روکنے کی کوشش کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔ ”بہتر ہو گا کہ ہم گول کی زخم کے نشان والی انگلی کو اٹھا کر اس کی یاد میں ایک شمع جلائیں اور سلام آخر پیش کریں۔ جب گول کی انگلی نشان دکھائی دے تو فخر سے اس کا عظیم کارنامہ یاد کیا کریں..... اب چھوڑو بھی رون! ہاگس میڈ جا کر ایک نیا چوہا خرید لینا۔ یوں بیکار رون نے پیٹنے سے کیا فائدہ؟“

رون پر چھائے ہوئے دکھ کو ختم کرنے کیلئے ہیری نے اپنی آخری کوشش کی۔ اس نے اسے لائق دیا کہ وہ میچ سے پہلے ہونے والی آخری گری فنڈر ٹیم کی مشقی ریاضت کے آغاز اور اختتام پر فائر بولٹ کی سواری کا لطف اٹھا سکتا ہے۔ یہ کوشش کسی قدر کا میا ب ثابت ہوئی۔ اس سے کیوڑچ کے میدان میں جاتے وقت کچھ پل کیلئے رون کے دماغ سے سکے برز کا خیال نکل گیا تھا۔ وہ بے قراری سے بولا۔ ”بہت خوب! کیا میں اس پر بیٹھ کر کچھ سکور کر سکتا ہوں؟“

میڈم ہوچ اب بھی ہیری کی نگرانی کرنے کیلئے گری فنڈر کی مشقوں کو دیکھ رہی تھیں۔ دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی فائر بولٹ کی ہنگامہ خیزیاں دیکھ کر بے حد متأثر ہوئی تھیں۔ مشقوں کے آغاز پر ہی انہوں نے فائر بولٹ کو اپنے ہاتھ میں لے کر سب لوگوں کو اس کی افادیت کے بارے میں اپنی پیشہ و رانہ مہارت سے سمجھایا تھا۔

”اس کے توازن کی طرف دھیان رکھنا ہوگا۔ اگر نیمیں سیریز میں کسی قسم خرابی ہے تو وہ یہی ہے کہ کچھ سالوں کے استعمال کے بعد وہ بہاری ڈنڈا ایک جانب تھوڑا سا ڈھلک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کمپنی نے فائر بولٹ کے دستے کو بھی نہایت بہتر بنادیا ہے، یہ کلین سویپ سے تھوڑا اپٹلا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے پرانے سلوار ایروز کی یاد آ جاتی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ بہاری ڈنڈے اب بنابند ہو چکے ہیں۔ میں نے اسی پر اڑنا سیکھا تھا اور مزے کی بات ہے کہ وہ بہت لا جواب بہاری ڈنڈے تھے.....“

وہ کچھ دری یونہی بولتی رہیں جب تک کہ اوپر ووڈ نے پریشان ہو کر انہیں ٹوک نہیں دیا۔

”میڈم ہوچ! کیا ہیری کو فائر بولٹ واپس مل سکتا ہے؟ ہمیں مشقیں کرنا ہیں.....“

”ارے ہاں! ٹھیک ہے..... یہ لوپٹر!“ میڈم ہوچ نے کہا۔ ”میں ویزی کے ساتھ سیڈیٹ ٹیم میں کچھ دری ہیٹھوں گی.....“ پھر وہ اور رون میدان سے باہر نکل آئے۔ سیڈیٹ ٹیم کی نشستیں سنبھال کر وہ گری فنڈر ٹیم کو دیکھنے لگے۔ گری فنڈر کی ٹیم اوپر ووڈ کے کے گرد اکٹھی ہو گئی اور کل کے میچ سے پہلے ووڈ کی آخری حکمت عملی کے اعلان کا انتظار کرنے لگی۔

”ہیری! مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ریون کلا کی ٹیم متلاشی کے روپ میں کسے کھلا رہی ہے؟ چو چینگ کو..... وہ پہلے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

219

سال کی طالبہ ہے اور بے حد خوبصورت بھی ہے..... مجھے امید تھی کہ وہ کھیل کیلئے پوری طرح تیار نہیں ہو گی کیونکہ اسے مشق کے دوران گہری چوتگی تھی۔ ”ڈنے منہ بستے ہوئے اس بات پر چڑھاہٹ کا اظہار کیا کہ چوچینگ اب مکمل طور پر صحت یا ب ہو چکی تھی اور کھیل کیلئے بالکل چاق و چوبند تھی۔ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”دوسری بات! اس کے پاس کومٹ 260 بھاری ڈنڈا ہے جو فائر بولٹ کے سامنے یقیناً بچ ہی لگے گا۔ ” اس نے ہیری کے فائر بولٹ کی طرف تعریف بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے..... اب شروع کریں۔ سب لوگ اڑیں.....“

وہ لمحہ آہی گیا کہ ہیری بالآخر اپنے فائر بولٹ پر سوار ہو گیا اور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے اوپر ہوا میں اٹھ گیا۔ یہ تو اس کے خواب و خیال سے زیادہ اعلیٰ تھی، سرشاری کی لہر اس کے بدن میں دوڑ رہی تھی۔ فائر بولٹ ہلکے سے چھوتے ہی مژاجاتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ اس کے اشاروں کے بجائے اس کے خیالوں کے حساب سے سفر طے کر رہا تھا۔ فائر بولٹ میدان کے پار اتنی تیزی سے گیا کہ پورا سٹیڈیم ہرے اور بھورے جھونکوں کی طرح دھنڈلا دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے اسے اتنی تیزی سے گھما کر غوطہ کھایا کہ ایسا سپن نٹ کی چیخ نکل گئی تھی۔ اس کے بعد ہیری ان گنت بارفنا میں غوطے کھائے۔ کیوڈچ کے میدان کی نرم گھاس کو اس نے اپنے پیر کی انگلیوں سے چھووا اور ایک بار پھر وہ ہوا میں اڑتا ہوا تمیں، چالیس اور پچاس فٹ کی بلندی تک پہنچ گیا۔

”ہیری میں سنہری گیند کو چھوڑ رہا ہوں.....“ اسے ڈنے کی تیز آواز سنائی دی۔

ہیری مڑا اور ایک بالجر کے ساتھ گول تک رس لگانے لگا۔ اس نے بالجر کو بڑی آسانی سے شکست دے دی تھی۔ پھر اس نے دیکھا کہ سنہری گیند ڈنے کی پشت سے نکل رہی تھی۔ ٹھیک دس منٹ کے بعد سنہری گیند اس کی مٹھی میں قید ہو گئی تھی۔ پوری ٹیم نے یہ دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ ہیری نے ایک بار پھر سنہری گیند کو مٹھی سے آزاد کر دیا اور اسے ایک منٹ کا وقت دیا کہ وہ نظروں سے اوچھل ہو جائے۔ وہ ایک بار پھر اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں کے پیچ میں سے قلابازیاں کھاتا ہوا نکلا اور اس نے سنہری گیند کو کیٹ بل کے گھٹنے کے پاس منڈلاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ایک بار پھر اس نے نہایت آسانی سے سنہری گیند کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

یا ب تک کی سب سے عمدہ مشتقیں ثابت ہوئی تھیں۔ پوری ٹیم فائر بولٹ کی موجودگی سے اتنی سرشار تھی کہ اس نے ایک بھی غلطی کرنے بناءً اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ پیش کیا تھا۔ جب وہ اپنی مشق ختم کر کے واپس زمین کرلوٹے تو ڈان کی مشق میں ایک بھی غلطی نہیں نکال پایا۔ جو جارج ویزی کے بقول پہلی بار ہوا تھا۔

”مجھے نہیں لگتا کہ کل ہمیں کوئی بھی جیتنے سے روک پائے گا۔“ ڈنے جو شیلے انداز میں بولا۔ ”جب تک کہ..... ہیری تم نے اپنے روح کھڑوں والے مسئلے کو تو سلبھالیا ہو گا..... ہے نا؟“

”ہاں!“ ہیری نے اپنے کمزور پشت بان جادو کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کا پشت بان جادو

تحوڑا زیادہ طاقتور ہوتا تو اچھا ہوتا.....

”اویور! پرفیسر ڈمبل ڈور کا سخت حکم ہے کہ روح کچھڑ دوبارہ نیچ کے دوران مداخلت نہ کریں، امید ہے کہ وہ اب نہیں آئیں گے۔“ فریڈ نے تسلی دلاتے ہوئے کہا۔

”کاش ایسا ہی ہوا!“ وڈے نے آہ بھر کر کہا۔ ”خیر! سبھی لوگوں کا کھیل بہت عمدہ تھا۔ اب ہمیں واپسی کرنا ہوگی..... سبھی سے درخواست ہے کہ آپ سب آج جلدی سوجائیں تاکہ صحیح ہششاں بشاش اٹھ سکیں۔“

”وڈے! میں کچھ دیر یہیں رکوں گا۔ دراصل رون فائر بولٹ کی سواری کرنا چاہتا ہے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ باقی تمام کھلاڑی لباس بدلنے والے کمرے کی طرف چل دیئے۔ ہیری رون کے پاس چلا آیا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم ہوچ اپنی نشست پر پڑی خراٹے بھر رہی تھیں۔

”یہ لو!“ ہیری نے فائر بولٹ رون کے ہاتھ میں تھما تے ہوئے کہا۔

رون کے چہرے پر بے حد خوشی کے تاثرات بکھرے ہوئے تھے جیسے اسے خزانہ مل گیا ہو۔ اندھیرا پھیلنے لگا تھا لیکن رون پر بے قراری حاوی تھی، وہ بڑے فخر سے فائر بولٹ پر چڑھا اور پھر پاؤں ٹھوکنے ہوئے آسمان میں اڑتا چلا گیا۔ ہیری اس پر نظریں جمائے گھاس کے میدان میں گھومتار ہا۔ کیوڈج میدان میں وہ دونوں اکیلے تھے جبکہ میڈم ہوچ ہر چیز سے بے خبر خواب خرگوش کے مزے اڑا رہی تھیں۔ جب رات کی تار کی چھاگئی تو میڈم ہوچ اچانک بیدار ہو گئیں۔ ہیری اور رون کو رات کی تار کی میں دیکھ کر ان کے ماتھے پر پسینہ آگیا۔ انہوں نے دونوں کو خوب ڈانٹا کہ ان دونوں نے اسے پہلے کیوں جگایا اور پھر انہیں فور اسکول میں لوٹنے کا حکم دیا۔ ہیری نے فائر بولٹ کندھے پر رکھا اور رون کے ساتھ اندھیرے سٹیڈیم سے باہر نکلا۔ وہ لوگ فائر بولٹ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ فائر بولٹ کی تیز رفتاری، عمدہ توازن، بے مثال گرفت اور شاندار سواری پر دونوں اپنی اپنی ہائکے جا رہے تھے۔ ابھی انہوں نے سکول کی عمارت کی طرف نصف راستہ ہی طے کیا تھا کہ ہیری کو اپنی بائیں طرف ایک تیز چیخ سنائی دی۔ اس کا دل دھک رہ گیا تھا۔ دو آنکھیں اندھیرے میں چمکتی ہوئی دھکائی دے رہی تھیں۔

ہیری ایک دم رُک گیا۔ اسے اپنادل پسلیوں سے ٹکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

”کیا ہوا؟“ رون جلدی سے بولا۔

ہیری نے بائیں طرف اشارہ کیا تو رون اپنی جادوئی چھڑی نکال کر بڑھایا۔ ”اجالا ہو۔“

روشنی کی ایک کرن گھاس کے اس پارگئی ایک درخت کے نچلے حصے سے ٹکرائی۔ جس سے اس کی شعاعیں چکنے لگیں۔ روشنی میں انہیں کروک شانکس پتوں کے نیچ میں دبکی ہوئی دھکائی دی۔

”وہاں سے باہر نکلو.....“ رون گرتے ہوئے چیخا۔ اس نے نیچ جھک کر گھاس پر پڑا ہوا پتھر اٹھایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

221

نشانہ بننا پاتا، کروک شناس اپنی بُبی دم ہلاتے ہوئے اوجھل ہو چکی تھی۔

”دیکھا!“ رون نے غصے سے پتھر نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔ ”ہر ماں نے اب بھی اسے کھلا گھومنے کی پوری چھوٹ دے رکھی ہے..... شاید وہ سکے برزا ہضم کرنے کیلئے مزید چڑیوں کو کھانا چاہتی ہوگی.....“

ہیری نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا۔ اس نے راحت بھری سکون کی گہری سانس لی۔ ایک پل کیلئے تو اسے یہی لگا تھا کہ وہ چمکدار آنکھیں چنگال کی تھیں۔ وہ ایک بار پھر سکول کی عمارت کی طرف چل دیئے۔ ہیری کو کسی قدر نداشت محسوس ہو رہی تھی کہ وہ محض بُبی کی آنکھوں سے ہی دہشت زده ہو گیا تھا۔ اسی شرمندگی کے باعث وہ تمام راستے رون سے کچھ نہیں بولا۔ اور جب تک وہ روشنیوں سے نہائے ہاں میں نہیں پہنچ گئے، تب تک ہیری نے اپنے ادھر ادھر اطراف میں دیکھا تک نہیں تھا۔

☆☆☆☆

اگلی صبح ہیری اپنے کمرے کے باقی ساتھیوں کے ہمراہ ناشتہ کرنے کیلئے آیا تھا۔ سب دوستوں کا یہ کہنا تھا کہ فائر بولٹ کے اعزاز میں انہیں اس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔ جیسے ہی ہیری بڑے ہاں میں پہنچا تو وہاں تمام طبلاء و طالبات کے سرفائر بولٹ کی جھلک دیکھنے کیلئے اس کی جانب اٹھتے چلے گئے۔ پھر طرح طرح کی تعجب انگیز چہ میگوئیاں سنائی دینے لگیں۔ ہیری کو دیکھ کر بے حد خوشی کا احساس ہوا کہ سلے درن کی ٹیم کے منہ ایسے پھٹے پڑے تھے جیسے ان پر کسی نے بچالی گرادي ہو۔

”کیا تم نے اُس کا چہرہ دیکھا؟“ رون نے ملفوائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اُسے یقین ہی نہیں ہو رہا ہے۔ یہ تو بہت مزیدار ہے۔“

اویورڈ بھی فائر بولٹ کی روشنی میں چہک رہا تھا۔

”اُسے یہاں پر کھدو ہیری!“ ڈنڈ کی ہدایت پر ہیری نے فائر بولٹ کو میز کے پیچوں بیچ رکھ دیا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر اس کے نام والے دستے کو اونچا کر دیا تھا تاکہ ہر کسی کو صاف دکھائی دے کہ یہ واقعی فائر بولٹ ہی ہے۔ اگلی ساعت میں ریون کلا اور ہفل پف کے طبلاء اپنی اپنی نشستیں چھوڑ کر ہیری کے قریب چلے آئے تاکہ وہ فائر بولٹ کو قریب سے دیکھ سکیں۔ سیدر رک ڈیگوری نے آ کر ہیری کو خصوصی مبارک باد دی کہ اس کے پاس اب نیمیں سیریز سے زیادہ عمدہ اور تیز رفتار بہاری ڈنڈا آچکا تھا۔ ریون کلا کی پینی لوپ کلیسر و اٹرجو کہ ہیڈ بوانے پر سی کی گرل فرینڈ بھی تھی، اس نے قریب آ کر ہیری سے پوچھا کہ کیا وہ فائر بولٹ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ سکتی ہے؟ جب پینی لوپ فائر بولٹ کو اشتیاق بھری نظروں سے جانچ رہی تھی تو اسی وقت پر سی نے بڑے فخر یہ انداز میں کہا۔ ”دیکھو پینی! کوئی گٹ برمٹ کر دینا۔ پینی لوپ اور میرے درمیان شرط لگی ہے۔“ اس نے گری فنڈر کی ٹیم کو دیکھتے ہوئے بتایا۔ ”بیچ میں کون جیتے گا؟ اس بات پر ہمارے بیچ دس گلین کی شرط ہے۔“

پینی لوپ نے فائر بولٹ واپس میز پر رکھ دیا اور ہیری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس اپنی نشست کی طرف لوٹ گئی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

222

”ہیری.....جتنا ضرورا!“ پری نے دھمکی آواز میں ہیری کے کان میں کھا۔ اس کے لمحے میں پریشانی جھلک رہی تھی۔ ”میرے پاس دس گلین نہیں ہیں۔“ پھر اس نے سر گھماتے ہوئے آواز لگائی۔ ”ہاں ٹھہرو! میں آرہا ہوں پینی!“ اور پھر وہ ٹوست کھانے کیلئے پینی لوپ کی میز کی طرف چلا گیا۔

”تم اس بہاری ڈنڈے کو سن جمال تو سکتے ہونا.....پوٹر؟“ دھیرے دھیرے بولنے والی ایک ٹھنڈی آواز سنائی دی۔ وہ ڈر کیوں ملفوائے ہی تھا جو فائر بولٹ کو قریب سے دیکھنے کیلئے وہاں آن دھمکا تھا۔ کریب اور گول بھی اس کے پیچے پیچھے ہی تھے۔

”ہاں! مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔“ ہیری نے لاپرواٹ سے جواب دیا۔

”اس میں بہت ساری پوشیدہ خوبیاں ہیں.....ہے ناپوٹر!“ ملفوائے کی آنکھیں نخوت سے چمک رہی تھیں۔ ”افسوس کی بات ہے کہ اس میں پیراشوٹ نہیں لگایا گیا ہے.....کہیں روح کھڑھڑا گئے تو.....“ کریب اور گول اس بات کھل کھل کر کے ہنسنے لگے۔

”افسوس کی بات ہے کہ تم اپنے بدن میں ایک اور ہاتھ نہیں لگا سکتے ہو، ملفوائے!“ ہیری نے مسکرا کر کھا۔ ”تب شاید تم اس کی مدد سے سنہری گیند پکڑ سکتے.....“

گری فنڈر کی میز پر قہقہوں کا شور بلند ہو گیا۔ تمام کھلاڑی بھی زور زور سے ہنسنے لگے۔ تذلیل کے احساس سے ملفوائے کی زرد آنکھیں سکڑتی گئیں اور وہ پاؤں پٹختا ہوا وہاں سے واپس چلا گیا۔ سب نے دیکھا کہ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا سلے درن کی ٹیم کے پاس پہنچ گیا تھا۔ وہ سب اپنے سروں کو اس کے قریب لا کر پوچھ چکھ کر رہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ملفوائے سے یہی دریافت کر رہے تھے کہ کیا ہیری کے پاس موجود بہاری ڈنڈا چیچی فائر بولٹ ہی ہے۔

ٹھیک پونے گیا رہ بے گری فنڈر کی ٹیم کیوڈچ کے میدان کی طرف چل پڑی۔ جب وہ ڈرینگ روم میں داخل ہوئے تو موسم ہفل بپ والے ٹچ سے پوری طرح مختلف تھا۔ آج آسان بالکل صاف تھا اور ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے چل رہے تھے۔ آج ہیری کو دیکھنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں تھا پھر ہیری تھوڑا سا گھبرا یا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کیوڈچ ٹچ کا جوش اس کے تن بدن میں دوڑ رہا تھا جو اس لئے کافی فرحت بخش بھی تھا۔ باہر بلند ہونے والی آوازوں سے انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ سکول کے لوگ سٹیڈیم میں جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ہیری نے سکول کا سیاہ چوغہ اتارا اور اس کی جیب سے چھڑی نکال کر اپنی ٹی شرت کے اندر ورنی جیب میں رکھ لی۔ اس کے بعد اس نے وہ ٹی شرت پہنی اور اس کے اوپر کیوڈچ کا سرخ چوغہ پہن لیا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ کاش اسے چھڑی کی ضرورت نہ ہی پڑے۔ پھر وہ یہ سوچنے لگا کہ کیا پروفیسر لوپن بھی آج کا ٹچ دیکھنے کیلئے آئیں گے؟

جب گری فنڈر کی ٹیم کمرے سے باہر نکلنے کی تیاری کر رہی تھی تو وہ نے سب کو مخاطب کر کے کہا۔ ”تم لوگ جانتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ اگر ہم یہ ٹچ ہار گئے تو ہمیں ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا جائے گا۔ بس اسی طرح کھلینا جس طرح کل کی مشق میں کھلیے تھے، اگر

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

223

ایسا ہی ہوا مجھے یقین ہے کہ ہم ضرور جیت جائیں گے۔“

وہ لوگ تالیوں کی بھاری گونج میں میدان میں پہنچے۔ ریون کلا کی ٹیم نیلے رنگ کے چوغوں میں مبوس تھی اور وہ ان سے پہلے ہی میدان میں پہنچ چکی تھی۔ ٹیم میں صرف ایک ہی لڑکی تھی..... ان کی متلاشی چو چینگ..... اس کی قامت ہیری سے کچھ ہی انچ کم ہو گی۔ وہ بے حد خوبصورت تھی۔ جب دونوں ٹیمیں آمنے سامنے اپنے کپتانوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں تو وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ اچانک ہیری کے پیٹ میں ایک جھٹکا گا جس کا اس کی گھبراہٹ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

”وُ ڈ..... ڈیوس! ہاتھ ملاو۔“ میڈم ہوچ نے تیزی سے کہا۔ وُ ڈ نے ریون کلا کی ٹیم کے کپتان ڈیوس سے ہاتھ ملایا۔ ”اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر نشست سنjhال لو۔۔۔۔۔ میری سیٹی بجھتے ہی۔۔۔۔۔ تین، دو، ایک۔۔۔۔۔“

ہیری ہوا پرواز کرنے لگا۔ فائر بولٹ باقی ماندہ بہاری ڈنڈوں سے زیادہ تیز رفتاری سے اوپر اٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری سٹیڈیم کے اوپر چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کی نظریں شہری گیند کو تلاش کرنے میں مصروف تھیں۔ اس کے کانوں میں سٹیڈیم کے ڈیک پر نشر ہونے والی کمنٹری کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ کمنٹری ڈیک پرویزی گروں بھائیوں کا دوست لی جارڈن کھڑا کہہ رہا تھا۔

”اوکھیل شروع ہو گیا ہے۔ اس بیچ کا ایک بڑا دلچسپ پہلو فائر بولٹ ہے۔ جس پر گری فنڈر کا ہیری سواری کر رہا ہے۔ بھلا اندازہ کیجئے کہ کون سے بیچ کے مطابق اس سال کی بڑی چمپن شپ میں شامل ہونے والے غیر ملکی ٹیموں فائر بولٹ کا ہی انتخاب کرنا پسند کریں گی۔“

تبھی بیچ میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔ ”جارڈن! یہ تو بتاؤ کہ بیچ میں کیا چل رہا ہے؟“

”آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں پروفیسر! میں تو صرف تھوڑی سی دلچسپ معلومات کا تبادلہ کر رہا تھا ویسے لطف کی بات ہے کہ فائر بولٹ میں آٹو میک بریک بھی لگائی گئی ہے اور.....“

”جارڈن.....!!!“

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے۔ گیند گری فنڈر کے پاس ہے، کیٹی بل اب تیزی سے گول کی طرف بڑھ رہی ہے.....“

ہیری کیٹی کے متوازی جانب پرواز کر رہا تھا اور وہ سنہری گیند کی جھلک دیکھنے کیلئے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ چو چینگ اس کے ٹھیک پیچھے اڑ رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد شاندار اڑان بھر رہی تھی۔ وہ بار بار اس کے سامنے آ جاتی تھی۔ جس سے مجبوراً ہیری کو اپنی سمت بدلنا پڑتی تھی۔

”ہیری! اسے اپنے فائر بولٹ کی رفتار تو دکھاؤ۔“ فریڈ نے چیخ کر کہا۔ جب وہ اس بالجر کی طرف تیزی سے بڑھا جو کہ ایلسیا کی طرف دندناتا ہوا جا رہا تھا۔ ریون کلا کے گول کے پاس ہیری نے فائر بولٹ کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔ وہ کافی پیچھے رہ گئی تھی۔ جیسے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

224

ہی کیٹھ نے میچ کا پہلا گول کیا تو گری فنڈر کے کھلاڑی خوشی سے جھوماٹھے۔ ٹھیک اسی وقت ہیری کو سہری گیند دکھائی دی جو گھاس کے میدان میں پنکھ پھر پھڑاتی ہوئی ایک ستون کے پاس تھی۔

ہیری نے غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف بڑھ گیا۔ چوچینگ نے بھی اسے ہوا میں غوطہ کھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ بھی پوری رفتار سے اس کے تعاقب میں چل پڑی۔ ہیری اپنی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔ بے قراری کے عالم نے اُسے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ہوا میں غوطہ زندگی میں وہ کافی ماہر تھا۔ وہ سہری چڑیا سے صرف دس فٹ کی دوری پر پنکھ چکا تھا۔

اسی وقت ریون کلا کے پٹاؤ نے اپنا موٹا ڈنڈا گھما یا اور ایک بالجر کو ہیری کی سمت میں ضرب لگائی۔ بالجر و حشیانہ انداز میں ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ اچانک ہیری کے سامنے پنکھ گیا۔ ہیری اسے دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے بوکھلا یا اور پھر اس نے فائر بولٹ کو جھٹکے سے روکا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے دھوکا دے کر اپنی سمت بدلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بالجر صرف ایک انج کے فاصلے سے نکل گیا تھا۔ ہیری نے گہر انس لیا۔ ان چند اہم لمحوں میں سہری گیند اس کی نظروں کے سامنے سے گم ہو چکی تھی۔

”اووو..... اوووہ.....“ یہ دیکھ کر گری فنڈر کے لوگوں کے منہ سے ہلکی سی ششکاری نکل کر رہ گئی۔ لیکن ریون کلا کے طلباء و طالبات نے اپنے پٹاؤ کی بروقت کارروائی کو سراہتے ہوئے زور دار تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ جارج یہ دیکھ کر ہونٹ چبانے لگا۔ اگلے ہی لمحے ہی اس نے اپنا غصہ اتارتے ہوئے دوسرے بالجر کو ٹھیک اسی پٹاؤ کی طرف نشانہ باندھ کر ضرب لگائی۔ بالجر کو اپنے سر پر دیکھ کر مارگ بوکھلا اٹھا اور اس سے نچنے کیلئے بمشكل ہوا میں پٹا کھایا۔ وہ کافی دور تک اپنا توازن سن بھال نہ پایا۔

”گری فنڈر اسی اور صفر کے مقابلے میں کھیل رہی ہے اور دیکھنے فائر بولٹ لتنی تیز رفتاری سے اڑان بھرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پوٹر میچ اس کی سواری سے بھر پور لطف اندوں ہو رہا ہے۔ اس کے گھما پر ذرا دھیان دیجئے..... چوچینگ کا کومٹ بہاری ڈنڈا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ فائر بولٹ کا شاک ہینڈل ان لمبی اڑانوں میں بھی خوب دکھائی دیتا ہے.....“

”جارڈن! کیا تمہیں یہاں فائر بولٹ کی خوبیاں اجاگر کرنے کیلئے یہاں بٹھایا گیا ہے۔ کھیل پر توجہ دو اور صرف میچ کی کمنٹری کرو.....“

ریون کلا کی ٹیم اب تابڑ توڑ جوابی حملے کر رہی تھی۔ وہ تین گول کرنے میں کامیاب رہی تھی۔ جس کی وجہ اب گری فنڈر کی ٹیم صرف چچاں پواسٹ ہی آگے رہ گئی تھی۔ اگر چوچینگ ان سے پہلے سہری چڑیا کو پکڑ لے گی تو ریون کلا کی ٹیم یہ میچ جیت جائے گی اور گری فنڈر کو کھیل بدر ہونا پڑے گا۔ ہیری کو لگا کہ زیادہ اونچائی پر رہنا ٹھیک نہیں ہے اسی لئے وہ نیچے کی طرف پلٹا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ ریون کلا کے ایک کھلاڑی سے بمشكل ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ اسی ہٹر بڑا ہٹ میں اس کی نگاہیں میدان کے چاروں سمت میں سہری گیند کو تلاش کرنے لگیں۔ اچانک اسے پھر پھڑاتے ہوئے ننھے پنکھوں کی سہری جھلک دکھائی دی، سہری گیند گری فنڈر کے گول کے گرد چکر کاٹ رہی تھی۔

ہیری نے اپنی رفتار بڑھائی۔ اس کی آنکھیں سنہری چڑیا پر جمی ہوئی تھیں لیکن اگلے ہی پل چوچینگ اس کے ٹھیک سامنے آ کر اس کا راستہ روکنے لگی۔ ہیری اسے دھوکا دینے کیلئے پلٹا اور غوطہ کھا کر آ گئے بڑھا۔ چوچینگ نے بھی مہارت کا ثبوت دیا اور ایک بار پھر وہ اس کی راہ میں الجھ کی۔

”ہیری! یہ شرافت دکھانے کا موقع نہیں ہے۔“ ڈگر جتے ہوئے بولا۔ ہیری اسی لمحے پیچھے کی سمت میں ہٹا وہ چوچینگ سے ٹکرانا نہیں چاہتا تھا۔ ”اگر ضرورت پڑے تو اُسے اس کے بہاری ڈنڈے سے نیچے گرا دو..... کوئی لحاظ نہ کرو۔“

ہیری نے گھونے کے بعد چوچینگ کی ہلکی سی جھلک دیکھی، وہ ہنس رہی تھی کیونکہ سنہری گیند ایک بار پھر نظر وہ سے او جھل ہو چکی تھی۔ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو اپر اٹھایا اور جلد ہی وہ بیچ سے بیس فٹ اور پہنچ گیا۔ اس نے انگلیوں سے دیکھا کہ چوچینگ اب بھی اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ چوچینگ کو سنہری گیند تلاش کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس نے صرف ہیری کا تعاقب کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا..... تو پھر ٹھیک ہے، ہیری نے سوچا۔ اگر وہ اس کا پیچھا ہی کرنا ہی چاہتی ہے تو پھر اسے اس حکمت عملی کا مزہ چکھنا پڑے گا.....

اس نے ایک بار پھر غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف گرنے لگا۔ چوچینگ کو محسوس ہوا کہ شاید اسے پھر سنہری گیند دکھائی دے گئی ہے لہذا اس نے بھی فوراً غوطہ لگایا اور اس کے پیچھے اڑان بھرنے لگی۔ ہیری یکدم پلٹا اور غوطے سے نکل کر ایک بار پھر اور پر کی طرف اڑ گیا۔ چوچینگ کو سنجھنے میں کافی دشواری اٹھانا پڑی، وہ مسلسل نیچے گرتی چلی جا رہی تھی۔ ہیری نے فائر بولٹ ہلکا سا جھٹکا دیا اور نیچے کی طرف جھکا۔ وہ تیز رفتاری سے نیچے جا رہا تھا۔ تیسرا بار پھر اسے سنہری گیند کی جھلک دکھائی دی وہ ریون کلا کے گول کے نزدیک گھاس پر پھدک رہی تھی۔ اُس نے اپنی رفتار بہت زیادہ بڑھا دی۔ اس سے کئی فٹ نیچے چوچینگ نے سنبھل کر اپنی رفتار بڑھائی۔ وہ جیت رہا تھا، ہرگز رنے والے پل کے ساتھ اس کا فاصلہ سنہری گیند سے کم ہوتا جا رہا تھا۔

ٹھیک اسی وقت چوچینگ نے چیخ کر ایک طرف اشارہ کیا۔ ہیری کا دھیان بھٹک گیا اور اس نے نیچے کی طرف دیکھا۔ تین اوپنے، سیاہ، نقاب پوش روح کھڑا اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ سوچنے کیلئے بالکل نہیں رُکا۔ اس نے اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور سرعت سے اپنی کھڑی باہر نکالی۔ اگلے لمحے اس کی زبان سے پشت بان جادو کا کلمہ جاری ہو گیا۔

اس کی کھڑی کے سرے سے ایک بڑی سی سفید چیز باہر نکلی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ سفید چیز سیدھی روح کھڑوں پر حملہ آور ہو گی لیکن وہ اسے دیکھنے کے لئے نہیں رُکا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کا دماغی تو ازن اب بھی قائم تھا۔ اس نے آگے کی طرف دیکھا۔ اب وہ سنہری گیند کے بہت قریب پہنچ چکا تھا۔ اپنی کھڑی کو پکڑے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور پھر پھر اتی ہوئی نئی سنہری گیند کو اپنی انگلیوں میں قید کر لیا۔

ٹھیک اسی وقت میدم ہوچ نے سیٹی بجائی۔ ہیری ہوا کے نیچے میں گھوما اور اس نے چھ سرخ چوغوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

226

دیکھا۔ اگلے ہی پل پوری ٹیم نے اسے اتنی مضبوطی سے کس کر گلے گایا کہ وہ اپنے فائر بولٹ سے گرتے گرتے بچا۔ نیچے گری فنڈر کے لوگوں کا شور گونج رہا تھا۔

”شabaش ہیری!“ ڈکافنی دیریک جو شیلے انداز میں چلاتا رہا۔ ایسیا، انجلینا اور کیٹی بل نے خوشی کے مارے ہیری کو چوم لیا۔ فریڈ نے تو اسے اتنی کس کر گلے سے لگایا کہ ہیری کو لگا کہ اس کا سر دھڑ سے الگ ہونے والا ہے۔ پوری طرح سے بے قرار و بے تاب، جوشیلی ٹیم جب زمین پر اتری تو سٹیڈیم میں اتنا شور بلند ہوا کہ جیسے کوئی زلزلہ برپا ہو گیا ہو۔ جب ہیری اپنے فائر بولٹ سے اتر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کے لوگ غول میدان کو دپڑے تھے اور لپکتے دوڑتے ہوئے ان کی طرف آرہے تھے اور رون سب سے آگے تھا۔ اس سے پہلے کہ اسے کچھ معلوم ہو پاتا۔ خوشی سے چختی چلتی ہوئی بھیڑ نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا۔

”ہیری.....واہ.....واہ!“ رون چینجا اور ہیری کے ہاتھ کو کپڑ کر ہوا میں بلند کر دیا۔

”بہت اچھے ہیری!“ پری نے بے حد خوشی دکھاتے ہوئے کہا۔ ”میں دس گیلن جیت گیا ہوں۔ میں ابھی جا کر پینی لوپ کو ڈھونڈتا ہوں۔“

”تم نے کمال کر دیا ہیری!“ سیمس فنی گن نے اس کا کندھا ٹھوٹکتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب ہیری!“ ہیگر ڈنے گری فنڈر کے بچوں کے سروں کے اوپر سے گرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل ہوئی تھی۔

”کتنا عمدہ پشت بان تھا.....“ ہیری کے کان میں ایک ڈھیمی سی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر آواز کی سمت میں گردان گھمائی۔ اس کی عقبی جانب پروفیسر لوپن کھڑے تھے جو خوش بھی تھے اور جیران بھی۔

”پروفیسر! روح کچڑوں کا مجھ پر زرا بھی اثر نہیں ہوا۔ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔“ ہیری خوشی سے سرشار ہو کر بولا۔

”ایسا اس لئے تھا کیونکہ.....وہ.....روح کچڑہی نہیں تھے۔“ پروفیسر لوپن نے مسکرا کر کہا۔ ”چلو آ کر خود دیکھ لو.....“ وہ ہیری کو اس بھیڑ سے نکال کر میدان کے ایک کونے تک لے آئے۔

”تم نے تو سچ مجھ ملفوائے کو ڈراہی دیا تھا۔“ پروفیسر لوپن نے بتایا۔

ہیری حیرت سے گھورتا ہوا صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ملفوائے، کریب، گول اور سلے درن کا کپتان مارکس فلنت زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنے سیاہ اور نقاب والے چوغوں سے باہر نکلنے کی جدوجہد کر رہے تھے جن کی کتر نیں آپس میں ال جھائی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ملفوائے، گول کے کندھے پر کھڑا ہو کر روح کچڑ بننے کا ناٹک کر رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے پاس کھڑی تھیں اور بے حد غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

”یہ بہت ہی گھٹیا چال تھی.....“ وہ ان پر برس رہی تھیں۔ ”گری فنڈر کے متلاشی کو نقصان پہنچانے کی اوچھی اور نیچ کوشش تھی۔ تم

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

227

سب کو سزا ملے گی۔ اس عکین حرکت کے باعث سلے درن فریق کو پچاس پاؤنٹ سے محروم کیا جاتا ہے۔ میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ میں اس معاملے میں پروفیسر ڈمبل ڈور سے بھی ضرور شکایت کروں گی..... لو وہ میں آگئے ہیں.....“

اگر گری فنڈر کی جیت پر کوئی چیز مہر لگا سکتی تھی تو وہ یہ تھی کہ ہیری کے پاس کھڑارون ہنسنے ہنسنے دو ہر اہو گیا تھا جب اس نے ملغوائے کو سیاہ بڑے چوغے میں باہر نکلنے کیلئے گھبراہٹ سے ہاتھ پاؤں مارتے دیکھا۔ گول کا سرا بھی تک اسی کے اندر ال جھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”چلو ہیری!“ جارج نے قریب آ کر کہا۔ ”جیت کا جشن منانا ہے، گری فنڈر کے ہال میں.....ابھی!“

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے کہا اور ملغوائے کے معاملے کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چل پڑا۔ وہ کافی عرصے بعد اتنا خوش ہوا تھا۔ وہ اور باقی ٹیم کے کھلاڑی اپنے سرخ چوغوں کے ساتھ جھومنتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف بھاگتے چلے گئے، ان کے پیچے پیچھے گری فنڈر کے تمام طلباء و طالبات کا کاریاں بھرتے ہوئے جا رہے تھے۔ سٹیڈیم کا تمام شور شراب اب سکول کی عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔



انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے انہوں آج کیوڈچ کا کپ جیت لیا ہو۔ ان کا جشن رات گئے تک چلتا رہا۔ فریڈ اور جارج ویزیلی ایک دو گھنٹے کیلئے غائب ہو گئے، جب وہ واپس لوٹے تو ان کے ہاتھوں میں بڑی بیسی کی بوتیں، کدو کی میٹھی بھیجا اور کئی تھیلے تھے جن میں ہنی ڈیوکس سویٹس کی ڈھیر ساری رنگ برنگی مٹھائیاں تھیں۔

”تم لوگ یہ چیزیں کیسے لے آئے؟“ انجلینا جانس نے حیران ہو کر پوچھا جب جارج بھیڑ کی طرف خوبصوردار پودینے سے بننے ہوئے مینڈک اچھاں رہا تھا۔

”موں، وارم ٹیل، پیدفٹ اور پرنگس کی ننھی سی مدد سے۔“ فریڈ نے ہیری کے کان میں بڑ بڑا کر کہا۔ پورے گری فنڈر ہال میں صرف ایک فرد اس ہنسنے کھیلتے جشن میں شامل نہیں ہوا تھا۔ ہر ماںی ایک کونے میں بیٹھ کر ایک موٹی کتاب پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جس کا عنوان تھا: برطانوی مالکوؤں کا گھر یا طرز حیات اور معاشرتی رویتے۔ ہیری اس میز سے دور ہٹ گیا جہاں فریڈ اور جارج بیٹھ کر بڑی بیسی کی بوتیں ہلانے لگے تھے۔ وہ آہستگی سے ہر ماںی کے پاس پہنچا۔

”کیا تم مجھ دیکھنے آئی تھی؟“ اس نے دھیکی آواز میں پوچھا۔

”ہاں..... ہاں!“ ہر ماںی نے عجیب سے رندھے ہوئے انداز میں جواب دیا لیکن اس نے اپنی نظریں نہیں اٹھائیں۔ ”میں بہت خوش ہوں کہ ہم جیت گئے اور سوچتی ہوں کہ تم، بہت اچھا کھیلے لیکن مجھے یہ کتاب پیر تک پوری پڑھنا ہے۔“

”اچھا اب چلو ہر ماںی! آ کر کچھ کھاپی لو.....“ ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا کہ کیا وہ اس خوشی بھرے ماحول میں اپنے جھگڑے کو بھلا دے گا؟

”میں نہیں کھا سکتی ہوں ہیری! مجھے ابھی پورے چار سو تیس صفحات اور پڑھنا ہیں۔“ ہر ماہنی نے جلدی سے کہا۔ اس کی آواز میں دہشت سی صاف جھلک رہی تھی۔ ”ویسے بھی.....“ اس نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”وہ نہیں چاہتا کہ میں جشن میں شامل ہو جاؤں!“

اس بات پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں تھی کیونکہ رون نے اسی وقت زور سے کہا۔ ”اگر سکے برز کو نہیں کھایا ہوتا تو وہ بھی آج کدو کی بھیجا کامزہ چکھ لیتا۔ اسے یہ بے حد مرغوب تھی۔“

ہر ماہنی کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔ اس سے پہلے کہ ہیری کچھ کہہ یا کر پاتا، اس نے اپنی بڑی سی کتاب ہاتھ میں اٹھائی اور پھر سکتے ہوئے لڑکیوں کے کمرے کی طرف دوڑ لگادی۔

”کیا تم اسے تھوڑی راحت نہیں دے سکتے؟“ ہیری نے رون سے دھیکی آواز میں پوچھا۔

”نہیں!“ رون نے دلوک جواب دیا۔ ”اگر یہ سکے برز کو ہلاک کرنے پر غمگین ہوتی تو ہو سکتا تھا..... لیکن وہ تو اپنی غلطی ماننے کو تیار ہی نہیں ہے، وہ اب بھی ایسا سمجھتی ہے کہ جیسے سکے برز کہیں چھٹیاں منانے کیلئے گیا ہوا ہے.....“

گری فڈر کا جشن تبھی ختم ہوا جب پروفیسر میک گوناگل رات کے ایک بجے اپنے گلابی پھولوں والے نائب گاؤں میں، سر کے بالوں کو لپیٹ کر ان پر ریشمی جالی کی جکڑ کس کروہاں پہنچیں۔ انہوں نے سب بچوں کو حکم دیا کہ وہ یہ کھلیل کو ختم کر کے فوراً اپنے بستروں میں چلے جائیں۔ ہیری اور رون بھی سیرھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں آگئے۔ وہ اب بھی نیچ کے بارے میں باقیں کر رہے تھے۔ بالآخر تکان سے چور ہیری اپنے بستر پر پہنچ ہی گیا۔ کھڑکیوں سے آنے والی چاندنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہیری نے روشنی سے نیچنے کیلئے اپنے بستر کے سب پردے گردیئے۔ وہ جو نہیں بستر پر لیٹا نیند نے لپک کر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وہ نیند کی وادیوں میں بھکلتا ہوا ایک عجیب و غریب خواب دیکھنے لگا۔ وہ کسی جنگل میں تھا اور نامعلوم منزل کی طرف جا رہا تھا۔ اس کا فائز بولٹ اس کے کندھے پر تھا اور وہ کسی چاندنی جیسی چمکیلی اور سفید چیز کا تعاقب کر رہا تھا۔ وہ سفید ہالہ اس سے بہت آگے درختوں کے بیچوں نیچ گھومتا ہوا آگے کی سمت جا رہا تھا۔ ہیری کو درختوں کے گھنے پتوں کے درمیان اس کی جھلک ہی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اس کے قریب جانے کی کوشش میں اور تیز تیز چلنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ سامنے والا ہالہ بھی اسی رفتار سے تیز تیز چلنے لگا ہے۔ ہیری اب بھاگنے لگا۔ اس کی ٹانگوں میں جیسے بھلی سی بھرگئی اور پھر وہ پوری قوت سے سفید ہالے کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کہ سفید ہالے میں بھی پھرتی بھر چکی تھی اور وہ بھی ہیری کی مانند دوڑ لگا رہا تھا۔ پھر وہ کھلے میدان میں جانے والے ایک موڑ پر تیزی سے گھوما۔

”آہ آہ آہ آہاہاہا..... بن نن نن نہیں ایس ایس ایس.....“

ہیری ہٹ بڑا کر بیدار ہو گیا۔ اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اسے پوری قوت کے ساتھ تھپٹر سید کیا ہو۔ وہ گھپ اندر ہیرے میں پردے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

229

ٹوں لے گا۔ اسے کمرے میں کئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دوسرا کونے سے سیمس فنی گن کی آواز گونجی۔

”کیا ہوا؟“

پھر ہیری کو یوں لگا جیسے اس نے کمرے کے بیرونی دروازے کے بند ہونے کی آوازنی ہو۔ کوئی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ آخر کار اس نے اپنے پردے کے نیچے کی جگہ ڈھونڈنکالی اور اسے جھٹکے سے ہٹا دیا۔ عین اسی وقت ڈین تھامس نے کمرے کی بتی جلا دی تھی۔ رون اپنے بستر پر بیٹھا تھر تھر کا نپ رہا تھا۔ اس کے بستر کی ایک جانب کا پردہ مکمل طور پر ہٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر زبردست دہشت طاری تھی۔

”بب..... بلیک..... سیر لیں بلیک..... اس کے ہاتھ میں چاقو تو چا!“

”کیا.....؟“

”یہاں..... ابھی کچھ پل پہلے..... اس نے پردہ چھاڑ دیا..... مجھے تھپٹر مار کر جگایا۔“

”تمہیں یقین ہے کہ تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے تھے رون؟“ ڈین تھامس نے پوچھا۔

”پردے کی حالت دیکھو..... میں تم سے کہہ رہا ہوں نا..... وہ ابھی یہیں تھا۔“

وہ سب تیزی سے بستروں سے اتر آئے۔ ہیری کمرے کے دروازے تک سب سے پہلے پہنچا۔ پھر وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اترے اور گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گئے۔ ان کے پیچھے کئی دروازے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ نیند کے خمار میں ڈوبے طلباء جمایاں لیتے ہوئے وہاں پہنچے۔

”کون چیخا تھا ابھی.....؟“

”تم لوگ کیا کر رہے ہو؟“

”ہماری نیند کا ستیاناں کر ڈالا!“

طرح طرح کی آوازیں گونجیں۔ ہال میں آگ بجھ رہی تھی لیکن ابھی تک اس کی چمک کافی تیز تھی۔ ہال میں جشن کے آثار ابھی تک پھیلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر وہ کافی حد تک خالی تھا۔

”تمہیں یقین ہے کہ تم خواب تو نہیں دیکھ رہے تھے رون؟“

”میں تم سے کہہ رہا ہوں نا کہ میں نے بلیک کوہی دیکھا تھا.....“

”انتاشور کیوں ہو رہا ہے؟“

”پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں بستروں پر جانے کا حکم دیا تھا۔“

کچھ لڑکیاں سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آگئیں۔ وہ اپنے سونے کے لباس میں ملبوس تھیں اور بار بار منہ پر ہاتھ رکھ کر جمایاں لے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

230

رہی تھیں۔ ہال میں ہونے والے شور نے سب کو بیدار کر دیا تھا۔ اب دوسرا لڑکے بھی وہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

”بہت اعلیٰ! کیا جشنِ ابھی تک چل رہا ہے؟“ فریڈ نے چھکتے ہوئے آواز لگائی۔

”سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں واپس جائیں۔“ پرسی نے ہال میں داخل ہوتے ہی سختی سے کہا۔ وہ اپنا ہیڈ بوائے کا نقج پاجامے پر لگاتا ہوا دکھائی دیا۔

”پرسی! سیر لیں بلیک آیا تھا۔“ رون نے دھمے لبجے میں بتایا۔ ”ہمارے کمرے میں۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا..... اس نے مجھے جھنجھوڑ کر جگایا تھا.....“

یہ سن کر پورے ہال یکنخت خاموشی چھا گئی۔

”بکواس مت کرو۔“ پرسی حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ”تم نے ضرورت سے زیادہ کھالیا ہو گا رون..... تم یقیناً کوئی براخواب دیکھا ہو گا!“

”جب میں تم سے کہہ رہا ہوں.....“

”اب بس بھی کرو، رون!..... بہت مستی کر لی۔“

اسی وقت پروفیسر میک گوناگل ایک بار پھر ہال میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے غصے سے دروازے کو زور دار دھماکے کے ساتھ بند کیا۔ کئی بچوں کی سانسیں رُک سی گئیں۔ ان کی چھپتی ہوئی نگاہیں ہر ایک کوٹیول رہی تھیں۔

”میں خوش ہوں کہ آج گری فنڈر نے پیچ جیت لیا ہے لیکن یہ تو نہایت بد تیزی ہے پرسی! مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔“ ان کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنا غصہ قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

”میں نے اس کی اجازت انہیں ہرگز نہیں دی پروفیسر!“ پرسی نے غصے سے طباء کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ”میں تو ان سب کو بستر پر جانے کیلئے کہہ رہا تھا۔ میرے بھائی رون نے کوئی براخواب دیکھ لیا ہے.....“

”وہ کوئی براخواب نہیں تھا۔“ رون چھنتے ہوئے بولا۔ ”پروفیسر! جب میری آنکھ کھلی تو سیر لیں بلیک میرے بستر کے پاس کھڑے ہو کر مجھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا.....“

پروفیسر میک گوناگل جھٹکے سے مڑیں اور اسے گھور کر دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں حیرت بھی عیاں تھی۔ ”بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو ویزلي! وہ تصویر کے دروازے کو عبور کر کے اندر کیسے آ سکتا ہے؟“

”اسی سے پوچھ لجئے!“ رون نے کانپتی ہوئی انگلی سے سر کیڈ و گن کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”اس سے پوچھیں کہ کیا اس نے کسی کو اندر آتے ہوئے دیکھا ہے؟“

رون کو شک بھری نظرؤں سے دیکھتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل نے تصویر کو دوبارہ کھولا اور باہر نکل گئیں۔ پورا ہال سانس

روکے سن رہا تھا۔

”سرکیدو گن! کیا تم نے ابھی کسی اجنبی کو گری فنڈر ہال کے اندر جانے کی اجازت دی ہے؟“

”بالکل!“ سرکیدو گن نے فخر یہ انداز اوپھی آواز میں کہا۔

ہال کے اندر اور باہر کے سب لوگ سنائی میں آگئے، ان کے رو نگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

”تم نے..... تم نے اسے اندر کیسے جانے دیا؟“ پروفیسر میک گوناگل بوكھلا کر بولی۔ ”لیکن..... لیکن شناخت.....؟“

”اس کے پاس شناخت تھی۔“ سرکیدو گن نے گردن اکٹرا کر جواب دیا۔ ”اس کے پاس پورے ہفتے کے پاسورڈ تھے۔ وہ ایک

چرمی کاغذ میں سے انہیں پڑھ کر بتا رہا تھا.....“

پروفیسر میک گوناگل بھونچ کارہ گئیں۔ وہ دوبارہ گری فنڈر کے ہال میں داخل ہوئیں اور زرد پڑے چہروں کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں۔ ان کا چہرہ چاک کی طرح سفید پڑھ کا تھا۔

”کس نے..... کس نے!“ وہ کاپتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ”کس بدجنت نے اس ہفتے کی تمام شناختیں لکھ کر اسے لاپرواںی سے چھوڑ دیا تھا؟..... فوراً بتاؤ.....“

پورے ہال میں ڈراؤنا سنائی تھا پھر ایک تھرہ راتی چیخ سنائی دی۔ سر سے پیر تک بری طرح کا نپتے ہوئے نیول لانگ بائیم نے دیسیرے دیسیرے ہاتھ ہوا میں اٹھایا.....



چودھوال باب

سنپ کا عتاب

اس رات گری فنڈر ہال اور اس سے ملحقہ تمام جگہوں کو خالی کرا لیا گیا۔ کوئی بھی صحیح طرح سے سونہیں پایا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ایک بار پھر پورے سکول کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ تمام بچوں نے بڑے ہال میں بیٹھ کر پوری رات اسی خبر کے انتظار میں کاٹ دی کہ سیر لیں بلیک گرفتار ہو گیا ہے۔ پروفیسر میک گوناگل نے صحیح آ کر انہیں بتایا کہ وہ ایک بار پھر نجکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

اگلے دن وہ جہاں بھی گئے وہاں انہیں زیادہ کڑی حفاظت دکھائی دی۔ پروفیسر فلنت وک سکول کے داخلی دروازے کو سیر لیں بلیک کی بڑی تصویر دکھا کر اسے پہچاننا سکھا رہے تھے۔ فلٹ رہداریوں میں گھوم کر دیواروں کی چھوٹی چھوٹی دراڑوں اور چوہے کے بلوں کو بند کر رہا تھا۔ سرکلید و گن کو گری فنڈر کے عہدے سے معزول کر دیا گیا تھا۔ اس کی تصویر کو ایک بار پھر ساتویں منزل کے ویران رہداریوں میں پہنچا دیا تھا۔ فربہ عورت کو دوبارہ اس کے سابقہ عہدے پر فائز کر دیا گیا تھا۔ اس کا ظاہری حلیہ تو بالکل ٹھیک دکھائی دیتا تھا مگر وہ اب بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ وہ اسی شرط پر گری فنڈر کی رکھوائی کرنے کیلئے تیار ہوئی تھی کہ اسے خصوصی حفاظت فراہم کی جائے گی۔ اس کی حفاظت کیلئے دو بھی انک شکل کے عفریتوں کو پھرے دار منقرر کیا گیا تھا۔ وہ بیرونی رہداری میں نہایت خوفناک انداز میں گھومتے پھرتے تھے۔ انہیں بچوں کے قریب آنے کی اجازت قطعاً نہیں تھی۔ وہ غراتے اور ہنکارتے ہوئے گفتگو کرتے تھے اور اپنی اپنی جگہ پر تعینات تھے۔

ہیری یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکا کہ تیسری منزل پر ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے پر اب بھی کوئی پہرہ نہیں دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ فریڈ اور جارج کا یہ اندازہ بالکل صحیح تھا کہ صرف وہ ہی (اور اب ہیری، رون اور ہر ماں بھی) اس کے اندر چھپے ہوئے خفیہ راستے کے بارے میں جانتے ہیں۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں کسی کو بتا دینا چاہئے؟“ ہیری نے رون سے پوچھا۔

”یہ بات تو طے ہے کہ وہ نی ڈیوکس کے راستے سے نہیں آ رہا ہے۔“ رون نے منع کرتے ہوئے کہا۔ ”اگر دکان کا تالا ٹوٹا ہوتا تو مجھے اب تک اس کی خبر ہو چکی ہوتی۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

233

ہیری کو خوشی ہوئی کہ رون صحیح سمت میں سوچ رہا تھا۔ اگر ایک آنکھ والی چڑیل کا راستہ بند ہو جاتا تو وہ دوبارہ ہاگس میڈنہیں جا پاتا۔ یہ الگ بات تھی کہ رات والے واقعہ نے رون کو یک مشہور کرڈ الاتھا۔ زندگی میں پہلی بار لوگ ہیری کے بجائے اس کی طرف زیادہ توجہ دے رہے تھے۔ ظاہر تھا کہ رون کو بھی اس خصوصی توجہ کے باعث بے حد مزہ آرہا تھا حالانکہ وہ اس رات کے حادثے کی وجہ سے اندر ورنی طور پر پوری طرح سنبھل نہیں پایا تھا اور گھبراہٹ کا شکار تھا مگر وہ اس کے بارے میں سب کو خوشی خوشی سے بتاتا پھر رہا تھا۔ اس نے کہانی میں خوب مرچ مسالہ لگایا تھا.....

”میں سویا ہوا تھا۔ تبھی میرے کان میں آوازنائی دی، جیسے کوئی چیز پھٹ رہی ہو۔ مجھے لگا کہ شاید میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ پھر مجھے ٹھنڈی ہوا جھونکا محسوس ہوا..... میں پوری طرح بیدار ہو گیا۔ میرے بستر کے پردوں کا ایک حصہ پھٹ کر نیچے گرا ہوا تھا..... میں نے کروٹ بدلتی..... اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ میرے بالکل پاس ہی کھڑا تھا..... کسی مردہ ڈھانچے کی طرح..... اس کے بال بہت بڑے اور گندے تھے..... اس کے ہاتھ میں ایک لمبا چمکتا ہوا چاقو تھا۔ قریباً بارہ انچ کا تو ہوگا..... پھر اس نے میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر میں چینا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا.....“

”وہ بھاگ کیوں گیا؟“ رون نے پلٹ کر ہیری سے پوچھا جب اس کی خوفناک کہانی کو سننے والی لڑکیاں ڈر کے مارے کان پر رہی تھیں۔ وہ شاید مزید کچھ سننے کی تاب نہیں رکھتی تھیں شاید اس لئے وہاں سے چلی گئی تھیں۔ ”وہ بھاگ کیوں گیا؟“ ہیری بھی اس بات پر حیران تھا کہ اگر بلیک غلط بستر تک پہنچ ہی گیا تھا تو پھر وہ رون کو خاموش کر کے اس کے بستر کی طرف کیوں نہیں بڑھا؟ یہ ایک سنہرہ موقع تھا۔ بلیک نے بارہ سال قبل یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ کمزور لوگوں کو قتل کرنے میں کوئی پر ہیر نہیں کرتا ہے۔ اس بار تو اس کے سامنے پانچ کم سن لڑکے تھے..... جن میں سے چار سور ہے تھے۔

”وہ جانتا ہوگا کہ تمہاری چیخ سن کر لوگ جاگ جائیں گے اور اس سکول سے باہر نکلنے میں بے حد شواری پیش آئے گی۔“ ہیری نے سوچتے ہوئے اپنا مفروضہ پیش کیا۔ ”تصویر کے دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے اسے پورے گری فنڈ روکنا پڑے گا..... پھر اسے اساتذہ سے بھی بھر پور مزاحمت کرنا پڑتی۔“

نیول کی حالت بہت ثرمناک تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اس سے اتنی زیادہ ناراض تھیں کہ انہوں نے اس پر یہ پابندی لگا دی تھی کہ وہ اب ہاگس میڈ گھومنے نہیں جا پائے گا۔ انہوں نے اسے سزا بھی دی تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے سب بچوں کو ہدایت دی کہ کوئی بھی نیول کو شناخت نہیں بتائے گا۔ یچارے نیول کو ہر رات ہال کے باہر انتظار کرنا پڑتا تھا کہ کوئی ساتھی وہاں آئے اور اسے اپنے ہمراہ لے کر ہال میں داخل ہو۔ جب پھرہ دینے والے عفریت غصے بھری نگاہوں سے اسے گھورتے تھے تو وہ دہل کر رہ جاتا تھا۔ بہر حال ان میں کوئی بھی سزا اتنی خوفناک نہیں تھی جتنا کہ اس کی دادی کا بھیجا ہوا غصے سے بھرا غل غپڑا تھا۔ یہ سب سے زیادہ بڑی چیز تھی جو ہو گورٹس میں صبح کے ناشتے کے وقت کسی طالب علم کو مل سکتی تھی۔

سکول کے الوبڑے ہال میں پر پھر پھرا تے ہوئے داخل ہوئے۔ وہ ہمیشہ کی طرح ڈاک لے کر آئے تھے۔ ایک بڑا کڑیل الو اپنی چونچ میں سرخ رنگ کا لفافہ دبا کر نیول کے سامنے پہنچا۔ نیول کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری اور رون، نیول کے بالکل سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جھٹ سے پہچان لیا کہ یہ غل غپاڑہ ہے۔ رون کو گذشتہ سال اس کی ممی نے ایک غل غپاڑہ بھیجا تھا۔

”دوڑا گا دو نیول..... فوراً“ رون نے جلدی سے مشورہ دیا۔

نیول نے فوراً ایسا ہی کیا۔ اس نے لفافہ اٹھایا اور اسے بم کی طرح پکڑے ہال سے باہر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر سلے درن کی میزوں پر بے تحاشہ تھیقہ گو نجتے لگے۔ نیول اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو پایا۔ بڑے ہال کے دروازے کے قریب ہی غل غپاڑہ حرکت میں آگیا اور اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں پھر پھڑا نے لگا۔ یہ دیکھ کر نیول کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ہال میں نیول کی بوڑھی دادی کی چینتی ہوئی آواز گوئی۔ جادو کی وجہ سے غل غپاڑہ میں دادی کی آواز نہایت دہشت ناک ہو گئی تھی اور کئی گناہن دسنائی دے رہی تھی۔ وہ چیز چیز کر نیول کو برا بھلا کہہ رہی تھیں کہ اس کی وجہ سے پورے خاندان کا سرثرم سے جھک گیا ہے۔

ہیری نیول کے لئے اتنا کھلی ہو رہا تھا کہ وہ یہ دیکھ ہی نہیں پایا کہ اس کے لئے بھی ایک خط آیا تھا۔ ہیڈوگ نے اس کی کلائی پر اپنی چونچ مار کر اس کا دھیان خط کی طرف کھینچا۔

”آہ اوچ..... شکر یہ ہیڈوگ!“

جب ہیڈوگ نیول کی پلیٹ میں پڑے ہوئے کارن فلیگ کھانے میں مشغول ہوئی تو ہیری نے لفافہ اٹھایا اور اس کی تہہ کھوئی۔ اندر موجود چرمی کاغذ پر لکھا تھا:

پیارے ہیری اور رون!

آج شام کو لک بوک پھو بیے ہمارے ساتھی پینے کے بارے میں کیا فیال ہے؟ ہم آگر تم دونوں کو سکول سے ساتھ لے جائیں گے۔ بڑے ہال میں ہمارا انتظار کرنا۔ اور ہاں یاد رہے کہ تمہیں اکیلے باہر نکلنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے، ایسی کوئی کوشش مت کرنا۔

ہیڈوگ

”شاید وہ بلیک کے بارے میں پوری کہانی سننا چاہتا ہو گا۔“ رون نے ہنس کر کہا۔

شام چھ بجے ہیری اور رون گری فنڈر ہال سے باہر نکل آئے۔ وہ باہر موجود پھرہ دینے والے عفریتوں کے قریب سے دوڑتے ہوئے گزرے اور تیزی سے بڑے ہال کی طرف بڑھ گئے۔ ہیگر ڈوہاں پہلے سے موجود تھا اور ان کا انتظار کر رہا تھا۔

”ہائے ہیگر ڈا!“ رون چہکتا ہوا بولا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ تم اس رات کو ہونے والے حادثے کی تفصیلات سننے کے خواہ شمند ہو گے۔

یہی بات ہے نا!

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

235

”ہم نے اس بارے میں سب کچھ پہلے ہی سن لیا ہے! مزید کی کوئی ضرورت نہیں۔“ ہیگرڈ نے ہال کا بیرونی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے عقب میں چل رہے تھے۔

”اوہ!“ رون کامنہ کھلا رہ گیا۔ اسے بڑی کوفت ہوئی کہ ہیگرڈ نے اس کی کہانی کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔

ہیگرڈ کے جھونپڑے میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے جو چیز سب سے پہلے دیکھی، وہ قشیر بک بیک تھا۔ وہ ہیگرڈ کے پیوند لگے گدے پر ٹانگیں پسарے ہوئے بیٹھا تھا اور دیو ہیکل پنکھ سمٹ کر بدن کے پہلوؤں میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ کسی مرے ہوئے جانور کو کھانے میں مشغول دکھائی دے رہا تھا۔ اس ما فوق الفطرت چیز سے نظریں ہٹاتے ہوئے ہیری نے وارڈ روپ کے دروازے پر لٹکتی ہوئی عجیب و غریب چیزیں دیکھیں۔ وہاں پر ایک بہت بھی نا رخی ٹائی لٹکی ہوئی تھی۔ ایک کھوٹی پر بھاری بھر کم بھورے رنگ کا لباس بھی ٹنگا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”یہ سب کس لئے ہیگرڈ؟“ ہیری نے چونکر پوچھا۔

”خطرناک درندہ ائتلاف کی کمیٹی کے سامنے بک بیک کا معاملہ پیش ہو رہا ہے، اس کی زمین پر موجودگی پر کافی مخالفت کا سامنا ہے۔“ ہیگرڈ نے پریشانی سے بتایا۔ ”اس جمعہ کو ہم اسے ساتھ لے کر لندن جا رہے ہیں۔ ہم نے نائن بس میں دو بستر بھی محفوظ کروالے ہیں۔“

ہیری کو خود کو گنہگار محسوس کرنے لگا۔ وہ قشیر کو تو بالکل ہی بھول ہی گیا تھا۔ بک بیک کا مقدمہ اتنا قریب آگیا تھا کہ اسے رتی بھر احساس نہیں ہوا۔ رون کے چہرے پر پھیلے ہوئے تفکرات کے بادل دیکھ کر اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ بھی اس بارے میں سب کچھ بھولے بیٹھا تھا۔ وہ اپنا وہ وعدہ بھی بھول گیا تھا کہ بک بیک کے حق میں ثبوت اکٹھا کرنے میں وہ ہیگرڈ کی پوری معاونت کرے گا۔ فائز بولٹ آنے کے بعد ان کے دماغ سے یہ بات بالکل نکل چکی تھی۔

ہیگرڈ نے ان کیلئے چائے امڈ لی اور انہیں ایک پلیٹ میں بھنے ہوئے بینز پیش کئے۔ ہیری اور رون نے پلیٹ کو چھواتک نہیں تھا۔ ہیگرڈ کی پکوانی کے بارے میں انہیں کوئی خاص اچھا اندازہ نہیں تھا۔

”ہمیں تم دونوں سے کچھ بات چیت کرنا ہے۔“ ہیگرڈ نے ان دونوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

”کس بارے میں.....؟“ ہیری نے چونکر پوچھا۔

”ہر ماہنی کے بارے میں.....؟“ ہیگرڈ نے کہا۔

”ہر ماہنی کو کیا ہوا؟“ رون نے پوچھا۔

”وہ بے حد پریشان ہے۔ کرسمس کے بعد وہ ہم سے کئی بار ملنے آئی۔ وہ کافی اکیلا پن محسوس کر رہی ہے ہیری۔ پہلے تو تم اپنے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

236

فائر بولٹ کی وجہ سے اس سے بات چیت نہیں کر رہے تھے اور اب رون تم مغض اس لئے اس سے بات نہیں کر رہے ہو کہ اس کی بلی نے.....”

”سکے برز کو کھالیا ہے۔“ رون نے غصے سے اس کا جملہ پورا کر دیا۔

”دیکھو اس کی بلی نے وہی کچھ کیا جو سبھی بلیاں کرتی ہیں۔“ ہمگر ڈنے درشگی سے بات بڑھائی۔ ”تم شاید یہ بات نہیں جانتے ہو۔ وہ اس بارے میں کئی بار آنسو بھاچکی ہے، اس وقت اسے اپنی پڑھائی میں بھی کافی دشواری پیش آ رہی ہے۔ ہمارے حساب سے اس نے اپنے منہ میں اتنا بڑا گھونٹ بھر لیا ہے کہ اس سے چباتے نہیں بن رہی ہے۔ اس پر پڑھائی کا بھاری بوجھ ہے، لیکن اس کے باوجود اس نے بک بیک کے مقدمے میں ہماری مدد کرنے کا وقت نکال ہی لیا۔۔۔۔۔ اس نے تجھ بہت اپنے ثبوت تلاش کر کے ہمیں فراہم کئے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ اب اس کے بچنے کے کافی امکانات ہیں.....“

”ہمگر ڈ! ہمیں معاف کرنا۔ ہمیں بھی مدد کرنا چاہئے تھی۔“ ہیری نے سر جھکا کر کہا۔

”ہم تمہیں اس ضمن میں کوئی الزام نہیں دے رہے ہیں۔“ ہمگر ڈنے ہیری کی معافی کو طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ ”خدا خوب جانتا ہے کہ تم کتنی محنت کر رہے ہو۔ ہم نے تمہیں دن رات کیوڈچ کی مشقیں کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ہم تمہیں بتا دیں، تم دونوں کو بھاری ڈنڈوں یا چوہوں کی بجائے اپنی دوستی پر زیادہ توجہ دینا چاہئے تھی۔ پر خلوص دوستی ہی بڑا سرمایہ ہوتی ہے۔ بس ہمیں اتنا ہی کہنا تھا.....“

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف پریشانی سے دیکھا۔

”رون! جب بلیک نے تمہیں لگ بھگ چاقو سے مار رہی دیا تھا تب بھی وہ بے حد دکھی تھی۔ ہر ماں بہت بھلی لڑکی ہے۔ اس کے باوجود تم دونوں اس سے بات نہیں کر رہے ہو.....“

”اگر وہ اس منہوس بلی سے پچھا چھڑا لے تو میں اس سے دوبارہ بات چیت کرنے کو تیار ہوں۔“ رون نے غصے سے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔ ”لیکن وہ تو اسے گود میں لئے گھومتی ہے۔ وہ بلی پا گل ہے۔ ہر ماں اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سننا چاہتی ہے۔“

”دیکھو! تقریباً لوگ اپنے پالتو جانوروں کے بارے میں کئی بار تھوڑے جذباتی ہو جاتے ہیں۔“ ہمگر ڈنے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کے عقب میں بک بیک نے مردہ جانور کی کچھ ہڈیاں ہمگر ڈ کے تکنے پر گردادی تھیں۔

موضوع بدل گیا۔ وہ ہر ماں کا ذکر چھوڑ کر کیوڈچ کپ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ روین کلا کے تیج کے بعد فائر بولٹ کی موجودگی میں گری فنڈر کلیئے ٹورنامنٹ کا کیوڈچ کپ جیتنا کافی پر امید دکھائی دے رہا تھا۔ نوبجے ہمگر ڈ انہیں سکول کی عمارت تک چھوڑنے خود ساتھ آیا تھا۔ جب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ تیچ لپک لپک کر نوٹس بورڈ کی طرف جا رہے تھے جہاں کوئی ضروری اعلان آؤ بیزاں کیا گیا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

237

”ہاگس میڈ.....اگلے ہفتے کے اختتام پر!“

رون نے نئے نوٹس کو پڑھنے کیلئے اپنے ساتھیوں کے سروں کے اوپر سے جھانک کر دیکھا۔ جب وہ بیٹھ گئے تو رون نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ”کیا تم بھی جاؤ گے؟“

”دیکھو! فلنج نے اگر ہنس ڈیوس والے خفیہ راستے پر کوئی پھرے دار تعینات نہ کر رکھا ہوتا۔“

ہیری نے مزید دھیمی آواز میں جواب دیا۔

”ہیری.....، اس کے دائیں کان میں ایک آواز سنائی دی۔ ہیری چونک گیا اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ہر ماہنی ٹھیک ان کے پیچھے والی میز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ درمیان میں ان گنت کتابوں کی دیوار کھڑی تھی جس کے باعث وہ انہیں دکھائی نہیں دی۔“

”ہیری! اگر تم دوبارہ ہاگس میڈ گئے تو..... میں پروفیسر میک گوناگل کو نقشے کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی۔“

”دیکھا ہیری! وہ کیا بول رہی ہے؟“ رون ہر ماہنی کی طرف دیکھے بغیر غراما۔

”رون تم اسے اپنے ساتھ کیسے لے جاسکتے ہو؟ سیریس بلیک نے جو تمہارے ساتھ کیا ہے اس کے بعد..... میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں، میں سچ مجھ انہیں بتا دوں گی۔“

”تواب تم ہیری کو سکول سے نکلوانا چاہتی ہو،“ رون نے غصے سے کہا۔ ”اس سال تم ہمیں پہلے ہی کافی نقصان نہیں پہنچا چکی ہو کیا؟“

ہر ماہنی نے جواب دینے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ ٹھیک اسی وقت کروک شانکس ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اچھل کر اس کی گود میں چڑھئی۔ ہر ماہنی نے ڈرتے ڈرتے رون کے چہرے کی طرف دیکھا اور کروک شانکس کو اٹھا کر تیزی سے لٹکیوں کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

”تواب ایسا کرتے ہیں.....،“ رون نے ہیری سے کہا جیسے ان کی بات چیت میں کسی نے دخل اندازی ہی نہ کی ہو۔ ”چھپلی بار تو تم کچھ بھی نہیں دیکھ پائے تھے۔ تم تو زونکو کی دکان میں بھی نہیں گئے تھے۔“

ہیری نے آس پاس دیکھ کر تسلی کر لی کہ ہر ماہنی تو نہیں سن رہی ہے۔

”ٹھیک ہے۔“ اس نے دھیرے سے کہا۔ ”لیکن اس بار میں میں اپنا غیبی چوغہ بھی ساتھ لے جاؤ گا۔“

☆☆☆☆

ہفتے کی صبح ہیری نے صندوق سے غیبی چوغہ نکالا اور اسے بستے میں ڈالا اور نقشے کو تہہ لگا کر اندر ونی جیب میں چھپا لیا۔ وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ بڑے ہال میں ناشتے کیلئے پہنچ گیا۔ ہر ماہنی اسے میز پر شک بھری نگاہوں سے ٹھوٹتی رہی۔ ہیری نے اس سے نگاہیں ملانے کی ذرا بھی غلطی نہیں کی تھی۔ اس نے اس بات کا بھی پوری طرح خیال رکھا تھا کہ سب بچوں کے باہر نکلتے وقت وہ ہر ماہنی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

238

کے سامنے سنگ مرمر کی سیٹھیاں چڑھ کر گئی فنڈر ہال کی طرف چلا گیا تاکہ ہر مائی کو پورا یقین ہو جائے کہ وہ ہاگس میڈنہیں جا رہا ہے۔
 ”اچھا!“ ہیری نے رون سے ہاتھ ملاتے بلند آواز میں کہا۔ ”واپس لوٹ کر مجھے بتانا کہ تم نے کیا کیا دیکھا؟“
 رون نے مسکرا کر اسے آنکھ ماری۔

ہیری پھرتی سے تیسری منزل پر گیا اور اپنی جیب سے نقشہ نکالا۔ ایک آنکھ والی چڑیل کے پیچھے چھپتے ہوئے اس نے نقشہ کی تہہ کھولی۔ ایک چھوٹی سانقظہ اس کی طرف آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اس کے نام کو غور سے دیکھا۔ اس نقطے کے پاس لکھا تھا۔
 ”نیول لانگ بائٹم۔“

ہیری نے وقت ضائع کیے بغیر سرعت سے اپنی چھپڑی نکالی اور مورتی کی طرف کرتے ہوئے بڑا بڑا۔ ”نیچھے حصہ!“ مورتی کے نچلے خانے میں ایک سوراخ نمودار ہو گیا۔ ہیری نے اپنا بستہ اس کے اندر پھیک دیا۔ لیکن اس سے پہلے وہ اس میں گھس پاتا۔ نیول راہداری کا موڑ مڑ کر سامنے آچکا تھا۔ ہیری نے پھرتی سے مورتی کا خفیہ خانہ بند کر دیا تھا۔

”ہیری! میں تو بھول گیا تھا کہ تم بھی ہاگس میڈنہیں جا رہے ہو۔“ نیول چہکا۔

”ہائے نیول!“ ہیری تیزی سے مورتی سے دور ہٹتے ہوئے بولا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں نقشہ کو تہہ کر کے دوبارہ اپنی جیب میں ڈال دیا تھا۔ ”تم کیا کرنے جا رہے ہو؟“

”کچھ نہیں!“ نیول کندھے اچکا کر کہا۔ ”کیا تم میرے ساتھ دھماکے دار سنیپ گیم کھیلنا چاہو گے؟“

”ابھی نہیں نیول! میں لا بہر بری جا رہا ہوں، مجھے خون آشام والا مضمون پورا کرنا ہے، جو پروفیسر لوپن نے دیا ہے۔“ ہیری نے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

”میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔“ نیول نے بڑے اشتیاق سے کہا۔ ”میں نے بھی وہ مضمون ابھی تک نہیں لکھا ہے۔“

”ذر اٹھرو!..... ہاں!..... میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں نے کل رات کو ہی وہ مضمون پورا لکھ لیا تھا۔“

ہیری نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

”یہ تو بہت اچھا ہوا۔ تب تو تم میری مد کر سکتے ہو۔“ نیول نے کہا اس کا گول چڑھ کسی قدر پر یثان دکھائی دے رہا تھا۔ ”میں لہسن کے بارے میں صحیح طرح سے سمجھنہیں پایا..... کیا انہیں یہ کھلانا پڑتا ہے یا پھر.....“ نیول کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی، جب اس نے ہیری کے کندھے کے اوپر دیکھا۔ وہاں پروفیسر سنیپ کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ نیول جلدی سے ہیری کے پیچھے چھپ گیا۔
 ”تم دونوں یہاں پر کیا کر رہے ہو؟“ سنیپ نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”ملاقات کیلئے یہ جگہ کچھ عجیب ہے۔“

ہیری کو یہ دیکھ کر بہت پریشانی ہوئی کہ جب سنیپ کی نظریں کی کالی آنکھیں دونوں دروازوں کی طرف سے گھومتی ہوئی ایک

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

239

آنکھ والی چڑیل پر آ کر ٹھہر گئیں۔

”ہم دونوں یہاں ملاقات نہیں کر رہے ہیں۔“ ہیری نے جواب دیا۔ ”ہم تو بس یہاں پر ٹکرا گئے تھے۔“

”سچ مجھ؟“ سنیپ کی پتیاں گھوم گئیں۔ ”پوٹر! یہ تہاری عادت ہے کہ تم اکثر ایسی جگہوں پر پہنچ جاتے ہو جہاں تمہیں نہیں ہونا چاہئے۔ اور ہمیشہ اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور موجود ہوتی ہے۔ میں تم دونوں کو اسی وقت گری فنڈر ہال میں واپس جانے کا مشورہ دیتا ہوں، جہاں سے تم آئے ہو۔“ اس کا لہجہ کافی کرخت ہو گیا تھا۔

ہیری اور نیول کچھ کہے بغیر وہاں سے کھسک لئے۔ جب وہ دونوں راہداری کے موڑ پر پہنچے تو ہیری نے پلٹ کر دیکھا تو اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پروفیسر سنیپ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسم کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھوٹ لئے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ اس کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچ کر ہیری کو نیول سے پیچھا چھڑانے میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ اس نے اسے شاخت بتا دی اور پھر یہ ناٹک کیا کہ وہ خون آشام پر لکھا ہوا مضمون تو لا بجیری میں بھول آیا ہے۔ اس کے بعد وہ جلدی سے پلٹ کروہاں سے رو چکر ہو گیا۔ پھر وہ دینے والے عفريتوں کی نظروں سے دور ہوتے ہی ہیری نے جیب سے دوبارہ نقشہ باہر نکالا اور اپنی ناک کے قریب کر لیا۔ تیسرا منزل کی راہداری اب بالکل ویران دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نہایت دھیان سے چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر نہایت اطمینان ہوا کہ پروفیسر سیورس سنیپ کا چھوٹا نقطہ ابان کے آفس میں ٹہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وہ تیزی سے بھاگتا ہوا ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسم کے پاس پہنچا۔ اس نے اس کا نچلا خفیہ خانہ کھولا اور اس میں گھس کر نیچے کی طرف پھسلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ بھی اپنے بستے کے پاس خفیہ راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ اس نے نقشے کو دوبارہ دیکھا اور پھر اس پر موجود الفاظ کو مٹا دیا۔ نقشہ جیب میں سنبھالنے کے بعد وہ راہداری میں بھاگنے لگا۔

☆☆☆☆

غیبی چوغے میں پوری طرح چھپا ہوا ہیری ہنی ڈیکس کی دکان سے باہر نکلا۔ باہر سورج کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اسے رون کو تلاش کرنے میں زیادہ دریں نہیں لگی۔ اس نے رون کی پشت پر ہلاکا ساتھ پا گایا۔

”میں ہوں.....“ ہیری نے بڑ بڑا تے ہوئے بتایا۔

”تمہیں اتنی دیر کیسے ہو گئی.....؟“ رون نے ہونٹ دبا کر پوچھا۔

”سنیپ وہاں گھوم رہا تھا.....“

وہ دونوں وہاں سے ہائی سٹریٹ کی طرف چل دیئے۔

”تم کہاں ہو؟“ رون دونوں ہونٹوں کو سکیٹر بڑ بڑا یا۔ ”کیا تم میرے ساتھ ہی چل رہے ہو نا؟ تم جب غیبی چوغے میں ہوتے ہو تو

بہت عجیب لگتے ہو.....”

وہ چلتے چلتے پوسٹ آفس تک پہنچ گئے۔ وہاں پر رون بڑی صفائی سے جھوٹ بولا کہ وہ مصر میں موجود اپنے بھائی بل ویزی کے پاس پیغام بھیجنے کیلئے الوں کی قیمتیں دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے الوں کے بڑے ہال تک جانے کی اجازت مل گئی تھی۔ رون چاہتا تھا کہ ہیری اچھی طرح سے وہاں کا ماحول دیکھ لے۔ وہاں کم از کم تین سو الوں بر اجمان تھے جو ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہال میں الو کے ڈراؤنی آوازوں کا شور پھیلا ہوا تھا۔ وہاں پر بھاری بھر کم الوت تو تھے ہی۔ مگر کچھ الو بے حد چھوٹی جسامت کے تھے جو صرف قربی جگہوں پر ہی ڈاک لے جانے کا کام انجام دیتے تھے۔ ان کے خانوں کے باہر اولکل ڈاک سروس، کابوڑا آویزاں تھا۔ یہ الو اس قدر نہیں تھے کہ بآسانی ہیری کی ہتھیلی میں سما سکتے تھے۔

پھر وہ زونکو کی جوک شاپ کی طرف آئے۔ وہاں پر ہو گورٹس کے اتنے زیادہ طلبہ و طالبات موجود تھے کہ ہیری کو بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا پیر کسی کے پیر پر پڑ جائے اور وہ بچہ دہشت زدہ ہو کر چینیں مارنے لگے۔ وہاں پر شرارتوں اور شعبدوں کی اتنی دلچسپ چیزیں تھیں کہ فریڈ اور جارج کو بھی مزہ آ جاتا۔ ہیری نے سرگوشی کے ساتھ رون کو ہدایت کی کہ وہ اس کیلئے کچھ چیزیں خرید لے۔ اس نے بڑی اختیاط کے ساتھ غیبی چونگے کے نیچے سے کچھ گیلین بھی نکال کر اس کے ہاتھ میں تھامائے۔ جب وہ دونوں زونکو کی جوک شاپ سے باہر نکلنے تو ان کے بٹوے قریباً خالی ہو چکے تھے۔ بہر حال ان کی جیبیں پھولی ہوئی تھیں کیونکہ ان میں گوبر بم ہمکلی والی مٹھائی، مینڈ کوں کے انڈوں کا صابن اور کاٹنے والی چائے کے کپ بھرے ہوئے تھے۔

دن بڑا سہانا اور ہوادر تھا۔ دونوں کو لاگا کہ ایسے موسم میں تو کھلی فضا میں گھومنا زیادہ اچھا رہے تھا۔ انہوں دوبارہ کسی دوسری دکان میں جانے کے بجائے کھلی سڑک پر ٹھہرنے کو ترجیح دی۔ وہ تھری بروکس نکس کی دکان سے کچھ آگے آگئے اور ایک طرف کی چڑھائی پر چڑھنے لگے۔ وہ جوں جوں چڑھائی طے کرتے گئے توں توں دوسری طرف دور موجود عمارت کے خود خال و واضح ہوتے چلے گئے۔ وہ مشہور عالم چیختا بغلہ تھا، جسے برطانیہ کی سب سے زیادہ خطرناک اور آسیب زدہ عمارت قرار دیا گیا تھا۔ یہ ہاگس میڈ سے کافی فاصلے پر موجوداً کیلی عمارت تھی جس کے گرد کافی دور ہٹ کر لو ہے کی باڑھ لگادی گئی تھی تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ اس عمارت کی حد بندی ہے۔ باڑھ سے دوسری طرف جانے کی سخت ممانعت تھی۔ بند کھڑکیوں اور اجڑا باغیچے کے باعث چیختا بغلہ دن کے اجائے میں بھی کافی ڈراؤن لگتا تھا۔

جب وہ چڑھائی کے زینے طے کرتے ہوئے کھلی جگہ پر پہنچے تو چیختا بغلہ پوری آب و تاب سے چمکتا ہوا سامنے دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لوہے کی باڑ سے ٹیک لگا کر اس خوفناک عمارت کا نظارہ لینے لگے۔

”ہو گورٹس کے بھوٹ بھی یہاں آنے ڈرتے ہیں، میں نے لگ بھگ سرکٹے نک سے ایک بار پوچھا تھا..... وہ کہتا ہے کہ بھوتوں کا یہ خیال ہے کہ یہاں پر رہنے والے بھوٹ بڑے سفاک اور بے رحم ہیں۔ اس لئے کوئی بھی اندر نہیں جا سکتا..... ظاہر ہے فریڈ اور

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

جارج نے ایک بار کوشش کی تھی لیکن اندر جانے کے سبھی راستے بند ہیں.....”

چڑھائی چڑھنے کی وجہ سے ہیری کو گرمی لگنے تھی اور جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ منظوں کیلئے غیبی چوغہ اتار کر ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کا لطف اٹھائے، لیکن تبھی اسے تھوڑی دور کچھ آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی پہاڑی کی دوسری جانب سے چیختنے بنگلے کی طرف آ رہا تھا۔ کچھ پل بعد ملفوائے کی صورت دکھائی دی۔ اس کے عقب میں کریب اور گول بھی تھے۔ ملفوائے اونچی اونچی آواز میں انہیں کچھ بتا رہا تھا۔

”میرے ڈیڈی کا الٹو کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ مقدمے میں وہ یہ بتانے کیلئے گئے ہیں کہ میرے بیٹے کے ہاتھ کا کتنا برا حال ہوا تھا؟..... وہ یہ بھی بتائیں کہ میں تین مہینے تک اس کا استعمال نہیں کر پایا تھا.....“

کریب اور گول دونوں کھی کھی کر کے ہنس رہے تھے۔

”میں سچ مجھ چاہتا تھا کہ اس بڑے مرغی جیسے کم بخت گدھے کا دفاع کرتے ہوئے اس بڑے بالوں والے بھالوکو اپنی آنکھوں کے سامنے گڑ کر اتا ہوا دیکھ سکوں۔ وہ یقیناً کہہ رہا ہو گا کہ وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتا مائی لا رو! میں قسم کھا کر کہتا ہوں قسم کھا کر.....“ سمجھ لو کہ اب وہ مرغی جیسا گدھا کسی بھی حالت میں سچ نہیں سکتا.....“

ملفوائے کی نگاہ جب رون پر پڑی تو دم بخود سارہ گیا۔ پھر اس کے زرد چہرے پر فوراً شیطانی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو ویزلي؟“ ملفوائے نے رون کے عقب میں ویران عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ویزلي! ایسا لگتا ہے کہ تم یہاں پر رہنے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ شاید یہ خواب دیکھ رہے ہو کہ تمہارا اپنا الگ کمرہ ہو؟ میں نے سنا ہے کہ تمہارا پورا خاندان ایک ہی کمرے میں سوتا ہے..... کیا یہ سچ ہے ویزلي؟“

ہیری نے رون کے کان میں سر گوشی کی۔ ”اسے مجھ پر چھوڑ دو.....“

یہ سنہر ا موقع تھا کہ ملفوائے کو سبق سکھایا جاتا۔ ہیری اس موقع کو ہاتھ سے گنو انہیں چاہتا تھا۔ ہیری چیکے سے رینگتا ہوا ملفوائے، کریب اور گول کے پیچے پہنچ گیا۔ اس نے نیچے جھک کر ہاتھوں میں کچھ راٹھالیا۔

ملفوائے نے اکٹ کر رون سے کہا۔ ”ہم ابھی تمہارے دوست ہیگرڈ کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ ہم یہ تصور کر رہے تھے کہ وہ خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی کے سامنے کیا کہہ رہا ہو گا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب اس کے مرغی نما گدھے کا سر اس کی نظر وں کے سامنے کاٹ دیا جائے گا تو کیا وہ..... روئے گا؟“

”چھپا ک.....!“

ملفوائے کے سر پر کچھ کی ضرب لگنے کی وجہ سے اس کا سر کافی آگے کی طرف جھک گیا تھا۔ اس کے سنہرے بال یا کیا کچھ میں لت پت ہو گئے تھے۔

”کون ہے.....؟“

اس کی حالت زار دیکھ کر رون قہقہے لگا کر ہنسنے لگا۔ ملفوائے کو اپنا توازن برقرار رکھنے کیلئے لو ہے کی باڑھ کا سہارا لینا پڑا تھا۔ وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہا۔

”کون تھا؟..... یہ کس نے کیا؟“

”یہاں پر بھوت رہتے ہیں..... ہے نا؟“ رون اپنی بُنسی پر قابو پاتا ہوا بولا۔ اس کے بولنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے وہ وہاں سہانے موسم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا ہو۔

کریب اور گول کے چہروں پر ہوا یاں اڑی دھائی دے رہی تھی۔ ان کے مضبوط بازو اور پھر کتی ہوئی مچھلیاں بھی بھتوں سے مقابلہ کرنے سے قاصر تھے۔ ملفوائے خوفزدہ ضرور تھا مگر رون کے روئے سے اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ضرور ہے۔ وہ چاروں طرف خالی جگہ کو گھوڑا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔
ہیری تھوڑا سا آگے بڑھا جہاں خاصا سبز بد بودا اور کائی زدہ کیچڑ تھا۔

”چھپا ک.....!“

اس مرتبہ کریب اور گول کیچڑ کی برسات کی زد میں آئے تھے۔ گول تو غصے کے عالم میں کو دنے لگا پھر وہ اپنے ہاتھوں سے جلدی جلدی اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو صاف کرنے لگا۔

”کیچڑ ادھر سے آیا ہے.....“ ملفوائے نے اپنا چہرہ صاف کیا اور ہیری سے چھفت دوڑا شارہ کیا۔

کریب جلدی سے اس طرف بڑھا۔ اس کے لمبے ہاتھ کسی مردہ بھوت کی مانند سامنے کی جانب اٹھے ہوئے تھے۔ ہیری نے اس سے بچتے ہوئے زمین سے ایک سوکھی شاخ اٹھائی اور کریب کی پیٹھ کر زور سے ضرب لگائی۔ کریب اپنی جگہ اچھل پڑا۔ ”مجھے کس نے مارا..... کس نے مارا.....“ وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا چینخنے لگا۔ رون کی طرح ہیری بھی اس کی گھبراہٹ سے لطف اندوڑ ہو رہا تھا۔ کریب کی نگاہ جب رون پر پڑی تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا اور اسے سبق سکھانے کیلئے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ ٹھیک اسی وقت ہیری نے اپنا پاؤں اڑایا۔ کریب لڑکھڑا ایسا اور پھر کیچڑ میں گر کر لٹ پت ہو گیا۔ وہ دہشت زدہ ہو کر سے ہوا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اچانک اس کا پاؤں ہیری کے غیبی چونگے میں الجھ گیا اور ہیری کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور پھر غیبی چوغہ اس کے سر سے پھسل کرا تر گیا۔

یہ دیکھ کر رون کی سٹی گم ہو گئی اور ملفوائے عجیب نظر وہ سے گھورنے لگا۔ ہیری کا سر بغیر دھڑ کے ہوا میں جھوول رہا تھا۔ رون سوچ رہا تھا کہ یقیناً ملفوائے اس عجیب و غریب جادوگری کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوگا۔ اچانک ملفوائے کونجانے کیا سوچھی؟ وہ پیٹا اور پوری رفتار سے پہاڑی کے نچلے حصے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ کریب اور گول بھی بوکھلاہٹ میں گرتے پڑتے اس کے تعاقب میں بھاگ رہے تھی۔

ہیری نے جلدی سے اپنا غیبی چونمچ کیا اور اس کا ہوا میں جھولتا ہوا سر دوبارہ غائب ہو گیا۔ یہ سچ تھا کہ اب بہت دری ہو چکی تھی۔ ”ہیری!“ رون نے ہیری کے غائب ہونے والی سمت میں گھورتے ہوئے کہا۔ ”بھلائی اسی میں ہے کہ تم وقت گنوائے بغیر دوڑ لگا دو۔ ملفوائے کسی بھی وقت ہو گوڑش پہنچ جائے گا اور وہ کسی استاد کو بتا دے گا۔ اُس سے پہلے تمہارا سکول میں واپس پہنچنا ضروری ہے۔ جلدی کرو.....“

”بعد میں ملتے ہیں.....“

ہیری نے اسے خدا حافظ کہا اور پھر ہنی ڈیوکس کی دکان کی طرف جانے والے راستے پر بے تحاشہ ڈوڑ لگا دی۔ ملفوائے نے جو دیکھا کیا اسے اس پر یقین ہو جائے گا؟ کیا ملفوائے کی بات پر کسی کو بھی یقین آجائے گا؟ ڈیبل ڈور کے علاوہ ہر کوئی حریت میں مبتلا ہو جائے گا کہ ایسا کیا ہوا ہوگا؟ یہ سوچ کر ہیری کے پیٹ میں کھلبی سی مچنے لگی۔

ہنی ڈیوکس میں واپس لوٹنے کے بعد ہیری تیزی سے نچلے گودام کی سیڑھیاں اتر اور خفیہ دروازے تک جا پہنچا۔ اس نے پھرتی سے نیچے چھلانگ لگائی اور پھر اندر ہیری را ہماری میں بھاگنے لگا۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اندر ھادھنڈ بھاگ رہا تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ ملفوائے اس سے پہلے ہی سکول کی عمارت تک پہنچ جائے گا..... سارا معاملہ اسی بات پر تھا کہ وہ سکول پہنچنے کے بعد کس استاد کو بتانا پسند کرے گا اور اسے تلاش کرنے میں اسے کتنا وقت لگے گا؟ ہیری بری طرح ہانپر رہا تھا اور اس کی پسلیوں میں ٹیکیں اٹھ رہی تھیں۔ اس نے اپنی رفتار اس وقت تک دھیمی نہیں کی جب تک وہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے خفیہ دروازے کے قریب نہیں پہنچ گیا تھا۔ ایک پل میں اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ اسے اپنا غیبی چوغہ یہیں چھپا دینا چاہئے کیونکہ اگر ملفوائے نے کسی استاد کو اس معاملے کی خبر دے دی ہوگی تو اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ ہیری نے تیزی سے اپنا غیبی چوغہ ایک اندر ہیرے کو نے میں چھپا دیا۔ پھر وہ پوری قوت کے ساتھ اوپر چڑھنے لگا۔ پسینے کی وجہ سے اس کے ہاتھ اور پر چڑھتے وقت پھسل رہے تھے۔ مجسمے کے زیریں صندوق میں پہنچ کر اس نے اپنی چھڑی نکالی اور اسے تھیچھایا۔ باہر نکلنے کے بعد فوراً اس نے خفیہ راستے کا سوراخ بند کر دیا۔ جب وہ مجسمے کے عقبی حصے سے باہر نکلا تو اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جو تیزی سے ادھر آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

آنے والے کوئی اور نہیں پروفیسر سنیپ ہی تھے۔ ان کا لباس ہوا میں پھر پھٹا رہا تھا۔ وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھے اس کے بالکل سامنے آ کر رک گئے۔

”تو.....“ وہ سر گوشی نما لمحے میں غراۓ۔

ہیری ایک بار پھر اسی جگہ موجود تھا جہاں کچھ گھنٹے پہلے نیوں کے ساتھ پروفیسر سنیپ نے اسے دیکھا تھا۔ ان کے چہرے پر کچھ ایسا تاثر جھلک رہا تھا جیسے انہوں نے اس بار واقعی ہیری کی چوری پکڑ لی ہو۔ ہیری نے فوراً معموم بننے کی کوشش کی حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا چہرہ اس وقت پسینے سے شرابور تھا اور اس کے ہاتھ کچھ میں لٹ پت تھے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو پروفیسر

سنیپ کی نظرؤں سے چھپا نے کیلئے جلدی سے اپنی حیبوں میں گھسالیا تھا۔

”میرے پیچے آو..... پوٹر!“ سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری ان کے پیچے پیچے سیڑھیوں سے اترًا۔ سنیپ کی نظرؤں سے بچا کر اس نے اپنے کچھ رزدہ ہاتھوں کو جیب کے اندر ورنی حصے کے کپڑے سے پوچھنے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ دونوں سیڑھیوں سے اتر کر ایک تہہ خانے میں پہنچا اور سنیپ کے ذاتی دفتر کے اندر داخل ہوئے۔

ہیری یہاں پہلے صرف ایک بار آیا تھا اور وہ تب بھی بڑی مشکل سے دوچار تھا۔ اس نے دیکھا کہ سنیپ نے کچھلی بار سے اب تک کے عرصے میں کچھئی بھیانک اور گلگلی چیزیں اکٹھی کر لی تھیں جو ان کی دفتری میز کے عقب میں موجود کٹری کی بوسیدہ الماریوں میں رکھی ہوتی تھیں۔ آتشدان کی چمکتی ہوئی تیز روشنی میں وہ بوسیدہ الماریاں اور بھی دہشت ناک ماحدل بنا رہی تھیں۔

”بیٹھ جاؤ.....“ سنیپ نے کہا۔

ہیری ایک کرسی پر بیٹھ گیا لیکن سنیپ اس کے سر پر کھڑا رہا۔

”ملفوائے نے مجھے ابھی ابھی ایک عجیب کہانی سنائی ہے پوٹر.....“ وہ دھیمے لمحے میں بولے۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

”اس نے مجھے بتایا کہ چینتے بنگلے کے پاس اسے ویزلي ملا تھا۔ جو بالکل اکیلا دکھائی دے رہا تھا۔“ ہیری ایک بار پھر خاموش رہا۔

”ملفوائے کا کہنا ہے کہ وہ ویزلي کے پاس کھڑا تھا تبھی کسی نے اس کے سر پر کچھ پھینکا..... تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا ہوا ہوگا؟“

ہیری نے تھوڑا جیران ہونے کی اداکاری کی اور سر ہلا کیا۔

”میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں پروفیسر؟“

سنیپ کی سیاہ آنکھیں ہیری کی آنکھوں میں دھنسی سچائی کو کھو جنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ہیری کو یوں لگا جیسے یہ بالکل دیساہی ہے، جب قشنگر پہلی بار اس کی آنکھوں میں گھور رہا تھا۔ ہیری نے غیر محسوس طور پر کوشش کی کہ اس کی پلکیں ساکن ہی رہیں، اور وہ انہیں نہ جھپکائے۔

”پھر ملفوائے نے بہت ہی عجیب منظر دیکھا۔ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ وہ کیا ہو سکتا ہے..... پوٹر؟“

”نہیں!“ ہیری نے سپاٹ لمحے میں کہا۔ وہ اب معا靡ے سے بے خبر ہونے کی اداکاری کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”اس نے وہاں تمہارا سرد یکھا جو ہوا میں تیر رہا تھا بغیر بدن کے.....“

کمرے میں ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔

”شاید اسے میڈم پامفری کے پاس ہسپتال میں جانے کی ضرورت ہے پروفیسر!“ ہیری نے کہا۔ ”اگر وہ واقعی اس طرح کی

چیزیں دیکھ رہا ہے تو.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

245

”تمہارا سر ہاگس میڈ میں کیا کر رہا تھا پوٹر.....؟“ سنیپ نے دھیمے سے کہا۔ ”تمہارے سر کو ہاگس میڈ جانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے بلکہ تمہارے جسم کے کسی بھی حصے کو ہاگس میڈ جانے کی اجازت نہیں ہے..... تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو۔“
”میں جانتا ہوں۔“ ہیری مختصرًا جواب دیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کے چہرے خوف یا پریشانی کی کوئی جھلک نہ مودار نہ ہونے پائے۔ ”ایسا لگتا ہے کہ ملغواۓ فریب نگاہی کا شکار ہو گیا ہے۔“

”ملغواۓ کوئی فریب کا سامنا نہیں ہوا تھا۔“ سنیپ غرائے۔ انہوں نے غصے سے نیچے جھک کر اپنے دونوں ہاتھ کر سی کی پائیں پرمضبوطی سے جادیئے جس پر ہیری بیٹھا ہوا تھا۔ ان کا کرخت چہرہ ہیری کی آنکھوں کے مزید نزدیک آ گیا تھا۔ وہ مزید نیچے جھکے اور ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں گڑا کر بولے۔ ”اگر تمہارا سر ہاگس میڈ میں تھا تو یقیناً تمہارا باقی بدن بھی وہیں پر تھا۔“

”میں گری فنڈر ہاں میں تھا۔“ ہیری نے کہا۔ ”جیسا آپ نے حکم دیا تھا.....“

”کیا کوئی اس بات کی گواہی دے سکتا ہے پوٹر؟“

ہیری کچھ نہیں بولا۔ سنیپ کے زرد چہرے پر زہری مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ایک بار پھر سیدھے کھڑے ہو گئے تھے۔

”محکمہ جادو کی حفاظت اور سبھی لوگ مشہور زمانہ ہیری پوٹر کو خونخوار مفرور سیریں بلیک سے بچانے کی جان توڑ کو ششیں کر رہے ہیں، لیکن مشہور زمانہ ہیری پوٹر اپنی من مرضی کا مالک ہے۔ اس کی حفاظت کے بارے میں معزز لوگ پریشانی کا شکار ہیں، تو کیا ہوا؟ وہ بھاڑ میں جائیں، مشہور زمانہ ہیری پوٹر کی جہاں مرضی ہوگی وہ وہاں جائے گا اور تو اور، وہ تو قوانین اور حد بندیوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا.....؟“

ہیری کچھ نہیں بولا۔ سنیپ اسے اکسانا چاہتے تھے تاکہ وہ سچائی اگلے دے لیکن ہیری نے بھی پختہ عزم باندھ لیا تھا کہ وہ سچائی بالکل نہیں بتائے گا۔ سنیپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اب تک.....

اچانک سنیپ کی نظروں میں چمک آگئی اور وہ دھیما سامسکرائے اور بولے۔

”پوٹر! تم بالکل اپنے باپ کی طرح ہو۔ وہ بھی بہت مغروف تھے۔ کیوڈچ کے کھیل میں تھوڑی سی کامیابی پانے کی وجہ سے انہیں لگتا تھا کہ وہ تم سب لوگوں سے زیادہ معزز اور اونچے ہیں تم دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں.....“

ہیری خود کو روک پائے، اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے نکلتا چلا گیا۔

”میرے والد مغربو نہیں تھے سر..... اور میں بھی نہیں ہوں۔“

”تمہارے والد بھی قوانین اور حد بندیوں کا راتی بھرا حترام نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں کچھ سمجھتے تھے۔“ سنیپ نے اس کی بات ان سی کر دی اور سلسلہ کلام جاری رکھا۔ ان کے چہرے پر اب کھلی نفرت اور حقارت کے ملے جلے تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔ ”قوانین تو چھوٹے اور نیچے لوگوں کیلئے ہوتے ہیں، کیوڈچ کپ کے فاتح کے لئے نہیں..... ان کا سر تکبر سے اتنا اونچا ہو گیا تھا کہ.....“

”اپنی بکواس بند کجھے؟“

ہیری اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ پرانیویٹ ڈرائیور سٹریٹ میں گزری آخری رات کے بعد سے آج تک اتنا غصہ پھر بھی نہیں آیا تھا۔ اسے یہ پرواہ بھی نہیں کہ یہ سننے کے بعد سنیپ کا چہرہ یکخت سرخ ہو گیا تھا اور ان کی کالی آنکھوں میں خوفناک چنگاریاں لفڑی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

”تم نے مجھ سے کیا کہا..... پوٹر؟“

”میں نے کہا کہ آپ میرے والد کے بارے میں ان اپ شناپ بتیں کرنا بند کر دیں۔“ ہیری چیختے ہوئے بولا۔ ”میں سچائی جانتا ہوں۔ انہوں نے آپ کی جان بچائی تھی۔ ڈبل ڈور نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اگر میرے والد اس وقت آپ کو نہیں بچاتے تو آج آپ یہاں کھڑے نہ ہوتے سر.....“

سنیپ کے چہرے کی رنگت یکدم پھٹے ہوئے دودھ جیسی ہو گئی۔

”اور کیا ڈبل ڈور نے تمہیں یہ بتایا کہ تمہارے والد نے کن حالات میں میری جان بچائی تھی؟“ سنیپ نے سر گوشی نما لمحے میں پوچھا۔ ”یا پھر انہوں نے یہ سوچ کر پوری بات نہیں بتائی کہ اسے سننے کے بعد پوٹر کے نازک کانوں کو تکلیف ہو گی؟“ ہیری نے اپنے ہونٹ کاٹ لئے۔ وہ پوری بات نہیں جانتا تھا اور وہ سنیپ کے سامنے یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ لیکن سنیپ نے سچائی کا اندازہ لگالیا تھا۔

”پوٹر! میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تم اپنے والد پر جھوٹا فخر کرو۔“ انہوں نے اپنے چہرے پر ایک زہری مسکراہٹ سجائتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم ان کے کسی قابل ذکر یا جرأت مندانہ کام کا تصور کر سکتے ہو؟ میں تمہیں سچائی بتاتا ہوں تاکہ تم کسی مغالطے میں نہ رہو۔ تمہارے دیوتا جیسے والد اور ان کے دوستوں نے میرے ساتھ ایک بہت ہی گھٹیا اور خطرناک مذاق کیا تھا۔ جس کی وجہ سے میری جان جاسکتی تھی لیکن آخری پلوں میں تمہارے والد ڈر گئے تھے اور انہوں نے مجھے بچالیا۔ انہوں جو کیا تھا اس میں بہادری والی کوئی بات نہیں تھی۔ وہ میرے ساتھ ساتھ اپنی بھی جان بچار ہے تھے۔ اگر ان کا مذاق کامیاب ہو جاتا تو انہیں فوراً ہو گوڑس سے نکال دیا جاتا.....“ اب سنیپ کے ٹیڑھے میڑھے پیلے دانت باہر دکھائی دینے لگے تھے۔ انہوں نے اچانک تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ ”اپنی جیبوں کی تلاشی دو پوٹر.....“

ہیری ذرا بھی نہیں ہلا۔ اس کے کانوں میں سائیں سائیں کی آواز گوئنچنے لگی۔

”اپنی جیبوں دکھاؤ..... ورنہ ہم سیدھے ہیڈ ماسٹر کے پاس چلتے ہیں اسی وقت۔ اپنی جیبوں دکھاؤ پوٹر۔“

دہشت سے کاپتے ہوئے ہیری نے زوکوکی جوک شاپ سے خریدی ہوئی تمام چیزیں اور نقشے کا چرمی کاغذ جیبوں سے باہر نکال دیا۔ سنیپ نے ان میں سے ایک تھیلی اٹھائی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

247

”یہ مجھے رون نے دی تھی وہ..... جب آخری بار ہاگس میڈ گیا تھا۔ تو یہ سامان میرے خرید لایا تھا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔
وہ دل ہی دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ اس سے پہلے کہ سنیپ رون سے پوچھ گچھ کرے، اسے رون کو خبردار کر دینے کا وقت مل جائے تو اچھا ہو گا۔

”خوب! اور تم تبھی سے اتنا سارا سامان اپنی جیب میں لے کر گھوم رہے ہو؟ کس قدر محبت ہے تم دونوں میں اور یہ کیا ہے؟“

سنیپ نے نقشہ اٹھالیا۔ ہیری کی پوری کوشش تھی کہ اس کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی نہ جھلک پائے۔
”کچھ نہیں چرمی کاغذ کا ٹکڑا ہے۔“ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔
سنیپ نے ہیری پر نظر جمائے رکھی اور پھر چرمی کاغذ کو والٹ بلٹ کر دیکھا۔
”یہ تو یقینی بات ہے کہ تمہیں اتنے پرانے چرمی کاغذ کی ضرورت نہیں ہونا چاہئے؟“ انہوں نے شک بھری نظروں سے پوچھا۔
”کیا میں اسے پھینک دوں؟“

انہوں نے آتشدان کی آگ کی طرف اشارہ کیا۔
”نہیں“ ہیری لاشعوری طور پر بول اٹھا۔

”تو“ اب سنیپ کے لمبے نتھنے پھٹ کنے لگے تھے۔ ”کیا یہ بھی مسٹر دیزلی کا ہی بے مثال تھفہ ہے؟ یا پھر یہ کچھ اور ہے؟
کوئی خفیہ خط، جو شاید کسی نہ دکھائی دینے والی سیاہی سے لکھا ہوا ہے؟ یا پھر اس میں روح کھجروں کے پاس سے گزرے بغیر
ہاگس میڈ میں پہنچنے کا اچھوتا طریقہ لکھا ہوا ہے؟“
ہیری کی پلکیں بے ساختہ جھپک گئیں۔ سنیپ کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

”ذر اٹھر و ذر اٹھر و“ انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی نکال کر ڈیک پر اس چرمی کاغذ کے ٹکڑے کو پوری طرح پھیلا دیا۔ اس کے بعد وہ چھڑی کی نوک سے چرمی کاغذ کوچھوتے ہوئے بولے۔ ”سارے راز کھل جائیں!“
کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہیری نے اپنے کانپتے ہاتھوں کوچھپا نے کیلئے اپنے پیچھے باندھ لیا تھا۔

”تمہارے اندر جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے وہ سب دکھاد فوراً“ سنیپ نے چرمی کاغذ کو زور سے اٹھاتے ہوئے غرا کر کہا۔
چرمی کو رے کا کورا ہی رہا۔ ہیری خود کو مطمئن رکھنے کیلئے اس وقت گہری اور ٹھنڈی سانسیں لے رہا تھا۔ سنیپ کا چہرہ کھج سا گیا
اس نے چرمی کاغذ پر چھڑی کی نیخی سی ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

”ہو گوٹس کے پروفسر سنیپ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے اندر چھپی ہوئی معلومات کو ظاہر کر دو۔“
ایسا لگا جیسے کوئی غبی ہاتھ چرمی کاغذ پر الفاظ لکھتا جا رہا ہو۔ چکنی سطح پر کئی الفاظ ابھر آئے تھے۔ ہیری کو اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئی

محسوس ہو رہی تھیں۔

”مسٹرمونی، پروفیسر سنیپ کو نیک خیریت کا پیغام دیتے ہیں اور ان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی بُمی اور طوطے جیسی ناک کو دوسروں کے معاملے میں نہ ہی گھسائیں تو بہتر ہو گا۔“

پروفیسر سنیپ بالکل سن رہ گئے اور ہیری بھی یہ تحریر پڑھ کر ہکابا کا ساکھڑا تھا۔ لیکن چمی کاغذ یہیں تک نہیں رکا۔ اس میں نیچے مزید حروف ابھرتے چلے گئے۔

”مسٹر پرونگس، بھی مسٹرمونی کی باتوں سے مکمل طور پر متفق ہیں اور مزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ پروفیسر سنیپ نہایت بد صورت اور کھڑوس قسم کے انسان ہیں۔“

اگر معاملہ اس قدر سُگین نہ ہوتا تو ہیری کو یہ سب بہت باتیں بے حد راحت انگیز لگتیں۔ چمی کاغذ پر الفاظ نمودار ہونے کا سلسلہ جاری تھا۔

”مسٹر پڈیف اس بات پر متوجب ہیں کہ تم جیسے یوقوف اور گھامڑ انسان کو پروفیسر کس نے بنا دیا ہے؟“
یہ پڑھ کر ہیری اس قدر خوفزدہ ہوا کہ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں تو چمی کاغذ پر مزید الفاظ ابھر چکے تھے۔

”مسٹر وارم ٹیل پروفیسر سنیپ کی بے حد عزت کرتے ہیں اور یہ ملصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے گندے اور چچے بالوں کو دھولیا کریں تو زیادہ اچھا رہے گا۔“

ہیری کسی دھماکے کا انتظار کر رہا تھا۔

”ہونہہ..... تواب ہمیں اس کی مکمل جانچ پڑتاں کرنا ہو گی.....“ سنیپ نے کہا۔
وہ آتشدان کے پاس گئے اور انگیٹھی کے اوپر کھے ہوئے شیشے کے مرتبان میں سے مٹھی بھر چکیلا سفوف اٹھایا اور پھر اسے آگ کے شعلوں میں پھینک دیا۔

”لوپن!“ پروفیسر سنیپ نے آگ میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ایک منٹ کیلئے یہاں آئیے مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنا ہے۔“
جیران و پریشان کھڑے ہیری نے آگ کے شعلوں کی طرف بے لیقینی سے دیکھا۔ اس میں سے ایک بڑا سایہ ابھر رہا تھا جو بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اگلے لمحے ہیری کیلئے اور بھی جیرت انگیز ثابت ہوئے جب آگ کے کوئلوں میں ایک سرا بھرا اور پھر اس کے پیچے پیچے پورا بدن نمودار ہوتا چلا گیا۔ وہ واقعی پروفیسر لوپن ہی تھے جو انگیٹھی کے شعلوں میں نکل کر باہر آئے تھے اور اپنے میلے چوغے سے راکھ جھاڑنے میں مصروف تھے۔

”تم نے مجھے بلا یاسیورس؟“ پروفیسر لوپن نے تذبذب سے پوچھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

249

”ہاں!“ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ اپنی میز کی طرف آتے ہوئے ان کا چہرہ غصے سے اینٹھ سا گیا تھا۔ ”میں نے پوٹر سے اس کی جیب خالی کروائی تھی۔ اس کی جیب میں سے یہ ملا ہے۔“

سنیپ نے چرمی کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔ جس پر موئی، پونگس، پیڈف اور وارم ٹیل کے استہزا ایسے جملے چکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لوپن کے چہرے پر ایک عجیب سی لہر آئی۔

”تو.....!“ سنیپ نے اس سے وضاحت چاہی۔

پروفیسر لوپن کچھ دیر تک چرمی کاغذ کی طرف دیکھ کر گھورتے رہے۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ بڑی تیزی سے کچھ سوچ رہے ہیں۔

”تو.....!“ سنیپ نے ایک بار پھر پوچھا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ کسی نے اس چرمی کاغذ پر شیطانی جادو کیا ہوا ہے۔ لوپن! تم اس معاملے میں کافی دسترس رکھتے ہو، تمہیں کیا لگتا ہے کہ پوٹر کو یہ چیز کہاں سے ملی ہوگی؟“

لوپن نے اپنا سر اٹھایا اور ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اسے پیچ میں کچھ نہ بولنے کا اشارہ کیا۔

”شیطانی جادو.....؟“ لوپن نے دھیمی آواز میں دھرا یا۔ ”کیا تمہیں پیچ میں ایسا لگتا ہے سیورس؟ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ چرمی کاغذ ہر پڑھنے والے کے بارے میں تفحیک آمیز با تین ہی کرتا ہوگا۔ یہ پچگانی قسم کی چیز ہے لیکن کوئی خطرناک نہیں ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ اسے ہیری نے یقیناً زونکو کی جوک شاپ سے ہی خریدا ہوگا.....“

”اچھا!“ سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ان کا جبرا غصے کی شدت سے کافی سکڑ گیا تھا۔ ”تمہیں لگتا ہے کہ یہ اسے جوک شاپ میں ملا ہوگا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ اسے براہ راست اس کے تخلیق کرنے والوں نے دیا ہو.....؟“

ہیری کو بھی میں نہیں آرہا تھا کہ سنیپ کیا کہنا چاہ رہا ہے؟ لوپن نے بھی کچھ ایسا ہی جتنا یا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ مسٹر وارم ٹیل یا ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہے؟“ لوپن نے چونک کر پوچھا۔ ”ہیری! کیا تم ان میں کسی ایک کو بھی جانتے ہو؟“

”نہیں.....!“ ہیری اس عجیب سے سوال پر حیران تھا۔

”دیکھا سیورس!“ لوپن نے سنیپ کی طرف مرڑتے ہوئے کہا۔ ”مجھے تو یہ زونکو کی دکان کا ہی شراری سامان لگتا ہے.....“ جیسے کسی ڈرامے میں اچانک شکمش کو تبدیل کرنے کیلئے کسی دوسرے کردار کو نمودار کیا جاتا ہے، بالکل ٹھیک اسی طرح رون صحیح وقت پر ہڑ بڑاتے ہوئے سنیپ کے دفتر میں گھس آیا۔ وہ بڑی طرح سے ہانپ رہا تھا اور سنیپ کی بڑی میز سے کچھ فاصلے پر آ کر رُک گیا۔ اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولنے کی کوشش کی۔

”میں نے..... ہیری کو..... وہ سامان..... دیا..... تھا۔“ اس کی سانس اٹک گئی۔ ”زونکو..... کی دکان..... سے..... میں نے..... بہت عرصہ..... پہلے..... خریدا..... تھا.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

250

”دیکھا!“ لوپن نے تالی بجائے اور خوش ہوتے ہوئے سینیپ کی طرف دیکھا۔ ”اس سے تو ساری گتھی ہی سلی گئی سیپوس! اسے میں رکھ لیتا ہوں۔“ انہوں نے چرمی کاغذ کو قبہ لگا کر اپنے میلے جبے کے اندر ورنی حصے میں رکھ لیا تھا۔ ”ہیری اور رون تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ مجھے اپنے خون آشام درندوں کے مضمون کے بارے میں تمہیں کچھ ضروری چیزیں بتانا تھیں۔ معاف کرنا سیپوس!“ جب وہ سینیپ کے دفتر سے باہر نکلے تو ہیری کی ذرا سی بہت نہیں ہوئی، وہ سینیپ کی طرف دیکھ لے۔ وہ، رون اور پروفیسر لوپن نہایت خاموشی سے چلتے ہوئے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ کسی نے بھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ہیری نے لوپن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”پروفیسر میں.....“

”میں بہانے نہیں سننا چاہوں گا۔“ لوپن نے فوراً دو ٹوک انداز میں کہا۔ انہوں نے ویران پڑے بڑے ہال میں چاروں طرف دیکھا اور دھیمی آواز میں کہا۔ ”مجھے معلوم ہے کہ مسٹر فلیچ نے اس نقشے کوئی سال پہلے ضبط کر لیا تھا۔ ہاں..... میں جانتا ہوں کہ یہ نقشہ ہی ہے۔“ انہوں نے ہیری اور رون کو حیران دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میں یہیں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا ہے؟ لیکن میں اس بات پر حیران ہو کہ تم نے اسے لوٹایا کیوں نہیں؟ خاص طور پر اس سنگین حادثے کے بعد۔ جب ایک معصوم بچے نے محض اپنی لاپرواٹی سے شاخت کے الفاظ کا کاغذ گم کر ڈالا تھا اور اسے موقع مل گیا تھا..... ہیری! میں تمہیں یہ ہرگز واپس نہیں دوں گا۔“ ہیری نے کوئی بھی امید تھی۔ اسی لئے اس نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔ اسے تو کسی اور چیز کی وضاحت کی طلب تھی۔

”سینیپ کو ایسا کیوں لگا کہ یہ مجھے تخلیق کا روں نے دیا ہوگا؟“

”کیونکہ.....“ لوپن کچھ بولتے بولتے جھوکا۔ ”کیونکہ اس نقشے کے بنانے والے تمہیں لاچ دے کر سکوں بدر کرنا چاہتے تھے اور انہیں یہ کام خاصاً لچسپ لگتا.....“

”کیا آپ انہیں جانتے ہیں پروفیسر؟“ ہیری نے تجسس بھرے لبھ میں پوچھا۔

”ہم مل چکے ہیں۔“ لوپن نے روکھے پن جواب دیا۔

وہ اس وقت جس قدر گھمبیر دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے کبھی نہیں نظر آیا تھا۔

”ہیری! اب مجھ سے دوبارہ یہ امید مت کرنا کہ میں تمہیں مزید بتاؤں گا۔ سیریس بلیک کو تمہیں بہت سنجیدگی سے لینا چاہئے۔ روح کھجڑوں کے قریب آنے پر تمہارے کانوں میں جو آوازیں سنائی دیتی ہیں، ان کا تو تم پر اثر ہونا چاہئے۔ ہیری! تمہارے والدین نے تمہاری جان بچانے کیلئے اپنی جانوں کی قربانی دی تھی۔ اس کا بدلہ تم یہ دے رہے ہو کہ ان کی اتنی عظیم قربانی کو ایک معمولی جادوئی نقشے کی وجہ سے جو کھوں میں ڈال دو۔“

پروفیسر لوپن نے مزید کچھ نہیں کہا اور وہاں سے بڑے بڑے ڈگ اٹھاتے ہوئے دور چلے گئے۔ ہیری کو سینیپ کے دفتر میں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

251

جناب الگ رہا تھا اس سے زیادہ برا اسے اس وقت گر رہا تھا۔ دھیرے دھیرے وہ اور رون سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترے۔ جیسے ہی ہیری ایک آنکھ والی چڑیل کے پاس پہنچا اسے اپنا غیبی چوغہ یاد آگیا۔ وہ ابھی تک چڑیل کے اندر ورنی خفیہ راہداری میں چھپا ہوا تھا لیکن اس کی ذرا ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اندر جا کر اسے اٹھالاتا۔

”سب میری غلطی تھی۔“ رون نے اچانک کہا۔ ”میں نے ہی تمہیں جانے کا مشورہ دیا تھا۔ لوپن صحیح کہتے ہیں، ہم نے بیوقوفی کا کام کیا تھا۔ ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے تھا.....“

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ وہ اس راہداری میں پہنچ گئے تھے جہاں بدشکل عفریت پھرہ دے رہے تھے۔ سامنے ہر ماںی ان کی طرف چلی آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی ہیری کو یہ یقین ہو گیا کہ اسے سارا معاملہ معلوم ہو چکا تھا۔ اس کے من میں یہ دہشت ہونے لگی۔ کیا ہر ماںی نے پروفیسر میک گوناگل کو بتا دیا تھا؟

جب ہر ماںی ان کے قریب پہنچی تو رون نے غصے سے کہا۔

”ہماری بنسی اڑانے آئی ہو؟ یا پھر ہماری چغلی کر کے چلی آرہی ہو؟“

”نہیں!“ ہر ماںی بولی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا اور اس کے ہونٹ کا نپ رہے تھے۔ ”ہمگر ڈ مقدمہ ہار گیا ہے اور بک بیک کوموت کی سزا سنائی گئی ہے۔“



پندرہوں باب

کیوڈچ کا فائل

”اس نے مجھے یہ خط بھیجا ہے۔“ ہرماں نے لفافہ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔
ہیری نے تیزی سے لفافہ لیا اور اندر سے چرمی کاغذ نکالا۔ وہ گیلا محسوس ہو رہا تھا۔ آنسوؤں کے بڑے بڑے بوندوں کی وجہ سے سیاہی کئی جگہ پر آتی پھیل گئی تھی کہ اسے پڑھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

پیاری ہر ماں!

ہم ہار گئے۔ ہمیں اسے ہوکورنس و اپس لانے کی اہازت مل گئی ہے۔ اپیل کیلئے تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔
یکی کو لندن میں بڑا مزہ آیا۔ تم نے ہماری ہو مدد کی تھی اسے ہم کبھی نہیں بولا پائیں کے۔

ہیکلڈز

”وہ لوگ ایسا نہیں کر سکتے!“ ہیری بولا۔ ”وہ ایسا نہیں کر سکتے، بک بیک خطرناک نہیں ہے۔“
”ملفوائے کے ڈیڈی نے خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی کو یقیناً دھمکایا ہوگا۔“ ہرماں اپنے آنسو پوچھتے ہوئے بولی۔ ”تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ کیسے ہیں؟ اس کمیٹی میں بہت سارے کم بخت بوڑھے جادوگر شامل تھے اور سب کے سب ڈرے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اب اپیل ہو گی جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے لیکن مجھے ذرا امید نہیں ہے..... کچھ بھی تو نہیں بد لے گا۔“

”نہیں کچھ تو بد لے گا.....“ رون نے پر امید لجھ میں کہا۔ ”تمہیں اس بارے میں تنہا کڑی محنت نہیں کرنا پڑی گی، میں بھی اس کی مدد کروں گا۔“

”اوہ رون.....!“

ہرماں نے اپنی کھلی بانہیں رون کے گلے میں ڈال دیں اور پھوٹ پھوٹ کر رو نے لگی۔ یہ دیکھ کر واقعی رون کافی دہشت زدہ ہو گیا تھا اور لا شعوری طور پر اس کے سر کے بالائی حصے کو اپنے ہاتھ سے عجیب سے انداز میں تھپتھپانے لگا۔ پھر ہرماں خود بخود سے دور ہٹ گئی۔

وہ سکتے ہوئے بولی۔ ”رون! مجھے سکے بزر کے بارے میں سچ مجھے بے حد افسوس ہے.....“

”اوہ! وہ بوڑھا ہو گیا تھا۔“ رون نے کہا۔ ہر ماں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اس بات سے وہ راحت محسوس کر رہا تھا۔ ”اور وہ

کسی کام کا بھی نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے، مگی اور ڈیڈی اب میرے لئے ایک نیا الٰو خرید لیں۔“



سیرلیں بلیک کے دوسرے حملے کے بعد سے سکول کے بچوں کی حفاظت میں کئے گئے انتظامات کو اتنا کڑا کر دیا گیا تھا کہ ہیری، رون اور ہر ماں کیلئے شام کو ہیگرڈ کے جھونپڑے تک جانا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ اس سے بات کرنے کا اکلوتا موقع جادوئی جانوروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں ملتا تھا۔

بک بیک کے مقدمے کے فیصلے کے بعد سے ہیگرڈ کافی صدمے میں تھا۔

”سب ہماری غلطی ہے۔ وہاں ہماری بولتی بند ہو گئی تھی۔ وہ سب وہاں پر کالے چوغوں میں ملبوس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم اپنے نوٹس گراتے چلے جا رہے تھے۔ ہر ماں! ہم وہ تاریخیں بھی بھول گئے تھے جو تم نے ہمیں لکھ کر دی تھیں۔ پھر لویں ملفوائے کھڑا ہوا اور اس نے اپنی بات رکھی اور خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی کے ممبران نے ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا اس نے کہا تھا.....“

”اب بھی اپیل کا موقعہ باقی ہے۔“ رون نے غصے سے کہا۔ ”ابھی ہارمت ماننا ہیگرڈ! ہم اس بار کڑی محنت کریں گے۔“

اس کے بعد وہ لوگ باقی بچوں کے ساتھ سکول کی عمارت کی طرف واپس لوٹ آئے۔ ہیگرڈ خود انہیں وہاں تک پہنچانے کیلئے ساتھ آیا تھا۔ انہیں ڈریکو ملفوائے دکھائی دیا جو کریب اور گول کے نیچے میں چل رہا تھا۔ وہ بار بار پیچھے مر کر استہزا سیہ انداز میں ہنس رہا تھا۔

”کوئی فائدہ نہیں ہو گارون!“ ہیگرڈ نے دکھ بھرے لجھے میں کہا۔ اب وہ سکول کی پیروںی سیڑھیوں تک پہنچ چکے تھے۔ ”پوری ائتلاف کمیٹی اس وقت ملفوائے کی جیب میں ہے۔ ہم تو بس یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہی کا باقی بچا ہوا وقت بہت اچھا گز رے۔ ہم اس کیلئے اتنا تو کرہی سکتے ہیں.....“

ہیگرڈ مرٹا اور تیزی سے اپنی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے گندے سے رومال میں چھپا لیا تھا۔

ملفوائے، کریب اور گول سکول کے داخلی دروازے کے پیچھے چھپ کر ان کی با تین سن رہے تھے۔ ہیگرڈ کی رومنی صورت دیکھ کر ملفوائے نے فقرہ کسما۔

”اس روتنے ہوئے جو کرتوز را دیکھو..... کیا تم نے کبھی اتنا گھٹایا آدمی دیکھا ہے؟..... اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ ہمارا استاد ہے۔“

ہیری اور رون غصے سے ملفوائے کی طرف بڑھے۔ لیکن ہر ماں سب سے پہلے اس کے پاس پہنچ گئی۔ چٹا خ.....

ہر ماں نے اپنی پوری طاقت سے ملفوائے کے منہ پر تھپٹر سید کر دیا۔ ملفوائے اس غیر متوقع صورت حال میں لڑ کھڑا کر کی قدم

پچھے ہٹ گیا۔ ہیری، رون، کریب اور گول سبھی اپنی جگہ پر دم بخود کھڑے رہ گئے۔

”دوبارہ کبھی ہیگر ڈکو گھٹیا آدمی کہنے کی ہمت مت کرنا۔ گندے، لعنتی کہیں کے.....؟“

جب ہر ماں کا ہاتھ دوبارہ اوپر اٹھایا۔ تو رون آگے بڑھ گیا۔

”ہر ماں!“ رون نے کمزوری آواز میں کہا اور ہر ماں کے دوبارہ اٹھے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی۔

”دور ہٹ جاؤ، رون.....!“ ہر ماں پیچنے۔

اگلے ہی لمحے ہر ماں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ملغوائے پچھے کھسکنے لگا۔ کریب اور گول دونوں اس کے اشارے کا انتظار میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے دماغ تو پوری چکرا کر رہ گئے تھے۔

”چلو.....“ ملغوائے بڑھ گیا۔ اور اگلے ہی پل وہ تینوں سلے درن کے تہہ خانے کی طرف جانے والی راہداری کی طرف بھاگتے ہوئے نظروں سے اوچھل ہو گئے۔

”ہر ماں!“ رون نے دوبارہ کہا۔ وہ کافی حیران اور متناہر دکھائی دے رہا تھا۔

”ہیری! اچھا ہو گا کہ تم اسے کیوڈج کے فائل میں ہرادو۔“ ہر ماں نے تیکھی آواز میں چلا کر کہا۔ ”میں سلے درن کی جیت کو برداشت نہیں کر پاؤں گی سمجھے!“

”ارٹکا ز توجہ کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔“ رون نے ہر ماں کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھا ہو گا کہ ہم چل دیں۔“

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر پروفیسر فلنت وک کی کلاس کی طرف چل دیئے۔ جیسے ہی ہیری نے کلاس روم کا دروازہ کھولا۔ پروفیسر فلنت وک نے پلٹ کر تھوڑا کرخت لبھے میں انہیں کہا۔ ”تم لوگوں کو دیر ہو گئی ہے۔ بچو! تم جلدی سے اندر آ جاؤ اور اپنی چھڑیاں باہر نکال لو۔ ہم لوگ آج چھڑی کی مدد سے خوشیوں کو ایک دوسرے کی طرف اچھا لانے کا جادو سیکھیں گے۔ ہم نے پہلے ہی ٹولیاں بنادی ہیں۔“

ہیری اور رون جلدی سے پچھے والی خالی ڈیسک پر جا بیٹھے۔ انہوں جلدی سے اپنے بستے کھولے اور چھڑیاں نکال لیں۔ رون نے پچھے پلٹ کر دیکھا۔

”ہر ماں کہاں گئی؟“

ہیری نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ ہر ماں کلاس روم میں داخل ہی نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ ہیری نے جب دروازہ کھولا تھا تو وہ ٹھیک اس کے پاس کھڑی تھی۔

”بڑی عجیب بات ہے.....“ ہیری نے رون کو گھوڑتے ہوئے کہا۔ ”شاید..... شاید وہ باتھر روم چلی گئی ہو.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

255

لیکن ہر ماں کلاس ختم ہونے تک واپس نہیں لوئی تھی۔

”ارتکاز توجہ کی کلاس میں اُسے خوشگوار احساس ملتا۔“ رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ تمام بچے اپنی اپنی کلاسوں سے نکل کر دوپھر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ہر کسی کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی کیونکہ ارتکاز توجہ کی کلاس میں وہ خوب لطف انداز ہوئے تھے۔ وہ پڑھائی سے زیادہ کھیل جیسی ہنگامہ خیز ثابت ہوئی تھی۔

ہر ماں دوپھر کے کھانے کیلئے بھی نہیں آئی تھی۔ اپل پائی ختم ہوتے ہوتے ارتکاز توجہ کی کلاس کا سرور بھی ماند پڑتا چلا گیا۔ اب ہیری اور رون کو واقعی ہر ماں کی عدم موجودگی کی فکر ہونے لگی تھی۔

”کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ملفوائے نے ہر ماں کو کچھ کر دیا ہو؟“ رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر گری فنڈر کے ہال کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔ وہ پھرہ دینے والے بد صورت عفریتوں کے پاس سے گزرے اور فربہ عورت کی تصویر کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ہیری نے شاخت بتائی تو فربہ عورت نے گری فنڈر ہال کا دروازہ کھول دیا۔ وہ دونوں اپنے اپنے بستوں کو منجھاتے ہوئے ہال کے اندر چلے گئے۔

اچانک ہر ماں انہیں ایک کونے والی میز پر دکھائی دی۔ قریب جانے پر پتہ چلا کہ وہ تو گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ اس کا سر جادوئی علم الاعداد کے خلاصے کی کھلی ہوئی موٹی کتاب پر ٹکا ہوا تھا، وہ ہر چیز سے بے خبر ہلکے ہلکے خراٹے بھر رہی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر رون اس کی ایک طرف اور ہیری دوسری طرف کی کرسی کھینچ کر سوئی ہوئی ہر ماں کے پہلوؤں میں بیٹھ گئے۔ ہیری نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلاتے ہوئے جگانے کی کوشش کی۔

”کک..... کک..... کیا؟“ ہر ماں یکدم گھبرائی ہوئی بیدار ہوئی۔ وہ خالی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ ”کیا چلنے کا وقت ہو گیا؟..... ہمیں اب کون سی کلاس میں جانا ہے؟“

”علم جوش کی کلاس میں..... لیکن اس میں ابھی بیس منٹ باقی ہیں۔“ ہیری نے نرمی سے کہا۔ ”ہر ماں! تم ارتکاز توجہ والی کلاس میں کیوں نہیں آئی؟“

”کیا..... اوہ نہیں!“ ہر ماں پریشانی میں چھپی۔ ”میں ارتکاز توجہ والی کلاس میں جانا تو بھول ہی گئی.....“

”لیکن تم بھول کیسے سکتی ہو؟“ ہیری تجھ سے بولا۔ ”کلاس روم کے باہر تک تو تم ہمارے ساتھ ہی آئی تھی۔“

”مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے!“ ہر ماں نے غمگین ہوتے ہوئے کہا۔ ”کیا پروفسر فلنت وک میری غیر موجودگی پر ناراض ہو رہے تھے؟ یہ سب ملفوائے کی وجہ سے ہوا۔ میں اس کے بارے میں سوچ رہتی تھی پھر میں سب کچھ بھول گئی.....“

”تمہیں پتہ ہے ہر ماں!“ رون نے جادوئی علم الاعداد کے خلاصے کی اس موٹی کتاب کو عجیب سی نظر وہ سے گھورتے ہوئے کہا جسے ہر ماں کچھ ہی دیر پہلے بطور تکمیلہ استعمال کر رہی تھی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ تم اب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہی ہو۔ تم حد سے زیادہ

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

پڑھائی کی کوشش کر رہی ہو۔“

”نہیں..... ایسی بات نہیں ہے۔“ ہر ماں نے آنکھوں سے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں اب اپنے بستے میں تلاش میں ادھرا دھر بھٹک رہی تھیں۔ ”مجھ سے بس ایک غلطی ہو گئی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے۔ اچھا ہو گا کہ میں پروفیسر فلنت وک کے پاس جا کر ان سے معافی مانگ لوں۔ وہ بہت..... اچھا میں تم سے علم جو شکی کلاس میں ملتی ہوں۔“

ہر ماں بیس منٹ بعد پروفیسر ٹراویں کی کلاس روم میں جانے والی سیڑھیوں پر ان سے ملی۔

وہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

”مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے کہ میں نے ارتکاز توجہ والی کلاس چھوڑ دی ہے۔ میری دعویٰ ہے کہ آج کا خوشیوں کی پرواز والا سبق امتحان میں ضرور آئے گا۔ پروفیسر فلنت وک نے اشارہ دیا تھا کہ یہ امتحان میں آسکتا ہے.....“

وہ ساتھ ساتھ چڑھائی چڑھ کر دھند لے اور دم گھٹ مینار کی کلاس میں پہنچ گئے۔ وہاں ہر طرف چھوٹی چھوٹی گول میزیں تھیں جس پر ایک بلوری گولہ رکھا ہوا تھا۔ یہ شیشے سے بنایا گول گیند جیسا تھا جس کی جسامت فٹ بال سے کچھ زیادہ بڑی تھی۔ اس میں موٹی جیسا سفید دھواں بھرا ہوا تھا۔ ہیری، رون اور ہر ماں ایک ساتھ گول میز کی کرسیاں کھینچ کر ان پر بیٹھ گئے اور اپنے سامنے میز کے وسط میں رکھے ہوئے بلوری گولے کو گھورنے لگے۔

”میرا خیال تھا کہ مستقبل بینی کی مشقوں کا سلسلہ اگلے نصابی مرحلے میں شروع کیا جائے گا۔“ رون بڑ بڑا یا۔ وہ چاروں طرف محتاط نظروں کے ساتھ دیکھ رہا تھا کہ کہیں پروفیسر ٹراویں چھپ کر سن تو نہیں رہی ہیں۔

”شکایت مت کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دست شناسی کے بے زار مضمون سے ہماری خلاصی ہو گئی ہے۔“ ہیری نے جلدی سے سر گوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”وہ جب بھی میری ہتھیلی دیکھتی تھیں تو ہر بار ان کے لمبے سانس کھینچنے سے میں تو تنگ آ گیا تھا.....“

”خوش آمدید.....“ چرچاہٹ والی دھیمی آواز کمرے میں گوئی اور پروفیسر ٹراویں ہر بار کی طرح اس بار بھی اندر ہیرے کے پیچ میں سے ڈرامائی انداز میں نمودار ہوئیں۔ پاروتوی اور یونڈر تو ان کی اس ڈرامائی آمد پر مسرت سے تھرک سی گئی تھیں۔ خوشی سے بھر پور چہرے بلوری گولے کی دھیمی روشنی میں دکھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”میں نے مستقبل بینی کا مضمون کچھ پہلے ہی پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔“ پروفیسر ٹراویں نے کہا۔ وہ آتشدان کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی تھیں۔ انہوں نے چاروں طرف گردان گھمائی۔

”علم جو شکی مدد سے مجھے آج ہی معلوم ہوا ہے کہ مستقبل بینی والا سبق تمہارے امتحانات میں آسکتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بلوری گولے کے صحیح استعمال کی مشق کرانا چاہتی ہوں۔“

ہر ماں کی ہنسی نکل گئی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

257

”سچ مجھ..... علم جو شے سے انہیں پتہ چلا ہے کہ..... امتحانوں کے پرچے کون بناتا ہے؟ یقیناً وہ خود ہی بناتی ہیں..... کتنی احتمانہ قسم کی پیش گوئی کی ہے انہوں نے.....“ ہر ماں نے اپنی آواز ڈھیمی رکھنے کی ذرا کوشش نہیں کی تھی۔ ہیری اور رون اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

یہ کہنا مشکل تھا کہ پروفیسر ٹراؤ لینی نے اس کے جملے سنتے تھے یا انہیں، کیونکہ ان کا چہرہ اندر ہیرے میں چھپا ہوا تھا۔ بہر حال انہوں نے آگے اس طرح کہا جیسے انہوں نے کچھ نہیں سناتھا۔

”بلوری گولے میں اپنے مستقبل کو دیکھنا ایک دشوار اور محنت طلب فن ہے۔“ وہ پھنکارتی ہوئی آواز میں بول رہی تھیں۔ ”مجھے امید نہیں ہے کہ تم پہلی بار میں اس کی اسرار بھری اتھاگہ کھرا بیویوں میں جب جھانگو گے تو تم سے کوئی بھی کچھ دیکھ پائے گا۔“ میں اپنی کھلی آنکھوں اور باخبر ارتکاز کو یکسو کرنے کی کوشش کرنا ہو گی۔ ہر خیال کوڈ ہن سے باہر نکالنا ہو گا اور شعور کو مستقبل بینی کیلئے بالکل خالی رکھنا ہو گا..... چلیں اب سب اپنے اپنے دماغ کو خالی کریں۔“ رون عجیب غریب فرمائش پر بے قابو ہو کر ہنسنے لگا اپنی آواز کو دبانے کیلئے اسے اپنی مٹھی منہ میں ٹھونسنے پڑی تھی۔ ”تاکہ ہماری اندر ونی آنکھ انسانی شعور سے بالاتر ہو کر مستقبل بینی کا لطف اٹھا سکے۔ اگر آپ نے پوری محنت سے ایسا کیا تو مجھے امید ہے کہ کلاس کے اختتام تک تم سے کچھ لوگ مستقبل کی کوئی جھلک دیکھنے میں کامیاب ہو جائے۔“

اور پھر کلاس شروع ہو گئی، کم از کم ہیری کو بلوری گولے میں گھورنا بیوقوفی کی بات لگ رہاتھا۔ وہ اپنا توجہ کو یکسو کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا جبکہ اس کے دماغ میں مسلسل یہ بکواس ہے، جیسے خیالات سر اٹھا رہے تھے۔ بھرپور کوشش کے باوجود اس سے کوئی مدد نہیں مل پائی۔ رون دبی آواز میں ہنسنے جا رہا تھا اور ہر ماں تو بربڑاتے ہوئے اس مضمون کوہی برا بھلا کہہ رہی تھی۔

”کچھ دکھائی دیا؟.....“ ہیری نے بلوری گولے میں پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد اس سے پوچھا۔

”ہاں! اس میز پر جلنے کا نشان ہے۔“ رون نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”لگتا ہے کہ کسی کے ہاتھ سے جلتی ہوئی مومنتی گرگئی ہوگی.....“

”یہ تو محض وقت کی بربادی کے سوا اور کچھ نہیں ہے.....“ ہر ماں نے ناگواری سے کہا۔ ”اس کے بجائے میں کوئی اور ڈھنگ کا کام کر سکتی تھی۔ اگر میں ارتکاز توجہ والے آج کے سبق کی مشق کر لیتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔“

پروفیسر ٹراؤ لینی قریب سے گزری۔ انہوں نے اپنے کڑے ٹھنکھناتے ہوئے پوچھا۔

”کیا بلوری گولے کے دھوئیں میں دکھائی دینے والی علامتی شگونوں کی تشریح کیلئے کسی کو میری مدد کی ضرورت ہے؟“

”مجھے مدد کی ضرورت نہیں ہے۔“ رون نے ڈھیمی آواز میں کہا۔ ”اس کا مطلب تو ایک دم صاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج رات بہت موسلا دار بارش ہو رہی ہو گی۔“

ہیری اور ہر ماں کی ہنسی نکل گئی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

258

”کیا کرتے ہو؟“ پروفیسر ٹراوینی نے جلدی سے بولیں۔ پوری کلاس کے سران کی طرف گھوم گئے تھے اور وہ عجیب نظرؤں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پاروتی اور لیونڈر تو نہایت غصے سے ان کے مضنکہ خیز روئے پر گھور رہی تھیں۔ ”تم لوگ بلوری گولے کی غیب دانی کے ارتکاز میں ارتعاش کے مرتکب ہو رہے ہو۔“ وہ دھیرے دھیرے ان کی میز کے قریب آئی اور ان کے بلوری گولے میں جھانکنے لگیں۔ ہیری کو اسی وقت اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اسے یقین تھا کہ وہ ابھی کیا کہیں گی.....!!!

”یہاں پر کچھ ہے.....!“ پروفیسر ٹراوینی نے پھسپھساتے ہوئے کہا۔ اور اپنا چہرہ گولے کے مزید قریب کر لیا۔ جس سے ان کے بڑے چشمے میں دکھائی دینے والی بڑی بڑی پتلیاں اور واضح نظر آنے لگی تھیں۔ ”کوئی چیز ہل رہی ہے..... لیکن یہ ہے کیا؟“ ہیری اب اپنا سب کچھ دا اپر لگانے پر تیار تھا جس میں اس کا فائز بولٹ بھی شامل تھا۔ چاہے وہ جو بھی چیز ہو، یقیناً اس کیلئے اچھی نہیں ہو گی اور اتفاق سے کچھ ایسا ہی تھا.....

”ار..... ارے.....!“ پروفیسر ٹراوینی نے سانس کھینچتے ہوئے یکدم ہیری کو گھورا۔ ”یہاں پر بالکل..... اف دکھائی دے رہا ہے۔ وہ تمہاری طرف بڑھتا چلا آرہا ہے اور قریب اور قریب آتا جا رہا ہے..... سس.....!“

”کہیں پھر سے وہ بیوقوف چنگال تو نہیں ہے.....؟“ ہر ماںی نے جلدی سے پوچھا۔

پروفیسر ٹراوینی نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھما کر ہر ماںی کے چہرے کو دیکھا۔ پاروتی نے لیونڈر کے کان میں کچھ سرگوشی کی اور وہ دونوں بھی ہر ماںی کو قاتل نظرؤں سے گھورنے لگیں۔ پروفیسر ٹراوینی اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو چکی تھیں، ان کے چہرے پر غصے کی جھلک واضح دکھائی دے رہی تھی۔

”بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جس وقت تم نے اس کلاس میں قدم رکھا تھا اسی پل میں سمجھئی تھی کہ تم میں جوش جیسے عظیم فن سمجھنے کی رتی بھر بھی الہیت نہیں ہے۔ دراصل مجھے یاد نہیں ہے کہ آج تک مجھ تم جیسی کوئی نالائق شاگرد ملی ہو جس کا ذہن اتنا کند ہو۔“

ایک لمحے کیلئے پورے کلاس روم میں گہری سکوت طاری رہا۔

”ٹھیک ہے!“ ہر ماںی اچانک بولی۔ پھر وہ اٹھ کر کھڑی کوئی اور غیب دانی کا خلاصہ نامی کتاب اس نے اپنے بستے میں ٹھونس لی۔ ”ٹھیک ہے!“ اس نے زوردار جھٹکے کے ساتھ کندھے پر اپنا بستہ ڈالا جس سے رون اپنی کرسی سے گرتے گرتے بچا۔ ”میں یہ چھوڑ رہی ہوں..... میں جا رہی ہوں۔“

پوری کلاس حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ ہر ماںی نے دروازہ زوردار لات مار کر کھولا اور دھماکے کی آواز سے بند کیا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نظرؤں سے اوچھل ہو گئی۔

پوری کلاس کو دوبارہ متوجہ ہونے اور اپنی یکسوئی کو پڑھائی پر لانے میں کچھ منٹ لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ پروفیسر ٹراوینی چنگال کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

259

بارے اب سب کچھ بھول چکی تھیں۔ وہ ہیری اور رون کی میز سے فوراً ہٹ گئی تھیں۔ وہ ابھی تک تیز تیز سانسیں لے رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی پتی شال کو مزید کس کر لپیٹ لیا تھا۔

”اوہ اوہ اوہ.....“ لیونڈر نے اچانک کلاس روم کی خاموشی کو توڑا۔ ہر کوئی چونک کراس کی طرف دیکھنے لگا۔ ”اوہ، اوہ، اوہ..... پروفیسر! مجھے ابھی یاد آیا۔ آپ نے پہلے ہی اس کے کلاس چھوڑ جانے کی پیش گوئی کر دی تھی..... ہے نا؟..... ہے نا پروفیسر ٹراؤ لینی؟..... ایسٹر کے آس پاس ہم میں کوئی ہمیشہ کیلئے چھوڑ جائے گا!“ آپ نے یہ بات بہت پہلے ہی بتا دی تھی..... ہے نا پروفیسر؟“

پروفیسر ٹراؤ لینی ریشمی انداز میں مسکرا دیں۔

”ہاں! میں سچ مجھ جانتی تھی کہ مس گرینجر ہمیں چھوڑ کر چلی جائیں گی۔ بہر حال میں یہ امید کرتی تھی کہ شاید میری پیش گوئی غلط ہی ثابت ہو..... لیکن یہ حقیقت ہے کہ اندر ورنی آنکھ صحیح اور سچی بات کو بھاپتی ہے اور اسی کا عکس ہمیں دکھاتی ہے۔“
لیونڈر اور پاروٹی بہت زیادہ متاثر دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اس طرح سمت کر بیٹھ گئیں کہ پروفیسر ٹراؤ لینی ان کی میز کی طرف آ جائیں۔

”ہر ماہی آج کتنے مزے میں ہو گی..... ہے نا؟“ رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

”ہاں..... یہ تو ہے!“

ہیری نے ایک بار پھر بلوری گولے کے چکر کا ٹتھے ہوئے سفید دھویں میں دیکھا لیکن اسے اس میں سفید بادلوں کے سوا اور کچھ نہیں نظر آیا۔ کیا پروفیسر ٹراؤ لینی نے بلوری گولے میں چنگال کو دوبارہ دیکھا تھا؟ کیا وہ اسے دکھائی دے گا؟ کیوڑچ کافائل میچ قریب آ رہا تھا، اس لئے وہ کسی بھی حادثاتی وسوسے کا شکار نہیں ہونا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆

ایسٹر کی تعطیلات کچھ زیادہ خوشنگوار نہیں تھیں۔ تیسرا سال کے طلباء کو کبھی اتنا ڈھیر سارا ہوم ورک نہیں کرنا پڑا تھا۔ نیول لانگ بائیم کی حالت تو بہت خراب تھی اور صرف اسی کا یہ حال نہیں تھا۔

”انہیں چھٹیاں کون کہہ سکتا ہے؟“ سمیس فنی گن ایک دوپھر گری فنڈر ہال میں گرجتا ہوا بولا۔ ”امتحانات ابھی کون سے دور ہیں؟ آخروہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟“

لیکن ہر ماہی کو جتنی پڑھائی کرنا تھی، اتنی کسی کو بھی نہیں کرنا تھی۔ علم جوش کے چھوڑنے کے باوجود بھی اس کے پاس باقی طلباء سے زیادہ مصائب تھے۔ عام طور پر وہ رات کو سب سے آخر میں ہال چھوڑتی تھی اور اگلی صبح سب سے پہلے لاہری ہری میں پہنچ جاتی تھی۔ پروفیسر لوپن کی طرح اس کی آنکھوں کے نیچے بھی سیاہ حلقات پڑ چکے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ کسی بھی پل رو پڑے گی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

260

رون نے بک بیک کے مقدمے میں مدد کی ذمہ داری لے توئی تھی۔ وہ جب اپنا ہوم ورک نہیں کر رہا ہوتا تھا، تب موٹی موٹی کتابیں پڑھتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جن کے نام کچھ اس طرح تھے: ”قشنگر کے نفسیات کا دستی کتابچہ، قشنگر ایک جانور یا پرندہ؟، قشنگر کی وحشیانہ بے رحمی، ایک مطالعہ۔“

وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ کروک شانکس پر غصہ ہونا تک بھول چکا تھا۔

اس دوران ہیری کو اپنے ہوم ورک کے ساتھ ساتھ ہر شام کیوڈچ کی مشقیں بھی کرنا پڑتی تھیں۔ اس کے علاوہ کپتان اولیور ڈڈ کے ساتھ کھیل کی حکمت عملی پر دینے جانے والے لیکچر کو بھی سننا پڑتا تھا۔ آپس کا بحث مباحثہ کافی دریتک جاری رہتا تھا۔ گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان مقابلہ ایسٹر کی چھٹیوں کے بعد پہلے ہفتے والے دن طے پایا تھا۔ سلے درن کی ٹیم اس ٹورنامنٹ میں پورے دوسو پاؤنسٹس سے نمایاں تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا (جیسا کہ ڈڈ اپنی ٹیم کو بار بار یاد لاتا تھا) کہ انہیں کیوڈچ کپ جیتنے کیلئے دوسو پاؤنسٹس سے زیادہ پاؤنسٹس کے ساتھ اس میچ کو جیتنا ہوگا۔ اس کا یہ بھی مطلب تھا کہ جیت کا سارا دار و مدار ہیری کے نازک کندھوں پر آچکا تھا کیونکہ سنہری گیند پکڑنے پر ایک ٹیم کو ایک سوچ پا سو پاؤنسٹس ملتے تھے۔

”تمہیں سنہری گیند صرف اسی وقت ہی پکڑنا ہوگی جب ہم سلے درن سے ساٹھ پاؤنسٹس زیادہ آگے ہوں گے۔“ ڈڈ ہیری کو بار بار یہی بات دلاتا رہتا تھا۔ ”صرف تبھی ہیری! جب ہم ساٹھ پاؤنسٹس سے زیادہ آگے جا چکے ہوں گے۔ ورنہ ہم میچ توجیت ہی جائیں گے مگر کیوڈچ کپ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا..... تم سمجھ گئے ہونا ہیری؟..... تمہیں سنہری گیند تبھی پکڑنا ہوگی جب ہم.....“

”میں جانتا ہوں..... او لیور.....!!!“ ہیری مسلسل بک بک سے تنگ آ کر چینا۔

پورا گری فنڈر فریق آنے والے میچ کی فکر میں غلط ادا کھائی دیتا تھا۔ گری فنڈر نے آخری بار کیوڈچ کپ تب جیتا تھا جب مشہور چارلی ویزلي (رون کا بڑا بھائی) ٹیم کا مبتلاشی ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک ایسا نہیں ہو پایا تھا لیکن ہیری کو پورا اعتماد تھا کہ اس بار کیوڈچ کپ جیتنے کی جتنی خواہش اس کے دل میں چھپی ہوئی تھی، اتنی پوری ٹیم کے کسی بھی کھلاڑی کے، یہاں تک کپتان ڈڈ کے دل و دماغ میں نہیں ہوگی۔ ہیری اور ملفوائے کی عداوت اب نقطہ عروج کو چھور ہی تھی۔ ملفوائے ابھی تک ہاگس میڈ میں کچھ چینکنے والی حرکت پر جلا بھنا بیٹھا تھا۔ اس سے زیادہ اسے اس بات پر رنج تھا کہ پروفیسر سینپ جیسے سخت گیر استاد کی سزا سے وہ نیچے کیسے گیا تھا؟ دوسری طرف ہیری کے اندر بھی نفرت کا طوفان موجزن تھا۔ وہ ریون کلا والے میچ میں ملفوائے اور ساٹھیوں کی اوچھی حرکت کو ابھی تک نہیں بھولا تھا، جب انہوں نے روح کھپڑوں کا بہروپ بدل کر اسے فائر بولٹ سے نیچے گرانے کی سازش کی۔ بک بیک کے معاملے کی وجہ سے اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ پورے سکول کے سامنے ملفوائے کو ہرا دے گا۔ اور نہ ہی وہ ہاگس میڈ کی واپسی پر اپنی چیزوں اور نقشے سے ہاتھ دھو بیٹھنے کو فراموش کر سکتا تھا۔

کسی کو بھی یاد نہیں تھا کہ کسی میچ سے پہلے اتنا زیادہ تباہ بھرا ما虎ل پہلے کبھی رہا تھا۔ تعطیلات کے خاتمے تک دونوں ٹیمیوں کے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

261

کھلاڑیوں اور دونوں فریقوں کے طباء کے درمیان شدت انگلیزی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور تناوار کی فضائی پنی آخی حدود کو چونے لگی تھی۔ بحث مبارکہ سے بات اب دست درازی تک پہنچ گئی تھی۔ آتے جاتے راہداریوں میں جھگڑے معمول کا حصہ بننے لگے۔ اس نفرت انگلیزی کے باعث گری فنڈر کا چوتھے سال کا ایک طالب علم اور سلے درن کا چھٹے سال کا ایک طالب علم ہسپتال پہنچ گئے تھے کیونکہ ان کے کانوں میں ہری پیاز جیسے نوکیلے پتے اُگنا شروع ہو گئے تھے۔

ہیری کے لئے یہ وقت خاص طور کافی برا تھا۔ اس کے کلاس میں جاتے وقت سلے درن کے طباء اکثر ٹانگ اڑا کر اسے گرانے کی کوشش کرتے تھے، وہ کہیں بھی جاتا تھا، وہاں کریب اور گول شیطان کی مانند حاضر ہو جاتے تھے لیکن جب وہ اسے دوسرے طباء میں گھرا ہوا دیکھتے تھے تو کسی حد تک مایوس ہو کر بولٹ جاتے تھے۔ ڈن سب کو ہدایت کر رکھی تھی کہ ہیری کو تہانہ رہنے دیں ہر وقت کوئی ناکوئی اس کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے کیونکہ سلے درن فریق کے لوگ اسے چوٹ پہنچانے کے درپے دکھائی دیتے ہیں اور وہ کسی بھی نقصان سے محفوظ رہ سکے۔ پورے گری فنڈر فریق نے ڈن کی اس ہدایت کو اپنے پلے باندھ لیا تھا اور وہ ہیری کو ایک پل کیلئے بھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔ اب تو ہیری کیلئے اپنی کلاسوں میں وقت پر پہنچ پانا بھی کافی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ اس کے ارد گرد طباء کا ایک بڑا ہجوم با تیس کرتا ہوا چلتا تھا۔ ہیری کو اپنی اتنی فکر نہیں تھی جتنا کہ اسے فائر بولٹ کی حفاظت کی پریشانی ستاتی تھی۔ جب وہ اسے پرسواری نہیں کر رہا ہوتا تھا تو اسے سنبھال کر اپنے صندوق میں بند کر دیتا اور اکثر کلاس کے دوران خالی اوقات میں گری فنڈر ہاں بھاگا چلا آتا اور سیدھا اپنے کمرے میں پہنچ کر یہ دیکھتا کہ اس کا فائر بولٹ محفوظ ہے یا نہیں۔

☆☆☆☆

میچ سے پہلی والی رات کو گری فنڈر کے ہاں میں تمام لوگوں نے اپنی تمام سرگرمیاں ختم کر دی تھیں۔ یہاں تک کہ ہر ماہنی نے بھی اپنی کتاب ایک طرف رکھ دی تھی۔

”میں پڑھنہیں سکتی ہوں۔ میرا دھیان بھک رہا ہے.....“، اس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

وہاں کافی شور برپا تھا۔ فریڈ اور جارج تناوار دور کرنے کیلئے اپنی ہمت سے زیادہ ہلا گلہ مچا رہے تھے اور زیادہ شرارتوں میں مصروف تھے۔ او لیورڈ ایک کونے میں کیوڈنچ کے میدان کے ایک چھوٹے سے مائل پر جھکا ہوا تھا اس پر رکھے ہوئے چھوٹے مہروں کو اپنی جادوئی چھپڑی سے کریدتے ہوئے کچھ بڑا تا جا رہا تھا۔ انجلینا، ایلیسا اور کیٹی بل، فریڈ اور جارج کے چٹکلوں پر ھلکھلا کر ہنس رہی تھیں۔ ہیری، رون اور ہر ماہنی کے ساتھ ان سب سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ جب بھی میچ کے بارے میں سوچتا تھا تو ہر بارا سے یہ بھی انک احساس ہونے لگتا تھا کہ کوئی بہت بڑی چیز اس کے پیٹ سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہی ہو۔

حالانکہ ہر ماہنی بھی کافی حد دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھی مگر اس نے ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔ ”جیت تمہاری یہی ہو گی“
”ہیری!.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

262

”تمہارے پاس فائز بولٹ ہے.....“ رون نے جلدی سے کہا۔
 ”ہاں.....“ ہیری نے کہا مگر اس کے پیٹ میں کھلبی سی مچی ہوئی تھی۔
 اسے راحت کا تب احساس ہوا جب وڈے اچانک کھڑے ہو کر چیخ کر کہا۔
 ”سبھی کھلاڑی اپنے اپنے بستر وں پر جائیں.....“

☆☆☆☆

ہیری اچھی طرح سے نہیں سو پایا تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ وہ زیادہ دیر تک سوتارہ گیا تھا اور وڈی چیخ رہا تھا۔ ”تم کہاں تھے؟ ہمیں تمہاری جگہ نیول کو کھیلانا پڑا۔“ پھر اس نے دیکھا کہ ملفوائے اور سلے درن کی ٹیم کے باقی کھلاڑی میچ میں بہاری بہاری ڈنڈوں کے بجائے ڈریگن پرسواری کر رہے ہیں۔ وہ بے حد طوفانی رفتار سے اڑ رہے ہیں۔ ملفوائے کے ڈریگن کے منہ سے نکلنے والوں آگ کے شعلوں کی زد سے بچنے کیلئے وہ مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ پھر آگ کے شعلوں نے اسے فائز بولٹ سے گرا دیا اور وہ نیچے کی گہرائیوں میں گرتا چلا جا رہا ہے..... اور پھر ایک جنگل سے اس کی آنکھ کھل گئی۔

ہیری کو کچھ دیر ہونتوں کی طرح خلا میں گھونرنے کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ میچ توابھی ہوا ہی نہیں تھا۔ وہ بالکل محفوظ اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ سلے درن کی ٹیم کو کسی بھی طور پر بہاری ڈنڈوں کے بجائے ڈریگن پرسواری کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔ اس کا حل ق خشک ہو رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے بستر سے باہر نکلا اور پھر کھڑکی میں رکھے ہوئے چاندی کے جگ کے پاس جا پہنچا۔ اس نے گلاس میں پانی انڈیلا اور غٹاغٹ پینے لگا۔ کھڑکی کے دوسری طرف باہر نہایت خاموشی اور سناٹا تھا۔ ہوا بالکل بند تھی۔ دور تاریک جنگل کے درختوں کے بالائی پتے اور ٹہنیاں بھی ساکن تھے۔ ان میں ذرا سی بھی سرسر اہٹ نہیں ہو رہی تھی۔ جھگڑا اور درخت بھی بالکل خاموش اور مجسم کی طرح معصوم کھڑا تھا۔ کسی قسم کی حرکت کا کوئی نام و نشان تک نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے میچ کیلئے موسم نہایت سازگار رہے گا۔

ہیری نے اپنا گلاس رکھ دیا۔ وہ اپنے بستر کی طرف جانے کیلئے پلٹنے ہی والا تھا تھی اس کی نظریں کسی چیز پر چپک کر رہ گئیں۔ کوئی جانور چاندنی میں نہایت چھن کے پار جا رہا تھا۔ ہیری اپنے بستر کے پاس والی میز تک بھاگ کر گیا اور وہاں سے اپنی عینک اٹھا کر پہنچی اور پھر اتنی ہی تیزی کے ساتھ واپس کھڑکی کے پاس چلا آیا۔

یہ چنگال نہیں ہو سکتا تھا..... ابھی نہیں..... میچ سے ٹھیک پہلے!

اس نے ایک بار پھر میدان کی طرف دیکھا۔ ایک منٹ تک بوکھلا ہٹ میں ادھر ادھر نگاہ دوڑانے کے بعد اسے وہ جانور دوبارہ دکھائی دیا۔ اب وہ جانور جنگل کے کونے پر گھوم رہا تھا..... وہ چنگال نہیں تھا..... وہ تو بلی تھی..... ہیری نے حیرت سے کھڑکی کی چوکھٹ پکڑ لی جب اس نے کی دُم سے اسے پہنچا لیا تھا۔ وہ تو کروک شانکس تھی.....

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

263

یا پھر کروک شانکس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ ہیری نے غور سے دیکھتے ہوئے اپنی ناک کھڑکی کے شیشے سے لگا دی تھی۔ کروک شانکس لگ بھگ رک گئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اسے پتوں میں ہلتی ہوئی کوئی اور چیز بھی دکھائی دے رہی تھی۔

اور اگلے ہی لمحے میں وہ ہلتی ہوئی اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آگئی تھی۔ بڑے بالوں والا ایک دیوبھیکل سیاہ کتا..... وہ کتنا چپکے سے صحن کو عبور کر کے دوسری جا رہا تھا اور کروک شانکس اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ ہیری ان دونوں کو گھورتا رہ گیا۔ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اگر کروک شانکس کو بھی کتاب دکھائی دے رہا ہے تو پھر وہ ہیری کی موت شگون کیسے ہو سکتا ہے؟

”رون!“ ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”رون اُٹھو!“

”اوں.....؟“

”میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ دیکھو.....!“

”بہت اندھرا ہے ہیری!“ رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟“

”وہاں نیچے صحن میں.....؟“

ہیری نے جلدی سے کھڑکی سے باہر دیکھا۔

کروک شانکس اور کالا کتاب دنوں ہی غائب ہو چکے تھے۔ ہیری کھڑکی چوکھ پر چڑھ گیا تاکہ عمارت کے سامنے میں انہیں ملاش کر سکے مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ آخر کہاں چلے گئے تھے؟

تیز خراں کی آواز سے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ رون ایک بار پھر نیند کی وادیوں میں کہیں گم ہو چکا ہے۔



ہیری اور گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی اگلے دن جب بڑے ہال میں پہنچے تو زوردار نعروں اور تالیوں کی گونج میں ان کا استقبال کیا گیا۔ ہیری اپنی مسکراہٹ کو چھپا نہیں پایا تھا جب اس نے دیکھا کہ ریون کلا اور ہفل پف کی میزوں سے بھی ان کیلئے تالیاں بچ رہی تھیں جبکہ سلے درن کی میزوں سے طنزیہ ہائے ہائے کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ ملفوائے کا چہرہ آج ہمیشہ سے کچھ زیادہ پھولنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وڈ تمام ناشتے کے دوران اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو اچھی طرح کھانا کھانے کی ہدایت کرتا رہا حالانکہ اس نے خود کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ پھر باقی لوگوں کے ناشتہ ختم کرنے سے پہلے ہی اپنے کھلاڑیوں کو لے کر جلدی سے میدان کی طرف چل دیا تاکہ ٹیم ماحول اور موسم کا اچھی طرح اندازہ لگاسکے۔ ان کے بڑے ہال سے نکلنے پر ایک بار پھر زوردار نعرے بازی ہوئی۔

”میری دعا میں تمہارے ساتھ ہیں ہیری!“ چوچینگ قریب آ کر بولی۔ ہیری کا چہرہ ایک دم سرخ ہو گیا تھا۔

”ٹھیک ہے!..... ہوابا کل بھی نہیں چل رہی ہے..... سورج تھوڑا زیادہ چک رہا ہے۔ اس سے تمہیں دیکھنے میں تھوڑی پریشانی

ہو سکتی ہے۔ اس بات کا دھیان رکھنا..... زمین سخت ہے، اچھا ہے۔ اس سے ہم تیزی سے اوپر پہنچ پائیں گے.....”

وڈ میدان پر چہل قدمی کرتا رہا اور اپنے پیچے پیچے سارے کھلاڑیوں کو ساتھ لئے چاروں طرف دوڑاتا رہا۔ آخر کار سکول کا سامنے والا دروازہ کھلا اور طلباء کی ٹولیاں مجھ دیکھنے کیلئے سٹیڈیم کی طرف آنی لگیں۔

”ہمیں اپنے لباس بدلا ہوں گے۔ ڈرینگ روم کی طرف چلو.....”

انہوں نے اپنے اپنے سرخ چونے پہنچتے ہوئے کوئی بات نہیں کی۔ پورے کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کیا انہیں بھی اسی کی طرح محسوس ہو رہا ہو گا؟ جیسے اس نے ناشتے میں کوئی عجیب سی اکڑنے والی چیز کھائی ہو۔ پھر وڈ بولا۔

”ٹھیک ہے! وقت ہو گیا ہے، اب چلو.....”

بھاری شور شراب کے نقش وہ پیدل چلتے ہوئے میدان کے بالکل وسط میں پہنچے۔ ہجوم کے تین چوتھائی لوگوں نے سرخ گلاب کے بیجز لگا کر تھے اور وہ سرخ جھنڈے لہرا رہے تھے جن پر گری فنڈر کا شیر بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ وہ بیز زبھی لہرا رہے تھے۔ جن پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوا تھا: ”گری فنڈر جیت جائے گا! اور کیوڈچ کپ تو شیروں کا ہے!“ بہر حال سلے درن کے گول کے پیچھے تقریباً دو سو سے زائد لوگ سبز چوغوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی سبز جھنڈے تھے جن پر سلے درن کا نشان بل کھاتا ہوا سانپ صاف چمک رہا تھا۔ اس ہجوم میں پروفیسر سنیپ سب سے آگے والی قطار میں بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ بھی باقی سب لوگوں کی طرح سبز چونے میں مبوس تھے۔ ان کے چہرے پر ایک بھدی سی مسکراہٹ تھی ہوئی تھی۔

”اور یہ آگئی گری فنڈر کی ٹیم.....“ لی جارڈن کمنٹری ڈیک سے چینا، جو ہمیشہ کی طرح آج بھی کمنٹری کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ”پوٹر، بل، جانسن، سپنیٹ، جارج ویزی، فریڈ ویزی اور وڈ..... اسے گذشتہ کچھ سالوں میں ہو گورٹس کی سب سے اچھی ٹیم مانا جاتا ہے۔“

لی کے آخری جملے پر سلے درن کے ہجوم سے ہائے ہائے کی آوازیں گونجنے لگیں۔

”اور یہ سلے درن کی ٹیم آگئی..... جس کی کپتانی کے فرائض فلنت نبھار رہا ہے۔ اس نے کچھ کھلاڑیوں کو تبدیل کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے کھیل کی حکمت عملی پر کم اور ڈیل ڈول پر زیادہ ہی توجہ دی ہے.....“

سلے درن کے ہجوم نے ایک بار پھر لی کی کمنٹری پر ہائے ہائے کی نعرہ بازی کی۔ بہر حال ہیری نے غور کیا کہ لی کی بات میں خاصا وزن تھا۔ ملغوائے سلے درن کی ٹیم کا سب سے چھوٹا کھلاڑی تھا۔ باقی سب کا ڈیل ڈول بھاری بھر کم تھا۔

میڈیم ہوچ نے کہا۔ ”کپتانوں ہاتھ ملاو۔.....“

فلنت اور وڈ نے آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے کس کر رہا تھا ملایا۔ ایسا لگ رہا تھا دونوں ہی سامنے والے کی انگلیاں توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

265

”اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ جاؤ.....“ میڈم ہوچ نے کہا۔ ”تین، دو، ایک.....“ ان کی سیٹی کی آواز ہجوم کے شور و غل میں کہیں گم ہو گئی۔ چودہ بہاری ڈنڈے فضا میں بلند ہو گئے۔ ہیری کے پاس پیچھے کی طرف اُڑ رہے تھے اور ہوا میں پہنچتے ہی اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا ہر قسم کا خوف غائب ہو گیا تھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ملفوائے اس کے پیچھے تھا۔ ہیری سنہری گیند کی تلاش میں تیزی سے چل دیا۔

”اوہ گری فنڈر کے پاس قواف ہے۔ گری فنڈر کی ایلسیا سپن نٹ قواف کو لے کر سیدھا سلے درن کے قفل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شاباش ایلسیا!..... اوہ نہیں! سلے درن کے داری گوٹن نے قواف اس سے چھین لیا ہے اور وہ تیزی سے چلا جا رہا ہے..... دھڑاک!..... جارج ویزی نے بالجر کو اچھے طریقے سے مارا ہے۔ جس کی وجہ سے قواف داری گوٹن کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ قواف کو اب جانسن نے کپڑا لیا ہے، ایک بار پھر قواف گری فنڈر کے پاس ہے۔ آگے بڑھو جانسن! اس نے موٹی گوکومہارت سے پار کیا..... پچنا انجلینا..... دھر سے بالجر آ رہا ہے۔ واہ واہ..... اس نے سکوکر لیا..... گری فنڈر دس، صفر سے برتری پر آگیا ہے.....“ میدان کے سرے سے گھوم کر انجلینا نے ہوا میں مکارا۔ نیچے سرخ چوغوں کا سمندر خوشی سے نعرے لگانے لگا۔

”اوونچ.....“

مارکس فلنت نے انجلینا کو زور دار ٹکر ماری۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے پچی۔

”معاف کرنا!“ فلنت نے ہجوم کی ہائے ہائے کے نقچ میں چلا کر کہا۔ ”معاف کرنا میں تمہیں دیکھنیں پایا۔“

اگلے ہی لمحے فریڈ ویزی نے اپنا بالجر والا ڈنڈا گھما یا اور فلنت کے سر کے عقبی حصے پر دے مارا۔ فلنت جھٹکا کھا کر اتنی زور سے آگے گرا کہ اس کی ناک اپنے ہی بہاری ڈنڈے کے سخت دستے سے جاٹکرائی اور اس میں سے خون بہنے لگا۔

”بہت ہو گیا۔“ میڈم ہوچ چھینتی ہوئی ان کے درمیان پہنچ گئیں۔ ”گری فنڈر کو قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے کی شарт بھگتنا ہو گی۔ گری فنڈر کے پٹاؤ نے مختلف کپتان پر جان بوجھ کر حملہ کیا اور سلے درن کو بھی جرمانے کی شарт بھگتنا ہو گی کیونکہ ان کے کپتان نے گری فنڈر کی نقاش کو جان بوجھ کر بہاری ڈنڈے سے گرانے کی کوشش کی۔“

”نبہیں میڈم!“ فریڈ ویزی نے چیخ کر احتجاج کیا۔ لیکن میڈم ہوچ نے اپنی سیٹی بجادی۔ مس سپن نٹ گری فنڈر کی طرف سے باری لینے کیلئے آگے بڑھ آئی۔

ہجوم میں یکنہت خاموشی چھا گئی اور وہ سب نظریں جما کر سلے درن کے قفل کو دیکھنے لگے۔ لی جاڑاں کمنٹری ڈیک سے چیخا۔

”دکھادو سپن نٹ!..... واہ!..... اس نے سلے درن کے راکھے کو چکر دے ہی دیا۔ بہت خوب!..... گری فنڈر بیس صفر کی برتری بنانے میں کامیاب ہو گیا۔“

ہیری نے فائر بولٹ کو تیزی سے گھما یا تاکہ وہ فلنت کو دیکھ سکے۔ جب کی ناک سے اب بھی کافی خون بہہ رہا تھا۔ وہ اب سلے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

266

درن کی طرف سے جرمانے کی باری لینے جا رہا تھا۔ وہاں جبڑا کھینچ گئی فنڈر کے قفلوں کے سامنے مندلار ہاتھا۔ جب فلٹ میدم ہوچ کی سیٹی کا انتظار کر رہا تھا تو لی جا رہا نے شاکین کو بتایا۔

”ظاہر ہے وہ بہت اچھا رکھا ہے۔ بہت اچھے! اسے بچانا بہت مشکل ہے..... سچ مج کافی مشکل ذمہ داری ہے..... لیکن کمال ہو گیا..... مجھے اس پر یقین نہیں ہو رہا ہے..... وہ نے قواف کو قفل میں جانے سے بچالیا ہے.....“

سکون کی سانس بھرتے ہوئے ہیری نے فائر بولٹ کو حرکت دی اور آگے چل پڑا۔ اس نے ایک بار پھر سنہری گیند کی تلاش میں چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن اس کا دھیان لی جا رہا نے کمنٹری کے ایک ایک لفاظ کی طرف بھی جما ہوا تھا۔ اس کیلئے بے حد ضروری تھا کہ وہ ملفوائے کو سنہری گیند سے تباہ کر لیتا۔

”گری فنڈر کے پاس قواف ہے..... نہیں..... سلے درن کے پاس ہے..... نہیں..... پھر سے قواف گری فنڈر کے پاس آگیا ہے..... اور کیٹی بل اسے لے کر تیزی سے قفل کی طرف بڑھ رہی ہے..... ار نہیں! یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے.....“

سلے درن کا پٹاؤ منٹی گواچا نکل لہرا تا ہوا کیٹی بل کے سامنے آگیا اور اس نے قواف چھیننے کے بجائے اس کے سر کو پکڑ لیا تھا۔ کیٹی بل ہوا میں گھومتی چلی گئی لیکن وہ اپنے بھاری ڈنڈے پر جمہ رہنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ بہر حال قواف اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

میدم ہوچ کی سیٹی ایک بار پھر گونجی۔ وہ ہوا میں اُڑتی ہوئی منٹی گو کے پاس جا پہنچیں اور اس پر چلانے لگیں۔ ایک منٹ بعد کیٹی نے جرمانے کی باری لیتے ہوئے قواف کو قفل کے پار کر دیا تو شور و غوغاء تھمنے کا نام ہی لے رہا تھا۔

”تمیں صفر..... یہ لوگنے دھوکے بازو.....!“

”جا رہا! اگر تم ڈھنگ سے کمنٹری نہیں کر سکتے تو.....!“

”میں تو صرف سچائی بتا رہا ہوں پروفیسر.....!“

ہیری کو اچانک حیرت انگیز جھٹکا لگا۔ اسے سنہری گیند کھائی دے گئی تھی جو گری فنڈر کے قفل کے نیچے چمک رہی تھی۔ وہ اسے ابھی پکڑنہیں سکتا تھا کیونکہ گری فنڈر کے پاس مطلوبہ پوائنٹس نہیں تھے۔ اگر ملفوائے نے اسے دیکھ لیا تو.....

اچانک ہیری نے ایسا تاثر دیا جیسے اسے سنہری گیند کھائی دے گئی ہے۔ اس نے فوراً اپنا فائر بولٹ موڑا اور سلے درن کے قفلوں کی طرف تیز رفتاری سے بڑھا۔ اس کی چال کا میاب ثابت ہوئی، ملفوائے بھی انہا دھندا س کے تعاقب میں اُڑنے لگا۔ ظاہر ہے، وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ہیری کو وہاں پر سنہری گیند کھائی دی ہو گی۔

گھوش.....!

ایک بالجر ہیری کے دائیں کان کے پاس سے گزرا۔ اسے سلے درن کے بھاری بھر کم پٹاؤ ڈریک نے اس کی طرف مارا تھا۔

گھوٹ.....!

دوسرے بھر ہیری کی کہنی کو جھوتا ہوا گزر گیا۔ اسے مارنے والے درن کا دوسرا پٹاؤ باول اس کے قریب بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نے ہلکی سی جھلک دیکھی کہ باول اور ڈریک دونوں ہی تیز رفتاری سے اس کی جانب بڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے اپنے موٹے ڈنڈوں کو جملہ کرنے کے انداز میں پکڑ رکھا تھا۔

اس نے بالکل آخری لمحوں میں اپنے فائر بولٹ کو بالائی جانب گھمایا اور سرعت کے ساتھ اور پر نکل گیا۔ دونوں طرف سے آنے والے پٹاؤ باول اور ڈریک نے خود کو بچانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر سکے اور دونوں زوردار دھماکے کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرای گئے۔

جب سلے درن کے دونوں پٹاؤ اپنا اپناء سر ملتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو لی جا رہا قہقہہ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ”ہاہاہا! بری بات ہے..... لڑکو! فائر بولٹ کو ہرانے کیلئے تمہیں تھوڑی زیادہ پھرتی دکھانی چاہئے تھی..... اور گری فنڈر کے پاس ایک بار پھر قواف ہے اور..... جانسن نے قواف کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے..... اس کے پہلو میں فلنٹ ہے..... اس کی آنکھ میں گدگدی کر دو سپن نٹ!..... ارے میں تو مذاق کر رہا تھا پرو فیسر!..... صرف مذاق کر رہا تھا۔ اور نہیں..... فلنٹ نے چالا کی سے قواف کو چھین لیا ہے۔ وہ اب تیزی سے گری فنڈر کے قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے..... او لیور! ہوشیار ہو جاؤ.....!“

فلنٹ بالآخر قواف کو گری فنڈر کے قفل میں ڈالنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ سلے درن کے ہجوم میں جوش بھر گیا اور انہوں نے اپنے جھنڈوں کو لہرا کر جا رہا تھا۔ لی جا رہا تھا پایا اور اس نے اتنی گندی گالی دی کہ پروفیسر میک گوناگل نے اٹھ کر اس سے جادوئی میگافون چھیننے کی کوشش کی۔

”سوری پروفیسر..... معاف کجھے! ایسا دوبارہ نہیں ہوگا..... تو گری فنڈر تیس دس کے ساتھ آگے ہے۔ اور اب قواف گری فنڈر کے پاس ہے.....!“

ہیری اب تک جتنے بھی میچ کھیلا تھا۔ یہ میچ ان میں سب سے گندتا ثابت ہو رہا تھا۔ سلے درن کے کھلاڑی اس بات پر آپ سے باہر ہو رہے تھے کہ گری فنڈر نے اتنی جلدی برتری کیسی حاصل کر لی ہے۔ وہ گری فنڈر کے کھلاڑیوں سے قواف چھیننے کیلئے ہر اور چھا ہتھ کنڈا اپنانے ہوئے تھے۔ باول نے سپن نٹ کو اپنے موٹے ڈنڈے سے ضرب لگادی اور یہ کہنے کی کوشش کی کہ وہ سمجھے تھے کہ وہاں بالبھر رہے۔ جارج ویزی نے بدله لینے میں درنہیں کی۔ اس نے بھاری ڈنڈے پر گھومتے ہوئے اس کی ناک پر کہنی کا زور دار وار کیا تھا۔ میدم ہوچ نے ایک بار پھر دونوں ٹیکیوں کو جرمانے کی باریاں دے دیں۔ ڈنڈے اپنی حاضر دماغی سے قواف کو قفل میں جانے سے بچا لیا۔ جس پر خوب شور مچا۔ ان کا سکور پچاس دس ہو گیا تھا۔

سنہری گیندا ایک بار پھر غائب ہو چکی تھی۔ ملغوائے اب بھی ہیری کے قریب پرواز کر رہا تھا جو سنہری گیند کی تلاش میں چاروں

طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔ کیٹھی بل نے جرمانے کی باری لیتے ہوئے ایک بار پھر قواف سلے درن کے قفل کے پار ڈالا تھا۔ فریڈ اور جارج ویزیلی تیزی سے کیٹھی بل کے قریب آگئے اور اس کو اپنی حفاظت میں لے لیا کہ کہیں سلے درن کے کھلاڑی طیش میں آ کر اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔ انہوں نے اپنے اپنے ڈنڈوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ باول اور ڈریک نے جارج اور فریڈ کو نشانہ بنانے کی بجائے کہیں اور نقاب لگا رکھی تھی، انہوں نے سکور کا لطف اٹھاتے ہوئے بے خبر ڈکوا پناشانہ بنایا۔ انہوں نے دونوں بالجروں کو اس کی طرف ٹھونک دیا تھا۔ ڈکوان کی خبر ہی نہ ہو سکی اور ایک کے بعد ایک بالجر اس کی پسلیوں میں دھماکے کرتا ہوا لوٹ گیا۔ یہ سچ تھا کہ ڈکوان کی ہوانکل گئی تھی اور وہ اپنے بہاری ڈنڈے کے دستے کو پکڑ کر دوہرا ہو گیا۔ اس کا بہاری ڈنڈا ہوا میں بری طرح سے گھوم گیا تھا۔

میدم ہوچ تواب واقعی اپنا ہوش کھو بیٹھی تھیں۔ وہ باول اور ڈریک پر گر جتے ہوئے چینیں۔ ”جب تک قواف قفل کے آس پاس نہیں ہو، تب تک راکھے پر حملہ نہیں کیا جا سکتا ہے، یہی قانون ہے..... سلے درن کو اس کیلئے جرمانے کی باری بھگتنا ہوگی۔“

انجلینا نے جرمانے کی باری پر قواف قفل کے پار کر دیا تھا۔ گری فنڈر کو ساٹھ دس کی برتری حاصل ہو گئی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد فریڈ ویزیلی نے واری گوٹن کی طرف بالجر مارا دیا۔ بالجر کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے قواف نکل گیا۔ سینٹ نے موقعہ ضائع کئے بغیر قواف کو پکڑا اور سلے درن کے قفل میں ڈال دیا۔ گری فنڈر ستر دس کی برتری پر پہنچ گیا تھا۔

گری فنڈر کے تماشا یوں نے اتنی زور سے شور مچایا کہ ان کے گلے بیٹھ گئے۔ گری فنڈر کی ٹیم ساٹھ پاؤنسٹس سے آگے نکلنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ اگر اس موقعہ پر ہیری سنہری گیند پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ گری فنڈر کیوڑچ کپ جیت سکتا تھا۔ ہیری مسلسل میدان کے چاروں طرف اُڑ رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس پر سینکڑوں آنکھیں جم گئی ہیں۔ ملفوائے ہیری کے ٹھیک پیچے اُڑ رہا تھا۔

اور پھر ہیری کو سنہری گیند دکھائی دے ہی گئی جو اس سے میں فٹ اوپر ہوا میں پھٹر پھٹر رہی تھی۔ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کی رفتار بڑھادی۔ ہوا اس کے کانوں میں شائیں شائیں کرنے لگی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا لیکن یہ کیا..... اچانک فائر بولٹ کی رفتار دھیمی ہوتی چلی گئی۔

دہشت بھری نگاہوں سے ہیری نے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ پھر یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ملفوائے نے فائر بولٹ کی دُم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا اور اسے پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا.....

”تم.....“

ہیری کو اتنا غصہ آیا کہ وہ ملفوائے کو پلٹ کر مارنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ فائر بولٹ کو پکڑنے کی کوشش کے باعث ملفوائے بری طرح ہائپنے لگا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں چمک تھی، وہ جو چاہتا تھا وہ ہو گیا تھا..... سنہری گیند پھر غائب ہو چکی تھی۔

”بُرمانے کی باری!..... سلے درن کو ایک اور جمانے کی باری بھگتنا پڑے گی۔ میں نے اتنا گھٹیا کھیل آج تک نہیں دیکھا ہے.....“ میدم ہوچ غراتے ہوئے چینیں۔ پھر وہ ملفوائے کو ڈاٹنے کیلئے اڑ کر گئیں جواب واپس اپنے نیمس 2001 پر بیٹھ رہا تھا۔ ”دھوکے باز..... نکما.....“ لی جارڈن میگافون پر چلا رہا تھا۔ وہ پروفیسر میک گوناگل کی پہنچ سے دور نکل گیا تھا اور جھوم جھوم کر کہہ رہا تھا۔ ”گھٹیا..... مکار..... چغا!“

اس بار پروفیسر میک گوناگل نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ دراصل وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر ملفوائے کی طرف لہرا رہی تھیں اور طیش کے عالم میں ان کا ہیئت سر سے اتر کر گر گیا تھا، وہ بھی غصے میں یہی کچھ چلا رہی تھیں۔

سپن نٹ نے جرمانے کی باری لی مگر وہ اس قدر غصے میں تھی کہ اس نے قواف کو کچھ زیادہ ہی زور سے اچھال دیا جو قفل کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسرا طرف چلا گیا۔ گری فنڈر کی ٹیم کی حکمت عملی خطرے میں پڑ گئی تھی کیونکہ ان کے اتفاق میں خلل پڑ گیا تھا۔ وہ اپنے غصے پر قابو رکھنے میں ناکام دکھائی دے رہے تھے، یہ دیکھ کر سلے درن کے کھلاڑیوں کو بے حد خوشی ہوئی کیونکہ ملفوائے کی چال بالآخر کامیاب ہو گئی تھی۔ ملفوائے نے ہیری کے خلاف جو حرکت کی تھی اس سے ان کا حوصلہ بلند ہوا تھا۔

”سلے درن کے پاس قواف ہے۔ سلے درن کے موٹی گوبلن کے نزدیک پہنچ گیا ہے اور یہ قواف گری فنڈر کے قفل کو پار کرنے میں کامیاب ہو گیا.....“ لی جارڈن نے بھرائے ہوئے لبھے میں کہا۔ ”گری فنڈر بیس ستر سے برتری لئے ہوئے ہے۔“ ہیری اب ملفوائے کے اس قدر قریب اڑ رہا تھا کہ اُن کے گھٹنے آپس میں ٹکرار ہے تھے۔ ہیری ملفوائے کو سنبھری گیند کے آس پاس بھی چکلنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

”دور ہٹو پوٹر.....!“ ملفوائے نے حقارت سے چیخا جب اس نے مڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس دیکھا کہ ہیری نے اس کا راستہ روک رکھا ہے۔

”گری فنڈر کی انجلینا نے قواف کو چھین لیا ہے۔ چلو جلدی سے آگے بڑھو.....!“ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ ملفوائے کو کوچھوڑ کر سلے درن کے تمام کھلاڑی حتیٰ کہ سلے درن کا راکھا بھی آگے بڑھ کر انجلینا کا راستہ روکنے جمع ہو گئے تھے۔ یہ کھن مرحلہ تھا۔

ہیری نے فائز بولٹ کو جھکا کر اتنا نیچے کر لیا تھا کہ اسے خود کو سنبھالنے کیلئے دستے پر چپک کر لیٹنا پڑا تھا۔ پھر وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھا۔ گولی کی رفتار سے وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کی طرف جا رہا تھا۔

اوووو..... اوووو.....!

تیزی سے نیچے آتی ہوئی فائز بولٹ کو دیکھ کر وہ بوکھلا گئے اور تیزی سے تتر بترا ہونے لگے۔ انجلینا کا راستہ ایک دم صاف ہو گیا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

270

”اور اس نے سکور کر دیا..... قفل کو پار کر گئی۔ گری فنڈر اسی بیس سے برتری پر آگیا ہے.....“ لی جا رہا تھا خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔

ہیری سر کے بل سٹیڈیم میں گھونٹے والا تھا لیکن وہ رُکا اور پلٹا..... پھر دوبارہ میدان کے بیچوں بیچ آگیا۔ پھر اس نے ایک ایسی چیز دیکھی جس سے اس کا دھکہ سے بیٹھتا چلا گیا۔ ملفوا نے غوطہ لگا رہا تھا اور اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ بیچے گھاس سے کچھا اور پر سنبھلی گیند پھٹر پھٹراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے فائر بولٹ کو تیزی سے بیچے دھکیلا لیکن ملفوا نے اس سے میلوں آگے جا چکا تھا۔

”چلو چلو چلو.....“ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو تھکے ہوئے کہا۔ وہ اب تیزی سے ملفوانے کی برابری پر آ رہا تھا۔ ٹھیک اسی وقت باڈل نے بالجر کو ہیری کی طرف ضرب لگائی۔ ہیری پھرتی سے اپنے فائر بولٹ پر لیٹ گیا اور..... وہ اب ملفوانے کے ٹھنخے پر تھا۔ اس کے بالکل برابر بیچ چکا تھا۔ ہیری نے اپنے جسم کو اگلی جانب دھکیلا اور پھر دونوں بازوں فائر بولٹ سے ہٹا لئے۔ اس نے ملفوانے کا بازو راستے سے ہٹایا اور.....

”ہاں.....“

اس نے غوطہ پورا کرتے ہوئے ہوا میں اپنا ہاتھ اٹھایا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پورے سٹیڈیم میں زوردار بھونچال آگیا تھا۔ ہیری ہجوم کے اوپر اڑتارہا۔ اس کے کان میں ایک عجیب سی آواز نجح رہی تھی۔ چھوٹی سی سنبھلی گیند اس کی مٹھی میں بندھی اور اس کی انگلیوں کے بیچ میں پھنسے ہوئے اپنے پنکھ کو بڑی طرح پھٹر پھٹر ارہی تھی۔

پھر وہ اس کی طرف تیزی سے آیا۔ آنسوؤں کی وجہ سے اس کی نظر دھنڈ لی ہو گئی تھی۔ اس نے ہیری کو گردن سے پکڑا اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر سکیاں لینے لگا۔ ہیری کو دھکلنے لگے جب فریڈ اور جارج جو شیلے انداز میں آتے ہوئے اس سے ٹکرائے تھے۔ پھر انجلینا، سپین نٹ اور کیٹی بل بھی اس کی طرف بڑھیں۔

”ہم نے کیوڑچ کپ جیت لیا ہے..... گری فنڈر نے کپ جیت لیا ہے۔“

بانہوں میں باہمیں ڈالے گری فنڈر کے کھلاڑی جم کر جیختے ہوئے زمین پر اترے۔

سرخ چوغوں کے ہجوم کی لہروں پر لہریں بیریز کو عبرور کر کے میدان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ خوشی سے ناچھتے اور اچھلتے کو دتے ہوئے آرہے تھے۔ وہ کھلاڑیوں سے لپٹ لپٹ کر آنسوؤں سے رو رہے تھے۔ شاباش دینے والے ہاتھوں کی ان کی پشت پر جیسے بوچھاڑ سی ہو رہی تھی۔ ہیری کو صرف شور سنائی دے رہا اور یہ احساس ہو رہا تھا کہ لوگ اسے گلے گلے رہے ہیں۔ اگلے ہی ساعتوں میں لوگوں نے اسے اور ٹیم کے سبھی کھلاڑیوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا تھا۔ روشنی میں آنے کے بعد ہیری کو ہیگر ڈکھائی دیا جس کے چونے پر اور سے لے کر بیچے سرخ گلاب والے بجز بھرے پڑے تھے۔

”تم نے انہیں ہر ادیا ہیری!..... تم نے انہیں ہر ادیا..... ٹھہر و! ہم جا کر بک بیک کو یہ خوبخبری سناتے ہیں۔“
پرسی بھی سارے آداب و تینیز کو بھلا کر پاگلوں کی طرح اوپر نیچے کو دتا ہوا دکھائی دیا۔ پروفیسر میک گوناگل تو ڈسے زیادہ سکبیاں بھرتی ہوئی نظر آئیں۔ وہ گری فنڈر کے قوی قامت جھنڈے سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھیں۔ ادھر رون اور ہر ماہی مسلسل ہیری کے پاس پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے منہ سے الفاظ تک نہیں نکل رہے تھے۔ وہ صرف کھل کر مسکراتے رہے۔ جب ہیری کو سٹیڈیم تک لے جایا گیا۔ سٹیڈیم کے خصوصی ڈیک پر پروفیسر ڈبل ڈور کیوڈج کپ لئے ان کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔
سکبیاں لیتے ہوئے ڈنے کپ لیا اور پھر اسے ہیری کو تھما دیا۔ ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کپ اٹھا کر ہوا میں بلند کر دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اگر اس وقت ایک بھی روح کھپڑا اس پاس ہوتا تو وہ اسے زیر کرنے کیلئے اپنی زندگی کے اس سب سے طاقتور تخلی سے پشت بان جادو کی تشکیل کر سکتا تھا.....



سوہواں باب

پروفیسر ٹراوینی کی پیش گوئی

کیوڈج کپ جیتنے کی خوشی میں ہیری کا جشن کم سے کم ایک ہفتہ تک چلتا رہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس جشن میں سکول کی عمارت بھی پوری طرح شامل ہو گئی ہو۔ جون کا مہینہ آنے والا تھا۔ بادلوں کے قفلے آسمان سے غائب ہو چکے تھے اور دن میں گرمی کی شدت بڑھنے لگی تھی۔ موسم اتنا چھار ہتا تھا کہ سب میدان میں ٹبلنے کے خواہش مند تھے، برف والا کدو کا جوں لے کر گھاس پر لیٹنا مرغوب مشغله تھا۔ کھلے آسمان کے تلے جادوئی پانسہ بازی کھینا پسند کرتے تھے یا پھر کامی جھیل میں رہنے والے دیو یہی کل آبی عفریتوں کے کرتب دیکھنا چاہتے تھے۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ امتحانات سر پر آچکے تھے۔ اس لئے باہر موج مستی کرنے کے بجائے طلباء کو مجبوراً سکول کی عمارت کے اندر ہی رہنا پڑتا تھا اور اپنی پڑھائی پر بھر پور توجہ دینا ہوتی تھی۔ ایسے ماحول میں پڑھائی پر دھیان مرتنز رکھنا خاص مشکل امر تھا کیونکہ ہوا کے لیچانے والے جھونکے عموماً کھلی کھڑکیوں سے اندر آتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج ویزی بھی شرارتوں سے ہٹ کر اب پڑھائی میں مصروف ہو گئے تھے۔ وہ OWLs (آرڈنری ویزڈرنگ لیول) (یعنی خاص جادوئی درجات کی پڑھائی کے امتحانات میں بلیٹھنے والے تھے، پرسی اپنے NEWTs (نیٹلی ایگزیونگ ویزڈرنگ ٹیسٹ) کے امتحان میں جانے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ جسے ہو گوڑس کی سب سے بڑا امتحان مانا جاتا تھا۔ چونکہ پرسی کی خواہش تھی کہ وہ محکمہ جادوئی وزارت میں ملازمت حاصل کرے، اس لئے وہ شام کے بعد ہال کے سکون کو بر باد کرنے والے ہر طالب علم کو کڑی سے کڑی سرزادینے لگا تھا۔ اگر کوئی پرسی سے زیادہ کھچا کھچا رہتا تھا تو وہ ہر ماہی تھی.....

ہیری اور دون نے اس سے یہ پوچھنا چھوڑ دیا تھا کہ وہ ایک ساتھ کئی کلاسوں میں کیسے جاتی ہے؟ لیکن وہ خود کو روک نہیں سکے، جب انہوں نے اس کے امتحانات کا شیدول دیکھا۔ پہلے کالم میں لکھا تھا:

9 بجے جادوئی علم الاعداد

9 بجے جادوئی تبدیلی ہیئت

وقہہ لجخ

1 بجے جادوی ارتکاز توجہ

1 بجے جادوی علم قدیمی حروف

”ہر ماں؟“ رون نے ڈرتے ڈرتے کہا کیونکہ ان دونوں جب بھی ہر ماں سے کچھ پوچھا جاتا تھا تو وہ غصے سے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ ”اوہ! کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے یقین ہے کہ تم نے امتحانات کا شیدول صحیح طرح سے اتارا ہے؟“

”کیا ہوا؟“ ہر ماں نے اپنے شیدول کو اٹھا کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”ہاں بالکل،“

”کیا تم سے یہ پوچھنا ٹھیک ہوگا کہ تم ایک وقت میں دو مختلف امتحانوں میں کیسے بیٹھ سکتی ہو؟“ ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

”نہیں!“ ہر ماں نے خوفزدہ انداز میں کہا۔ ”کیا تم میں سے کسی نے میری کتاب علم الاعداد اور اس کی گرامر دیکھی ہے؟“

”ارے ہاں! یہ تو اتنی مزیدار تھی کہ میں نے رات کو لفڑی کیلئے پڑھنے کیلئے اٹھا لی تھی۔“ رون نے بہت دھمے سے کہا۔ ہر ماں اپنی میز پر رکھے چرمی کاغذوں کے ڈھیر کو ادھر ادھر سر کر رکھنے میں مصروف تھی۔ اسی وقت کھڑکی کے ششی پر ایک پنکھہ ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ اگلے ہی لمحے ہیڈوگ اندر چلی آئی۔ اس نے اپنی چوپنچ میں ایک خط دبارکھا تھا۔

”ہمیگر ڈنے بھیجا ہے.....“ ہیری نے خط کا لفافہ کھولتے ہوئے بتایا۔ ”بک بیک کی اپیل کی درخواست کی سماعت چھتارخ کو طے ہوئی ہے۔“

”اوہ اسی دن ہمارے امتحانات ختم ہو رہے ہیں!“ ہر ماں نے کہا۔ وہ اب بھی ہر جگہ اپنی کتاب ڈھونڈ رہی تھی۔

”اور کچھ لوگ اس کے لئے یہاں آرہے ہیں۔“ ہیری اب بھی خط پڑھ رہا تھا۔ ”محکمہ جادوی وزارت کا ایک آفسر اور ساتھ میں ایک جلاド.....!“

ہر ماں نے حیرت سے نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔

”وہ اپیل کی سماعت میں جلاڈ کیوں ساتھ لارہے ہیں؟ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں۔“

”ہاں!..... کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔“ ہیری نے دھمی آواز میں کہا۔

”وہ ایسا نہیں کر سکتے.....!“ رون گر جتے ہوئے چینا۔ ”میں نے اس کے لئے ساری کتابیں پڑھنے میں بہت سا وقت لگایا ہے۔ وہ اسے نظر انداز نہیں سکتے ہیں۔“

لیکن ہیری کو یہ سنگین احساس ہو چکا تھا کہ خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی مسٹر اوسیس ملغوائے کے اشاروں پر ہی ناج رہی ہے۔ کیوڑج فائل کی گردی فنڈر کی جیت کے بعد ڈریکو ملغوائے کافی قاعدے میں رہنے لگا تھا۔ لیکن کچھ دن بعد اس کا پرانا گھمنڈ پھر سے

لوٹ آیا تھا۔ اس کی بڑی بولیوں اور استہزا سے جملوں سے ہیری کو معلوم ہو چکا تھا کہ تینگر کے موت کے فیصلے میں کسی بھی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا ہے۔ ملفوائے بہت خوش دکھائی دیتا تھا کیونکہ اس کے باعث بک بیک کو یہ سزا دی جا رہی تھی۔ ہیری اس کی بے ہود گیوں اور استہزا سے فقروں کو برداشت کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا اور وہ ایسے موقعوں پر ہر ماننی کی طرح ملفوائے کو زور دار تھپٹ مارنے سے بھی خود روک رہا تھا۔ سب سے بڑی بات تو یہ تھی ان کے پاس ہمگرد کو ملنے جانے کیلئے نہ تو وقت تھا اور نہ ہی موقع..... کیونکہ حفاظتی اقدامات میں کسی قسم کی نرمی نہیں لائی گئی تھی اور ہیری کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے نیچے چھپائے گئے اپنے غیبی چونگے کونکال لائے۔



امتحانات والا ہفتہ شروع ہو گیا تھا اور سکول کی قلعہ نما عمارت میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی۔ تیسرا سال کی جادوئی تبدیلی ہیئت (تغیرات) کے طلباء پیر والے دن دوپہر کے کھانے کے وقفے میں باہر نکلے۔ وہ لڑکھڑا رہے تھے۔ ان کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔ وہ اپنے اپنے نتائج کی جانچ کرنے میں مصروف تھے اور کسی حد رنجیدہ تھے کہ انہیں کتنے مشکل کام سونپے گئے تھے۔ جن میں چائے کی کیتیلی کو کچھوے میں بدلنا، شامل تھا۔ ہر ماننی نے باقی سب کو چڑا دیا جب وہ بار بار اس بات پر افسوس کرتی رہی کہ اس کا کچھوا تھوڑا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ باقی سب کی پریشانیاں اس سے بہت زیادہ بڑی تھیں۔

”میرے کچھوے میں تو دُم کی جگہ پر کیتیلی کی تھوڑتھی تھی، کتنی شرمناک بات ہے نا!“

”کیا کچھوں کے منہ سے بھاپ نکلتی ہے؟“

”اس کے اوپر لکڑی جیسا خول رہ گیا تھا، کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس کی وجہ سے میرے نمبر کٹ جائیں گے؟“

پھر فٹافٹ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ جادوئی ارناکاز توجہ کے امتحان کے لئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے گئے۔ ہر ماننی نے صحیح کیا تھا۔ پروفیسر فلٹ وک نے امتحان کیلئے سچ مجھ چیزوں کی جادوئی اتساہی والا سبق ہی چنا تھا۔ ہیری نے مضطرب ہوتے ہوئے اتساہیکے عمل کو کچھ زیادہ بڑھا دیا تھا۔ جس سے اس کے ساتھی رون کو ہنسی کے بڑے دورے پڑنے لگے تھے۔ اسے ایک گھنٹے تک پرسکون کمرے میں بند کرنا پڑا تھا۔ تب کہیں جا کر وہ اپنا اتساہی امتحان دینے کے قابل ہو پایا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد طلباء فوراً اپنے اپنے ہالوں میں چلے گئے۔ آرام کرنے کیلئے نہیں بلکہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال، جادوئی مرکبات اور جادوئی علم ہیئت فلکیات کی دہراتی کرنے کیلئے۔

اگلی صبح جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے امتحان میں ہمگرد بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا مام میں اس کا بالکل دل نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے کلاس کے لئے فل بر کرومز (بغیر دانتوں والے دس انچ لمبے کچھوے جو سبز یاں کھاتے ہیں) سے بھرا ہوا ایک بڑا ٹب رکھ دیا اور انہیں بتا دیا کہ وہ امتحان میں صرف اسی صورت میں پاس ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے فل بر کروم کو لیں اور ایک گھنٹہ کے

بعد بھی اسے زندہ رہنا چاہئے۔ چونکہ فل بر کرو مزب سے اچھی حالت میں تب ہی رہ سکتے تھے جب انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اس لئے یہ طلباء کیلئے ان کی زندگی کا سب سے زیادہ آسان اور دلچسپ امتحان ثابت ہوا۔ اسی وجہ سے ہیری، رون اور ہر ماں کو ہیگرڈ سے گفتگو کرنے کا موقعہ میسر آ گیا تھا۔

ہیگرڈ اس بہانے سے جھکا کہ وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ ہیری کافل بر کروم ابھی زندہ ہے یا نہیں اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”بیکی اب تھوڑا اُداس رہنے لگا ہے۔ بہت لمبے عرصے سے اسے اندر بند کر کے رکھا گیا ہے۔ ہمیں پرسوں معلوم ہو جائے گا کہ اس کا مقدر کیا ہے؟ زندگی یا پھر موت.....!“

دوپھر کو جادوئی مرکبات کا امتحان تھا جو کافی مشکل اور بھیانک ثابت ہوا۔ ہیری نے لاکھ کوشش کی لیکن اس کا مضطرب ذہن مرکب کے اجزاء کو ملانے کے بعد انہیں یکجان کرنے میں ناکام رہا تھا۔ عجیب مرکب تھا کہ گاڑھا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ پروفیسر سنیپ اس کی جھنجڑاہٹ سے اطف انداز ہو کر دھیمی دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گھورتے رہے۔ جانے سے پہلے انہوں نے اپنے کاغذی نوٹس پر ایک ایسا لفظ لکھا جو شاید صفر جیسا لگ رہا تھا۔

پھر آدمی رات کے بعد سب سے اوپرے مینار پر علم ہیئت فلکیات کا امتحان شروع ہوا۔ بدھ کی صبح جادوئی تاریخ کے بارے لکھنے والا پرچہ تھا۔ اس میں ہیری نے وہ سب کچھ لکھ دیا جو فلورین فورٹس کیونے اسے وسطی زمانے کی چڑیلوں اور جادوگر نیوں کے جلانے کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کی بہت خواہش رہی کہ اس جس زدہ کلاس روم میں اس کے پاس فورٹس کیوں کی چونٹس آئس کریم بھی ہوتی تو کتنا اچھا ہتا۔ بدھ کی دوپھر کو جادوئی جڑی بوٹیوں کے مضمون کا امتحان تھا۔ پتے ہوئے سورج کے عین نیچے گرین ہاؤس میں انہوں نے اپنا امتحان دیا اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر ہال میں لوٹ آئے۔ ان کی گردان کے پچھلے حصے سورج کی تیش سے جلس چکے تھے۔ وہ حرث سے سوچ رہے تھے کہ کل اس وقت تک یہ تمام جھنجڑ ختم ہو جائے گا۔

جمرات کی صبح تاریک جادوئی علوم سے حفاظت کافن نامی مضمون کے امتحان سے ہوئی۔ پروفیسر اوپن نے اب تک کا سب سے آسان پرچہ مرتب کیا تھا۔ تمام طلباء کو سورج کی روشنی میں اڑنگی لگا کر کچھ حصوں کو پار کرنا تھا۔ انہیں ایک ایسے گھرے کچھ بھرے گڑھے کے پار نکلنا تھا جس میں ایک آبی جاندار انجوٹ چھپا ہوا تھا۔ (اجوٹ ایک چھوٹا چار سینٹوں والا جادوئی جاندار ہے، جو عموماً سبز کائی زدہ پانی کی تہہ میں رہنا پسند کرتا ہے اس کی آٹھ یا زیادہ سو نٹ جیسی ٹانگیں ہوتی ہیں) اس کے بعد اگلے مرحلے میں انہوں نے سرخ ڈھکنی جھینکوں سے بھرے ہوئے گڑھے کو عبور کرنا تھا۔ اس کے بعد ان کے سامنے ایک دلدلی نکڑا تھا، اسے پار کرتے وقت ہنکی پنکی (یہ ایک ٹانگ والا جادوئی جاندار ہے، جو عموماً نیلے، سرمئی اور سفید دھوئیں کے بادل پیدا کرتا ہے، یہ عموماً رات کو سفر کرنے والے راگیروں اور مسافروں کو ان کے راستوں سے بھٹکا دیا کرتا ہے) کی دم بخود کر دینے حرکتوں کو نظر انداز کرتے آگے نکلا تھا اور آگے موجود ایک پرانے صندوق میں چھپے ہوئے چھلاوے سے مقابلہ کرنا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

276

”بہت خوب ہیری!“ پروفیسر لوپن بڑے جب ہیری صندوق سے مسکراتے ہوئے باہر نکلا تھا۔ ”پورے نمبر.....“ اپنی کامیابی سے خوش ہو کر ہیری نے رون اور ہر ماں کو دیکھا۔ رون نے ہنکی پنکی کے پاس پہنچنے تک تو اچھا مظاہرہ کیا لیکن ہنکی پنکی کی چال کامیاب رہی اور راستے سے بھٹک گیا اور وہ دلدل میں کمر تک دھنستا چلا گیا۔ ہر ماں نے ہر چیز بہت عمدہ طریقے سے کی۔ جب تک وہ چھلاوے والے صندوق میں نہیں گئی۔ ایک منٹ تک اندر رہنے کے بعد وہ چینیں مارتی ہوئی باہر نکلی تھیں۔

”ہر ماں!“ پروفیسر لوپن نے حیران ہو کر پوچھا۔ ”کیا ہوا؟“

”پپ..... پروفیسر! میک گوناگل.....؟“ ہر ماں نے ہکلاتے ہوئے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ ”وہ کہہ رہی تھیں کہ میں ہر مضمون میں فیل ہو گئی ہوں.....“

ہر ماں کو اطمینان دلانے میں کافی وقت صرف ہوا۔ آخر کار جب اس نے خود پر قابو پالیا تو وہ ہیری اور رون کے ساتھ واپس لوٹ گئی۔ رون اب ہر ماں کی چھلاوے والی حرکت پر دل کھول کر ہنسنا چاہتا تھا لیکن اسی وقت سیڑھیوں پر دکھائی دینے والے فرد کو دیکھ کر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو یکخت رک گئی۔

دھاری دار چوغنے میں ملبوس پسینے سے شراب اور جادوئی وزیر کار نیوں فتح وہاں پر کھڑا میدان کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ ہیری کو دیکھ کر ان کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

”اوہ ہیری!“ وہ چہک کر بولے۔ ”میرا خیال ہے کہ تم یقیناً امتحان دے کر لوٹ رہے ہو؟ کیا امتحان ختم ہو گئے؟“

”جی ہاں!“ ہیری نے مختصرًا کہا۔ چونکہ جادوئی وزیر نے ہر ماں اور رون کے ساتھ گفتگو کی ضرورت محسوس نہیں کی اس لئے وہ آگے بڑھنے کے بجائے وہی عجیب طریقے پیچھے رک گئے تھے۔

”سہانا دن ہے۔“ فتح نے جھیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”افسوس!..... افسوس!“ انہوں نے گھری آہ بھر کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ”میں یہاں پر ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوں ہیری! اس خونخوار قشیر کی موت کی سزا دیتے وقت خطرناک درندہ اتنا لاف کمیٹی کو ایک چشم دید گواہ کی ضرورت تھی۔ چونکہ میں بلیک کی تلاش میں بچھائے جانے والے جال کی نگرانی کے سلسلے میں ہو گورٹ آہی رہا تھا، اس لئے انہوں نے مجھے یہ تجویز دی کہ میں ہی چشم دید گواہ بن جاؤں.....“

”اس کا مطلب ہے کہ اپیل کی سماعت ہو چکی ہے۔“ رون نے آگے بڑھ کر نیچ میں کہا۔

”نہیں..... نہیں! اپیل تو آج دوپہر کو سنی جائے گی۔“ فتح نے رون کی طرف تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

”تب تو ہو سکتا ہے کہ آپ کوموت کی سزا میں گواہ بننا ہی نہ پڑے۔“ رون پر اعتماد لجھے میں بولا۔

اس سے پہلے فتح کوئی جواب دے پاتا، دوجادو گر صدر دروازے سے اندر آئے۔ ایک تو اتنا بڑھا تھا کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی موت کے منہ میں جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دوسرا المبا اور تنگڑا شخص تھا اور اس کی کالی پتلی موجھیں تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

277

خطرناک درندہ اتنا لف کمیٹی کے آفیسر ہیں کیونکہ بہت بوڑھے جادوگرنے ہمگرد کی جھونپڑی کی طرف دیکھ کر کمزور آواز میں کہا۔

”اب یہ کام کرنے کیلئے میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں دو بجے، ہے نا..... فج!“

کالی موچھ والا آدمی اپنے بیلٹ میں رکھی کسی چیز پر انگلیاں پھیرتا رہا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ چمکتی ہوئے کلہاڑی کے تیز دھار پھل پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔ رون نے کچھ کہنے کے لئے منہ ھولا لیکن ہر ماں نے اس کی پسلیوں میں کس کر کہنی ماری اور بڑے ہال کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

”تم نے مجھے کیوں روکا؟“ رون نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا، جب وہ دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ ”تم نے انہیں دیکھا؟ انہوں نے تو کلہاڑی بھی تیار کر رکھی ہے۔ یہ تو سرا اسرنا انصافی ہے.....“

”رون! تمہارے ڈیڈی ملکہ جادوئی وزارت میں کام کرتے ہیں۔ تم ان کے سربراہ سے اس طرح بات نہیں کر سکتے ہو!“ ہر ماں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن وہ خود بھی بہت پر یقین نہیں تھا۔ دوپہر کے کھانا کھاتے وقت ان کے چاروں طرف طلباء و کامیاب رہا اور مقدمے میں اپنی دلیل کو صحیح ڈھنگ سے پیش کر پایا تو وہ بک بیک کوموت کی سزا انہیں دے سکتے۔“

لیکن ہیری جانتا تھا کہ ہر ماں کو بھی اپنی باتوں پر یقین نہیں تھا۔ دوپہر کے کھانا کھاتے وقت ان کے چاروں طرف طلباء و طالبات فرحت اور جوش سے باتیں کر رہے تھے۔ شام تک امتحانات کا سلسلہ ختم ہونے امید سے وہ بے حد خوش تھے۔ لیکن ہیری، رون اور ہر ماں، ہمگرد اور بک بیک کی فکر میں غرق تھے۔ اس لئے وہ بحث و مباحثے میں شامل نہیں ہوئے۔

ہیری اور رون کا آخری امتحان علم جوش کا مضمون تھا جبکہ ہر ماں کا آخری پرچہ مالکوں کی نفیسیات کا مطالعہ کا تھا۔ وہ ایک ساتھ سنگ مرمر کی سیٹرھیاں چڑھے۔ ہر ماں نے پہلی منزل پران کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ہیری اور رون ساتوں منزل تک گئے۔ جہاں ان کی کلاس کے کئی طلباء پر دینہ کی کلاس تک جانے والی گھماڈار سیٹرھی پر بیٹھے تھے اور آخری منٹ تک دہراتی کرنے کی سعی کر رہے تھے۔

جب ہیری اور رون نیوں کے پاس بیٹھے تو اس نے انہیں یہ بات بتائی۔ ”وہ ہم سے امتحان الگ الگ لیں گی۔“ اس نے مستقل بینی کا خلاصہ نامی کتاب کھول کر اپنی گود میں پھیلائی ہوئی تھی۔ جس میں بلوری گولے والے مضمون کا صفحہ کھلا ہوا دھھائی دے رہا تھا۔ ”کیا تم سے کسی نے سچ مچ بلوری گولے میں کوئی چیز دیکھی ہے؟“ اس نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا۔

”نہیں!“ رون لاپرواٹی سے بولا۔ وہ لگاتار اپنی گھٹری دیکھتا رہا۔ ہیری جانتا تھا، وہ یقیناً یہی سوچ رہا ہوگا کہ بک بیک کی اپیل شروع ہونے میں کتنا وقت باقی رہ گیا ہے؟

کلاس روم کے باہر کھڑے طلباء کی قطار دھیرے دھیرے چھوٹی ہوتی جا رہی تھی۔ جب بھی کوئی امتحان گاہ سے باہر نکل سفید سیٹرھی کی طرف بڑھتا تو باقی کھڑے طلباء اس سے یہ ضرور پوچھتے تھے کہ انہوں تم سے کیا پوچھا؟ ٹھیک رہنا؟

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

لیکن کسی نے بھی کچھ نہیں بتایا.....

”انہوں نے مجھ سے کہا کہ بلوری گولے نے انہیں بتایا ہے کہ اگر میں تمہیں امتحان کے بارے میں کچھ بتاؤں گا تو میرے ساتھ بھیانک حادثہ پیش آجائے گا۔“ نیول نے چیخ کر کہا جب وہ سیٹرھیاں اتر کر ہیری اور رون کے پاس لوٹا جواب سیٹرھی کے قریب پہنچ چکے تھے۔

”یہ تو بہت اچھا طریقہ ہے.....“ رون نے غصے سے کہا۔ ”تم جانتے ہو! اب مجھے بھی لگتا ہے کہ ہر ماں کی ان کے بارے میں صحیح کہتی تھی۔“ (اس نے اپنا انگوٹھا اور پروالے گول دروازے کی طرف اٹھایا) ”وہ پرانی دھوکے باز ہیں.....“
”ہاں!“ ہیری نے اپنی ٹھوڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کاش وہ ٹھوڑا جلدی ہی کر لیں.....“ دونج چکے تھے۔
پاروتو جب سیٹرھی سے نیچے اتری تو اس کے چہرے پر غور کی مسکراہٹ سمجھی ہوئی تھی۔

”اُن کا کہنا ہے کہ میرے اندر ایک سچی اور مہارت یافتہ جو شیء بننے کی سمجھی خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔“ اس نے ہیری اور رون کو فخر سے بتایا۔ ”میں نے بہت سی چیزیں دیکھیں..... اچھا..... چلتی ہوں!“ وہ گھماو دار سیٹرھیاں اتر کر تیزی سے لیونڈر کی طرف چل دی۔

”رونالڈ ویزی!“ ان کے سروں کے اوپر سے شناسا بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ رون ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرا یا اور جلدی سے چمکتی ہوئی سیٹرھی پر چڑھ کر او جھل ہو گیا۔ اب صرف ہیری ہی باقی بچا تھا۔ جس کا امتحان ہونے والا تھا۔ وہ دیوار سے ٹیک لگا کر ننگے فرش پر بیٹھ گیا اور کھڑکی پر منڈلاتے ہوئے پرندوں کی آوازیں سننے لگا۔ وہ میدان کے اس پارہیگڑ کے جھونپڑے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ آخر کار لگ بھگ بیس بعد منٹ بعد رون کے بڑے پاؤں سیٹرھی پر دکھائی دیئے۔

”کیا ہوا؟“ ہیری نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

”بکواس!“ رون ترکر بولا۔ ”ایک بھی چیز نہیں دکھائی دی۔ اس لئے میں نے جو من میں آیا بول دیا کہ یہ دکھائی دے رہا ہے۔“
ویسے میرا خیال ہے کہ انہیں کسی بھی جواب پر یقین نہیں آیا ہے.....!“

”ٹھیک ہے ہال میں ملاقات ہو گی!“ ہیری نے سرگوشی کی۔ اتنے میں پروفیسر ٹراویلنی کی آواز سنائی دی..... ”ہیری پوٹر!“
مینار کی کلاس ہمیشہ کی طرح کچھ زیادہ ہی گرم ثابت ہوئی۔ پردے گرئے ہوئے تھے۔ آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ ہمیشہ رہنے والی ناگوار بواور دھوئیں سے ہیری کھانے نہیں لگا۔ وہ کرسیوں اور میزوں کے درمیان سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور پروفیسر ٹراویلنی کے سامنے جا پہنچا، جو ایک بڑے بلوری گولے کے پیچھے بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

”کیسے ہو میرے بچے.....؟“ انہوں نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ”اب اس بلوری گولے کے اندر جھانکو..... سکون کے ساتھ دیکھو..... پھر مجھے بتاؤ کہ تم نے اس میں کیا دیکھا؟“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

279

ہیری بلوری گولے پر جھکا اور اس میں گھورنے لگا۔ اس نے پوری طاقت سے دیکھاتا کہ اسے گھومتے ہوئے اس سفید دھند کے بیچ میں کہیں کچھ دکھائی دے جائے لیکن اسے اس میں کچھ بھی نہیں دکھائی دیا۔

”ہاں میرے بچے.....؟“ پروفیسر ٹراویں نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ”تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟“

گرمی بہت زیادہ تھی اور ہیری اس بد بودار دھوئیں سے کافی پریشان تھا جو آگ سے اٹھ رہا تھا۔ اسے رون کی بات یاد آگئی اور اس نے بھی ادا کاری کا فیصلہ کیا.....

”ار..... ایک سیاہ سایہ ہے.....؟“ ہیری نے چوتھنے کی ادا کاری کی۔

”یہ کس سے ملتا جلتا محسوس ہوتا ہے.....؟“ پروفیسر ٹراویں نے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ”ذراغور کرو.....!“

ہیری نے اپنا دماغ دوڑایا اور وہ بک بیک پر آ کر رُک گیا۔

”شاپید قشنگر جیسا.....؟“ اس نے بے دھڑک ہو کر کہا۔

”سچ مجھ.....!“ پروفیسر ٹراویں نے کہا اور اپنے گھٹنے پر رکھے ہوئے چرمی کاغذ پر کوئی چیز لکھی۔ ”میرے بچے! ہو سکتا ہے کہ تم محکمہ وزارتِ جادو کے مصیبت زدہ بیچارے ہیگرڈ کی پریشانی کو دیکھ رہے ہو..... ذرا غور سے دیکھو..... کیا قشنگر کا سر صحیح سلامت دکھائی دے رہا ہے؟“

”جی ہاں..... پروفیسر!“ ہیری نے پورے اعتماد سے کہا۔

”کیا تمہیں پورا یقین ہے؟“ پروفیسر ٹراویں نے اکساتے ہوئے کہا۔ ”کیا تمہیں پورا یقین ہے، بیٹھے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ سر زمین پر الگ سے پڑا ہو اور کوئی سایہ دار جسم اس کے پیچھے کلہاڑی اٹھا کر کھڑا ہو.....؟“

”نہیں!“ ہیری نے کہا اور اس کا بھی ذرا محنلے لگا۔

”خون تو نہیں دیکھ رہے ہو..... ہیگرڈ کو روتا ہوا تو نہیں دیکھ رہے ہو؟“

”ایسا کچھ نہیں ہے.....“ ہیری نے دوبارہ کہا جب وہ اس سفید دھوئیں اور گرمی کے جس سے جلدی سے جلدی چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔ ”قشنگر خوش دکھائی دے رہا ہے، وہ اڑ کر دور جا رہا ہے۔“

پروفیسر ٹراویں نے ایک گھری آہ بھری۔

”اچھا! مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اسے یہیں چھوڑ دینا چاہئے..... یہ تھوڑا ناقابل یقین اور مشکوک ضرور ہے..... مگر مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنی پوری کوشش کی ہوگی.....!“

ہیری نے سکون کی سانس لی اور اٹھ کر اپنا بستہ اٹھایا۔ وہ جانے کیلئے مڑا۔ لیکن اسی وقت اسے پیچھے سے ایک زور دار تیکھی آواز سنائی دی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”یہ آج رات ہو گا.....؟“

ہیری تیزی سے واپس پلٹا۔ پروفیسر ٹراوینی اپنی کرسی پر اکٹھی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کی آنکھیں گھوم رہی تھیں اور ان کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

”سس سوری؟“ ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

ایسا لگتا تھا کہ جیسے پروفیسر ٹراوینی نے اس کی بات بالکل ہی نہ سنبھال سکتی ہے۔ ان کی آنکھیں اور تیزی سے گھونے لگیں۔ ہیری دہشت کے مارے وہیں کھڑا رہ گیا، اس کے پاؤں جیسے زمین سے چپک گئے ہوں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں شاید مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔ وہ بھجھ کا اور سوپنے لگا کہ کیا اسے دوڑ کر ہسپتال میں خبر دینا چاہئے تبھی پروفیسر ٹراوینی دوبارہ اسی تیکھی آواز میں بول اٹھیں جو ان کی عام سنائی دینے والی آواز سے بالکل مختلف تھی.....

”تارکی کا عظیم جادوگر اکیلا اور بے یار و مددگار ہے۔ اس کے چیلوں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ اس کا خدمت گزار بارہ سالوں تک بندرا ہے۔ آج آڈھی رات سے پہلے خدمت گزار قید کی زنجیروں سے آزاد ہو جائے گا، اور وہ اپنے شیطانی آقا سے ملنے کیلئے جائے گا..... اپنے خدمت گزار کی مدد سے تارکی کا عظیم جادوگر دوبارہ قوت پائے گا اور پہلے سے زیادہ طاقت اور بھیانک بن کر سامنے آئے گا..... آج آڈھی رات سے پہلے خدمت گزار اپنے آقا سے ملنے جائے گا ضرور جائے گا!“

اچانک پروفیسر ٹراوینی کا سر جھکا اور سینے پڑھک گیا۔ انہوں نے زور سے بھکی لی۔ پھر اچانک ان کا سر دوبارہ تن کر سیدھا ہو گیا۔

”معاف کرنا میرے بچے انہوں نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ ”آج اتنی شدید گرمی ہے کہ پل بھر کیلئے میری آنکھ لگ گئی تھی؟“
ہیری انہیں عجیب سی نظریوں سے گھور رہا تھا۔

”کیا بات ہے میرے بچے؟“

”آپ نے آپ نے مجھے ابھی بتایا کہ تارکی کا عظیم جادوگر دوبارہ طاقت ور بننے والا ہے اور یہ بھی کہ اس کا خدمت گزار دوبارہ اس کے پاس لوٹنے والا ہے“
پروفیسر ٹراوینی اس کی بات سن کر شش در رہ گئی تھیں۔

”تارکی کا عظیم جادوگر! وہ جس کا نام نہیں جاسکتا! میرے پیارے بچے! یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے دوبارہ طاقت ور بننے والا ہے“

”لیکن آپ نے ہی تو ابھی کہا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ تارکی کا عظیم جادوگر“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

281

”مجھے لگتا ہے کہ میری طرح تمہاری بھی آنکھ لگ گئی ہو گی، میرے بچے!“ پروفیسر ٹراولینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”میں تاریکی کے عظیم جادوگر کے بارے میں یقینی طور پر اتنی عجیب و غریب پیش گوئی ہرگز نہیں کر سکتی ہوں.....!“

ہیری سیڑھیوں اترتے وقت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا..... کیا اس نے پروفیسر ٹراولینی کو بھی پیش گویا کرتے ہوئے سنائے؟ یا پھر یہ امتحان کو ختم کرنے کیلئے ان کا کوئی متنازع کن طریقہ ہو سکتا ہے؟

پانچ منٹ بعد وہ پھرہ دینے والے عفریتوں کے پاس سے بھاگتا ہوا جا رہا تھا جو گری فنڈر ہال کے بیرونی حصے پر حفاظت کیلئے تعینات تھے۔ پروفیسر ٹراولینی کے الفاظ ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ طلباء اس کی مخالف سمت میں جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، وہ آپس میں مذاق کر رہے تھے اور خوب نہیں بھی رہے تھے۔ ان کا رُخ میدان کی طرف تھا۔ جس آزادی کا وہ لمبے عرصے سے انتظار کر رہے تھے وہ بالآخر انہیں مل گئی تھی۔ جب ہیری تصویر کے دروازے سے گری فنڈر کے ہال کے اندر پہنچا تو بالکل خالی تھا۔ ایک کونے میں رون اور ہر ماں نی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری تیزی سے ان کے پاس گیا اور ہاپنے ہوئے بولا۔

”پروفیسر ٹراولینی نے ابھی ابھی مجھے بتایا.....!“

لیکن وہ ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر بولتے بولتے ڈک گیا۔

”بک بیک ہار گیا ہیری.....!“ رون نے دھمے انداز میں افسر دگی سے کہا۔ ”ہیگر ڈنے ابھی ابھی یہ خط بھیجا ہے۔“ ہیگر ڈنے کا خط اس بار خشک تھا۔ اس پر آنسوؤں کے نشان نہیں تھے۔ لیکن لگتا تھا کہ اسے لکھتے وقت ہیگر ڈنے کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا ہوگا کیونکہ اس خط کو پڑھنا خاصاً دشوار ہو رہا تھا۔

”ہم اپیل میں بھی ہار گئے۔ وہ لوگ غروب آفتاب کے وقت موت کی سزا دیں گے۔ تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ یہاں مت آنا۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم وہ بھیا نک منظر دیکھو..... ہیگر ڈنے۔“

”ہمیں جانا ہی ہو گا۔“ ہیری نے فوراً کہا۔ ”ہم اسے تنہا جلا د کا انتظار نہیں کرنے دیں گے۔“

”غروب آفتاب.....!“ رون نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے دھرا دیا۔ ”ہمیں وہاں جانے کی اجازت کبھی بھی نہیں ملے گی خاص طور پر تمہیں ہیری.....؟“

ہیری نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا اور سوچنے لگا۔

”کاش ہمارے پاس غیبی چوغمہ ہوتا.....!!!“

”وہ کہاں ہے ہیری؟“ ہر ماں نے چوک کر پوچھا۔

ہیری نے اسے بتایا کہ غیبی چوغمہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے نیچے والی خفیہ راہداری میں چھپا یا ہوا ہے..... ہیری نے کہا۔

”اگر سنیپ مجھے اس جگہ کے آس پاس بھی دیکھ لے گا تو میں یقیناً بڑی مشکل میں پھنس جاؤں گا۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

282

”ہاں یہ تو سچ ہے۔“ ہرماں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ”اگر وہ تمہیں دیکھ لیتے تو..... ویسے ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسم کے خفیہ راستے کو کھولا کیسے جاتا ہے؟“

”اسے چھڑی سے ٹھونکنا پڑتا ہے اور نیچے حنس، کہنا پڑتا ہے لیکن.....“ ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔ ہرماں نے اس کی بات پوری ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے فربہ عورت کی تصویر والا دروازہ کھولا اور اگلے ہی پل آنکھوں سے او جھل ہو گئی۔

”کہیں وہ اکیلے ہی چوغہ لینے تو نہیں چلی گئی.....؟“ رون نے جیرانگی سے دروازے کو گھوڑتے ہوئے کہا۔

وہ واقعی چوغہ لینے ہی گئی تھی۔ پندرہ منٹ بعد وہ جب لوٹی تو سفید چوغہ اس کے جبے کے نیچے تہہ کیا ہوا رکھا تھا۔

”ہرماں! میں نہیں جانتا ہوں کہ آج کل تمہیں کیا ہو گیا ہے؟“ رون جیرانگی سے منه پھاڑے ہوئے بولا۔ ”پہلے تو تم نے ملفوائے کو طمانچہ دے ما را پھر تم پروفیسر ٹراویٹی کی کلاس چھوڑ کر چلی گئی اور اب.....“
ہرماں یہ سن کر بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆

وہ سب کے ساتھ ڈنزر کرنے تو گئے تھے لیکن سب کے ساتھ واپس گری فنڈر ہال میں واپس نہیں لوٹے۔ ہیری نے غیبی چوغہ اپنے جبے کے اندر چھپا لیا تھا۔ اس کے ابھار کو چھپانے کیلئے اس نے اپنے ہاتھ سامنے کی طرف باندھ رکھے تھے۔ پھر وہ بڑے ہال کے ساتھ والے ایک خالی کمرے میں گھس گئے اور بڑے ہال کے خالی ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ جب تک انہیں یقین نہیں ہو گیا کہ ہال خالی ہو چکا تھا۔ وہ وہیں دیکھ رہے۔ ہال سے جانے والا آخری گروہ با تین کرتا ہوا رخصت ہو گیا اور دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو ہرماں نے دروازے سے اپنا سر باہر نکال کر جانا کا۔

”ٹھیک ہے.....“ اس نے سرگوشی کی۔ ”یہاں کوئی نہیں ہے، چوغہ پہن لینا چاہئے۔“

چوغہ پہن کر وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپ کر چل رہے تھے تاکہ کوئی انہیں دیکھنہ پائے۔ پھر وہ دبے قدموں بڑے ہال کو عبر کر کے صدر دروازے کی طرف بڑھے۔ پھر کی سیڑھیاں اتر کر وہ میدان میں جا پہنچے۔ سورج اندر ہیرے جنگل کے درختوں کے پیچے غروب ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ درختوں کی بالائی شاخیں سورج کی زرد روشنی میں چمک رہی تھیں۔

ہیگر ڈے کے جھونپڑے کے پاس پہنچ کر انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسے جواب دینے میں پورا ایک منٹ لگا۔ باہر آ کر ہیگر ڈے نے چاروں طرف دیکھا کہ دروازہ کس نے کھٹکھٹایا ہے؟ اس کا چہرہ خوف اور پریشانی سے زرد ہو رہا تھا اور اس کے بدن پر کچپی طاری تھی۔

”ہم ہیں.....“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”ہم غیبی چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ ہمیں اندر آنے دوتا کہ ہم اسے اتار سکیں۔“

”تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا.....“ ہیگر ڈے ایک طرف ہوتے ہوئے سرگوشی نما لمحے میں غرایا۔ راستہ ملتے ہی وہ تینوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

جنونپڑے کے اندر گھس گئے۔ ہیگرڈ نے سرعت کے ساتھ دروازہ بند کر لیا۔ اسی دوران ہیری نے چوغما تار دیا۔

ہیگرڈ رو نہیں رہا تھا، نہ ہی اس نے ان کے گلے لگنے کی کوشش کی تھی۔ اسے دیکھ کر تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے اسے یہ پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں تھا یا کیا کر رہا تھا؟ یہ بے بُسی آنسوؤں سے زیادہ بُری تھی۔

”چائے پیو گے.....“ اس نے کیتیلی کی طرف اپنے کا نپتے ہوئے ہاتھ بڑھائے۔

”بک بیک کہاں ہے ہیگرڈ؟“ ہر ماں نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

جگ بھرتے وقت ہیگرڈ نے پوری میز پر دودھ پھیلا دیا تھا۔

”ہم..... ہم اُسے باہر لے گئے اور اسے کددوں والی کیاری میں باندھ دیا ہے۔ ہم نے سوچا کہ اسے درختوں اور کھلی فضا کو دیکھ لینا چاہئے۔ اور تازہ ہوا کی خوبصورت کھول کر سینے میں اتار لینا چاہئے، اس سے پہلے کہ.....“

ہیگرڈ کا ہاتھ اتنی زور سے کانپا کہ دودھ کا جگ ہی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا اور ہر طرف دودھ ہی دودھ پھیل گیا۔

”میں اسے صاف کر دیتی ہوں ہیگرڈ!“ ہر ماں نے جلدی سے کہا اور پھر وہ زمین پر جھک کر صفائی کرنے لگی۔

”فکر نہ کرو۔ الماری میں ایک اور دودھ کا جگ پڑا ہے۔“ ہیگرڈ نے بیٹھتے ہوئے پسینے سے شرابور ماتھے کو آستین سے صاف کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو بڑی دکھ بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

”کیا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہیگرڈ؟“ ہیری نے غصے سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”ڈمبل ڈور.....؟“

”انہوں نے کوشش کی تھی۔“ ہیگرڈ نے بتایا۔ ”ان کے پاس کمیٹی کے فیصلے کے خلاف جانے کا اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے ان سب کو بتا دیا تھا کہ بک بیک بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ لوگ خوفزدہ تھے..... تم تو جانتے ہو، لویس ملفوائے کس طرح کا شخص ہے۔ اس نے انہیں حکمکی دی ہوگی..... اور جلا دمیک نیز تو ملغوائے کا پرانا دوست ہے..... لیکن یہ کام جلدی ہی اور صفائی سے انجام دیا جائے گا..... اور ہم اس کے پاس ہی رہیں گے۔“

ہیگرڈ نے بمشکل تھوک نگلا۔ اس کی آنکھیں پورے گھر میں دوڑ رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی امید کی کرن کو تلاش کر رہی ہوں یا پھر کہیں فرار کا راستہ ڈھونڈ رہی ہوں۔

”جج..... جب..... جب یہ ہو گا تو ڈمبل ڈور بھی موجود ہوں گے۔ انہوں نے آج صحیح ہی خط بھیجا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں..... ڈمبل ڈور عظیم ہیں۔“

ہر ماں دودھ کا دوسرا جگ ڈھونڈ نے کیلئے ہیگرڈ کی الماری کھنگال رہی تھی۔ اس کے منہ سے ہلکی سی دبی ہوئی سسکاری نکل گئی۔ اس نے نئے جگ کو اپنے ہاتھ لیا اور اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

284

”ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں گے ہیگر ڈا!“ اس نے بونا شروع کیا لیکن ہیگر ڈا نے جلدی سے اپنا بالوں بھرا سر جھٹک دیا۔

”تم لوگ واپس سکول میں لوٹ جاؤ گے۔ ہم نے تمہیں بتایا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ تم یہ سب دیکھو۔ اور تمہیں تو یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا..... ہیری اگر فتح اور ڈبل ڈور نے تمہیں بغیر اجازت کے یہاں دیکھ لیا تو تم بہت مشکل میں پھنس جاؤ گے۔“

اب ہر ماں کے چہرے پر آنسو بہنے لگے تھے مگر اس نے انہیں ہیگر ڈا سے چھپا لیا۔ وہ سر جھکا کر چائے بنانے لگی۔ پھر جب اس نے دودھ ڈالنے کیلئے دودھ کا جگ اٹھایا تو اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔

”رون مجھے..... مجھے یقین نہیں آ رہا ہے..... یہ تو سکے بزر ہے!“

رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

”تم کیا کہہ رہی ہو.....؟“

ہر ماں دودھ کے جگ کو میز پر لا کر الٹ دیا۔ دہشت بھری چیخ کے ساتھ دوبارہ دودھ کے جگ میں جانے کی کوشش کرتا ہوا سکے برز میز پر آن گرا۔

”سکے برز،“ رون خوشی اور حیرت بھری آواز میں چینا۔ ”سکے برز! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“

اس نے بھاگ کر چوہے کو پکڑ لیا اور اسے روشنی میں اٹھا کر دیکھا۔ سکے برز کی حالت بہت ہی خراب اور خستہ تھی۔ وہ پہلے سے بہت دُبلا ہو چکا تھا اور کافی بال جھٹر جانے کے باعث کئی جگہ سے اس کی کھال دکھائی دینے لگی تھی۔ وہ رون کے ہاتھ میں اتنی بڑی طرح کانپ رہا تھا کہ جیسے وہ آزادی حاصل کرنے کیلئے ٹرپ رہا ہو.....

”سب ٹھیک ہے سکے برز!“ رون جلدی سے بولا۔ ”آس پاس کوئی بلی نہیں ہے۔ فکر نہ کرو، یہاں پر تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

ہیگر ڈا چانک اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نگاہیں کھڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا عام طور سرخ دکھائی دینے والا چہرہ یکخت گھٹ کر سیاہ پڑ گیا۔

”وہ لوگ آر رہے ہیں.....“

ہیری، رون اور ہر ماں نے پلٹ کر دیکھا۔ کچھ لوگ سکول کے قلعہ نما عمارت کی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سب سے آگے اپلیس ڈبل ڈور تھے جن کی لمبی سفید ڈاڑھی سورج کی آخری کرنوں میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے پیچے کار نیلوں فتحا اور اس کے پیچے کمیٹی کا بوڑھا اور کمزور جادو گر تھا۔ سب سے پیچے جلا دمیک نیسٹ چلا آرہا تھا۔

”تمہیں لوٹ جانا چاہئے.....“ ہیگر ڈا فوراً بولا۔ اس کا پورا بدن بڑی طرح کانپ رہا تھا۔ ”انہیں تمہاری جھٹک بھی یہاں نہیں دکھائی دینا چاہئے..... چلو جاؤ..... اسی وقت نکلو.....“

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

رون نے سکے برز کوپنی جیب میں ڈال لیا اور ہر ماں نے چونگاٹھا لیا۔

”ہم تمہیں پچھلے دروازے سے نکال دیتے ہیں۔“ ہمیگر ڈنے تیزی سے کہا۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے پچھلے دروازے تک گئے جو باعیچے میں کھلتا تھا۔ ہیری کو یہ سچ نہیں لگ رہا تھا۔ خاص طور پرتب، جب اس نے بک بیک کو کچھ گز دور ہمیگر ڈنے کی کیاری کے پیچھے ایک درخت سے بندھا ہوا دیکھا۔ لگتا تھا بک بیک کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ کوئی بڑا حادثہ ہونے والا تھا۔ وہ اپنا سرا دھرا دھر ہوا میں ہلا رہا تھا اور گھبراہٹ میں زین پر پنجے مار رہا تھا۔

”سب ٹھیک ہے، بیکی!“ ہمیگر ڈنے دھیمی آواز میں کہا۔ ”سب ٹھیک ہے.....“ وہ ہیری، رون اور ہر ماں کی طرف مڑا۔ ”اب

جاوے..... چلے جاؤ یہاں سے.....“

لیکن وہ نہیں ہلے۔

”ہمیگر ڈنے! ہم ایسا نہیں کر سکتے.....“

”ہم انہیں سچ بتا دیں گے کہ اس دن کلاس میں کیا ہوا تھا.....؟“

”وہ اسے نہیں مار سکتے.....“

”جاوے!“ ہمیگر ڈنے خونخوار انداز میں غرا کر کہا۔ ”پہلے ہی اتنا بڑا طوفان مچا ہوا ہے..... مزید مشکلات پیدا نہیں کرو..... جاؤ یہاں

سے..... نہ مجھے اور نہ ہی خود کو کسی بڑی مصیبت میں مت پھنسواؤ..... چلے جاؤ.....“

ان کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ ہر ماں نے ہیری اور رون پر چونگاٹا تو وہ سب نظر وہ سے او جھل ہو گئے۔ اسی وقت جھونپڑے کے قریب باتیں کرنے کی آواز سنائی دیں۔ ہمیگر ڈنے مڑ کر آوازوں کی سمت میں دیکھا اور جلدی سے مڑ کر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ..... اور خبردار یہاں رُک کر کچھ سننے کی کوشش مبت کرنا۔“

ہمیگر ڈنے کی آواز آخر میں بھرا گئی تھی۔ ٹھیک اسی وقت کسی نے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے بے یقینی سے باعیچے میں نظر دوڑائی اور پھر کچھ نہ پا کر اندر لوٹ گیا۔

دھیمی دھیمی رفتار سے چلتے ہوئے وہ تینوں ہمیگر ڈنے کے جھونپڑے سے دور ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی حالت ایسی تھی کہ کسی بھی مل

بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔ جب وہ دوسرے حصے تک پہنچ تو جھونپڑے کا دروازہ زور دار آواز کے ساتھ بند ہوتا ہوا سنائی دیا۔

”براہ مہربانی..... جلدی جلدی چلو!“ ہر ماں روہانی آواز میں چیخنی۔ ”مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا..... میرے اعصاب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہے.....“

وہ سکول کی طرف جانے والی چڑھائی چڑھنے لگے۔ سورج اب تیزی سے غروب ہو رہا تھا۔ صاف آسمان دو دھیارنگت میں کھلا ہوا کھائی دے رہا تھا جبکہ مغرب کی طرف گہری سرخی چھائی ہوئی تھی۔

رون چلتے چلتے یکدم رُک گیا۔

”چلورون.....“ ہر ماں نے کہا۔

”سکے بروز!..... وہ بربی طرح مچل رہا ہے.....“

رون اب جھک گیا تھا اور سکے بروز کو اپنی جیب میں روکنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ چوہابری طرح اچھل کو دکر رہا تھا اور جیب سے باہر نکلنے کیلئے بے تاب تھا۔ وہ چیخ رہا تھا اور رون کے ہاتھ میں اپنے دانت گڑانے کی کوشش کر رہا تھا.....

”سکے بروز! یہ میں ہوں بیوقوف..... میں رون ہوں۔“ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک اسی وقت انہیں اپنے عقب میں جھوپٹرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور کچھ لوگوں کے آپس میں بات چیت کی آوازیں آنے لگیں۔

”رون! اب جلدی چلو.....“ ہر ماں کی آواز کا نپ رہی تھی۔ ”وہ لوگ سزادینے والے ہیں۔“

”ٹھیک ہے سکے بروز!..... اب سکون سے رہو۔“

وہ لوگ دوبارہ چل دیئے۔ ہر ماں کی طرح ہیری بھی یہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ پیچھے سے آنے والی آوازوں کو نہ ہی سنیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ رون ایک بار پھر رُک گیا۔

”میں اسے پکڑ کر نہیں رکھ سکتا..... سکے بروز! چپ ہو جاؤ۔ سب لوگ سن لیں گے۔“

چوہا زور زور سے چیخ رہا تھا۔ لیکن اتنی زور سے نہیں کہ ہیگر ڈ کے باعیچے کی آوازیں انہیں سنائی نہ دیں۔ لوگوں کی آوازیں ایک پل کیلئے رُک گئیں اور پھر بغیر کسی رکاوٹ کے کلہاڑی لہرانے اور اس کے ٹکرانے کی آواز فضائیں گونج اٹھیں۔

ہر ماں اسی جگہ پر لہرا گئی۔

”انہوں نے اسے مار ڈالا۔“ اس نے سسکتے ہوئے ہیری کے کندھے سے سرٹکا دیا۔ ”مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہے.....“

انہوں نے اسے مار ڈالا.....“



ستر ہواں باب

بلی، چوہا اور کتا

ہیری کا دماغ صدمے کے باعث سن ہو چکا تھا۔ وہ تینوں غیبی چونگے کے اندر دہشت کے مارے چب چاپ کھڑے تھے۔ ڈوبتے سورج کی آخری کرنیں لمبے سایوں والے میدان خون جیسی روشنی کر رہی تھیں اور پھر انہیں عقب سے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔

”ہمیگر ڈ.....!“ ہیری بڑ بڑا یا۔ وہ کیا کر رہے ہیں، یہ سوچے بنا ہی وہ مڑنے لگا مگر ہر ماںی اور رون نے جلدی سے اس کا ایک ایک ہاتھ کپڑا لیا۔

”ہم وہاں نہیں جاسکتے.....“ رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا چہرہ خوف سے سپید پڑ پکا تھا۔ ”اگر انہیں یہ پتہ چل گیا کہ ہم اس سے ملنے گئے تھے تو وہ اور مشکل میں پڑ جائے گا۔“ ہر ماںی کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔

”وہ ایسا..... نہیں کر سکتے.....!“ اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ”وہ ایسا..... کیسے کر..... سکتے ہیں؟“

”چلو!“ رون بولا جواب اپنے دانت کٹکٹارہاتھا۔

وہ واپس سکول کی طرف چل دیئے۔ غیبی چونگے کے نیچے چھپنے کی وجہ سے ان کی رفتار بہت کم تھی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھا رہے تھے۔ سورج کی روشنی تیزی سے ماند پڑتی جا رہی تھی۔ جب وہ کھلے میدان میں پہنچے تو چاروں طرف انہیں اپھلینے لگا تھا۔

”سکے بزر!..... سکون سے رہو!“ رون نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر گوشی کی۔ چوہا پا گلوؤں کی طرح اچھل کو دکر رہا تھا۔ رون اچانک رُک گیا اور سکے بزر کو اپنی جیب میں دھکلینے کی کوشش کرنے لگا جو کافی باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ”تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے کم بخت چوہے؟ سکون سے اپنی جگہ پر جنے رہو..... آہ..... اودچ!..... اس نے مجھے کاٹ لیا۔“

”رون چپ رہو!“ ہر ماںی تلخی سے بولی۔ ”خیہاں پر کسی بھی وقت پہنچ سکتا ہے۔“

”وہ رُک ہی..... نہیں رہا ہے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

288

سکے بربزی طرح دہشت زدہ لگ رہا تھا۔ وہ اپنی قوت سے محل رہا تھا اور رون کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔
”جانے اسے کیا ہوا ہے.....؟“

عین اسی وقت ہیری نے دیکھا کہ کروک شاکس ان کی طرف بھاگی چلی آ رہی تھی۔ اس کی پیلی پیلی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔ ہیری کو سمجھنے میں آیا کہ کروک شاکس انہیں دیکھ کر آئی تھی یا پھر چوہے کی چیزوں کی آوازن کر.....!
”کروک شاکس!“ ہر ماں نے غمگین لبجے میں کہا۔ ”نہیں! دور ہٹو..... کروک شاکس!“
لیکن بلی نہ صرف پاس آ رہی تھی بلکہ اس کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔
”سکے بربز!..... نہیں.....“

بہت دریہ ہو چکی تھی۔ چوہاروں کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھسل کر زمین پر گرا اور سر پٹ ایک طرف بھاگنے لگا۔ کروک شاکس نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ پوری قوت کے ساتھ اس کے پیچھے لپکی۔ اس سے پہلے ہر ماں اور ہیری کچھ سمجھ پاتے۔ رون نے غیبی چوغے سے باہر نکل کر کروک شاکس کے پیچھے دوڑ لگادی اور اگلے ہی لمحے اندھیرے میں گم ہوتا چلا گیا۔
”رون..... ہر ماں بے بسی سے چھپتی رہ گئی۔“

اس نے اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی بھاگنے لگے۔ غیبی چوغے کے نیچے تیز رفتاری سے بھاگنا دشوار ہو رہا تھا، اس لئے انہوں نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ غیبی چوغہ ان کے پیچھے کسی کٹی ہوئی پتیگ کی مانند ہبہ اتنا ہوا زمین پر گر گیا۔ ہر ماں نے پھرتی سے مڑ کر چوغہ اٹھایا اور اسے اپنے بازو پر لپیٹ لیا۔ وہ دونوں بے پرواہ ہو کر اسی سمت میں بھاگ رہے تھے جس طرف سے رون کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ کروک شاکس پر مسلسل چلا رہا تھا۔

”اس سے دور ہٹو..... دور ہٹو..... سکے بربز..... یہاں آؤ..... میرے پاس آؤ۔“

ایک زور دار دھپ، کی سی آواز سنائی دی۔

”پکڑ لیا..... دور ہٹو..... گندی بلی..... دور ہٹو.....“

ہیری اور رون بھاگتے ہوئے رون تک پہنچ گئے۔ وہ دوڑتے دوڑتے بری طرح سے ہانپ رہے تھے اور پھر وہ اس کے اوپر گرتے گرتے بیچ۔ اس کے ٹھیک سامنے وہ بمشکل رُکے۔ رون زمین پر بیٹھا ہوا تھا لیکن سکے بربز اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے جیب کے پھٹ کتے ہوئے ابھار پر دونوں ہاتھوں رکھ کر اسے پکڑ رکھا تھا۔

”رون! چوغے کے نیچے چھپ جاتے ہیں..... چلو.....“ ہر ماں نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”ڈیمل ڈور، فخ..... وہ لوگ کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔“

اس سے پہلے کہ وہ غیبی چوغہ اوڑھ پاتے یا اپنی اکھڑی سانسوں کو قابو میں لا پاتے۔ انہیں دیو ہیکل پنجوں کی دھیمی آواز سنائی دینے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

289

لگی۔ اندر ہیرے میں کوئی چیز اچھلتی ہوئی ان کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔ بڑی بڑی پیلی آنکھوں والا ایک بڑا، سیاہ اور خونخوار کتا..... ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھائے لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ کتنے نے ایک لمبی جست لگائی اور اس کے اگلے پنج ہیری کے سینے پر پڑے۔ وہ جھٹکے سے پیچھے کی طرف اڑھک گیا۔ ہیری نے کی گرم سانسیں اپنے چہرے کے قریب محسوس کی تھیں اور اس کے ایک انج ہمی دیکھتے تھے۔

لمبی چھلانگ لگانے کے باعث کتا خود کو روک نہیں پایا اور دور تک گھستنا چلا گیا۔ وہ ہیری سے ٹکرا کر شاید اپنا توازن کھو بیٹھا تھا۔ ہیری کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ اس نے دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ اسے کتنے کی غراہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ گھست کر گرنے کے بعد سنبھل چکا تھا اور پلٹ کر دوبارہ حملہ آور ہونا چاہتا تھا۔

رون اب کھڑا ہو چکا تھا حالانکہ وہ بھی شدید خوفزدہ تھا۔ کتنے نے ایک بار پھر جست لگائی اور ہیری کو ایک طرف پھینکتے ہوئے وہ رون پر جھپٹا۔ رون ناگہانی آفت کو دیکھ کر ایک بار پھر زمین گر گیا۔ کتنے نے رون کے پھیلے ہوئی بازو پر اپنے دانت گڑگڑائے اور اسے کھینچنے لگا۔ ہیری نے چھلانگ کرتے کے بال مضبوطی سے پکڑ لئے۔ لیکن کتنے نے ہیری کو جھٹک کر پیچھے گردایا اور پھر وہ رون کو یوں کھینچ کر لے گیا جیسے وہ کوئی گڑیا جیسا کھلونا ہو۔

ہیری دم بخود رہ گیا تھا۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر نجانے کہاں سے کوئی چیز ہیری کے چہرے کی طرف آئی اور زور دار طریقے سے ٹکرائی۔ ہیری الٹ کر پیچھے گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی اسے ہر ماہی کی بھی درد میں ڈوبی ہوئی جنخ سنائی دی اور دھپ کی تیز آواز میں اس کا جسم زمین پر گر گیا۔ ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی تلاش کی اور اپنی آنکھوں والے خون کو صاف کیا۔

”اجالا ہو.....“ وہ بڑ بڑا۔

چھڑی کی روشنی کی کرنیں پھیلنے لگیں۔ انہیں اپنے سامنے ایک درخت کا بڑا اتنا دکھائی دیا جو ہل رہا تھا۔ ہیری کو اب یہ احساس ہو چکا تھا کہ وہ سکے بزر کا تعاقب کرتے کرتے جھگڑا لو درخت تک آپنچھ تھے۔ اس کی نوکیلی شاخیں تیزی سے ہوا میں جھول رہی تھیں اور آگے پیچھے اچھل کر انہیں قریب آنے سے روک رہی تھیں۔

جھگڑا لو درخت کے ٹھیک نیچے کتا موجود تھا جو جو جڑوں کے بیچ بنی ہوئی بڑی کھوہ میں رون کو گھسیٹ کر لے جا رہا تھا۔ حالانکہ رون بڑی بہادری سے اس کا مقابلہ کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر اور نصف دھڑکھوہ میں گھس چکے تھے۔

”رون!“ ہیری چلا یا اور اس کے پاس جانے کی کوشش کی لیکن ایک بھاری شاخ ہوا میں جھوٹی ہوئی تیز سر راہٹ کے ساتھ نیچے کی طرف آئی۔ ہیری کو مجبوراً تیزی سے پیچھے ٹہنپا پڑا۔

انہیں اب صرف رون کا ایک پیر دکھائی دے رہا تھا جو اس نے ایک جڑ میں اٹکا رکھا تھا تاکہ کتنا اسے اندر نہ لے جا سکے۔ تبھی ہوا میں گولی کی سنسناتی ہوئی آواز گوئی۔ چٹاک کی ایک خوفناک آواز..... رون کا پیٹ ٹوٹ گیا تھا یا پھر کچھ اور..... اگلے ہی پل رون کا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

290

پاؤں بھی جڑ کی کھوہ کے اندر گم ہو گیا۔

”ہیری!..... ہمیں اس کی مدد کرنا چاہئے..... ہمارے پاس وقت نہیں ہے.....“

”ہم بغیر مدد کے جھگڑا الودرخت کے پار نہیں جا پائیں گے۔“

تبھی ایک اور شاخ ان کی طرف ہوا میں تیرتی ہوئی آئی۔ جس کی ٹھنڈیاں سکن کی مانند بندھی ہوئی تھیں۔

”اگر وہ کتنا اندر جا سکتا ہے تو ہم بھی جا سکتے ہیں۔“ ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ادھرا دھر کا جائزہ لے رہے تھے اور لہراتی ہوئی غصیلی شاخوں کے بیچ میں سے کوئی راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ درخت کی خونخوار شاخوں کی زد میں آئے بناؤ ایک انجوں بھی آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔

”اوہ مدد کرو..... مدد کرو.....“ ہر ماں نی دہشت سے چلانی اور اپنی جگہ سے ادھرا دھر ہلنے لگی۔ ”براہ مہربانی..... مدد کرو.....“ کروک شانکس بھاگتی ہوئی آگے آگئی۔ وہ خوفناک انداز میں لہراتی ہوئی شاخوں کے بیچ میں سے کسی سانپ کی طرح چھلتی ہوئی آگے چلی گئی۔ اس نے اپنے دونوں نوکیلے پنجے متحرک تنے کے نچلے حصے میں گڑا دیئے۔ اچانک درخت کی حرکت تھم گئی۔ اب ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ درخت سنگ مرمر کا بنا ہوا ہو۔ اس کا ایک بھی پتہ تک نہیں مل رہا تھا۔

”کروک شانکس!“ ہر ماں نے تعریفی انداز میں چمکارتے ہوئے کہا۔ اس نے اب ہیری کا ہاتھ پوری طاقت سے پکڑ لیا۔

”اسے کیسے پتہ چلا.....؟“

”اس کی اس کالے کتے سے دوستی ہے.....“ ہیری نے اعتماد بھرے انداز سے کہا۔ ”میں ان دونوں کو ایک ساتھ گھومتے دیکھا ہے۔ چلو!..... اور اپنی چھڑی باہر نکال لو.....“

وہ لوگ کچھ ہی سیکنڈوں میں تنے تک پہنچ گئے۔ لیکن وہ جڑوں کی کھوہ تک پہنچ پاتے، اس سے پہلے ہی کروک شانکس اپنی دم ہلاتی ہوئی کھوہ میں گھس گئی۔ اس کے بعد ہیری اندر گیا۔ وہ سر کے بل گھومتا ہوا اندر جا گرا۔ ایک ڈھال پر چھستے ہوئے وہ ایک بہت پنجی سرنگ کے دہانے تک جا پہنچا تھا۔ کروک شانکس تھوڑا آگے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کی آنکھیں ہیری کی چھڑی کی روشنی میں چمکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ہر ماں بھی چھستے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئی۔

”رون کہاں ہے.....؟“ اس نے دہشت بھری آواز میں پوچھا۔

”ادھر سے چلتے ہیں!“ ہیری نے کہا اور کروک شانکس کے پیچے پیچے جھک کر چلنے لگا۔

”یہ سرنگ باہر کہاں نکلتی ہے؟“ ہر ماں نے پیچے سے ہانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”میں خود نہیں جانتا..... یہ اس نقشے میں تو دکھائی دیتی ہے لیکن فریڈ اور جارج کا کہنا ہے کہ اس میں کبھی کوئی نہیں گیا ہے۔ یہ نقشے کے کنارے سے جاتی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ہاگس میڈ تک جائے گی.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

291

وہ جتنی تیزی سے چل سکتے تھے، چلتے رہے۔ انہیں کافی کمر جھکا کر چلنا پڑا رہا تھا۔ آگے آگے کروک شانکس کی ہلتی ہوئی دُم کبھی کبھار دکھائی دے جاتی تھی۔ وہ سرگنگ میں بغیر رکے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہیری کو اندازہ ہونے لگا کہ یہ سرگنگ بھی ہنی ڈیوکس کے تھے خانے تک جانے والی راہداری جتنی طویل ہے۔ ہیری رون کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ دیوہیکل کتا اس کے ساتھ نجانے کیا کر رہا ہوگا؟..... ہیری ہانپتے ہوئے اب دردھرے سانس لے رہا تھا اور کمر نیچے کئے مسلسل بھاگے جا رہا تھا۔ ہر ماں کی حالت اس سے زیادہ بڑی ہو رہی تھی۔

اور پھر سرگنگ میں چوڑائی شروع ہو گئی۔ کچھ دیر بعد ایک موڑ آیا اور کروک شانکس غائب ہو گئی۔ کچھ فاصلے پر ہیری کو کھلی جگہ پر ہلکی سی روشنی دکھائی دی۔ وہ اور ہر ماں کی گہرے سانس لیتے ہوئے رُکے اور پھر آگے کی طرف بڑھ گئے۔ آگے کیا ہے؟ یہ دیکھنے کیلئے دونوں نے اپنی چھپڑیاں اٹھا رکھی تھیں۔ وہاں اوپر ایک کمرہ تھا۔ جو بہت سی بکھری ہوئی چیزوں سے بھرا پڑا تھا۔ دھول کی موٹی تھے اس پر اٹی ہوئی تھی اور چھپت سے مکڑیوں کے جالے لٹک رہے تھے۔ دیواروں سے پلسترا کھڑا ہوا تھا، جیسے کسی نے اسے جان بوجھ کر اکھاڑ دیا ہو۔ کھڑکیاں پوری طرح سے بند تھیں۔

ہیری نے ہر ماں کی طرف دیکھا جو بہت خوفزدہ نظر وہ سے ادھرا دھردیکھ رہی تھی لیکن اس نے سر ہلا�ا۔ ہیری چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگنگ کے دہانے سے باہر نکلا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس کی نگاہ دائیں طرف ایک کھلے ہوئے دروازے کی طرف اٹھ گئی۔ ہر ماں نے اچانک ہیری کا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا۔ اس کی چوڑی آنکھیں بند کھڑکیوں پر گھوم رہی تھیں۔

”ہیری!“ اس نے کامپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ ہم چیختے بنگلے میں ہیں۔“

ہیری نے چونک کر چاروں طرف جائزہ لیا۔ اس کی نگاہ پاس والی لکڑی کی کرسی پر پڑی۔ اس کے کئی حصے غائب تھے۔ اس کا ایک پا یہ تو پوری طرح سے اکھڑا ہوا تھا۔

”یہ ہجتوں نہیں کیا ہے.....“ وہ دھیمی آواز میں بولا۔

اسی وقت بالائی حصے سے ایک آواز سنائی دی۔ دونوں نے چھپت کی طرف دیکھا۔ ہر ماں نے ہیری کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑ رکھا تھا کہ ہیری کی انگلیاں سن ہونے لگیں۔ اس نے ہر ماں کی طرف دیکھا۔ ہر ماں نے سر ہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہ دھیمے انداز میں رینگتے ہوئے ہال میں پہنچ گئے اور بوسیدہ ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ فرش کو چھوڑ کر ہر ایک چیز دھول کی موٹی پرت میں اٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ فرش پر ایک چوڑا اور چمکتا ہوا نشان تھا جیسے کسی کو کھینچ کر اوپر لے جایا گیا ہو۔ وہ اندر ہیرے میں اوپر پہنچ گئے۔

”اجالا ختم ہو!“ وہ ایک ساتھ بولے اور ان کی چھپڑیوں کے سروں پر روشنی کی چمک ماند پڑتے ہوئے غائب ہو گئی۔ صرف ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جب وہ اس کی طرف بڑھے تو انہیں اس کے پیچھے سے آوازیں سنائی دیں۔ ایک ہلکی سی کراہ..... اور بلی کی

میاں۔ انہوں نے آخری بار ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سر ہلایا۔

اپنے سامنے چھڑی کو کس کر پکڑ کر ہیری نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔

دھول سے بھرے ہوئے پردوں والے ایک شاندار پینگ پر کروک شانکس لیٹھی تھی اور انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ اس کے پاس فرش پر رون تھا۔ رون نے اپنا پاؤں پکڑ کر اتحا جو اٹھی سمت میں مکمل طور پر لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری اور ہر ماٹنی بھاگ کر اس کے پاس پہنچے۔

”رون تم ٹھیک تو ہو.....؟“

”وہ کتنا کہاں ہے.....؟“

”وہ کتنا نہیں ہے.....“ رون نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس کے دانت درد سے بھنچے ہوئے تھے۔ ”ہیری! یہ ایک چال ہے.....؟“

”کیا.....؟“

”وہی کتا ہے..... وہی بھیس بدل شیطان جادوگر ہے.....“

رون ہیری کے کندھوں کے اوپر سے اُس پار گھور رہا تھا۔ ہیری پلٹا۔ سائے میں کھڑے آدمی نے ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔

اس کے گندے مٹی سے اُٹے ہوئے گچھے دار بال اس کی کہنیوں تک جھول رہے تھے۔ اگر اس کی آنکھیں گہرے کالے گڑھوں میں حصی ہوئی چمک نہ رہی ہوتیں تو وہ یقیناً کسی مردے کی طرح ہی دکھائی دیتا۔ اس کی پتلی کھال اس کے چہرے کی ہڈیوں کے اتنے پاس تھی کہ اس کا سر کسی کھوپڑی کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ مسکرانے کی وجہ سے اس کے پیلے دانت صاف دکھائی دینے لگے..... وہ سیر لیں بلیک تھا.....!

”نہتے ہو جاؤ۔“ وہ چلایا اور رون کی چھڑی ان کی طرف کر دی۔ ہیری اور ہر ماٹنی کی چھڑیاں ان کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی بلیک کے پاس چلی گئیں۔ بلیک نے لپک کر انہیں پکڑ لیا۔ پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ اس کی آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

”میں جان گیا تھا کہ تم اپنے دوست کی مدد کرنے ضرور آؤ گے۔“ اس نے بھاری آواز میں کہا۔ اس کی آواز سے لگتا تھا کہ جیسے اس نے کافی لمبے عرصے تک کسی سے بات نہ کی ہو۔ ”تمہارے والد نے بھی میرے لئے ایسا ہی کیا تھا۔ تم نے بہادروں کی طرح کسی استاد کی مدد نہیں لی۔ اس بارے میں میں احسان مند ہوں..... اس سے سب کچھ بہت آسان ہو جائے گا۔“

اپنے والد کے بارے میں طعنہ ہیری کے کانوں سے اتر کر دل کی گہرائیوں میں خبر کی طرح لگا تھا۔ ہیری کے دل میں نفرت کا لاوا بلنے لگا۔ اس کے اندر کے سارے خوف اور اندر یشے یکخت مٹ گئے۔ زندگی میں پہلی بار وہ اپنی چھڑی کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے

بے چین ہوا جا رہا تھا، خود کو بچانے کیلئے نہیں بلکہ سیر لیں بلیک پر حملہ کرنے کیلئے..... اسے جان سے مارنے کیلئے..... یہ جانے بغیر کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے؟ وہ آگے کی طرف بڑھا لیکن دونوں طرف سے دو ہاتھوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔
”نہیں ہیری!“ ہر ماں نی نے دہشت بھری آواز میں اسے روکتے ہوئے کہا۔

”اگر تم ہیری کو مارنا چاہتے ہو تو اس سے پہلے تمہیں ہمیں مارنا پڑے گا۔“ رون نے چیخ کر کہا۔ حالانکہ کھڑا ہونے کی کوشش میں اس کے چہرے کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی۔ بات کرتے ہوئے اس کی آواز تکلیف سے کا نپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔
بلیک کی اندر حصی ہوئی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دی۔

”لوٹ جاؤ.....“ اس نے نرمی سے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”تمہارے پیرو کا درد اور بڑھ جائے گا.....“
”تم نے سنا.....؟“ رون نے کمزور سی آواز میں بولا۔ وہ کھڑے رہنے کیلئے ہیری کا سہارا لے رہا تھا۔ ”تمہیں ہم تینوں کو ایک ساتھ مارنا پڑے گا.....“

”آج رات یہاں صرف ایک ہی موت واقع ہوگی۔“ بلیک نے سرد لبجھ میں کہا اس کی مسکراہٹ کافی چوڑی ہو گئی تھی۔
”ایسا کیوں بلیک!“ ہیری نے تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ رون اور ہر ماں نی کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ”کچھلی بار تو اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی ہے نا!..... پیٹی گو کو مارنے کیلئے اتنے سارے مالکوں کو ہلاک کرنے میں تو تم ذرا بھی نہیں ہچکپائے تھے..... اب کیا ہوا ہے۔ اژ قبان نے دماغ ٹھکانے لگا دیا ہے کیا؟“
”ہیری چپ رہو.....“ ہر ماں نی نے جلدی سے کہا۔

”اس نے میرے باپ کو مارڈا لا تھا.....“ ہیری گرتے ہوئے چینا۔ زوردار جھٹکے کے ساتھ وہ ہر ماں نی اور رون کی گرفت سے چھوٹ گیا پھر وہ آگے بڑھا اور بلیک کے اوپر چھلانگ لگادی۔ وہ جادو کے بارے تو بھول ہی گیا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ چھوٹا، دُبلا اور صرف تیرہ سال کا لڑکا تھا۔ جبکہ بلیک ایک لمبا اور منجھا ہوا جادو گر تھا۔ ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ وہ بلیک کو اپنی پوری طاقت سے بڑی طرح چوٹ پہنچانا چاہتا تھا اور اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ بد لے میں اسے کتنی چوٹ پہنچے گی.....
شاید بلیک کو یہ امید نہیں تھی کہ ہیری اتنا احتمانہ قدم اٹھائے گا۔ اس لئے وہ صدمے کے باعث گنگ کھڑا رہ گیا اور اس کے ہاتھ چھڑی کو اونچا نہیں کر پائے تھے۔ ہیری نے ایک ہاتھ سے بلیک کی پتلی کلائی کس کر پکڑ لی اور جادوئی چھڑیوں کو خود سے دور کر دیا۔
ہیری کا دوسرا ہاتھ مکہ بن کر بلیک کے سر پر پڑا۔ دونوں گھنائم کھتا ہو کر پچھے کی طرف گرتے ہوئے دیوار سے جاٹکرائے۔

ہر ماں نی چیخ رہی تھی۔ رون چلا رہا تھا۔ بلیک کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑیوں سے ہوا میں چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ایک چند حصیا دینے والی روشنی ہوئی جو ہیری کے چہرے سے کچھ اچخ دور نکل گئی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی ہتھیلی میں دبی ہوئی پتلی کلائی پا گلوں کی طرح گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس نے ہاتھ چھوڑنے کی حماقت نہیں کی۔ وہ اپنے دوسرے ہاتھ کی مدد سے بلیک

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

294

کے بدن پر دیوانوں کی مانند کے برسار ہاتھا۔

لیکن بلیک کے کھلے ہوئے دوسرے ہاتھ کو ہیری کا گلام گیا.....

”نہیں!“ وہ بڑا یا۔ ”میں نے بہت لمبے عرصے تک انتظار کیا ہے.....“

انگلیوں کی گرفت تگ ہونے لگی۔ ہیری کا گلارندھ گیا اور اس کی عینک چہرے سے اتر کر زمین گرگئی۔

تبھی اسے ہوا میں ہر ماہی کا پیر دکھائی دیا۔ ایک درد بھری کراہ کے ساتھ بلیک نے ہیری کو چھوڑ دیا۔ رون لنگراتے ہوئے بلیک کے چھڑی والے ہاتھ پر کوڈ گیا تھا۔ اسی وقت ہیری کو چھڑیاں زمین پر گرنے کی آواز سنائی دی۔

جب وہ الجھے ہوئے بدنوں کی گرفت سے باہر نکلا تو اسے اپنی چھڑی زمین پر لڑھکتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے جلدی سے جست لگائی مگر.....

”آہ.....“

کروک شانکس بھی اڑائی میں کو دچکی تھی۔ اس نے اپنے دونوں نوکیلے پنج ہیری کے ہاتھ میں گھرائی تک دھنسا دیئے تھے۔ ہیری نے اسے جھٹکے سے دور پھینک دیا۔ لیکن کروک شانکس اب ہیری کی چھڑی کی طرف لپک رہی تھی۔

”نہیں ایسا مت کرنا.....“ ہیری گرجا اور اس نے کروک شانکس کولات جمانے کی کوشش کی۔ جس سے بلی اچھل کر ایک طرف ہو گئی۔ ہیری نے اپنی چھڑی اٹھا لی اور گھمائی.....

”راستے سے ہٹ جاؤ.....“ اس نے چیخ کر رون اور ہر ماہی سے کہا۔

یہ بات دھرانے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ہر ماہی اور رون دونوں نے اپنی اپنی چھڑیاں پکڑتے ہوئے ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔ رون رینگتے ہوئے پنگ تک پہنچا اور ہانپتے ہوئے اس پر گر پڑا۔ اس کا سفید چہرہ اب ہرا پڑتا جا رہا تھا اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے ٹوٹے ہوئے پیر کو پکڑے ہوئے تھا۔

بلیک دیوار کے نیچے دھرا پڑا تھا۔ اس کا دبلا پتلا سینہ بہت تیزی سے اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ جب اس نے ہیری کو چھڑی لے کر اپنی طرف بڑھتے دیکھا جس کی نوک سیدھی بلیک کے دل کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

”مجھے مارنا چاہتے ہو.....؟“ بلیک نے اپنی سانسیں بحال کرتے ہوئے کہا۔

ہیری ٹھیک اس کے پاس آ کر رک گیا۔ اس کی چھڑی اب بھی بلیک کے سینے کی طرف تھی۔ بلیک کی بائیں آنکھ کے پاس چوت کا ایک نیلا نشان پھیل رہا تھا اور اس کی ناک سے خون نکل رہا تھا۔

”تم نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا۔“ ہیری نے کہا اس کی آواز غصے سے کاپ رہی تھی۔ مگر اس کی چھڑی والے ہاتھ میں کسی قسم کی کوئی لرزش نہیں تھی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

بلیک نے اپنی دھنسی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔
 ”میں اس بات سے انکار نہیں کرتا ہوں۔“ اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ ”لیکن تم پوری بات تو سن سکتے ہو.....؟“
 ”پوری بات.....؟“ ہیری نے دھراتے ہوئے کہا اور اس کے کانوں پر ہتھوڑے بر سنبھال لے گئے۔ ”تم نے انہیں والدی مورٹ کے ہاتھوں بچ دیا۔ مجھے اتنا ہی جاننے کی ضرورت ہے۔“

”تمہیں پوری بات سننا چاہئے.....؟“ بلیک نے کہا اور اب اس کی آواز میں بے چینی جھلک رہی تھی۔ ”اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو بعد میں بہت پچھتا و گے..... تم غصے میں ہو، اس لئے سمجھ نہیں رہے ہو.....؟“

”تم جتنا سوچتے ہو..... میں اس سے کہیں زیادہ سمجھتا ہوں۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ اور اس کی آواز اب پہلے سے زیادہ کا نپ رہی تھی۔ ”تم نے کبھی میری ماں کی آواز نہیں سنی..... ہے نا!..... میری ماں..... جب والدی مورٹ سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی..... اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا تھا..... یہ سب تمہاری خود غرضی کے باعث ہوا تھا.....؟“

اس سے پہلے ان میں سے کوئی بھی اور کہہ پاتا۔ کوئی چیز ہیری کے پاس سے گزری۔ کروک شاکس اچھل کر بلیک کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔ سیدھی اس کے دل کے بالکل اوپر۔ بلیک نے پلکیں جھپک کر بلی کی طرف دیکھا۔
 اس نے کروک شاکس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”بہت جاؤ!“

لیکن کروک شاکس نے اپنے دونوں پنجے بلیک کے میلے خستہ حال چونے میں دھنسا دیئے تھے اور اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اس پنابد صورت چپٹا چہرہ ہیری کی طرف موڑ دیا اور اسے اپنی بڑی پیلی خونخوار آنکھوں سے گھورنے لگی۔ دائمی طرف ہر مائی سکنے لگی۔

ہیری نے بلیک اور کروک شاکس کی طرف دیکھا اس نے اپنی چھپڑی پر گرفت مضبوط کر لی تھی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ اسے بلی کو بھی مارنا پڑے؟ وہ بلیک سے ملی ہوئی تھی..... اگر وہ بلی کو بچانے کیلئے مر نے کو تیار تھی تو اس سے ہیری کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اگر بلیک بلی کو بچانا چاہتا تھا تو اس سے بھی ثابت ہوتا تھا کہ ہیری کے ماں باپ کی بجائے وہ اس بلی کی زیادہ پرواہ کرتا تھا۔

ہیری نے چھپڑی سامنے اٹھائی۔ اب یہ کام کرنے کا صحیح وقت آگیا تھا۔ اب اپنے ماں باپ کا بدلہ لینے کا وقت آچکا تھا۔ وہ بلیک کو مار ڈالے گا۔ اسے بلیک کو مارنا ہی ہوگا۔ اسے اس سے اچھا موقعہ پھر شاید کھٹھی نہ ملے۔

گھر اس بیت رہی تھیں لیکن پھر بھی ہیری وہیں پر کھڑا رہا۔ اس کی چھپڑی ہوا میں جھول رہی تھی۔ بلیک اسے گھوکر دیکھ رہا تھا اور کروک شاکس بلیک کے سامنے سینے پر چڑھی بیٹھی تھی۔ پنگ کی طرف سے رون کے تیز تیز سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔
 ہر مائی بالکل خاموش تھی۔

اور پھر ایک نئی چیز ہوئی.....

دبے ہوئے قدم فرش پر گونج رہے تھے۔ نیچے کی سیڑھیوں سے کوئی اوپر کی طر آ رہا تھا۔

”ہم یہاں پر ہیں.....“ ہر ماں اچانک چیخنی۔ ”ہم یہاں پر ہیں..... سیر لیں بلیک بھی ہے..... جلدی آؤ.....“

بلیک تیزی سے ہلا جس سے کروک شانکس گرتے گرتے پھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی کو مزید کس کر پکڑ لیا۔ اس کے من میں ایک خیال آیا۔ یہ کام ابھی کر دو۔ لیکن سیڑھیوں پر دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ ہیری نے کچھ نہیں کیا۔ کمرے کا دروازہ سرخ چنگاریوں کی بوچھاڑ سے کھل گیا اور ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پروفیسر لوپن ہٹر بڑائے انداز میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا اور ان کی چھڑی اٹھی ہوئی تھی۔ انہوں نے فرش پر کراہتے ہوئے رون کو دیکھا۔ دروازے کے پاس دبکی ہوئی ہر ماں پر نظر ڈالی اور ہیری کو دیکھا جس نے بلیک پر چھڑی تان رکھی تھی۔ اور سب سے آخر میں بلیک کو دیکھا جو ہیری کے قدموں کے پاس خون سے للت پڑا ہوا تھا۔

”نہتے رہو.....“ پروفیسر لوپن نے تیزی سے کہا۔

ہیری کی چھڑی ایک بار پھر اس کے ہاتھوں سے نکل گئی اور یہی حال ہر ماں کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چھڑیوں کا ہوا۔ لوپن نے پھرتی کے ساتھ تینوں چھڑیوں کو اپنے قبضے میں کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے کمرے کے آشдан میں آگ جلانی اور سیر لیں بلیک کو گھور کر دیکھنے لگے، جس کے سینے پر اب بھی کروک شانکس پھرہ دار بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔

ہیری کے چہرے پر اچانک مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ بلیک کو اپنے ہاتھوں سے سزا نہیں دے پایا تھا۔ بلیک کو ایک بار پھر روح کچھڑوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

”وہ کہاں ہے سیر لیں؟“ پروفیسر لوپن نے عجیب سی آواز میں سرگوشی کی۔ ان کی آواز میں پراسراریت چھائی ہوئی تھی۔

ہیری نے جلدی سے لوپن کی طرف دیکھا۔ وہ ان کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔ لوپن کس کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ وہ ایک بار پھر بلیک کی طرف مڑا۔

بلیک کا چہرہ بھائیں کر رہا تھا۔ کچھ سینڈوں تک وہ ذرا بھی نہیں ہلا۔ بہت دھیرے سے اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور رون کی طرف اشارہ کیا۔ دم بخود ہیری نے رون کی طرف مرڑ کر دیکھا جو دانت ٹھینچ کر اپنی تکلیف کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”لیکن تب تو.....“ لوپن بلیک کی طرف اتنا غور سے دیکھ رہے تھے جیسے اس کے من کی بات پڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ”وہ پہلے کیوں سامنے نہیں آیا؟ جب تک کہ.....“

لوپن کی آنکھیں اچانک چوڑی ہو گئیں جیسے وہ بلیک سے آگے کوئی چیز دیکھ رہے ہوں جسے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا ہو۔ ”جب تک کہ اسی کے اندر راز چھپایا گیا ہو..... جب تک کہ تم نے آخری پل ارادہ نہ بدل لیا ہو..... بنامجھے بتائے.....؟“

بلیک نے دھیرے دھیرے سر ہلا کیا اور اپنی نگاہ لوپن کے چہرے پر گاڑ دی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

297

”پروفیسر لوپن!“ ہیری زور سے چیختے ہوئے بولا۔ ”آخر ہو کیا.....؟“
لیکن وہ اپنا سوال پورا نہیں کر پایا کیونکہ اس نے جو دیکھا، اس سے اس کی آواز گلے میں ہی کہیں اٹک کر رہ گئی تھی۔ لوپن اپنی چھڑی جھکار ہے تھے۔ اگلے ہی لمحے وہ بلیک کے پاس گئے۔ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کر دیا۔ جس سے کروک شانکس فرش پر گر گئی۔
پھر انہوں نے بلیک کو اس طرح گلے لگالیا جیسے انہیں کوئی پچھڑا ہوا دوست مل گیا ہو.....
ہیری کو ایسے لگا جیسے اس کے پیٹ کا تلا غائب ہو گیا ہو۔

”مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے.....“ ہر ماں نی چلا کر بولی۔ لوپن نے بلیک کو چھوڑ دیا اور ہر ماں نی کی طرف مڑے۔ وہ لوپن کی طرف آنکھیں پھاڑ کر اشارہ کر رہی تھی۔ ”آپ..... آپ.....“

”ہر ماں نی.....“

”آپ..... آپ..... وہ.....“

”ہر ماں نی..... خود پر قابو رکھو.....“

”میں نے کسی کو بھی نہیں بتایا.....“ ہر ماں نی چھپنی۔ ”میں نے سب سے آپ کی سچائی چھپائی۔“
”ہر ماں نی پلیز!..... میری بات تو سنو.....“ لوپن نے جلدی سے کہا۔ ”میں ثابت کر سکتا ہوں.....“
ہیری کا بدنبال اب بری طرح کانپ رہا تھا۔ خوف سے نہیں بلکہ شدید غصے سے.....

”میں نے آپ پر بھروسہ کیا۔“ اس نے لوپن پر چلاتے ہوئے کہا اور اس کی آواز بے اختیار کانپ رہی تھی۔ ”اس تمام عرصے تک..... آپ اس کے دوست تھے.....“

”نہیں یہ صحیح نہیں ہے۔“ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ”میں بارہ سال سے سیریس کا دوست نہیں تھا..... لیکن اب دوست ہوں.....
مجھے اپنی بات سمجھانے کا موقع دو۔“

”بالکل نہیں.....“ ہر ماں نی چھپ کر بولی۔ ”ہیری! ان پر بھروسہ مت کرنا۔ وہی بلیک کو سکول میں گھسنے میں مدد کر رہے تھے..... وہ تمہیں مرا ہواد کھانا چاہتے ہیں..... وہ بھیڑیائی انسان ہیں۔“

یکخت پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ ہر ایک کی آنکھیں اب لوپن پر اٹھی ہوئی تھیں جو نہایت پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔
حالانکہ ان کا چہرہ تھوڑا پیلا پڑ گیا تھا۔

”عام طور پر تمہارے جواب جتنے صحیح ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ تناصحیح نہیں ہے ہر ماں نی!“ انہوں نے کہا۔ ”تمہیں تین میں سے ایک نمبر ہی ملے گا۔ میں نے سکول میں گھسنے کے معاملے میں سیریس بلیک کی کوئی مدد نہیں کی اور یقینی طور پر میں ہیری کو مرا ہوانہ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔“ ایک عجیب سی لہران کے چہرے پر دوڑ گئی۔ ”لیکن میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ میں ایک بھیڑیائی انسان

ہوں.....لیعنی آدھا انسان اور آدھا بھیریا۔“

رون نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر وہ شدید درد سے کراہتا ہوا دوبارہ گر گیا۔ لوپن اس کی طرف فکرمندی سے بڑھ لیکن رون نے نفرت سے چینختے ہوئے کہا۔

”بھیریائی انسان.....مجھے سے دور رہو.....!“

لوپن اچانک رُک گئے پھر کوشش کر کے ہر ماٹی کی طرف مڑے اور بولے۔
”تم کب سے یہ جانتی ہو؟“

”بہت پہلے سے ہی.....“ ہر ماٹی نے دھمکی آواز میں کہا۔ ”جب پروفیسر سنیپ نے ہمیں بھیریائی انسان پر مضمون لکھنے کی ہدایت کی تھی۔“

”انہیں بڑی خوشی ہو گی۔“ لوپن نے اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔ ”انہوں نے وہ مضمون اسی امید پر ہی دیا تھا کہ شاید میرے انداز و اطوار دیکھ کر تم لوگ حقیقت سمجھ جاؤ۔ کیا چاند کی تاریخوں کا کلینڈر دیکھ کر تمہیں سمجھ میں آگیا تھا کہ میں ہمیشہ چودھویں کی رات کے آس پاس ہی بیمار ہوتا ہوں..... یا پھر یہ دیکھا تھا کہ میرے سامنے آنے پر چھلاوے پورے چاند کی صورت میں بدل گیا تھا.....؟“
”دونوں سے.....“ ہر ماٹی نے اعتماد بھرے لجھے میں کہا۔

لوپن نے دل کھول کر قہقہہ لگایا۔ ”تم اپنی عمر کی سب سے ہوشیار اور چالاک جادوگرنی ہو..... ہر ماٹی!“

”ایسا نہیں ہے.....“ ہر ماٹی نے فوراً کہا۔ ”اگر میں تھوڑی بھی چالاک ہوتی تو میں سب کو آپ کی اصلاحیت بتا دیتی.....“

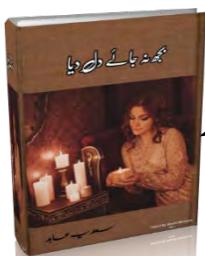
”بہر حال! وہ سب پہلے سے ہی یہ سب جانتے تھے۔“ لوپن نے کہا۔ ”کم از کم سٹاف کے سبھی اساتذہ کو اس بات کی خبر ہے۔“

”ڈبل ڈور نے آپ کو سکول میں ملازمت دے دی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ بھیریائی انسان ہو..... کیا ان کا دماغ چل گیا ہے.....؟“ رون نے چینختے ہوئے کہا۔

”سٹاف کے کچھ لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔“ لوپن نے کہا۔ ”ڈبل ڈور کو کچھ اساتذہ کو یہ یقین دلانے میں یقیناً مشکل پیش آئی تھی کہ کیا مجھ پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟“

”اور وہ غلطی پر تھے.....“ ہیری تلملا تا ہو چیخا۔ ”آپ پہلے دن سے ہی اس کی مدد کر رہے تھے۔“ اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جواب جا کر گندے پلنگ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے اپنے کانپتے ہاتھ سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔ کروک شاکس بھی اچھل کر اس کے پاس پہنچ گئی اور دُرم ہلاتی ہوئی اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔ رون اپنے پیر کو گھسیتا ہوا ان دونوں سے دو ہسک گیا تھا۔

”میں سیریس کی مدد نہیں کر رہا ہوں۔“ لوپن نے جلدی سے کہا۔ ”اگر تم مجھے موقعہ دو تو میں یہ ثابت کر سکتا ہوں..... دیکھو.....!“



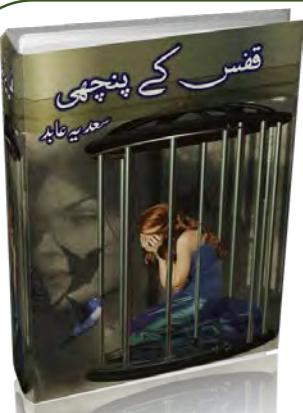
مُجھ نہ جائے دل دیا

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، محبت، نفرت، عداوت کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



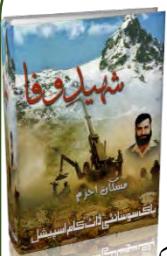
عہدِ وفا

ایمان پریشہ کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا مُفرِّد ناول، محبت کی داستان جو معاشرے کے رواجوں تک دب گئی، پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



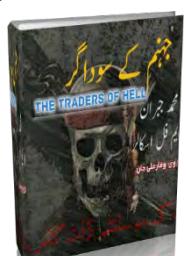
قفس کے پچھی

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، علم و عرفان پبلیشورز لاہور کے تعاون سے جلد، کتابی شکل میں جلوہ افروز ہو رہا ہے۔
آن لائن پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



شہیدِ وفا

مسکان احزم کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ناول، پاک فوج سے محبت کی داستان، دہشت گردوں کی بُزدلانہ کاروائیاں، آرمی کے شب و روز کی داستان پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔



جہنم کے سوداگر

محمد جران (ایم فل) کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ایکشن ناول، پاکستان کی پہچان، دُنیا کی نمبر 1 ایجنٹ آئی ایس آئی کے اپیشن کمانڈو کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں لکھ کریں۔

آپ بھی لکھئے:

کیا آپ رائٹر ہیں؟؟؟۔ آپ اپنی تحریر پاک سوسائٹی ویب سائٹ پر پبلیش کروانا چاہتے ہیں؟؟؟؟

اگر آپ کی تحریر ہمارے معیار پر پُورا اُتری تو ہم اُسکو عوام تک پہنچائیں گے۔ **مزید تفصیل کے لئے یہاں لکھ کریں۔**

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام، پاکستان کی سب سے زیادہ وزٹ کی جانے والی کتابوں کی ویب سائٹ، پاکستان کی ٹاپ 800 ویب سائٹس میں شمار ہوتی ہے۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

299

انہوں نے ہیری، رون اور ہر مائی کی چھپڑیوں کو الگ کیا اور پھر ایک ایک کر کے ان کے مالکوں کی طرف انہیں اچھال دیا۔
ہیری نے حیرت زدہ نگاہوں سے اپنی چھپڑی کو جلدی سے اپنے قبضے میں لے لیا۔
”لو.....“ لوپن نے اپنی چھپڑی بیلٹ میں اڑستے ہوئے کہا۔ ”اب تم لوگوں کے پاس چھپڑیاں ہیں اور ہمارے پاس نہیں
ہیں..... اب تو تم ہماری بات سنو گے؟“

ہیری کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کا کیا جواب دے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں یہ ان کی کوئی چال نہ ہو۔
”اگر آپ اس کی مدد نہیں کر رہے تھے تو.....“ اس نے بلیک کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تو آپ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ
یہاں پر ہے؟“

”نقشہ.....!“ لوپن نے فوراً مسکرا کر کہا۔ ”وہی نقشہ..... میں اپنے دفتر میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا کہ.....“
”آپ جانتے ہیں کہ اسے کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟“ ہیری نے بیچ میں بات اچک لی۔ اس کی نظر وہ شکوہ کے بادل منڈلا
رہے تھے۔

”ظاہر ہے! جب میں یہ جانتا ہوں کہ یہ نقشہ ہے تو اس کا استعمال بھی بخوبی جانتا ہوں۔“ لوپن نے اعتماد سے اپنا ہاتھ ہلاتے
ہوئے کہا۔ ”کیونکہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر میں نے ہی تو اس نقشے کو بنایا تھا..... میں ہی مونی ہوں میرے دوست مجھے اسی
نام سے پکارتے تھے۔“

”یہ نقشہ آپ نے بنایا تھا.....؟“ ہیری کے ساتھ ساتھ سب کی آنکھیں بچھی رہ گئیں۔
”اہم بات یہ ہے کہ میں آج شام کو اسے غور سے دیکھ رہا تھا کیونکہ مجھے محسوس ہوا تھا کہ تم، رون اور ہر مائی چوری سے سکول سے
باہر نکلنے کی کوشش کرو گے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ قشنگر سے تم تینوں کی والسنگی ہے اور اس کی موت سے پہلے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں
جانے کی کوشش ضرور کرو گے..... اور میں صحیح ثابت ہوا..... ہے نا!“ وہ دھیرے دھیرے ٹھہنے لگے اور ان کی طرف دیکھا۔ جب بھی وہ
چلتے ہوئے اپنا پاؤں اٹھاتے تھے تو انہیں تھوڑی سی دھول اڑتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔

”تم نے شاید اپنے والد کا پرانا چونگ پہن رکھا تھا..... ہیری!“

”آپ اس چونگ کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟“ ہیری کو حیرانگی کا ایک اور جھٹکا لگا۔
”میں نے جیس کو اسکے نیچے بار بار غائب ہوتے دیکھا تھا.....“ لوپن نے ایک بار پھر اعتماد کے ساتھ ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔
”بہر کیف! اصل بات یہ ہے کہ بھلے ہی تم نے غیبی چونگ پہن رکھا تھا ہو لیکن تم نقشے میں دکھائی دیتے رہتے ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم
میدان کے پار کرتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں پہنچے اور وہاں سے نکل کر سکول کی طرف واپس آنے لگے لیکن لوٹنے وقت
تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا.....؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

300

”لک.....کیا.....؟“ ہیری چونک اٹھا۔ ”نہیں ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا۔“

”یہ دیکھ کر مجھے بھی اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہوا۔“ لوپن نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک کمرے کے درمیان میں چھل قدمی کر رہا تھا۔ ”مجھے لگا کہ نقشہ کوئی غلط نشاندہی کر رہا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کیسے ہو سکتا تھا.....؟“

”کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں تھا.....؟“ ہیری نے تنک کر جواب دیا۔

”ٹھیک اسی وقت مجھے ایک اور نقطہ دکھائی دیا جو تیزی سے تمہاری طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ اس نقطے پر سیر لیں بلیک کے حروف چمک رہے تھے..... میں نے اسی ٹکراتے دیکھا وہ تم میں سے دلوگوں کو سرعت کے ساتھ جھگڑا الودرخت کے اندر لے گیا.....؟“

”ہم میں سے ایک کو.....؟“ رون نے غصے سے کہا۔

”نہیں رون.....“ لوپن فوراً اس کی اصلاح کی۔ ”تم میں سے دلوگوں کو.....؟“

انہوں نے اب چنان بند کر دیا تھا اور ان کی آنکھیں اب رون پر ٹک گئی تھیں۔

”کیا میں تمہارے چوہے کو دیکھ سکتا ہوں؟“ انہوں نے اچانک عجیب فرمائش کی۔

”کیا مطلب؟“ رون نے پریشان ہو کر کہا۔ ”سکے بر ز کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟“

”سب کچھ.....“ لوپن نے کہا۔ ”کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟“

رون نے اپنے چونے میں ہاتھ ڈال کر سکے بر ز کو باہر نکالا مگر وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ وہ کہیں ایک بار پھر بھاگ نہ نکلے اسی لئے رون نے اس کی لمبی دم کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ کروک شانکس چوہے کی صورت دیکھتے ہی بلیک کی گود میں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے منہ سے غراہیں برآمد ہوئے لگیں۔ لوپن تیزی سے رون کے پاس آئے اور سکے بر ز کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنی سانس بند کر لی تھی۔

”کیا ہوا؟“ رون نے دوبارہ پوچھا۔ اس نے سکے بر ز کو سکر پکڑ رکھا تھا لیکن اسے ڈر لگ رہا تھا۔ ”میرے چوہے کا کسی چیز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟“

”وہ چوہا نہیں ہے..... حمق!“ سیر لیں بلیک نے غصے سے پھنکا رتے ہوئے کہا۔

”تمہارا کیا مطلب ہے؟..... وہ چوہا ہی.....؟“

”نہیں..... نہیں..... یہ چوہا نہیں ہے۔ وہ ایک بھیں بدلت چوپائی جادوگر ہے۔“ لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”یہ ایک

خطناک جادوگر ہے۔“

”یہ سچ ہے کہ وہ بھیں بدلت چوپائی جادوگر ہے۔“ بلیک نے کڑکتے ہوئے کہا۔ ”اور اس کا نام ہے پیٹر پیٹر گو.....؟“

اٹھارہواں باب

مونی، وارم ٹیل، پید فٹ اور پرونس

یہ سمجھنے میں انہیں کچھ سیکنڈ لگ گئے کہ وہ صورت حال کتنی الجھی ہوئی اور خطرناک تھی۔ پھر رون نے وہ کہہ ڈالا جو نقرہ ہیری کے دماغ میں گونخ رہا تھا۔

”آپ دونوں ہی پاگل ہو گئے ہیں.....!“

”یہ سب بکواس ہے!“ ہر ماٹی نے سر جھکتے ہوئے کہا۔

”پیٹر پی گلو تو مر چکا ہے۔“ ہیری نے غصے سے کہا۔ ”اس نے خود اسے بارہ سال پہلے مار ڈالا تھا۔“ اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جس کا چہرہ بری طرح بھنجا ہوا تھا۔

”میں اسے مارنا چاہتا تھا.....“ بلیک نے گرجتے ہوئے کہا۔ اب اس کے پیلے دانت ایک بار پھر دکھائی دینے لگے۔ ”لیکن پیٹر مجھ سے زیادہ چالاک نکلا۔ اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا۔“

بلیک نے اچانک سکے برز پر چھلانگ لگادی جس کی وجہ سے کروک شانکس ز مین پر جا گری۔ جب بلیک کا وزن رون کے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر پڑا تو وہ بلبلا اٹھا۔

”سیریں نہیں.....“ لوپن نے چھلانگ کر بلیک کو پکڑ لیا اور جلدی سے اسے رون سے دور ہٹایا۔ ”رک جاؤ..... تم اس طرح سے اسے مار نہیں سکتے۔ ان لوگوں کو سمجھانا بھی ہوگا..... ہمیں ان لوگوں کو پوری بات بتانا ہوگی.....“

”ہم ان لوگوں کو پوری بات بعد میں بھی بتا سکتے ہیں.....“ بلیک غراتے ہوئے بولا۔ وہ لوپن کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اب بھی ہوا میں اٹھا ہوا تھا جیسے وہ سکے برز تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہو، دوسری طرف سکے برزا نہیں دیکھ کر خوفزدہ تھا اور اپنی جان بچانے کیلئے ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ اس کے منہ سے تیز چینوں کی آواز نکل رہی تھیں۔

وہ رون کی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں اس کے چہرے اور گردان پر اپنے پنجوں کی خراشیں ڈال رہا تھا۔

”انہیں ہر بات جاننے کا پورا پورا حق ہے.....“ لوپن اپنے الفاظ چبا چبا کر بولے۔ وہ بری طرح سے ہانپ رہے تھے اور دونوں

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

302

ہاتھوں سے بلیک کو پچھے ہٹانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ ”وہ رون کا پالتو چوہا بنارہا..... اس کہانی کے کچھ حصوں کو تو میں بھی نہیں سمجھ پایا ہوں۔ اور پھر ہیری بھی تو ہے..... تمہیں ہیری کو سچائی بتانا ہوگی..... سیر لیں!“

بلیک نے تگ و دو کرنا چھوڑ دی، حالانکہ اس کی اندر دھنسی ہوئی آنکھیں ابھی تک سکے برز کو کھا جانے والی نظر وہ سے گھور رہی تھیں جو رون کو کاٹتے ہوئے، کھروپتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کی لہو لہان مٹھیوں میں سختی سے دبا ہوا تھا۔

”تو پھر ٹھیک ہے.....“ بلیک نے اپنی نظریں چوہے سے ہٹائے بغیر ٹھہرے ہوئے لبجے میں کہا۔ ”انہیں جو بتانا چاہتے ہو..... بتا ڈالو۔ مگر جلدی کرو ریکس!..... میں آج وہ قتل جلدی کرنا چاہتا ہوں جس کی میں نے بارہ سال تک سزا کائی ہے.....“

”تم دونوں کا دماغ چل گیا ہے.....“ رون نے کاپتے ہوئے کہا اور ہر ماں نی اور ہیری کی طرف مدد کیلئے دیکھا۔ ”یہ بے سرو پا با تین بہت ہو چکیں۔ اب ہمیں یہاں جانا چاہئے۔“

اس نے اپنے صحیح پاؤں پر اٹھنے کی کوشش لیکن اسی وقت لوپن نے اپنی چھٹری نکال کر سکے برز پرتاں لی تھی۔

”میری پوری بات سن لورون!“ انہوں نے اطمینان بھرے لبجے میں کہا۔ ”بس سنتے وقت پیٹر کو یونہی کس کرپٹرے رہنا.....“

”یہ پیٹر نہیں..... سکے برز ہے!“ رون حلق پھاڑ کر چینا۔ اور چوہے کو اپنی جیب میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن چوہا پوری قوت سے جنم کر کر مزاحمت کر رہا تھا۔ رون لڑکھڑایا اور لہرا کر نیچے گرنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت ہیری نے اسے اپنے ہاتھوں پر سنبھالا اور پنگ پر بیٹھا دیا۔ پھر وہ بلیک کو نظر انداز کرتے ہوئے لوپن کی طرف مڑا۔

”بہت سارے لوگوں نے پٹی گوکونچ سڑک میں مرتے ہوئے دیکھا تھا۔“ ہیری کڑکتے ہوئے بولا۔ ”اس واقعے کے وہ سب گواہ تھے.....“

”انہوں نے وہ نہیں دیکھا جیسا وہ چاہتے تھے کہ انہوں نے دیکھا تھا!“ بلیک نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ وہ اب بھی سکے برز کو رون سے ہاتھوں سے چھیننے کے درپے دکھائی دے رہا تھا۔

”سب نے یہی سوچا کہ سیر لیں نے پیٹر کو مار ڈالا۔“ لوپن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”میں بھی یہی یقین کرتا رہا..... جب تک میں آج رات کو وہ نقشہ نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ نقشہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے..... پیٹر پٹی گوزندہ ہے..... رون اسے پکڑے ہوئے ہے ہیری!“

ہیری نے رون کی طرف دیکھا اور ب ان دونوں کی نظریں آپس میں ملیں تو وہ دل ہی دل میں قائل ہو گئے کہ بلیک اور لوپن دونوں کے دماغوں میں خلل پیدا ہو چکا تھا۔ ان کی کہانی بے تکنی اور لا حاصل تھی۔ سکے برز، پیٹر پٹی گو کیسے ہو سکتا تھا؟ اڑقبان نے بلیک کے دماغ کو پوری طرح بے کار کر دیا تھا لیکن لوپن بھی اس کے سروں میں سر کیوں ملا رہا تھا.....؟

ہر ماں نے کاپتی ہوئی آواز میں کہا جیسے پروفیسر لوپن سے اصلی بات اگلوانے کی کوشش کر رہی ہو۔ ”لیکن پروفیسر لوپن!.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

303

سکے بزر، پٹی گوئیں ہو سکتا..... یہ سچ نہیں ہو سکتا..... آپ جانتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہو سکتا.....”
”یہ سچ کیوں نہیں ہو سکتا.....؟“ لوپن نے نہایت اطمینان سے پوچھا۔ جیسے وہ کلاس میں ہوں اور ہر ماں نے انبوط نامی
جادوئی جانور کے ساتھ آنے والی کوئی پریشانی بیان کی ہو۔

”کیونکہ..... اگر پیٹر پٹی گوبھیس بدل چوپائی جادوگر ہوتا تو لوگوں کو یہ پتہ چل جاتا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں کلاس میں
بھیس بدل چوپائی جادوگر کے بارے میں پڑھایا تھا۔ اپنا ہوم ورک کرتے وقت میں نے ان کی تشریح بھی لکھی تھی۔ محکمہ جادوئی
وزارت ان جادوگروں اور جادوگرنیوں کی مکمل فہرست رکھتا ہے جو جانور کا بہروپ بدلنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ ایک
رجسٹر بنایا گیا ہے۔ اس میں وہ ساری تفصیل بھی درج ہے کہ بھیس بدل چوپائی جادوگر کس کس جانور کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ ان کی
نشانیاں کیا ہیں اور ایسی ہی بہت سی چیزیں..... میں نے جا کر خود وہ رجسٹر دیکھا تھا۔ اس میں پروفیسر میک گوناگل کا نام بھی موجود تھا۔
اس صدی میں صرف سات بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوئے ہیں اور پٹی گوکا نام ان میں کہیں بھی درج نہیں تھا.....“

ہیری دل ہی دل میں اس بات پر داد دیئے بغیر نہ رہ پایا تھا کہ ہر ماں اپنے ہوم ورک کیلئے کتنی کڑی محنت کرتی ہے لیکن وہ ایسا
زیادہ دریتک نہیں کر پایا کیونکہ لوپن اس کی بات سن کر ہنسنے لگے تھے۔

”تم نے بالکل صحیح کہا ہر ماں.....!“ وہ ہنویں اٹھا کر بولے۔ ”لیکن محکمہ وزارت جادو کو آج تک یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ تین
بھیس بدل چوپائی جادوگر ایسے تھے جو ہو گورٹس میں گھومتے رہتے تھے۔ کیونکہ ان کے ناموں کا کوئی ریکارڈ ان کے پاس نہیں تھا.....“
”اگر تم انہیں پوری کہانی سنارہے ہو تو جلدی کرو یہس!“ بلیک غراتے ہوئے بولا جو سکے برز کی ہر کوشش کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

”میں نے بارہ سال تک انتظار کیا ہے..... میں اب مزید انتظار کی اذیت نہیں سہہ سکتا ہوں.....“

”ٹھیک ہے..... لیکن تمہیں میری مدد کرنا ہوگی سیر یہس!“ لوپن نے کہا۔ ”میں صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ کیسے شروع ہوا.....؟“
لوپن رُک گئے۔ ان کے پیچھے ایک زوردار چرچاہٹ کی آواز آئی۔ بیڈروم کا دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔ پانچوں لوگوں نے
دروازے کو گھوکر دیکھا۔ پھر لوپن اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے گئے اور باہر جھانکنے لگے۔ ”کوئی نہیں ہے.....“
”یہاں پر بھوت رہتے ہیں.....“ رون نے جلدی سے کہا۔

”نہیں ایسا کچھ نہیں ہے.....“ لوپن اب بھی دروازے کی طرف عجیب نظر و سے گھور رہے تھے۔ ”چیختے بیگلے میں کوئی بھوت
نہیں رہتا..... قصے والے جو چلانے کی آوازیں اور چینیں سنتے تھے وہ میری ہی تھیں.....“

انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے اپنے بھورے بال ہٹائے۔ ایک پل کچھ سوچا پھر دوبارہ مناطب ہوئے۔ ”ساری بات
یہیں سے شروع ہوتی ہے..... میرے بھیڑیاں انسان بننے سے..... یہ سب کچھ نہیں ہوتا..... اگر بھیڑیاں انسان نے مجھے نہ کاٹا ہوتا۔
اور اگر میں اتنا بیوقوف نہ ہوتا.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

304

وہ سنجیدہ اور تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔ رون نے بیچ میں بولنے کی کوشش کرنا چاہی، مگر ہر ماہنے نے اسے روک دیا۔ وہ لوپن کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

”جب مجھے بھیڑیائی انسان نے کاظاتو میں بہت چھوٹا تھا، میرے والدین نے میرے لئے بڑی بھاگ دوڑ کی مگر ان دونوں اس بیماری کا کوئی علاج نہیں تھا۔ پروفیسر سنیپ میرے لئے جومرکب بناتے ہیں، وہ حال میں ہی دریافت ہوا ہے۔ اس سے میں کافی حد تک محفوظ بن جاتا ہوں۔ چاند کی چودھویں رات کے ٹھیک پہلے والے ہفتے میں اس مرکب کو بلا نامہ پینے کے بعد روپ بدلتے وقت میں میں پوری طرح ہوش و حواس میں رہتا ہوں..... میں ایک غیر نقصان دہ بھیڑیا بن کر اپنے دفتر میں بند ہو جاتا ہوں اور چاند کے گھنے کا انتظار کرتا ہوں۔“

”بہر حال! اس خاص مرکب دوا کی دریافت سے پہلے میں مہینے میں ایک بار خطرناک بھیڑیے میں بدل جاتا تھا۔ ہو گورٹس میں پڑھنا مجھے ناقابل یقین خواب کی مانند لگتا تھا کیونکہ باقی طلباء کے والدین یہ کبھی نہیں چاہتے کہ ان کے بچے میرے آس پاس رہیں.....“
 ”لیکن اسی دوران ڈیبل ڈور ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر تعینات ہو گئے۔ ان کا نظریہ دوسرے جادوگروں سے الگ اور قابل تحسین تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کچھ احتیاطی تدبیر بر تین تو میں سکول میں پڑھ سکتا ہوں۔“ لوپن نے آہ بھر کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ”میں نے تمہیں مہینہ بھر پہلے بتایا تھا کہ جس سال میں ہو گورٹس آیا تھا، جھگڑا الودرخت اسی سال لگایا گیا تھا..... بیچ تو یہ ہے کہ اسے لگایا ہی اسی لئے گیا تھا کیونکہ میں ہو گورٹس سے آچکا تھا۔ یہ مکان.....“ لوپن نے اُداسی سے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اس تک آنے والی سرنگ..... میرے ہی استعمال کے لئے بنائی گئی تھی۔ مہینے میں ایک بار مجھے سکول سے نکال کر اس جگہ پر لا یا جاتا تھا تاکہ میں بھیڑیا بن سکوں۔ سرنگ کے منہ پر درخت اسی لئے لگایا گیا تھا تاکہ کوئی بھی میرے پاس نہ پہنچ پائے کیونکہ میں خطرناک تھا اور کسی کو بھی کاٹ سکتا تھا.....“

ہیری نہیں جانتا تھا کہ یہ کہانی آگے کہاں جائے گی لیکن وہ پوری توجہ سے سننے میں مشغول تھا۔ لوپن کے علاوہ صرف سکے بزرگی ہی ڈری ہوئی چیزوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”ان دونوں میرا بھیڑیا والا روپ انہائی خطرناک اور دیوالی گی سے بھر پور ہوتا تھا۔ انسان سے بھیڑیے کے خدوخال میں بدلنا بڑا کھٹھن اور تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔ مجھے انسانوں سے الگ کر دیا جاتا تھا تاکہ میں انہیں کاٹ نہ لوں۔ اسی لئے میں خود کو ہی کاظتا اور کھرو چتار ہوتا تھا۔ قبصے والوں نے میرے چلانے کی آوازیں اور چیزوں کو سن کر سوچا کہ وہ شاید کسی خوفناک بھوت کی آوازیں سن رہے ہیں۔ ڈیبل ڈور نے بھی اس افواہ کو پھیلانے میں معاونت کی۔ حالانکہ یہ بغلہ رسول سے خالی مگر پرسکون تھا۔ لیکن اب بھی قبصے والے اس کے پاس آنے سے ڈرتے ہیں۔“

”اگر میرے روپ بدلنے والے واقعات تو چھوڑ دیا جائے تو میں زندگی میں اتنا خوش پہلے کبھی نہیں تھا۔ پہلی بار میرے پاس

دوست تھے، تین اچھے دوست..... سیرلیں بلیک پیٹر پیٹر گو..... اور ظاہر ہے، ہیری تمہارے والد..... جیمس پوٹر!

”اب میرے تینوں دوستوں کا دھیان اس طرف جانا ہی تھا کہ میں مہینے میں ایک بار غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے ہر طرح کے بہانے تراشے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میری ماں بیمار تھی اور مجھے اس سے ملنے کیلئے گھر جانا پڑتا تھا..... میں اس دہشت میں مبتلا تھا کہ جس پل انہیں سچائی معلوم ہو جائے گی تو وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ لیکن ہر مانتی! انہوں نے بھی تمہاری طرح سچائی تک رسائی حاصل کرہی لی.....“

”لیکن انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اس کے بجائے انہوں نے میرے لئے ایسا کچھ کیا جس سے میرا روپ بدلنا..... سب کیلئے کم خطرناک ہوتا چلا گیا، بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا ہو گا کہ وہ میری زندگی کا سب سے بہترین وقت بن گیا۔ وہ میرے لئے بھیں بدل چوپائی جادوگر بن گئے۔“

”میرے والد بھی.....؟“ ہیری نے جیراگی سے پوچھا۔

”ہاں!“ لوپن نے سر ہلایا۔ ”بھیں بدل چوپائی جادوگر کیسے بن جاتا ہے؟ یہ معلوم کرنے کیلئے انہیں تین سال لگ گئے۔ تمہارے والد اور سیرلیں بلیک کافی ہوشیار اور ذہین طلباء میں سے ایک تھے اور یہ اچھی بات تھی کیونکہ بھیں بدل چوپائی جادوگر بننے کے عمل میں عموماً خوفناک نتائج بھی سامنے آسکتے تھے۔ یہ بھی ایک خاص وجہ ہے کہ محکمہ وزارتِ جادو بھیں بدل چوپائی جادوگر بننے کی کوشش کرنے والے لوگوں پر کافی کڑی نظر رکھتا ہے۔ پیٹر کو جیمس اور سیرلیں کی مدد کی ضرورت پڑی۔ آخر کار ہمارے پانچویں سال میں انہوں نے یہ کام کر دکھایا۔ وہ تینوں اب خواہش کے مطابق جانوروں کا کامیاب بہروپ بدلنے پر قادر تھے۔“

”لیکن اس سے آپ کو کیسے مدد ملی؟“ ہر مانتی نے الجھے ہوئے الجھے میں پوچھا۔

”وہ انسان کے روپ میں میرے ساتھ نہیں رہ سکتے تھے اسی لئے وہ جانور بن کر میرے ساتھ رہنے لگے۔“ لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”بھیڑیائی انسان، بھیڑیئے کی شکل میں صرف انسانوں کیلئے خطرناک اور نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہر مہینے جیمس کے غیبی چونگے میں چھپ کر سکول سے باہر نکلتے تھے پھر وہ بھیں بدل لیتے تھے..... پیٹر جو سب سے چھوٹا تھا۔ جھگڑا اور درخت کی جملہ آور شاخوں کے نیچے سے پھسلتا ہواتے کے پاس پہنچ جاتا تھا اور اسے پر سکون کرنے والی گانٹھ کو دبادیتا تھا۔ پھر وہ سب سر نگ کے ذریعے مجھ تک پہنچ جاتے تھے۔ ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں کم خطرناک ہو گیا تھا۔ میرا بدن تو بھیڑیئے جیسا دکھائی دیتا تھا لیکن ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میرا دماغ بھیڑیوں کی طرح کا نہیں رہتا تھا۔“

”جلدی کرو..... ریکس!“ بلیک غرایا۔ جو سکے برزکواب بھی بھوکے شیر کی مانند گھور رہا تھا۔

”میں وہیں پہنچ رہا ہوں سیرلیں!..... میں وہیں پر آ رہا ہوں!“ لوپن نے تیزی سے کہا۔ ”چونکہ اب ہم سب روپ بدل سکتے تھے، اس لئے ہمارے سامنے کئی اہم گھنیاں کھلتی چلی گئیں۔ ہم قید سے نکل آزاد گھومنے لگے۔ سیرلیں اور جیمس اتنے بڑے جانور میں

بدلتے تھے کہ وہ کسی بھی دیوبھیکل بھیڑیئے پر بآسانی قابو پاسکتے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہو گورٹس کے کسی بھی ایک طالب علم کو ہو گورٹس کے میدان اور ہو گورٹس کے بیرونی راستوں کے بارے میں اتنی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں، جتنی اس دوران ہمیں ہو چکی تھی..... اور پھر ہم نے وہ نقشہ بنایا۔ اور اس پر اپنے انتحاری کردیئے۔ سیر لیں بلیک، پیڈ فٹ ہے، پیٹر پی گو، وارم ٹیل ہے، جیمس پوٹر، پروفسس تھا۔“

”وہ کس طرح کے جانور بن.....“ ہیری نے پوچھنے کی کوشش کی مگر ہر ماہنی نے فوراً بات کاٹ دی۔

”پھر بھی یہ سچ مجھ خطرناک تھا۔ اندھیرے میں ایک بھیڑیائی انسان کے ساتھ چاروں طرف گھومنا..... اگر آپ دوسروں کو جل دے کر بھاگ نکلتے اور کسی کو کاٹ لیتے تو.....؟“

”یہ ایک ایسا احساس ہے جواب مجھے بہت اذیت دیتا ہے۔“ لوپن کے لبجے میں بھاری پن تھا۔ ”اور ایسے حادثے ہوتے ہوتے بچے تھے۔ ہم بعد میں ان کے بارے میں ہنتے تھے۔ ہم اس وقت چھوٹے تھے، بغیر سوچ سمجھے کام کرتے تھے۔ اپنی اس بہادری اور بے خوفی پر ہمیں گھمنڈ تھا.....“

”میں کئی بار خود کو ملزم محسوس کرتا ہوں کہ میں نے ڈبل ڈور کے حد سے زیادہ اعتماد کو قتل کیا۔ انہوں نے مجھے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہو گورٹس میں داخلہ دیا۔ جب کوئی دوسرا ہیڈ ماسٹر ایسا کرنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔ انہیں یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ میں ان کے قوانین کو توڑ رہا تھا جو انہوں نے میری اور دوسروں کی حفاظت کیلئے تشكیل دیئے تھے۔ انہیں یہ کبھی پتہ نہیں چلا کہ میں نے تین ساتھی طلباء کو غیر قانونی ڈھنگ سے بھیس بدل چوپائی جادو گر بننے کیلئے معاونت کی۔ لیکن پھر اگلے تیار ہونے والے مہماں منصوبے کی تیاری میں میں ہمیشہ اپنی مجرمانہ احساسات کو دبانے میں کامیاب ہو جاتا تھا..... اور میں اب بھی نہیں بدلا ہوں.....“

لوپن کا چہرہ سفیدہ گیا تھا اور ان کی آواز میں ڈکھ سے بھرے نفرت کے احساسات جھلک رہے تھے۔ ”اس پورے سال میں خود سے نبرداز مارہا اور سلگتارہا کہ مجھے ڈبل ڈور کو یہ بتا دینا چاہئے کہ سیر لیں بلیک ایک بھیس بدل چوپائی جادو گر ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں کر پایا..... کیوں؟ کیونکہ میں بہت بزدل ہوں۔ اس کا مطلب یہ تسلیم کرنا تھا کہ سکول میں پڑھتے وقت میں نے ان کے اعتماد کو توڑ ڈالا تھا اور دوسروں کو اپنے ساتھ آنے کیلئے مجبور کیا تھا..... ڈبل ڈور کا اعتماد میرے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ انہوں نے میرے جو کچھ کیا وہ دوسرا نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے مجھے ہو گورٹس میں داخلہ دیا اور پھر انہوں نے مجھے ملازمت بھی دی۔ جب باقی سب نے مجھے مسترد کر دیا تھا۔ ایک بھیڑیائی انسان ہونے کی وجہ سے مجھے کہیں ملازمت نہیں ملتی ہے۔ اور اس لئے میں نے خود کو یقین دلایا کہ سیر لیں بلیک سکول میں ان تاریک طاقتوں کا استعمال کر کے گھس رہا تھا جو اس نے والدی مورث سے سیکھی تھیں۔ اس کا اس کے بھیس بدل چوپائی جادو گری سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تو ایک طرح سے سنیپ میرے بارے میں شروع سے ہی صحیح سوچ لئے ہوئے تھا.....“

”سنیپ؟“ بلیک نے نفرت بھرے لبجے میں کہا اور پہلی بار سکے برز سے اپنی آنکھ ہٹا کر لوپن کی طرف دیکھا۔ ”سنیپ کا اس

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

307

معاملے سے کیا تعلق ہے؟“

”وہ بیہیں ہے سیر لیں!“ لوپن نے بھرا نے ہوئے لجے میں کہا۔ ”وہ بیہیں ہو گورٹس میں پڑھار ہا ہے۔“ انہوں نے ہیری، رون اور ہر ماہنی کی طرف دیکھا۔

”سنیپ بھی سکول میں ہمارے ساتھ پڑھتا تھا۔ جب تاریک جادو سے حفاظت کی کلاس کیلئے استاد کے عہدے پر مجھے نوکری دی گئی تو اس نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ وہ تمام سال ڈبل ڈور سے یہی احتجاج کرتا رہا کہ میں بھروسے کے قابل نہیں ہوں۔ اس کے پاس اس کی کئی وجوہات تھیں۔ سیر لیں نے اس کے ساتھ ایک ایسا مذاق کیا تھا، جس میں اس کی جان جاسکتی تھی اور اس مذاق کی جڑ بھی میں ہی تھا.....“

بلیک نے اہانت آمیز آوازنکالی۔ ”اس کے ساتھ یہی ہونا چاہئے تھا۔ چھپ چھپ کرو یہ پتہ لگانے کی کوشش کرتا تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں؟..... وہ ہمیں سکول سے نکلوانے کے در پر تھا۔“ سیر لیں کی اس بات میں گہری نفرت چھپی ہوئی صاف جھلک رہی تھی۔

”سیورس کو اس چیز میں بے حد چھپتی تھی کہ میں ہر مہینے کہاں جاتا تھا؟“ لوپن نے ہیری، رون اور ہر ماہنی سے کہا۔ ”تم تو جانتے ہو۔ ہم ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ خاص طور پر جیمس سے چڑھتا تھا..... مجھے لگتا ہے کہ کیوڈچ کپ پر جیمس کی کامیابی کے باعث وہ اس سے جلنے لگا تھا..... چاہے جو بھی ہو، سنیپ نے ایک شام کو مجھے میدم پامفری کے ہمراہ میدان عبور کرتے ہوئے دیکھا، جب وہ مجھے روپ بدلنے کیلئے جھگڑا الودرخت کے پاس لے جا رہی تھیں۔ سیر لیں نے مسخری کرتے ہوئے سنیپ کو یہ بتا دیا کہ جھگڑا الودرخت کی جڑ والی سرنگ میں جانے کیلئے وہ ایک لمبی چھڑی سے تنے کی گانٹھ کو دبا دے۔ ظاہر ہے سنیپ نے اس کی کوشش کی..... اگر وہ اس بنگلے تک آگیا ہوتا تو یقیناً اسے ایک خونخوار بھیڑیائی انسان سے ملاقات کرنا پڑتی جو اس کیلئے خونگوار ثابت نہ ہوتی۔ لیکن جب تمہارے والد کو اس کی خبر ہوئی کہ سیر لیں نے کتنا خطرناک مذاق کیا ہے تو وہ جلدی سے سنیپ کے پیچھے بھاگے۔ انہوں نے اپنی جان جو کھوں میں ڈالتے ہوئے سنیپ کو پیچھے کھینچ لیا۔ لیکن سنیپ نے سرنگ کے اختتام پر مجھے دیکھ لیا تھا۔ ڈبل ڈور نے اسے ہدایت کی کہ وہ یہ بات کسی اور کونہ بتائے لیکن اسی وقت سے وہ یہ حقیقت جان گیا تھا کہ میں کیا تھا.....؟“

”تو اسی لئے سنیپ آپ کو پسند نہیں کرتے ہیں۔“ ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ”کیونکہ وہ ہمیشہ سوچتے ہیں کہ آپ بھی اس مذاق میں شامل تھے؟“

”ہاں! یہ سچ ہے!“ لوپن نے کے پیچھے والی دیوار سے ایک سرگوشی نما غصیلی آواز گونجی۔

سیورس سنیپ غبی چونہ اترتا ہوا کھائی دے رہا تھا اور اس کی چھڑی سیدھے لوپن کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

انیسوال باب

لارڈ والڈی مورٹ کا خدمت گزار

ہر ماں تی چھنی۔ بلیک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہیری ایسے دکھائی دیا جیسے اسے بھل کا زور دار جھٹکا لگا ہو۔

”مجھے یہ جھگڑا الودخت کے پاس ملا تھا۔“ سنیپ نے چونہ ایک طرف پھینکتے ہوئے اور چھڑی کو لوپن کے سینے کی طرف تانتے ہوئے کہا۔ ”یہ چونہ بہت کام آیا پوٹر..... میں تمہارا شکر یہ ادا کرتا ہوں“

سنیپ تھوڑا ہانپ رہے تھے مگر ان کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات کی جھلک گہری تھی۔

”تم شاید یہ سوچ کر حیران ہو رہے ہو گے کہ مجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تم یہاں ہو؟“ سنیپ نے زہریلی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ”لوپن! تھوڑی دیر پہلے میں تمہارے دفتر میں گیا تھا۔ تم آج اپنا مرکب پینا بھول گئے تھے۔ اس لئے میں مرکب لے کر جب وہاں پہنچا تو یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں وہاں صحیح وقت پر پہنچ گیا..... میرا مطلب ہے کہ میری خوش قسمتی تھی کہ تمہاری میز پر ایک نقشہ کھلا پڑا تھا۔ اس پر ایک نظر ڈالتے ہی میں وہ سب جان گیا جو میں نے ہمیشہ سے جاننا چاہتا تھا۔ میں نے تمہیں اس سرنگ میں بھاگتے اور اچھل ہوتے ہوئے دیکھا۔“

”سیورس!“ لوپن نے کہنا شروع کیا لیکن سنیپ نے ان کی بات کاٹ دی۔

”لوپن! میں نے ہیڈ ماسٹر سے بار بار کہا تھا کہ تم اپنے پرانے دوست بلیک کو محل کے اندر لانے میں مدد کر رہے ہو اور یہ رہا اس کا ثبوت..... میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم اسے چھپانے کیلئے اپنی پرانی جگہ کا استعمال کرنے کی ہمت کرو گے۔“

”سیورس! تم غلطی کر رہے ہو۔“ لوپن نے جلدی سے کہا۔ ”تمہیں پوری بات نہیں معلوم ہے۔ میں سب کچھ واضح کر سکتا ہوں..... سیریس یہاں ہیری کو مارنے کیلئے نہیں آیا ہے.....“

”آج رات اڑقبان میں دو اور لوگ جائیں گے۔“ سنیپ نے پھنکا رہتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب دیواری جیسی چمک املا آئی تھی۔ ”میں یہ دیکھنے میں دچپسی رکھتا ہوں کہ ڈمبل ڈور سے کیسے برداشت کرتے ہیں؟..... انہیں پورا اعتماد تھا کہ تم قابل بھروسہ ہو لوپن!..... جیسے بھیڑیاں انسان کو پالتو بنایا جا سکتا ہو.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

309

”یہ حماقت ہے!“ لوپن نے دھمی آواز میں کہا۔ ”کیا سکول کے دونوں کی پرانی جلن کی وجہ سے تم کسی بے قصور آدمی کو دوبارہ اڑقبان بھیجو گے؟“

”دھڑاک.....“ سانپ جیسی تلی رسیاں سنیپ کے چھڑی سے باہر نکلی اور لوپن کے چہرے، کلاسیوں اور رانگوں پر بندھتی چلی گئیں۔ اس سے لوپن کا توازن بگڑ گیا اور وہ فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ رسیوں کی کسی ہوئی گرفت میں مل بھی نہیں پا رہا تھا۔ غصے سے غراتا ہوا بلیک سنیپ کی طرف بڑھا لیکن سنیپ نے تیزی سے اپنی چھڑی سیدھی بلیک کی آنکھوں کے درمیان تان دی تھی۔

”مجھے کوئی ایک وجہ دو!“ انہوں نے سرگوشی نماز ہریلی آواز میں کہا۔ ”مجھے اس کے استعمال کی کوئی ایک وجہ دو..... اور میں قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہیں مار دوں گا۔“

بلیک رُک گیا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ کس کے چہرے پر زیادہ نفرت جھلک رہی تھی۔

ہیری اپنی جگہ پر اتنا لا غر کھڑا تھا جیسے اسے لقوہ مار گیا ہو۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کیا جائے یا پھر کس پر یقین کیا جائے؟ اس نے رون اور ہر ماں کی طرف دیکھا۔ رون بھی اسی کی طرح گھری الجھن میں ڈوبا ہوا کھائی دے رہا تھا اور بھاگنے کی کوشش کرتے سکے برز کو پکڑے رکھنے کے لئے اب بھی دشواری کا شکار تھا۔ بہر حال ہر ماں نے سنیپ کی طرف بے یقینی سے ایک قدم بڑھایا اور بولی۔

”پروفیسر سنیپ! اس میں..... اس میں بھلا کیا نقchan ہو گا کہ ہم ان کی پوری بات سن لیں ہے نا؟“

”مس گری بیجر! تمہیں سکول سے نکالا جاسکتا ہے.....!“ سنیپ نے تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ ”تم، پوٹر اور ویزلی ایک خونی اور بھیریاں انسان کے ساتھ پائے گئے ہو۔ زندگی میں کم سے کم ایک بار تو اپنی زبان بند رکھو.....“

”لیکن اگر..... اگر کوئی غلطی ہوئی.....“

”چپ رہو..... احمق لڑکی!“ سنیپ بری طرح سے چلا گئے۔ اس کی حالت دیوانوں جیسی ہو گئی تھی۔ ”جس چیز کو تم جانتی سمجھتی نہیں ہو۔ اس کے بارے میں مت بولو۔“ بلیک کے چہرے کی طرف تی ہوئی ان کی چھڑی سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ہر ماں یک لخت چپ ہو گئی۔

”انقام بہت میٹھا ہوتا ہے۔“ سنیپ نے بلیک سے کہا۔ ”بڑے دونوں سے حرست تھی کہ تمہیں میں ہی پکڑوں.....“

”تم سے غلطی ہو رہی ہے سیپورس!“ بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ”اگر یہ لڑکا اپنے چوہے کو سکول تک اپنے ساتھ لے جائے گا۔“ اس نے اپنا سرون کی طرف جھکلتے ہوئے کہا۔ ”تو میں چپ چاپ بغیر کسی حرکت کے وہاں چلا جاؤں گا.....“

”سکول تک.....؟“ سنیپ نے نرم لمحے میں کہا۔ ”مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اتنی دور جانے کی ضرورت پڑے گی۔ میں تو جھگڑا لو درخت کے باہر نکلتے ہی روح کھچڑوں کو بلوالوں گا۔ وہ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں گے بلیک..... اتنے خوش ہوں گے کہ وہ تمہیں فوراً چوم لیں گے۔“

بلیک کے چہرے پر جو تھوڑا بہت رنگ تھا وہ بھی اُڑ گیا۔

”تمہیں تمہیں میری بات سننا چاہئے۔“ اس نے لکھتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”چو ہے چو ہے کو دیکھو“

لیکن سنیپ کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک گھری ہوتی چلی گئی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ کچھ سننے یا سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں تھے۔

”اب سب لوگ چلو“ انہوں نے چلکی بجائی اور لوپن کی رسیوں کی ڈور اُڑ کر ان کے ہاتھ میں آگئی۔ ”میں اس بھیڑیائی انسان کو کھینچ کر لے چلتا ہوں شاید روح کھجڑا سے بھی چوم لیں۔“ اس سے پہلے کہ ہیری جان پاتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے تین قدموں میں کمرہ پار کیا اور راستہ روک کر دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

”راستے سے ہٹ جاؤ پوٹر! تم پہلے ہی کافی مشکل میں ہو۔“ سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ”اگر میں تمہاری جان بچانے کیلئے بیہاں پر نہیں آتا“

”پروفیسر لوپن مجھے اس سال سینکڑوں بار مار سکتے تھے۔“ ہیری نے کہا۔ ”جب میں نے روح کھجڑوں سے محفوظ رہنے کی تعلیم ان سے حاصل کی تھی تو میں ان کے پاس کئی بار تھا تھا۔ اگر وہ بلیک کی مدد کر رہے تھے تو انہوں نے مجھے اسی وقت کیوں نہیں مار ڈالا؟“

”مجھے کیا پتہ کہ بھیڑیائی انسان کا دماغ کس طرح سے سوچتا ہے؟“ سنیپ نے غصے سے کہا۔ ”راستے سے ہٹ جاؤ پوٹر!“

”آپ پاگل ہو چکے ہیں۔“ ہیری بری طرح سے چیخا۔ ”انہوں نے سکول میں آپ کے ساتھ مذاق کیا تھا، اسی لئے آپ کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہیں“

”چپ رہو! میں اس طرح کی باتیں نہیں سنوں گا۔“ سنیپ چھیتے اور پہلے سے کہیں زیادہ خونخوار دکھائی دیئے۔ ”پوٹر! جیسا باپ، ویسا ہی بیٹا میں نے ابھی ابھی تمہاری جان بچائی ہے۔ تمہیں تو گھٹنوں کے بل بیٹھ کر میرا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مگر نہیں تم تو اسی قابل تھے کہ وہ تمہیں مار ڈالتے۔ تم بھی اپنے باپ کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے۔ تمہاری طرح انہوں بھی بلیک پر بھروسہ کیا تھا۔ تم بھی اسی اکڑ میں مرتے کہ بلیک پرشک کرنا غلط ہے۔ اب راستے سے ہٹ جاؤ، ورنہ میں تمہیں زبردستی راستے سے ہٹا دوں گا راستہ چھوڑ دو پوٹر!“

ہیری نے ایک ہی پل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ سنیپ اس کی طرف ایک بھی قدم آگے بڑھا پائے اس سے پہلے ہی اس نے اپنی چھڑی اٹھا لی۔

”نہتے ہو جاؤ“

وہ چیخا۔ یہ کہنے والی آواز اسی کی اکیلی نہیں تھی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے دروازے کی چولیں ہل کر رہ گئیں۔ سنیپ ہوا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

311

میں اڑتے ہوئے دیوار سے جاٹکرایا اور پھر پھسل کر زوردار آواز میں فرش پر جا گرے۔ ان کے بالوں سے خون بہنے لگا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

ہیری نے ارد گرد دیکھا۔ رون اور ہر ماں نے بھی اسی وقت اپنی جادوئی چھڑیوں سے سنیپ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تین طرفہ وار کافی شدید ثابت ہوا تھا۔ سنیپ کی چھڑی ہوا میں اچھلی اور بستر پر کروک شانکس کے پاس جا گری۔

”تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔“ بلیک نے ہیری کی طرف دیکھ کر فکر مندی سے کہا۔

”تمہیں یہ کام مجھ پر چھوڑ دینا چاہئے تھا.....“

ہیری نے بلیک سے نظریں نہیں ملائیں۔ اسے اب بھی یقین نہیں تھا کہ اس نے واقعی صحیح کام کیا تھا یا کچھ غلط.....

”ہم نے ایک استاد پر حملہ کر دیا..... ہم نے ایک استاد پر حملہ کر دیا.....“ ہر ماں بے یقینی کے عالم میں بول رہی تھی اور اس کی آنکھیں بے ہوش پڑے سنیپ پر جھی ہوئی تھیں۔ ان میں تاسف اور پچھتاوے کے جذبات نمایاں تھے۔ ”آہ! ہم بہت مشکل میں پھنس جائیں گے۔“

لوپن اپنی رسیوں کو کھولنے کیلئے جوڑ تلاش کر رہا تھا۔ بلیک نے اگلے ہی لمحے جھک کر اس کی بندشیں کھول دیں۔ لوپن سیدھا کھڑا ہوئے اور اپنا بازو مسلنے لگے۔ رسیوں کی سختی سے ان کے بازوؤں پر نیلے نشانات پڑ گئے تھے۔

”شکر یہ ہیری!“ انہوں نے دھیٹے انداز میں کہا۔

”اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں نے آپ کی باتوں پر یقین کر لیا ہے۔“ ہیری نے جواب دینے میں لمحہ بھر بھی درنہیں کی تھی۔

”تواب ہمیں تمہیں ثبوت دینا ہی ہوگا.....“ بلیک ناگواری سے بولا۔ ”سنولٹر کے! پیٹر کو مجھے دے دو.....“

رون نے سکے برزو جلدی سے اپنے سینے سے چپکایا۔

”چھوڑو اسے.....!“ اس نے نقاہت بھی آواز میں کہا۔ ”کیا تم یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تم اڑقبان سے صرف سکے برزو کو پکڑنے کیلئے فرار ہوئے تھے؟ میرا مطلب ہے کہ.....“ اس نے ہیری اور ہر ماں کی طرف فریاد بھری نظرؤں سے دیکھا۔ ”ٹھیک ہے، یہ مان لیا کہ پیٹر خود کو چوہے میں بدل سکتا تھا۔ دنیا میں لاکھوں چوہے ہیں، بلیک کو اڑقبان کی قید میں یہ کیسے پہنچے چل گیا کہ سکے برزو ہی پیٹر پیٹر گو تھا.....؟“

”یہ اہم سوال ہے..... سیریس!“ لوپن نے بلیک کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ان کی بھنوں میں تن گئی تھیں۔ ”تمہیں یہ کیسے پہنچے چلا کہ سکے برزو ہی وہی چوہا ہے؟“

بلیک نے اپنے چونے کے اندر اپنا پنجی جیسا ہاتھ ڈال کر ایک چرم کا غذ نکالا۔ پھر اس نے اس پر اپنا استخوانی ہاتھ پھیر کر اس کی تہہ سیدھی کی۔ یہ رون اور اس کے خاندانی افراد کی تصور تھی جو چھلکی گر میوں میں روز نامہ جادوگر، میں چھپی تھی۔ اس تصور میں سکے برزو

رون کے کندھے پر بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”تمہیں یہ کیسے ملا.....؟“ لوپن نے جیران ہو کر دریافت کیا۔

”خیل سے.....“ بلیک نے جواب دیا۔ ”جب وہ پچھلے سال اڑقبان کا معاشر نہ کرنے کیلئے آیا تھا۔ تو میں نے اس سے اخبار مانگ لیا تھا۔ اور اس کے پہلے ہی صفحے پر پیغام تھا..... اس لڑکے کے کندھے پر بیٹھا ہوا چوہا..... میں اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا۔ میں نے اسے بہت بار روپ بدلتے ہوئے دیکھا تھا، اور تصویر کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ لڑکا ہو گورلُس جانے والا ہے۔ جہاں ہیری پڑھتا تھا.....“

”اوہ خدا یا.....“ لوپن نے دھمی آواز میں کہا۔ وہ بھی سکے برز کو اور کبھی اخبار کی تصویر کی گھورتے رہے۔ ”اس کا اگلا پنجہ.....“

”اس کے اگلے پنجے میں ایسی کیا خاص بات ہے؟“ رون نے غصے میں پوچھا۔

”اس کی ایک انگلی غائب ہے.....“ بلیک نے فوراً کہا۔

”ظاہر ہے.....“ لوپن نے کہا۔ ”بہت آسان..... شیطانی عیار..... اس نے خود یہ کیا تھا؟“

”روپ بدلنے سے ٹھیک پہلے۔“ بلیک نے کہا۔ ”جب میں نے اسے ٹھیک کر لیا تو اس نے پوری سڑک کو سنانے کیلئے سڑک پر موجود لوگوں کو چلا چلا کر کہا کہ میں نے لی اور جیس کو قتل کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں اسے کوئی ضرر پہنچا پاتا۔ اس نے کمر کے پیچھے سے چھپڑی پکڑ کر سڑک پر نظر بندی کا جادو کر دیا۔ بیس فٹ کے دائرے میں موجود ہر فرد کو مار ڈالا..... اس کے بعد وہ روپ بدل کر رسول لائن کے باقی چوہوں میں گھل مل گیا.....“

”کیا تم نے کبھی نہیں یہ سنارون.....؟“ لوپن نے کہا۔ ”پیغام کے بدن کا جو حصہ باقی محلہ وزارت جادو کو ملا تھا..... وہ اس کی کٹی ہوئی انگلی تھی.....“

”دیکھئے!“ رون نے نئی بات نکال لی۔ ”ہو سکتا ہے کہ سکے برز کی کسی اور چوہے سے لڑائی ہوئی ہوگی۔ وہ میرے خاندان میں گذشتہ بارہ برس سے ہے!“

”جیرت انگیز..... بارہ سال سے.....“ لوپن نے آنکھ جھپکتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم نے کبھی نہیں سوچا کہ وہ اتنے لمبے عرصے تک زندہ کیسے رہا؟“

”ہم..... ہم اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرتے تھے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔

”لیکن اس وقت..... اس وقت تو اس کی حالت کوئی اچھی نہیں دکھائی دے رہی..... ہے نارون!“ لوپن نے مسکرا کر کہا۔ ”مجھے تو گلتا ہے کہ جب سے اس نے سنا ہے کہ سیر لیں بلیک اڑقبان سے فرار ہو گیا ہے تبھی سے اس کا وزن کم ہو رہا ہے.....“

”وہ اس پاگل بلی سے ڈرا ہوا ہے.....“ رون نے کروک شانس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جواب تک بستر پر بیٹھی ہوئی

سکے بزرگوگھور رہی تھی۔

لیکن یہ صحیح نہیں تھا۔ ہیری نے اچانک سوچا۔ سکے بزرگوک شانکس کے آنے سے پہلے ہی بیمار دکھائی دیتا تھا۔ رون کے مصر کی سیر سے لوٹنے وقت تب سے جب بلیک فرار ہوا تھا۔

” یہ بلیک پاگل نہیں ہے۔“ بلیک نے گھری آواز میں کہا۔ اس نے اپنا دبلا ہاتھ بڑھا کر بزرگ شانکس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ” یہ بہت سمجھدار بلی ہے۔ اس نے فوراً پیٹر کی اصلیت جان لی تھی اور جب یہ مجھ سے ملی تو اس نے فوراً جان لیا تھا کہ میں بھی کتنا نہیں ہوں حالانکہ اسے مجھ پر بھروسہ کرنے میں کچھ وقت لگا۔ آخر کار میں نے اسے بتا دیا کہ میں کس کے پیچھے پڑا ہوں تو یہ میری مدد کرنے لگی ”

” تمہاری اس بات کیا مطلب ہے ؟“ ہر ماں تی چونک کر بولی۔

” اس نے پیٹر کو پکڑ کر میرے پاس لانے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوتی اسی لئے اس نے گری فنڈر ہال کی شاخت والا کاغذ چڑا کر مجھے دے دیا جہاں تک میں جانتا ہوں یہ بلی اس کا غذ کو کسی اڑ کے کے بستر کے پاس رکھی ہوتی ٹیبل سے اٹھا کر لائی تھی ”

ہیری کا دماغ اب ان باتوں کے وزن کو نہیں جھیل پا رہا تھا۔ یہ سب نہایت عجیب تھا۔ مگر اس کے باوجود

” لیکن پیٹر کو اس بارے میں شک ہو گیا تھا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا اس بلی نے تم نے اس کا نام کروک شانکس رکھا ہے؟ مجھے بتایا کہ پیٹر چادر پر خون کا نشان چھوڑ گیا ہے مجھے لگتا ہے اس نے خود کو کاٹ لیا ہوگا اپنی موت کی وہ ایک بار پہلے بھی اسی طرح کا میاب ادا کاری کر چکا تھا ”

یہ سن کر ہیری کو جیسے ہوش آگیا تھا۔

” اس نے اپنی موت کی ادا کاری کیوں کی؟“ اس نے غصے سے کہا۔ ” کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تم اسے اسی طرح مارنے والے ہو جس طرح تم نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا۔“

” نہیں“ لوپن جلدی سے بولے۔ ” ہیری ”

” اور اب تم اسے مارنے آئے ہو۔“

” ہاں میں اسی لئے آیا ہوں۔“ بلیک نے سپاٹ لبھجے میں کہا۔ وہ چوہے کو کھا جانے والی نظر وہ سے دیکھ رہا تھا۔

” پھر تو تمہیں سنیپ سے نہیں بچانا چاہئے تھا۔“ ہیری چلا یا۔

” ہیری!“ لوپن جلدی سے بولے۔ ” کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آیا؟ پورے وقت ہم یہی سوچ رہے تھے کہ سیریس نے تمہارے ماں باپ کو دھوکا دیا تھا۔ پیٹر نے اس کا تعاقب کر کے اسے گھیر لیا تھا؟ لیکن سچ یہ ہے کہ پیٹر نے تمہارے ماں باپ کو دھوکا دیا تھا اور

سیرلیں نے اس کا تعاقب کر کے گھرا تھا.....”

”یہ سچ نہیں ہے۔“ ہیری نے طیش کے عالم میں چیختے ہوئے کہا۔ ”آپ جانتے ہیں کہ بلیک ان کی روح کا خفیہ راز دار تھا۔ اس نے آپ کے آنے سے پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ اس نے ان کا قتل کیا تھا.....“

وہ بلیک کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس نے اپنا سرد ہیرے دھیرے جھکالایا۔ اس کی دھنسی ہوئی آنکھیں اچانک چمک اٹھیں۔

”ہیری!..... ایک طرح سے میں نے ہی انہیں ہلاک کیا تھا۔“ اس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔ ”میں نے ہی آخری پل لی اور جیس کو یہ تجویز دی تھی کہ وہ پیٹر کو اپنی روح کا خفیہ راز دار بنالیں..... میں جانتا ہوں کہ سارا قصور میرا ہے..... جس رات کو ان کی موت واقع ہوئی، اسی رات کو میں پیٹر کو دیکھنے گیا تھا کہ وہ محفوظ تو تھا لیکن جب میں اس کے روپوں ہونے والی جگہ پر پہنچا تو وہ وہاں نہیں ملا اور وہاں پر کسی قسم کے لڑائی جھگڑے کا بھی کوئی شان نہیں تھا۔ مجھے کچھ گڑ بڑ محسوس ہونے لگی۔ میں اندریشون سے گھر کر خوفزدہ ہو گیا اور سیدھا تمہارے ماں باپ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں پر جب میں نے تباہ شدہ گھر اور بے جان لاشیں دیکھیں تو میں سمجھ گیا کہ پیٹر نے کیا کیا ہو گا؟ انجانے میں مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو چکی تھی.....“

اس کی آواز رندھنی اور پھروہ پلٹا۔

”کافی ہو چکا۔“ لوپن بولے اور شدت غم سے ان کی آواز میں لرزش پیدا ہو چکی تھی۔ ہیری نے ان کی ایسی غمگین آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ ”سچ مجھ کیا ہوا تھا؟ یہ ثابت کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ رون مجھے وہ چوہا دے دو.....“

”اگر میں آپ کو اپنا چوہا دے دوں تو پھر آپ کیا کریں گے؟“ رون کے چہرے کے عضلات کھنچ ہوئے تھے اور آواز میں بھی تناؤ تھا۔

”اس کے اصلی روپ میں لانے کے لئے مجبور کروں گا۔“ لوپن نے کہا۔

”اگر وہ سچ مجھ چوہا ہی ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا.....“

رون نے بالآخر جھکتے ہوئے سکے برز کو پروفیسر لوپن کے حوالے کر ہی دیا تھا۔ سکے برزلگا تار چیخ رہا تھا اور مزاحمت کرتے ہوئے بری طرح سے اچھل کو دکر رہا تھا۔ اس کی چھوٹی کالی آنکھیں اس کے سر میں گھسی جا رہی تھی۔

”تیار سیرلیں.....“ لوپن نے سیرلیں سے کہا۔

بلیک پہلے ہی بستر سے سینیپ کی چھڑی اٹھا پکڑا تھا۔ جب وہ لوپن اور ہاتھوں میں مچلتے ہوئے چوہے کے پاس آیا تو اس کی نم آلوڈ آنکھوں میں شعلے بھڑ کنے لگے۔

”ایک ساتھ.....“ اس نے ڈھمی آواز میں لوپن سے کہا۔

”ہاں!“ لوپن نے جواب دیا۔ انہوں نے ایک ہاتھ میں سکے برز کو کس کر کپڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں چھپڑیوں کو.....“ تین

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

315

کی آواز پر..... ایک دو تین

دونوں چھڑیوں سے نیلی سفید چنگاریاں باہر نکلی۔ ایک پل کیلئے سکے بزر ہوا چھلتا رہا۔ پھر اس کا نخا کا لابدن تیزی سے پھیلنے لگا۔ جب چوہا گر کر فرش سے ٹکرایا تو دون کی چیخ نکل گئی ایک بار پھر آنکھیں چند صیادینے والی روشنی چمکی اور پھر کسی نشوونما پانے والے درخت کی فلم کی طرح کا منظر تھا جو سکرین پر سینئڈوں میں پودے سے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ زمین سے ایک بدن تیزی سے اوپر کی طرف اُگ رہا تھا اور اس کے اعضاء شاخوں کی مانند نمودار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے سکے بزر کی جگہ ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو ملتا ہوا سر جھکائے کھڑا تھا۔ کروک شناکس بستر پر غراتی ہوئی اسے گھورنے لگی۔ اس کی پیٹھ کے بال کھڑے ہو چکے تھے۔

وہ آدمی پستہ قامت تھا۔ وہ ہیری اور ہر ماں تھا جتنا ہی لمبا ہوگا۔ اس کے پتلے، اُڑے اور کھڑی پال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے سر کے وسطی بڑے حصے سے بال بالکل غائب تھے۔ وہ ایک تھائی گنجائی تھا۔ اسے دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے کسی موٹے آدمی کا وزن بہت کم وقت میں کافی زیادہ کم ہو گیا ہو۔ اس کی جلد سکے برز کی کھال کی طرح بہت گندی اور بھریوں والی تھی۔ اس کی نوکیں ناک اور بہت چھوٹی کم فاصلے والی آنکھوں میں بھی چوہے کی جھلک نمایاں تھی۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی، ان سب کو دیکھا۔ اس کی سانس تیزی سے چل رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی نظریں بار بار دروازے کی طرف جاری تھیں۔

”ہیلو پیٹر.....“ لوپن نے کافی خوشنگوار لمحے میں کہا۔ جیسے انہیں چوہوں کو پرانے دوستوں میں بدلنے کی عادت ہو۔ ”تمہیں دیکھے ہوئے کافی عرصہ بیت چکا ہے.....“

”سی..... سیر لیں..... ری..... ریمس.....!“ پیٹی گوکی آواز بھی چوہے کی چڑچڑا ہٹ جیسی ہی تھی۔ ایک بار پھر اس کی نگاہیں دروازے تک گئیں۔ ”میرے دوستو..... میرے پرانے دوستو.....!!!“

بلیک کا چھڑی والا ہاتھ اٹھا لیکن لوپن نے خبردار کرتے ہوئے انداز سے اس کی طرف دیکھا اور اس کی کلائی کپڑی پھروہ پیٹی گوکی طرف مڑے۔ ان کی آواز دھیسی اور نرم تھی۔

”پیٹر! ہم لوگ اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ جس رات کو لی اور جیسی کی موت واقع ہوئی، اس رات کو کیا ہوا تھا؟ جب ہم یہ بات کر رہے تھے تم بستر پر چیخ رہے تھے اسی لئے شاید تم نے کچھ باتیں نہیں سنی ہوں گی.....“

”ریمس!.....“ پیٹی گو نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ہیری کو صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے پیلے چہرے پر پسند کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں۔ ”تمہیں اس کی بات پر یقین تو نہیں ہے..... اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی..... ریمس!“

”یہ ہم سن چکے ہیں.....“ لوپن نے بہت ٹھنڈے لمحے میں کہا۔ ”میں تمہارے ساتھ ایک دو گھنیوں کو سلبھانا چاہتا ہوں پیٹر..... اگر تم.....“

”وہ دوبارہ مجھے مارنے آیا ہے.....“ پٹی گواچا نک بلیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چینا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے اس کیلئے اپنی بیج کی انگلیوں کا استعمال کیا تھا کیونکہ اس کی چھنگلیا غائب تھی۔ ”اس نے لی اور جیس کو مارڈا لا ہے اور اب وہ مجھے بھی مارنا چاہتا ہے..... مجھے بچالو..... ریمس!“

جب بلیک نے اپنی دھنسی ہوئی آنکھوں سے پٹی گو گھور کر دیکھا تو اس کا چہرہ مردہ کھوپڑی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ”جب تک ساری باتیں صاف نہیں نہیں ہو جاتیں تب تک کوئی بھی تمہیں ہاتھ نہیں لگائے گا۔“ لوپن نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

”صاف نہیں ہو جاتیں؟.....“ پٹی گو چینا اور ایک بار پھر بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں بند کھڑکیوں پر اور دروازے گئیں۔ ”میں جانتا تھا کہ وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا۔..... میں جانتا تھا کہ وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا۔ میں بارہ سال سے اس بات کا انتظار کر رہا ہوں۔“

”تم جانتے تھے کہ سیر لیں اژقبان سے فرار ہونے والا ہے؟“ لوپن نے اپنی بھنوئیں سکیڑتے ہوئے کہا۔ ”جبکہ وہاں سے پہلے کوئی فراز نہیں ہو پایا ہے.....!“

”اس کے پاس الی شیطانی قوتیں ہیں جن کا استعمال کر کے اژقبان کر کے وہ پھرے داروں کو جل دے سکتا ہے۔ ہم ان طاقتیں کا تصور تک نہیں کر سکتے۔“ پٹی گو تیکھی آواز میں بولا۔ ”ورنہ وہ وہاں سے کیسے فرار ہو سکتا تھا۔ تم جانتے ہو کون؟ نے اسے کچھ ایسی چالیں سکھا دی ہوں گی۔“

بلیک زور سے ہنسنے لگا۔ اس کی سوکھے حلق سے نکلنے والے قہقہے پورے کمرے میں گونج رہے تھے۔ اس نے طنز سے کہا۔ ”والدی مورٹ مجھے چالیں سکھائے گا.....؟“

پٹی گو والدی مورٹ کا نام سن کر ایسے کانپ اٹھا جیسے بلیک نے اسے کاٹ لیا ہو۔

”کیا ہوا؟..... اپنے پرانے آقا کا نام سن کر ڈر گئے؟“ بلیک نے ہونٹ چبا کر کہا۔ ”میں تمہیں الزام نہیں دے رہا ہوں پیڑ! اس کے ساتھی تم سے خوش نہیں ہیں..... ہے نا!“

”پتہ نہیں..... ان باتوں سے تمہارا کیا مطلب ہے؟“ پٹی گو بڑھاتے ہوئے بولا۔ اب اس کی سانسیں زیادہ تیزی سے چلنے لگی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ اب پسینے سے شرابو رہو رہا تھا۔

”تم اتنے سالوں سے مجھ سے نہیں..... والدی مورٹ کے ساتھیوں کے خوف سے چھپے رہے تھے۔“ بلیک نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ”میں نے اژقبان میں بہت سی باتیں سنی ہیں پیڑ!..... سب یہی سوچتے ہیں کہ تم مر چکے ہو، ورنہ تمہیں ان کے بہت سارے سوالوں کا جواب دینا پڑتا..... میں نے سنا ہے جب وہ اپنی اذیت بھری نیند میں چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے۔ انہیں یقین ہے کہ تم

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

317

نے للی اور جیمس کے ساتھ تو غداری کی، ہی تھی..... ساتھ ہی والدی مورٹ سے بھی غداری کی تھی۔ والدی مورٹ تمہاری مجرمی پر پوٹر خاندان کو ہلاک کرنے گیا تھا..... اور وہاں پران کے ساتھ ساتھ خود بھی تباہ و بر باد ہو گیا تھا۔ والدی مورٹ کے سبھی ساتھی اڑقبان میں بند نہیں ہیں ہیں..... ہے نا!..... اس کے بہت سے ساتھی آج بھی کھلے عام گھوم رہے ہیں اور یہ ادا کاری کر رہے ہیں کہ انہیں اپنی غلطی پر گھر ارج ہے..... اگر انہیں یہ بھنک پڑ گئی کہ تم اب بھی زندہ ہو..... پیٹر؟“

”میں نہیں جانتا کہ..... تم کس بارے میں بک بک کئے جا رہے ہو؟“ پٹی گونے مزید شکھے لبجے میں کہا۔ اس نے آستین کے ساتھ اپنے چہرے سے پسینہ پوچھتے ہوئے لوپن کی طرف دیکھا۔ ”تم تو اس کی من گھڑت باتوں پر یقین نہیں کرتے ہو..... عیاریوں سے بھری ہوئی ان باتوں پر..... ریمس!“

”پیٹر! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آپ رہا ہے کہ کوئی بے قصور آدمی بارہ سال تک چوہے کے روپ میں کیوں رہنا چاہے گا؟“ لوپن نے پرسکون لبجے میں کہا۔

”بے قصور لیکن خوفزدہ.....“ پٹی گونے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ”اگر والدی مورٹ کے ساتھی میرے پیچھے تھے تو یہ محض اسی لئے تھا کہ میں نے ایک خاص آدمی کو اڑقبان بھجوادیا تھا۔ ان کے جاسوس سیر لیس بلیک کو.....“ سیر لیس بلیک کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا۔

”تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟“ وہ گرتا ہوا بولا۔ اس کی غراہٹ دیو یہی کل بڑے کالے اسی کتے جیسی تھی جس کا وہ بہروپ لیتا تھا۔ ”میں اور والدی مورٹ کا جاسوس؟..... میں کب اپنے سے طاقتور لوگوں کے آس پاس رہتا تھا؟ لیکن تم پیٹر..... میں یہ کبھی نہیں سمجھ سکا کہ میں نے تمہیں شروع سے ہی جاسوس کیوں نہیں سمجھا..... تم ہمیشہ بڑے دوستوں کو پسند کرتے تھے جو تمہاری حفاظت کر سکیں ہے نا!..... میں اور ریمس..... اور جیمس!“

پٹی گونے اپنا چہرہ ایک بار پوچھا۔ وہ اب لگ بھگ ہانپ رپا تھا۔ ”میں اور جاسوس..... تمہارا دماغ چل گیا ہے سیر لیس..... کبھی نہیں..... میں نہیں جانتا کہ تم اس طرح کی بات کیسے کہہ سکتے ہو.....؟“

”دللی اور جیمس نے تمہیں اپنی روح کا خفیہ راز دار صرف میرے زور پر ہی بنایا تھا۔“ بلیک اتنا زہر لیے انداز میں غرایا کہ پٹی گو ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ”میں سوچتا تھا کہ یہ غیبی سمجھا و تھا..... ان کی حفاظت کا سب سے اچھوتا طریقہ..... یقیناً وہ تمہاری زندگی کا سب سے عمدہ لمحہ رہا ہو گا جب والدی مورٹ کو تم نے یہ بتایا ہو گا کہ پوٹر خاندان کو تم اس کے حوالے کر دو گے.....“

پٹی گو جواب دینے کے بجائے اب اناپ شناپ لکنے لگا تھا۔ ہیری نے تخیل کی اڑان..... پاگل پن جیسے لفظ سنے لیکن اسے صاف دکھائی دینے لگا کہ پٹی گو کے چہرے کارنگ اڑ گیا تھا اور وہ بار بار کھڑکیوں اور دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

”پروفیسر لوپن!“ ہر ماٹی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ”لک۔ کیا میں کچھ پوچھ سکتی ہوں؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

318

”ہاں ہر ماں نی!“ لوپن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”سکے بروز..... میرا مطلب ہے کہ یہ آدمی!..... ہیری کے کمرے میں گذشتہ تین سالوں سے سور ہاتھا۔ اگر یہ تم جانتے ہو کون؟ کیلئے کام کر رہا تھا تو اس نے ہیری کو نقصان پہنچانے کی کوشش کیوں نہیں کی؟“

”تمہارا سوال کافی اہم ہے ہر ماں نی!“ پٹی گونے تیکھی آواز میں ہر ماں نی کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ ”شکریہ!..... دیکھو یہ میں نے اتنے عرصے تک ہیری کے سر کے ایک بال تک کوئی چھوپا۔ میں ایسا کیوں کروں گا.....؟“

”میں تمہیں اس کی وجہ بھی بتاتا ہوں پیڑی!“ بلیک نے تیزی سے کہا۔ ”تم نے کبھی کسی کیلئے ایسا کام نہیں کیا جس میں تمہیں اپنا کوئی فائدہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ والدی مورٹ بارہ سال سے روپوش ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بکشکل زندہ ہے۔ تم کسی ایسے جادوگر کے لئے ڈمبل ڈور کی ناک کے نیچے خون نہیں کرو گے جس نے اپنی تمام شیطانی قوتوں کو کھو دیا ہو۔ ہے نا!..... جب تمہیں یہ یقین ہو جاتا کہ وہ دوبارہ طاقتوربن چکا ہے تو تم اس کے پاس لوٹ کر جاتے۔ ہے نا!..... ورنہ تم رہنے کیلئے جادوگر خاندان ہی کو کیوں چنتے؟ تم نے ایسے خاندان کو چنانچہ سے تمہیں ہر پل کی خبر بسانی ملتی رہے۔ کیوں یہ بچ ہے نا پیڑی! تاکہ اگر تمہارا پرانا آقا شیطانی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر لے تو تمہارے لئے اس کے گروہ میں پھر سے شامل ہونا مشکل ثابت نہ ہو.....“

پٹی گونے کئی بار اپنا منہ کھولا اور بند کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کی بولنے کی ہمت ختم ہو گئی ہو۔

”مسٹر سیریس بلیک.....!“ ہر ماں نے تنخ لجھ میں کہا۔ بلیک کو ہر ماں کی بات پر جھٹکا لگا اور قریباً اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ وہ ہر ماں کو گھور کر دیکھنے لگا۔ کافی لمبے عرصے سے اس نے اپنے نام کو اس طرح مسٹر کے ساتھ پکارتے ہوئے نہیں سناتھا۔

”اگر آپ برانہ مانیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شیطانی جادو کا استعمال کئے بنا آپ اڑقبان سے باہر نکل نہیں سکتے تھے..... آپ وہاں سے کیسے فرار ہوئے؟“

”شکریہ!“ پٹی گونے آہ بھرتے ہوئے کہا اور اس کی طرف تیزی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”بالکل میں بھی یہی پوچھنا.....“ لیکن لوپن نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ بلیک ہر ماں کو تھوڑا گھور رہا تھا لیکن وہ اس سے ناراض نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس سوال کا جواب کیسے دیا جائے؟

اس نے دھیمے لجھ میں کہا۔ ”میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کیسے کیا؟ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپناد ماغی تو ازان صرف اس لئے نہیں کھویا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں بے قصور ہوں۔ یہ ایک خوبصورت خیال نہیں تھا۔ اسی لئے روح کھجڑا سے چوس نہیں سکتے تھے لیکن اس خیال نے مجھے مسروک کن قوت بخشی..... میں ہوش و حواس میں تھا، میں کون ہوں؟ یہ جاننے کی وجہ..... مجھے اپنی جادوئی قوتوں کو قائم رکھنے میں مدد ملتی رہی۔ اسی لئے جب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا..... تو میں اپنی کال کو ٹھڑی میں روپ بدلتا تھا..... اور کتاب بن جاتا تھا، تمہیں معلوم ہے کہ روح کھجڑا دیکھنے سکتے ہیں.....“ اس نے تھوک نگلا اور پھر بولا۔ ”کتنا کے روپ میں میری

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

319

خواہشیں کم انسانی اور کمزور تھیں۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے خیال کیا کہ وہاں کے ہر قیدی کی طرح میں بھی اپنا ہنپنی توازن کھو رہا ہو، اسی لئے وہ اس بات سے پریشان نہیں ہوئے لیکن میں بہت کمزور تھا اور بنا چھڑی کے ان کے بیچ سے نکلنے کی کوئی امید دکھائی نہیں دیتی تھی.....”

”لیکن میں نے اس تصویر میں پیٹر کو دیکھا۔ مجھے یہ احساس ہوا وہ ہو گورٹس میں ہیری کے ساتھ تھا..... اگر اس نے ذرا سی بھی خبر سن لی کہ عظیم شیطانی جادو گرد و بارہ طاقتوں بن رہا ہے تو وہ کوئی قدم اٹھانے میں لمحہ بھر بھی دری نہیں کرے گا.....“
پٹی گواہ ادا نکا لے بغیر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ لیکن تمام گفتگو کے دوران وہ بلیک کی طرف تجوب بھری نظر وہ سے یوں دیکھتا رہا جیسے اسے پینا ٹائز کر دیا گیا ہو.....

”اگر اسے والدی مورٹ کی واپسی کا یقین ہو جاتا تو وہ فوراً قدم اٹھا سکتا تھا۔ وہ اسے آخری پوٹر بھی سونپ سکتا تھا۔ اگر وہ ہیری کو اس کے حوالے کر دیتا..... تو پھر کون یہ کہنے کی ہمت کر سکتا تھا اس نے لا رڈ والدی مورٹ کو دھوکا دیا؟ اسے تو نہایت عزت کے ساتھ شیطانی گروہ میں شامل کر لیا جاتا۔“

”اس اندیشے کی وجہ سے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا؟ کیونکہ صرف میں ہی وہ واحد شخص تھا جو یہ سچائی جانتا تھا کہ پیٹر ابھی تک زندہ ہے.....“

ہیری کو یاد آگیا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی بیوی سے با تین کرتے ہوئے کہا تھا کہ پھرے دار کہتے ہیں کہ وہ اپنی نیند میں بڑھ رہا تھا..... ہمیشہ ایک ہی جملہ بولتا رہتا تھا..... وہ ہو گورٹس میں ہے..... وہ ہو گورٹس میں ہے۔

بلیک نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”ایسا لگا جیسے کسی نے میرے سر میں آگ لگا دی ہو۔ روح کھڑرا سے تباہ نہیں کر سکتے تھے۔ یہ کوئی خوشی کا خیال نہیں تھا..... یہ تو ایک جنون تھا۔ لیکن اسی جنون نے مجھے طاقت دینا شروع کر دی تھی۔ اس نے دماغ کے ڈھیلے پرزوں کو کسنا شروع کر دیا۔ ایک رات کو جب انہوں نے مجھے کھانا دینے کیلئے میری کال کو ٹھڑی کا دروازہ کھولا تو میں کتے کے روپ میں نکل بھاگا۔ جانوروں کے احساسات جاننے میں روح کھڑروں کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ مخصوصے میں پڑ گئے، میں دبلا تھا..... بہت دبلا..... اتنا دبلا کہ سلاخوں کے بیچ میں سے نکل گیا۔ میں کتے کے روپ میں تیرتا ہوا خشکی پر آن پہنچا۔ میں نے شماں کی سمت ایک طویل سفر کیا اور پھر کتے ہی روپ میں ہو گورٹس کے میدان میں نمودار ہوا۔ اسی دن سے میں اسی میدان میں رہ رہا ہوں سوائے اس وقت کے جب میں کیوڑج کا بیچ دیکھنے گیا تھا..... ہیری تم بھی اپنے والد کی طرح عمدہ کھلاڑی ہو.....“
اس نے تحسین آمیز نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا، ہیری نے اس بار نظر میں نہیں چراہی تھیں۔

”میرا یقین کرو ہیری.....“ بلیک نے کہا۔ ”میرا یقین کرو.....“ میں نے جیمس اور لیلی کو کبھی دھوکہ نہیں دیا تھا۔ انہیں دھوکہ دینے سے پہلے میں یقیناً مر جانا پسند کرتا.....!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

320

اور آخر میں ہیری نے اس پر یقین کر لیا۔ ہیری کا گلارندھا ہوا تھا اسی لئے اس نے سر ہلاکرا شارے سے بتا دیا۔
”نہیں.....“

پٹی گواپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا جیسے ہیری کے ہاں کہنے کا مطلب یہ ہو کہ اسے اب موت کی سزادے دی گئی ہو۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل ادھر ادھر ہلتا رہا۔ اس کے ہاتھ اس کے سامنے اس طرح جڑے ہوئے جیسے وہ معافی مانگ رہا ہو۔
”سیریں..... یہ میں ہوں..... پیٹر..... تمہارا دوست..... تم مجھے جان سے نہیں.....“

بلیک نے لات مار کر اسے دور پھینک دیا۔

”میرے کپڑوں پر تمہارے چھوئے بنا بھی بہت گندگی لگی ہے۔“ بلیک نے خونخوار لبھے میں کہا۔

”رمیس.....!“ پٹی گوگڑ گڑایا اور اب لوپن کی طرف مڑ کر فریاد بھری نظر وں سے دیکھنے لگا۔ ”تمہیں تو اس پر یقین نہیں ہے..... اگر سیریں..... اپنی منصوبہ بندی بدلتا..... تو کیا وہ تمہیں نہ بتاتا.....؟“

”نہیں بتاتا پیٹر.....! اگر اسے یہ شک ہوتا کہ میں جاسوس ہو سکتا ہوں۔“ لوپن نے کرتھنگی سے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ اسی لئے تم نے مجھے نہیں بتایا تھا..... سیریں؟“

”مجھے معاف کر دینا رمیس!“ بلیک نے کہا۔

”بالکل نہیں پیدا فٹ! پرانے دوست!“ لوپن نے اپنی آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”اوتم بھی مجھے معاف کر دو کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ تم جاسوس تھے؟“

”کیوں نہیں.....“ بلیک بولا اور اس کے استخوانی چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ ابھی اپنی آستینیں چڑھانے لگا۔ ”کیا ہم اسے ایک ساتھ ماریں گے؟“

”ہاں مجھے یہی ٹھیک لگتا ہے.....!“ لوپن نے گھمبیر لبھے میں جواب دیا۔

”تم ایسا نہیں کر سکتے..... ایسا بالکل نہیں کر سکتے.....“ پٹی گوسانس کھینچتے ہوئے چینا۔ وہ اچھل کر رون کے پاس پہنچ گیا۔

”روون!..... کیا میں تمہارا اچھا دوست نہیں تھا..... ایک اچھا پالتو جانور نہیں تھا؟ تم انہیں روکو گے اور مجھے مارنے نہیں دو گے..... ہے نارون!..... میں تمہارا اچھا تھا..... میں ایک اچھا پالتو جانور تھا.....“

روون پٹی گوکونہایت اففرت بھری نظر وں سے دیکھ رہا تھا۔

”میں نے تمہیں اپنے بستر پر سونے دیا.....“ اس نے کہا۔

”رحم دل لڑ کے..... رحم دل لڑ کے!“ پٹی گورون کی طرف رینگ گیا۔ ”انہیں ایسا نہیں کرنے دو گے..... میں تمہارا اچھا تھا..... میں ایک اچھا پالتو جانور تھا.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

321

”اگر تم انسان کے بجائے چوہے کے روپ میں زیادہ اچھے ہو تو یہ کوئی بہت فخر کی بات نہیں ہے پسیرا!“ بلیک نے روکھے پن سے کہا۔

رون کا چہرہ اب بھی درد سے پیلا پڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنا ٹوٹا ہوا پیر پٹی گوکی پہنچ سے دور ہٹالیا۔ پٹی گواپنے گھٹنوں پر ہی پلٹا اور آگے بڑھ کر اس نے ہر ماں کے چونے کو پکڑ لیا۔

”اچھی لڑکی..... ہوشیار لڑکی!..... تم تم انہیں ایسا نہیں کرنے دو گی..... میری مدد کرو۔“

ہر ماں نے پٹی گوکے ہاتھوں سے جھٹک کر اپنا چونہ چھڑایا اور پیچھے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ پٹی گو گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور بے اختیار ہو کر کاپنے لگا۔ پھر اس نے اپنا سرد ہیرے سے ہیری کی طرف گھمایا۔

”ہیری..... ہیری میرے بچے!..... تم بالکل اپنے باپ جیسے دکھائی دیتے ہو..... بالکل اپنے باپ کی طرح.....“

”ہیری سے بات کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟“ بلیک زور سے گرجا۔ ”اس کا سامنا کرنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟..... اس کے سامنے جیمس کے بارے میں بات کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟.....؟“

”ہیری!“ پٹی گو ملتجیانہ انداز میں گڑ گڑایا اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر حرم کی بھیک مانگنے لگا۔ ”ہیری!..... جیمس مجھے مرنے نہیں دیتا..... جیمس سمجھ گیا ہوتا..... وہ مجھ پر ضرور حرم کرتا۔“

بلیک اور لوپن جلدی سے آگے آئے اور انہوں نے پٹی گو کو کندھوں سے دبوچا اور اٹھا کر پیچھے فرش پر ٹیکھ دیا۔ وہ دہشت زده نظروں سے کانپتا ہوا ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”کیا تم اس بات سے انکار کرتے ہو کہ تم نے لی اور جیمس کو والڈی مورٹ کے ہاتھوں بیچ دیا تھا..... بولو..... صاف صاف جواب دو۔“ بلیک فرط جذبات میں بری طرح کانپ رہا تھا۔

پٹی گو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس کا چہرہ مزید بھیا نک اور ڈراؤنا ہو گیا تھا۔ وہ بڑی جسامت کے گنجے بچ کی مانند دکھائی دے رہا تھا جو فرش پر بیٹھا دہشت سے کانپ رہا ہو۔

”سس..... سیر لیس! میں اور کر بھی کیا سکتا تھا؟..... تم جانتے ہو کون؟..... بہت طاقتو را اور ظالم تھا..... کیا تم یہ جانتے نہیں ہو..... اس کے پاس ایسے ایسے داؤ پیچ تھے جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے..... میں ڈرا ہوا تھا سیر لیس..... میں کبھی تمہارے، ریمس اور جیمس کی طرح بہادر نہیں تھا..... میں ایسا کبھی نہیں کرنا چاہتا تھا..... تم جانتے ہو کون؟..... نے مجھے مجبور کر دیا تھا.....“

”جھوٹ مت بولو.....“ بلیک بری طرح سے دھاڑا۔ ”تم لی اور جیمس کی موت سے ایک سال پہلے سے ہی اُسے خفیہ پیغامات دے رہے تھے۔ اس کے جاسوس بن چکے تھے۔“

”وو..... وہ..... ہر جگہ طاقتو رہا تھا اور فتح یاب ہو رہا تھا۔“ پٹی گو نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”اس سے دشمنی مول لے کر کیا فائدہ

ہوتا؟“

”دنیا کے سب سے بڑے اور شیطان جادوگر سے دشمنی مول لینے سے کیا فائدہ ہوتا؟“ بلیک نے غصے سے کہا۔ ”بہت ساری معصوم جانیں نجح جاتیں پیٹر.....“

”تم سمجھتے نہیں ہو.....“ پٹی گوبری طرح سے گڑ گڑایا۔ ”وہ مجھے مارڈا تا سیر لیں!“

”تو تمہیں مر جانا چاہئے تھا۔“ بلیک گر جا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ غداری کرنے کے بجائے بہتر تھا کہ تم مر ہی جاتے۔ جیسا ہم نے تمہارے لئے کرتے.....“

بلیک اور لوپن نے کندھ سے ملا کر اپنی چھپڑیاں اس کی طرف تان رکھی تھیں۔

”تمہیں یہ احساس ہونا چاہئے تھا کہ اگر والدی مورٹ تمہیں نہیں مارتا تو ہم مارڈا لیں گے۔ الوداع پیٹر.....“ لوپن نے دھیمی آواز میں اسے کہا۔

ہر ماہنی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا اور پھر دیوار کی طرف رُخ پھیر لیا۔

”نہیں.....!“ ہیری اچانک چیخ اٹھا۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پٹی گو کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ چھڑیوں کا رُخ اس کی طرف تھا۔ وہ کانپتی ہوئی آواز میں چینا۔ ”آپ اسے نہیں مار سکتے۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے.....“

لوپن اور بلیک دونوں حیرت بھری نظرؤں سے ہیری کو دیکھ رہے تھے اور ان کی چھپڑیاں نیچے ہو گئیں۔

”ہیری!..... اس جانور کی وجہ سے آج تمہارے ماں باپ دونوں زندہ نہیں ہیں۔“ بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ”یہ بذات شخص تمہیں بھی موت کے گھاٹ اتروادیتا اور اس کے چہرے پر شکن تک نہ پڑتی۔ تم نے اس کی بات سن لی ہے۔ اس کے لئے اس کی بد بودار چھڑی تمہارے پورے خاندان کی زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔“

”میں جانتا ہوں.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”ہم اسے سکول میں لے جائیں گے۔ ہم اسے محلہ وزارت جادو کے حوالے کریں گے جو اسے روح کھڑکوں کو سونپے گا۔ اسے اڑقبان جانا ہوگا..... اپنے جرم کی بھیانک سزا کیلئے اسے اڑقبان جانا ہوگا..... آپ اسے مت مارو.....“

”ہیری!“ پٹی گو ہانپتے ہوئے چلا یا۔ اور اس نے ہیری کے گھٹنے پکڑ لئے۔ ”شکریہ!..... میں اس قابل نہیں تھا..... شکریہ!“

”میرے پاس سے دور ہٹ جاؤ.....“ ہیری تھوک اڑاتے ہوئے بولا۔ اس نے پٹی گو کا ہاتھ نفرت سے دور جھٹک دیا۔ ”میں یہ تمہارے لئے نہیں کر رہا ہوں۔ میں ایسا صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے لگتا ہے کہ میرے والدین کبھی نہیں چاہتے کہ ان کے سب اچھے دوست..... صرف تمہاری وجہ سے قاتل بن جائیں.....“

کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا اور نہ کسی نے منہ سے کوئی آواز نکالی۔ صرف پٹی گو کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی جو ہپکیوں

کے ساتھ لمبے سانس لے رہا تھا۔ وہ اپنے سینے پر دنوں ہاتھ باندھے بیٹھا تھا۔ بلیک اور لوپن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے جھٹکے سے اپنی چھڑیاں پیچھے ہٹالیں۔

”ہیری! تمہیں یہ فیصلہ کرنے کا حق ہے۔“ بلیک نے کہا۔ ”لیکن سوچو..... سوچو تو صحیح کہ اس نے کتنا بڑا جرم کمایا ہے.....“

”وہ اسے اڑقبان بھیج دیں گے۔“ ہیری نے دھرا لیا۔ ”یہ اسی قابل ہے.....“

پٹی گوا بھی تک اس کے عقب میں بیٹھا دھڑ دھڑاتی ہوئی سانسیں لے رہا تھا۔

”ٹھیک ہے.....“ لوپن نے کہا۔ ”ایک طرف ہٹ جاؤ۔ ہیری!“

ہیری جھجکا۔

”میں اسے صرف رسیوں سے باندھ رہا ہوں۔“ لوپن نے کہا۔ ”میں قسم کھاتا ہوں کہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کروں گا۔“

ہیری راستے سے ہٹ گیا۔ اس بار لوپن کی چھڑی سے پتلی رسیاں نکلیں اور اگلے لمحے پٹی گوپر بندھتی چلی گئیں۔ پاؤں سے لے کر منہ تک وہ رسیوں سے بندھا ز میں پر گرا ہوا دھائی دے رہا تھا۔

”کان کھول کر سن لو..... پیڑی!“ بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ”اگر تم نے روپ بدلنے کی ذرا سی کوشش کی تو میں تمہیں لمحہ بھر کی دیر کئے بغیر موت کے گھاٹ اتار دوں گا..... ٹھیک ہے ہیری!“

ہیری نے فرش پر بندھے پڑے جسم کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے پٹی گوکی طرف دیکھتے ہوئے ایسا کیا تاکہ اس کے ذہن میں فرار کا کوئی منصوبہ نہ بن پائے۔

”تو ٹھیک ہے.....“ لوپن نے اچانک کمرے میں چھائے سکوت کو توڑا۔ ”رون! میں تمہاری ہڈیوں کو اتنا اچھے انداز سے تو نہیں جوڑ سکتا جتنا کہ میڈم پامفری جوڑتی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اچھا یہی رہے گا کہ اسپتال پہنچنے سے پہلے میں تمہاری مرہم پٹی کر دوں۔“

انہوں نے رون کے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر اپنی چھڑی تھپتھپائی اور بڑھا دی۔ ”مرہم بندھم“..... اگلے لمحے ملائم اور نرم پٹیاں رون کے پیر پر بندھ گئیں۔ انہوں نے سہارا دے کر رون کو اٹھنے میں مددی۔ رون نے کھڑے ہو کر اپنے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر وزن ڈالنے کی کوشش کی تو اس کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

”بہت اچھا پروفیسر.....“ اس نے تکلیف کی کمی پر کہا۔ ”آپ کا شکریہ!“

”پروفیسر! اب پروفیسر سنیپ کا کیا کریں گے؟“ ہرمانی نے فکرمندی سے پوچھا اور سنیپ کے گرے ہوئے بے جان جسم کی طرف اشارہ کیا۔

”اس کے ساتھ کوئی گھمبیر مسئلہ نہیں ہے.....“ لوپن نے سنیپ کے جسم پر جھکے اور اس کی نبض کپڑ کر جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”تم

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

324

لوگ کچھ زیادہ ہی جذباتیت میں بہہ گئے تھے۔ اس کا بدن ابھی تک سرد ہے۔ شاید سب سے اچھا یہی رہے گا کہ ہم انہیں اس وقت تک ہوش میں نہ لائیں جب تک کہ ہم سب بحفاظت محل میں نہ پہنچ جائیں..... ہم انہیں اسی حالت میں ساتھ لے جاسکتے ہیں۔“

”شہقتسم گاؤ.....“ وہ چھڑی گھماتے ہوئے بڑھائے۔ ایسا لگا جیسے غیبی دھاگوں سے سنیپ کا جسم ڈھک گیا ہوا جوان کی کہنیوں، گردن اور گھنٹوں پر کس کر بندھے ہوں۔ ان کا بے جان جسم بالکل سیدھا کھڑا ہو چکا تھا اور وہ چلنے کیلئے تیار تھے۔ البتہ ان کی گردن شاید قابو میں نہیں تھی جو بار بار کٹ پلی کی طرح ادھر سے ادھر ٹھکے جا رہی تھی۔ وہ زمین سے کچھ انجوں اور اٹھے ہوئے تھے اور ان کے بے جان پیر ڈھلکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لوپن نے غیبی چونغم اٹھایا اور اسے تھہ کر کے اپنی جیب میں بحفاظت رکھ لیا۔

”ہم میں سے دلوگوں کو اس کمینے کے ساتھ بندھنا چاہئے۔“ بلیک نے پٹی گوکوٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔ ”صرف اس لئے کہ یہ موقعہ پا کر بھاگ نہ سکے.....“

”میں اس کے ساتھ بندھوں گا۔“ لوپن نے کہا۔

”اور میں بھی.....“ رون نے لنگڑاتے ہوئے آگے گے بڑھ کر کہا۔

بلیک نے چھڑی گھما کر ہوا میں بھاری زنجیر ظاہر کی اور اگلے لمجھ پٹی گوکا گرا ہوا جسم سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا بایاں ہاتھ لوپن کے دائیں ہاتھ کے ساتھ مضبوطی سے بندھ گیا اور دایاں ہاتھ رون کے باائیں ہاتھ کے ساتھ بندھ گیا۔ رون کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس کے چہرہ کافی مضطرب تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے سکنے بر زمکروہ اصلاحیت کے ساتھ واپس لوٹا دیا گیا ہو جس کے وجود سے اب اسے گھن آرہی ہو۔ کروک شانکس بستر سے اچھل کر دھیری سے نیچے اتری اور کمرے سے باہر جانے والے راستے کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی لمبی دُم خوشی سے اوپھی اٹھ رہی تھی۔



بیسوال باب

روح کھڑوں کی چبھن

ہیری پہلے کبھی ایسے عجیب گروہ کے ساتھ پیدل نہیں چلا تھا۔ کروک شاکس سیٹرھیوں سے نیچے جانے والے راستے کو ٹھوٹ رہی تھی۔ اس کے ٹھیک پیچھے لوپن، پی گواور روں چل رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر یوں لگا کہ جیسے وہ چھپیروں والی دوڑ میں حصہ لے رہے تھے۔ ان کے پیچھے سنیپ تھے جو ڈراونے انداز میں ہوا میں تیرتے جا رہے تھے۔ ہر سیٹرھی اترتے وقت ان کے پاؤں سیٹرھی سے ٹکراتے تھے۔ سنیپ کے پیچھے سیرلیں بلیک تھا جو انہیں چھڑی کی مدد سے ہوا میں تیرا رہا تھا۔ ہیری اور ہر ماں نی ان سب کے پیچھے چل رہے تھے۔

آتے ہوئے تو وہ سرنگ میں سے نہایت آسانی کے ساتھ چینتے بنگلے تک پہنچ گئے تھے گرووالپیں لوٹتے وقت شدید دشواری کا سامنا تھا۔ لوپن، پی گواور روں کو ترچھا ہو کر چلنا پڑا رہا تھا۔ لوپن ابھی تک پی گوکی طرف چھڑی تانے ہوئے چل رہے تھے۔ وہ پی گوکی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے انہیں ایک قطار میں عجیب طریقے سے سرنگ میں چلتے ہوئے دیکھا۔ کروک شاکس ابھی تک سب سے آگے چل رہی تھی۔ ہیری، سیرلیں کے ٹھیک پیچھے چل رہا تھا جواب بھی سنیپ کو اس کے آگے آگے ہوا میں تیرا تا ہوا لے جا رہا تھا۔ سنیپ کا ڈھلکا ہوا سر بار بار نیچی چھت سے ٹکرا رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ سیرلیں جان بوجھ کر بچانے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

جب وہ سب سرنگ میں ڈھمی رفتار سے سفر کر رہے تھے تو اچانک بلیک نے مرکر ہیری کو خاطب کیا۔ ”کیا تم جانتے ہو کہ پی گوک گنہگار والپی کا کیا مطلب ہے؟“

”تم آزاد ہو جاؤ گے.....“ ہیری نے کہا۔
 ”ہاں..... یہ تو ہے!“ سیرلیں نے کہا۔ ”لیکن میں تمہارا..... میں نہیں جانتا کہ کسی نے تمہیں بتایا ہو یا نہیں..... کہ میں تمہارا سر پرست بھی ہوں!“
 ”ہاں! میں بات جانتا ہوں.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”دیکھو!“ سیرلیں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ”تمہارے ماں باپ نے مجھے تمہارا قانونی سرپرست اور محافظ نامزد کیا تھا تاکہ انہیں اگر کچھ ہو جائے تو.....“

ہیری نے کچھ پل انتظار کیا۔ کیا سیرلیں کا مطلب وہی تھا جو وہ سمجھ رہا تھا؟

”ظاہر ہے..... میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنے انکل اور آٹھ کے ساتھ رہنا چاہو گے۔“ سیرلیں نے کہا۔ ”لیکن..... پھر بھی اس کے بارے میں سوچنا..... جب مجھ پر لگا ہوا الزام مٹ جائے..... اس کے بعد..... اگر تم کسی الگ گھر میں رہنا چاہو.....“
ہیری کا دل اچھلنے لگا۔

”کیا میں..... تمہارے ساتھ رہوں گا؟“ اس نے پوچھا۔ ہٹ بڑا ہٹ میں اس کا سرچھت سے باہر نکلے ہوئے ایک پتھر سے جا ٹکرایا۔ ”ڈر سلی گھر کو چھوڑ دوں؟“

”ظاہر ہے.....! میرا خیال تھا۔ تم یقیناً ایسا کرنا نہیں چاہو گے۔“ سیرلیں نے جلدی سے کہا۔ ”میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تو یونہی سوچا تھا کہ.....“

”کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟“ ہیری نے تیزی سے کہا۔ اس کی آواز بھی سیرلیں کی آواز کی طرح کا نپ رہی تھی۔ ”حقیقت یہی ہے کہ میں خود ڈر سلی گھر کو خیر باد کہنا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس مکان ہے..... میں رہنے کیلئے کب آسکتا ہوں؟“
سیرلیں اس کی طرف دیکھنے پلٹ گیا۔ سنیپ کا سراب بار بار چھت سے ٹکرائہ تھا۔ گمرا سے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

”تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو ہیری؟“ اس نے خوشی بھرے لمحے میں کہا۔ ”سچ مچ!“
”ہاں..... سچ مچ!“ ہیری نے جواب دیا۔

ہیری کو سیرلیں کے دبليے چہرے پر پہلی بار حقيقی مسکراہٹ دکھائی دی۔ اس سے جو خوشگوار تبدیلی ہوئی، اُسے دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔ مسکرا تا ہوا سیرلیں بلیک دس سال پہلے جیسا لگا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو اس میں اسی شخص کی جھلک دکھائی دی جو تصویر میں اس کے ماں باپ کی شادی میں ساتھ کھڑا ہنس رہا تھا۔

پھر اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولے۔ سرگ کا فاصلہ طے کرتے ہوئے گھری خاموشی چھائی رہی۔ سب سے آگے کروک شانکس گردان اکڑائے ہوئے چل رہی تھی، وہ کھوہ کے دہانے سے باہر نکلی اور یہ ظاہر تھا کہ اس نے پہلا کام جو کیا تھا، وہ جھگڑا۔ اور درخت کی اس گانٹھ کو دبانا تھا تاکہ وہ ہلچل مچانے کے بجائے پُرسکون رہے۔ جب لوپن، پیٹی گواور رون باہر نکلے تو درخت کی ایک شاخ بھی ذرا سا نہیں پھٹ پھڑائی۔ سیرلیں نے سنیپ کو کھوہ کے دہانے سے باہر نکالا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ہر مانی اور ہیری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا۔ آخر کار وہ سب باہر نکل آئے۔

ہو گورٹس کے میدان میں گھر اندر ہیرا چھایا ہوا تھا۔ صرف دور ہیو لے کی مانند سکول کی بلند و بالا عمارت کی کھڑکیوں سے روشنی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

327

چھن چھن کر آ رہی تھی۔ وہ سب خاموشی کے ساتھ آگے بڑھے لگے۔ پٹ گواہی تک زور زور سے پھنکارتے ہوئے سانسیں لے رہا تھا اور کہیں کہیں اس کے سبیاں بھرنے کی آوازیں بھی سنائی دیتی تھیں۔ ہیری کا دماغ عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ وہ ڈرسلی خاندان کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ دے گا اور اب سیریس بلیک کے ساتھ اس کے گھر میں پُر سکون زندگی بسر کر سکے گا۔ اپنے ماں باپ کے سب سے اچھے دوست کے ساتھ..... اس نے سوچا۔ ڈرسلی گھرانے پر اس وقت کیا بیتی گی؟ جب وہ ان کے گا کہ وہ اسی ملزم کے ساتھ رہنے جا رہا ہے جسے انہوں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا تھا.....

”پیٹر..... خبردار! جو تم نے ایک بھی غلط قدم اٹھایا.....“ لوپن نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اب بھی پٹی گو کے سامنے کی طرف تا ان رکھی تھی۔ وہ خاموشی سے میدان میں چلتے رہے۔ سکول کا دروازہ اب قریب آتا جا رہا تھا۔ سینیپ سیریس کے آگے آگے عجیب انداز میں ہوا میں سے اڑ رہا تھا۔ ان کی ٹھوڑی بار بار سینے کے ساتھ اچھل اچھل کر ٹکر رہی تھی۔

اور اسی وقت.....

ایک بادل ہٹ گیا اور زمین پر دھنڈلی دھنڈلی پر چھائیاں دکھائی دینے لگیں۔ وہ سب چودھویں کے چاند کی چاندنی میں نہا گئے۔ سینیپ کا لہر اتا ہوا بدن اچانک لوپن، پٹی گو اور رون سے جاٹکرایا جو اچانک رُک گئے تھے۔ سیریس اپنی جگہ پر مجسم کی مانند کھڑا رہ گیا۔ اس نے ہیری اور ہر ماٹنی کو رکنے کیلئے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا اچانک لوپن کا جسم اکٹھ نے لگا تھا اور پورے بدن میں عجیب سی ککپی طاری ہو گئی۔

”ارے نہیں.....“ ہر ماٹنی چیخنی۔ ”انہوں نے آج رات مرکب نہیں پیا ہے۔ یہ سب محفوظ نہیں ہے.....“

”بھاگو.....“ سیریس بوکھلائے ہوئے لبجے میں بولا۔ ”بھاگو..... فوراً بھاگو.....“

لیکن ہیری نہیں بھاگ سکتا تھا کیونکہ اس کی وجہ رون تھا جو پٹی گو اور لوپن کے ساتھ زنجیر میں بندھا ہوا تھا۔ وہ رون کو بچانے کیلئے آگے کو دگیا لیکن اسی وقت سیریس نے اسے کھینچ کر پیچھے کی طرف اچھال دیا۔

”اسے مجھ پر چھوڑ دو..... اور بھاگو!“

اچانک ایک خوفناک غراہت سنائے میں سنائی دی۔ لوپن کا سر مباہور رہا تھا۔ ساتھ ہی اس کا بدن میں زمین سے اوپنچا ہوا تھا۔ ان کے کندھے جھک رہے تھے۔ ان کے چہرے اور ہاتھوں پر بال اگ رہے تھے۔ تبھی ہاتھ پنجوں میں بدلتے گئے۔ لوپن نیچے جھکے اور ان کا بدن پنجوں پر کھڑا ہو گیا۔ کروک شانکس کے بال اب ایک بار پھر کھڑے ہو گئے۔ وہ دور ہٹنے لگی۔

جب بھیڑیائی انسان مکمل طور پر بھیڑیئے کے روپ میں ڈھل گیا تو وہ اپنے جبڑے کٹکٹانا تا ہوا ایک قدم پیچھے ہٹا تو سیریس ہیری کے پہلو میں سے غائب ہو گیا۔ اس نے اپناروپ بدل لیا تھا۔ ایک دیو یہی کل سیاہ کتابیک کر آگے آیا۔ جیسے ہی بھیڑیا زنجیر سے آزاد ہوا کتے نے اس کی گردان دبوچ کر اسے پیچھے کھینچا اور رون اور پٹی گو کو اس کی پیچ سے دور ڈھکیل دیا۔ وہ دونوں اب گھنتم گھنتم کھتا ہو گئے تھے۔ وہ

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

328

ایک دوسرے کو نوکیلے پنجے مار رہے تھے اور آئنی جبڑوں سے بھنبوڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔
ہیری دہشت بھری نظروں سے اس عجیب لڑائی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ان کی مدد کرنا چاہتا تھا مگر کیسے؟..... اس کا دماغ شل ہوا جا رہا تھا۔ اس کا پورا دھیان لڑائی کی طرف متکن تھا اور کسی دوسری طرف دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔ پھر ہر ماں کی چیخ نے اسے ہوشیار کر دیا۔

پٹی گواں تماشے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے لوپن کی گری ہوئی چھڑی کی طرف چھلانگ لگادی تھی۔ اس کے باعث رون جو پٹی گوکے ساتھ زنجیر سے بندھا ہوا تھا، اسے زور دار جھٹکا لگا اور وہ سنجھل نہ پایا اور زمین پر گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور روشنی کا تیز جھما کا سب کی آنکھوں کو خیرہ کر گیا۔ رون زمین پر بے جان لاشے کی مانند ہیری ہوتا چلا گیا۔ اس کے بعد ایک اور دھماکہ ہوا۔ کروک شانکس ہوا میں اڑتی ہوئی دور زمین پر جا گری۔

”نہتے ہو۔“ ہیری اپنی چھڑی پٹی گوکی طرف کرتے ہوئے چلا یا۔ لوپن کی چھڑی ہوا میں کافی اوپر اچھلی اور نظروں سے اوچھل ہو گئی۔ ہیری تیزی سے بھاگتا ہوا آگے بڑھا۔

”جہاں ہو..... وہیں رُک جاؤ۔“

لیکن تک دری ہو چکی تھی۔ پٹی گوروپ بدل چکا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی گندی دُم رون کے ہاتھ سے بندھی ہوئی زنجیر سے نکل رہی تھی۔ اسے ہوا میں چوہے کی سرسر اکر بھاگنے والی سنائی دی۔ وہ اندھیرے میں گم ہو چکا تھا۔

دوسری طرف بھونکنے اور غرانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے گردن گھما کر دیکھا۔ بھیڑ یا خوفناک غراہٹ نکالتا ہوا تاریک جنگل کی طرف بھاگ گیا تھا۔

”سیریس!..... پٹی گو فرار ہو گیا ہے..... اس نے اپناروپ بدل لیا ہے۔“ ہیری زور سے چینا۔ سیریس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے منہ اور کمر پر گہرے زخم تھے لیکن ہیری کی بات سن کر وہ دوبارہ کھڑا ہوا اور میدان کے دوسری طرف بھاگنے لگا۔ کچھ ہی پلوں میں اس کے پنجوں کی چاپ سنائی دینا بند ہو چکی تھی۔

ہیری اور ہر ماں دنوں لپک کر رون کے پاس پہنچے۔

”پٹی گونے اس کے ساتھ کیا ہے؟“ ہر ماں نے گھبرائے ہوئے لبھ میں پوچھا۔ رون کی آنکھیں آدمی کھلی ہوئی تھیں۔ اس کا منہ بھی کھلا ہوا تھا۔ وہ یقینی طور پر زندہ تھا۔ انہیں اس کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لیکن رون بے ہوش تھا۔

”میں نہیں جانتا.....“ ہیری نے ٹکسا سا جواب دیا۔

ہیری نے پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھا۔ بلیک اور لوپن دنوں ہی جنگل کی طرف چلے گئے تھے۔ ان کے ساتھ صرف سنیپ تھے جواب بھی ہوا میں بے ہوشی کی حالت میں جھوول رہے تھے۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

329

ہیری نے اپنی آنکھوں سے بال ہٹاتے ہوئے ہوشمندی سے سوچنے کی کوشش کی۔

”ہمیں انہیں محل تک لے جانا چاہئے اور کسی کو بتا دیتے ہیں..... چلو!“

اسی وقت کہیں دور انہیں کتنے کی درد سے بلبلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”سیریس.....“ ہیری چونک کر بولا اور انڈھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

ہیری کو فیصلہ کرنے میں لمحہ بھر کی دیرگی۔ اس نے سوچا کہ اس وقت وہ رون کی کوئی مد نہیں کر سکتا اور بلیک کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی مشکل میں گرفتار ہے.....

ہیری نے فوراً فیصلہ کیا اور انڈھیرے میں دوڑ لگا دی۔ ہر ماںی بھی اس کے تعاقب میں دوڑ رہی تھی۔ پھر ایک چیخ انہیں جھیل کے پاس سنائی دی۔ اسی لئے ان کا رُخ جھیل کی طرف ہو گیا تھا۔ تیز دوڑ نے کے باوجود ہیری کو عجیب سی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پایا۔

ہر طرف گہری خاموشی چھا چکی تھی۔ انہیں جھیل کے کنارے پر کچھ دکھائی دیا۔ غور سے دیکھنے پر انہیں سمجھا آنے لگا کہ وہ سیریس ہی تھا جو کتنے سے انسان کی شکل میں بدل چکا تھا اور وہ زمین پر کتنے کی مانند جھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھے ہوئے تھے اور وہ کراہ رہا تھا۔

”نن..... نن..... رح..... رح..... رح..... رح کرو.....“

پھر ہیری کو کچھ ایسا دکھائی دیا جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی تک جھنجھنا اٹھی تھی۔ کم از کم سو کے قریب روچھڑ..... جھیل کے اوپر چاروں طرف غول کی صورت میں اڑتے ہوئے ان کی طرف آرہے تھے۔ فضا میں شدید ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی۔ ہیری اپنے پیروں پر گھوما اور اسے اپنے اندر ایک جانا پہچانا سا احساس بیدار ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے گہری دھندسی چھانے لگی۔ روچھڑ انڈھیرے میں ہر طرف سے آتے جا رہے تھے۔ وہ ان کے چاروں طرف گھیرا ٹنگ کر رہے تھے۔

”ہر ماںی کسی خوشنگوار خیال کی طرف دھیان لگا و.....“ ہیری چیخ کر بولا اور اس نے اپنی چھڑی اٹھائی۔ وہ صاف دیکھنے کیلئے تیزی سے اپنی پلکیں جھپکا رہا تھا۔ وہ اپنا سر جھٹک رہا تھا تاکہ اسے اس چیخ سے چھکا را مل سکے جو اس کے دماغ کے اندر بری طرح سے سنائی دینے لگی تھی۔

میں اپنے سر پرست کے ساتھ رہنے کیلئے جا رہوں۔ میں ڈر سلی گھرانے کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جا رہوں.....

اس نے کوشش کی کہ وہ سیریس اور صرف سیریس کے بارے میں سوچ پھر وہ چھڑی کو گھماتے ہوئے جادوئی گلمہ پڑھنے لگا۔

”پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم.....“

بلیک کے بدن پر کپکا ہٹ بڑھنے لگی۔ وہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ کسی مردے کی طرح پیلا پڑ گیا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اس کے ساتھ رہنے جا رہا ہوں!“

”پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم..... میری مددگرو..... پشت بان نمودارم.....“

وہ جادوئی کلمہ پورا پڑھنہیں پایا۔ روح کھڑپاس آتے جا رہے تھے اور ان سے مشکل سے دس قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ انہوں نے ہیری اور ہر ماں کے گرد ایک ٹھوس دیوار بنالی تھی۔ اور وہ قریب آتے جا رہے تھے.....

”پشت بان نمودارم.....“ ہیری چینخا اور اپنے کانوں میں گونجنے والی چینخ کو ہٹانے کی کوشش کی۔ ”پشت بان نمودارم.....“

اس کی چھڑی سے سفید دھواں برآمد ہوا اور اس کے سامنے دیوار کی مانند ہر انے لگا۔ اسی پل ہیری کو محسوس ہوا کہ ہر ماں اس کے پہلو میں گرگئی ہے۔ وہ اب تنہا تھا..... بالکل تنہا.....

”پشت بان نمودارم..... پشت بان نمودارم!“

ہیری کے گھٹنے ٹھنڈی گھاس سے جا ٹکرائے۔ دھند بادلوں کی طرح بڑھتی ہوئی اس کی آنکھوں پر چھانے لگی۔ بہت کوشش کے ساتھ اس نے یادداشت کو اپنے قابو میں کیا اور اس وقت کا تصور باندھا..... سیر لیں بے قصور ہے..... بے قصور..... وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا..... میں اس کے ساتھ رہنے جا رہا ہوں.....

اس نے ہانپتے ہوئے کہا..... ”پشت بان نمودارم!“

اپنے اپنے کمزور پشت بان جادو کی روشنی میں اس نے ایک روح کھڑپا کو اپنے بہت قریب رکتے ہوئے دیکھا۔ ہیری نے سفید بادل جیسی دھند کا جو حلقة فائم کیا ہوا تھا۔ وہ اس میں سے نکل کر اندر نہیں آپا رہا تھا۔ پھر روح کھڑپا نے اپنے چونگے میں سے لگلا استخوانی ہاتھ باہر نکالا اور اس سے پشت بان جادو کی تینی ہوئی چادر کو ایک طرف ہٹانے کی کوشش کی.....

”نہیں نہیں.....“ ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”وہ بے قصور ہے..... پشت بان نمودارم“

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ روح کھڑپا سے گھور رہے تھے جب وہ اپنی کھڑکھڑاتی سانس کھینچتے تھے تو اسے بڑی ہوا کے جھونکے کا احساس ہوتا تھا۔ سب سے پاس کھڑا روح کھڑپا اس کے بارے میں کچھ سوچ رہا تھا پھر اس نے اپنے چچپاتے ہاتھ اٹھائے..... اور اپنا نقاب اوپر اٹھا دیا۔

جہاں آنکھیں ہونا چاہئے تھیں وہاں پر صرف پتلی، بھوری پھپھوندی دار جلد تھی جو خالی پتیلوں کے اوپر تک پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ایک دہانہ تھا..... ایک کھلا ہوابے ڈھنگا سا ہونٹوں کے بغیر سوراخ..... جوموت کی کھر کھراہٹ جیسی آواز کرتے ہوئے سانسیں چوستا تھا۔

ہیری کا دماغ سن ہونے لگا۔ اسے لگا جیسے اس کے منہ کو لقوہ ہو گیا ہو۔ اس کے دماغ پر، سوچوں پر اور احساسات پر زنجیریں بندھتی چلی گئی ہوں۔ وہ بول یا سوچ نہیں پا رہا تھا اور نہ ہی کوئی حرکت کر سکتا تھا۔ اس کے پشت بان جادو کی تینی ہوئی چادر زور سے لرزی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

331

اور پھر ہوا میں تخلیل ہوتی چلی گئی۔

سفید دھنڈ کے باعث اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے دوبارہ کوشش کرنا تھی..... پشت بان جادو کو دوبارہ زندہ کرنا تھا..... ”پشت بان نمودارم!“ وہ اب دیکھ نہیں سکتا تھا۔ کچھ فاصلے پر اس نے چیخ سنی..... ”پشت بان نمودارم“..... اس نے دھنڈ میں ٹوٹ کر سیر لیں کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ اسے نہیں لے جاسکتے۔

لیکن دو طاقتوں اور گلگلے ہاتھوں نے اچانک ہیری کی گردن دبوچ لی۔ انہوں نے اس کے چہرے کو اوپر کی طرف اٹھایا۔ ہیری کو روح کچھڑوں کی سانسیں اپنے چہرے پر صاف محسوس دے رہی تھی۔ وہ پہلے اس سے چھٹکارا پانا چاہتے تھے۔ اس کی ناک میں روح کچھڑوں کی بد بود انسانوں کی ناگوار بواتر نے لگی..... اس کے کانوں میں اس کی ماں کی روح فرسا چیخ اور بلند آواز میں سنائی دینے لگی۔ اس نے سوچا کہ مرنے سے پہلے وہ شاید یہی آخری آواز سنے گا.....

اور پھر دھنڈ کے نقچ میں سے ایک دودھیار روشنی دکھائی دی جوتیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ روح کچھڑا اس روشنی سے مضطرب ہو رہے ہیں اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اس نے خود سنبھالنا چاہا مگر وہ ایسا نہیں کر سکا۔ وہ منہ کے بل گھاس پر گرتا چلا گیا۔ ہیری کا چہرہ نیچے تھا اور وہ اتنا لاغر تھا کہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے وہ مہینوں سے بیمار پڑا ہو۔ ہاتھ پاؤں ہلانے کی ذرا سی سکت باقی نہ رہی ہو۔ اس کا بدن بری طرح کانپ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ چند ہیا دینے والی روشنی سے اس کے ارد گرد کی گھاس چمک اٹھی تھی۔ کانوں میں گونجنے والی چیخ سنائی دینا بند ہو چکی تھی۔

کوئی چیز روح کچھڑوں کو پچھے دھکیل رہی تھی..... یہ اس کے سیر لیں اور ہر مائتی کے چاروں طرف حصار بنائے گھوم رہی تھی۔ روح کچھڑوں کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز دوڑھتی جا رہی تھی۔ وہ اب شاید واپس جا رہے تھے۔ فضا میں ٹھنڈک کا احساس تیزی سے ختم ہوتا گیا اور معمول کی گرمی واپس لوٹ آئی تھی۔

اپنی پوری طاقت لگا کر ہیری نے اپنا سر کچھ انچ اوپر اٹھایا۔ اسے روشنی پھیلاتا ہوا ایک جانور دکھائی دینے لگا۔ جو دوڑتا ہوا جھیل کے اس پار جا رہا تھا۔ پسینے میں لٹ پت دھنڈ لی آنکھوں سے اس نے یہ پہچانے کی کوشش کی کہ وہ کون سا جانور تھا.....؟ وہ کسی یک سنگھ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ہوش میں رہنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری بمسئلک یہ دیکھ پایا کہ وہ جانور دوسرے کنارے پر پہنچ کر رُک گیا تھا۔ اس جانور کی روشنی میں پل بھر کو ہیری کو دکھائی دیا کہ وہاں کوئی اور بھی تھا جو اس یک سنگھ کا استقبال کر رہا تھا۔ اسے چھونے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا..... اور وہ چہرہ بہت جانا پہچانا سا لگنے لگا..... لیکن ایسا نہیں ہو سکتا.....

ہیری سمجھ نہیں پایا۔ وہ کچھ اور سوچ نہیں سکا۔ اسے محسوس ہوا کہ بدن میں سے جیسے اس کی طاقت کی آخری بوند بھی نچڑچکی ہو۔ نہ چاہتے ہوئے اس کا سر گھاس پر ڈھلک گیا اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا۔



اکیسوال باب

ہر ماں کا راز

بے حد صد مے والا حادثہ تھا..... بہت ہی صد مے والا..... کمال ہو گیا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں مرا..... اس طرح کا حادثہ پہلے کبھی نہیں سنا..... قسمت اچھی تھی سنیپ کہ تم وہاں تھے.....
”تعریف کا شکریہ۔ وزیر جادو.....“

”تمہیں آنرز آف مارلن، سینئنڈ کلاس (جادوی وزارت کا خصوصی اعزاز) ملنا تو طے ہے، اور اگر میری بات مان لی گئی تو فرست کلاس بھی مل سکتا ہے.....“

”بہت بہت شکریہ..... آپ کا ممنون رہوں گا۔“

”تمہارے سر پر گہرا خم ہے..... شاید یہ کھاؤ بلیک نے دیا ہو گا..... ہے نا؟“

”سچ کہوں..... وزیر جادو! یہ خم پوٹر، ویزیلی اور گرینجر کی وجہ سے مجھے ملا ہے۔“

”اوہ نہیں.....“

”بلیک نے ان پر جادو کر رکھا تھا اور میں یہ بات فوراً سمجھ گیا تھا۔ ان کی حرکتوں کو دیکھ کر لگتا تھا کہ ان پر ذہن بندی والے جادو کا استعمال کیا گیا تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ بلیک بے قصور ہے، یہی سوچ پر ان کے دماغ پر قبضہ کئے ہوئے تھی۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنی حرکتوں کیلئے ذمہ دار نہیں ہیں۔ دوسرا طرف ان کی دخل اندازی کی وجہ سے بلیک نجک کرن لکنے میں کامیاب ہو گئی گیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ بلیک کو تنہا پکڑ سکتے ہیں۔ انہیں پہلے بھی کافی ڈھیل دی جا چکی تھی۔ مجھے اندریشہ ہے کہ اس کا رروائی کے بعد سے انہیں خود پر زیادہ گھمنڈ ہو گیا ہے..... اور ظاہر ہے کہ ہیڈ ماسٹر نے پوٹر کو تو ہمیشہ بہت زیادہ چھوٹ دی ہے.....“

”دیکھو سنیپ!..... ہیری پوٹر کے معاملے میں..... جہاں تک اس کا سوال ہے، ہم سب اس کی غلطیوں کو ہمیشہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔“

”لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں..... کیا یہ اس کے کیلئے اچھی بات ہے کہ اس کے ساتھ اتنا خصوصی بر تاؤ کیا جائے؟ یقینی طور پر

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

333

میں تو یہی کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ بھی باقی طلباء جیسا سلوک کیا جائے۔ اگر کوئی دوسرا طالب علم اتنی بڑی غلطی کرتا تو اسے کم ازکم اس بات کیلئے سکول سے کچھ دنوں کیلئے نکال باہر کیا جاتا..... کیونکہ وہ اپنے دوستوں کو اتنی بڑی مصیبت میں ڈال رہا تھا۔ ذرا سوچے!..... وہ سکول کے تمام قوانین کو توڑ کر..... جو اس کی حفاظت کیلئے تشکیل دیئے گئے تھے، تمام اختیاطی مدد ایک کولاٹ مار کرتے ہوئے، رات کی تاریکی میں سکول سے باہر ایک خطرناک بھیڑیاں انسان اور مفرور قاتل کے ساتھ تھا اور مجھے تو اس بات پر بھی پورا یقین ہے کہ وہ بغیر اجازت ہاگس میڈ میں گھومتا رہا تھا.....“

”ہاہاہا..... ہم اس بارے میں دیکھیں گے سنیپ..... ہم اس بارے ضرور دیکھیں گے..... وہ اڑکا غیر معمولی طور کچھ زیادہ ہی بیوقوف ثابت ہوا ہے.....“

ہیری اپنی آنکھیں کس کر بند کئے ان کی سب باتیں سن رہا تھا۔ وہ بہت کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ اس کے کانوں میں جانے والے الفاظ اس کے دماغ تک بہت دیر سے پہنچ پار ہے تھے۔ اسی وجہ سے اسے پوری بات سمجھنا مشکل ہو رہا تھا۔ اسے اپنے بدن کا ہر حصہ بھاری اور بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔ پلکیں بھی اتنی بھاری لگ رہی تھیں کہ انہیں اٹھانا اس کے بس میں نہیں تھا.....

”روح کھجڑوں کے عجیب روئے پر میں بہت زیادہ حیران ہوں..... سنیپ! تمہیں واقعی معلوم نہیں کہ وہ کیوں واپس لوٹ گئے؟“

”نہیں وزیر جادو!..... جب میں نے خود کو سنبھالا اور وہاں پہنچا تب تک وہ سب واپس لوٹ کر اپنی منزل میں داخل ہو چکے تھے۔“

”یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اور اس کے باوجود بلیک، ہیری اور وہ اڑکی.....“

”جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ سب کے سب بے ہوش تھے۔ میں نے بلیک کو فوراً رسیوں سے باندھا اور اس کی زبان بندی کی تاکہ وہ کچھ کرنہ سکے۔ اس کے بعد میں نے جادوئی سٹرپچر منگوائیں اور ان سب کو ان پر ڈال کر سکول میں لے آیا۔“

ایک پل کیلئے خاموشی چھائی رہی۔ ہیری کا دماغ اب پہلے سے تھوڑا زیادہ کام کرنے لگا تھا۔ فوراً اسے محسوس ہوا کہ اس کے دل پر کوئی بوجھ ہے.....

اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

ہر چیز تھوڑی دھنڈی دکھائی دے رہی تھی کسی نے اس کی عینک اتار دی تھی۔ وہ اسپتال کے جس حصے میں تھا وہاں اندھیرا تھا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری وارڈ کے دوسرے کونے میں اس کی طرف پشت کر کے کسی دوسرے بستر پر جھکی ہوئی تھیں۔ ہیری نے گھوکر دیکھا۔ میڈم پامفری کے ہاتھ کے نیچے رون کے سرخ بال دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے اپنا سر تکنے پر ترچھا کیا۔ اس کے دائیں طرف والے بستر پر ہر ماہی لیٹی ہوئی تھی۔ چاند کی چاندنی اس کے بستر پر پھیلی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

334

ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بھی کھلی ہوئی تھیں۔ وہ بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ ہیری ہوش میں آگیا ہے تو اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر وارڈ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ آدھ کھلے دروازے کے باہر راہداری میں کھڑے کار نیلوں فتح اور سنیپ کی گفتگو کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

میڈم پامفری تیزی سے ہیری کے بستر کی طرف آئیں۔ اس نے پلت کران کی طرف دیکھا، وہ چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا لارہی تھیں۔ ہیری نے آج تک چاکلیٹ کا اس سے بڑا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا۔ وہ کسی بڑے پتھر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

”اچھا تو تم بیدار ہو ہی گئے!“ انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ پھر انہوں نے چاکلیٹ ہیری کے بستر کے پاس والی میز پر رکھ دی اور اسے ہتھوڑے سے توڑ نہ لگیں۔

”رون کہاں ہے؟“ ہیری اور ہر ماٹنی نے ایک ساتھ پوچھا۔

”اس کی جان بچ گئی ہے.....“ میڈم پامفری نے گھمبیر لبھے میں کہا۔ ”جہاں تک تم دونوں کا سوال ہے..... تم یہیں پر رہو گے جب تک کہ مجھے یہ تسلی نہیں ہو جائے کہ تم پوری طرح سے..... پوٹر یہم کیا کر رہے ہو؟“

ہیری بستر میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنی عینک پہننے لگا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی چھڑی اٹھائی۔

”مجھے اسی وقت ہیڈ ماسٹر سے ملنے جانا ہے۔“ ہیری نے کہا۔

”پوٹر!“ میڈم پامفری نے پیکارتے ہوئے کہا۔ ”سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے، بلیک پکڑا جا چکا ہے اور اسے بالائی مینار والی کوٹھڑی میں قید کر لیا گیا ہے۔ روح کھڑا اس کی چبھن لینے کیلئے بس کسی بھی وقت آنے والے ہیں۔“

”کیا.....؟“

ہیری تیزی سے اپنے بستر سے کوڈ گیا۔ ہر ماٹنی نے بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن ہیری کی آواز باہر راہداری میں بھی بچپن گئی تھی۔ اگلے ہی لمحن فتح اور سنیپ وارڈ میں داخل ہو گئے۔

”ہیری..... ہیری..... یہ کیا کر.....؟“ فتح نے فکر مندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں تو بستر میں آرام کرنا چاہئے۔ کیا اس نے چاکلیٹ کھالی ہے؟“ انہوں نے پریشانی کے عالم میں بوکھلائے انداز میں میڈم پامفری سے دریافت کیا۔

”وزیر جادو صاحب! براہ کرم میری بات سکون سے سینے!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”سیر لیس بلیک بے قصور ہے۔ پیٹر پی گو نے اپنی موت کا جھوٹا کھیل رچایا تھا۔ ہم نے اسے آج رات کو دیکھا تھا آپ روح کھڑوں سے سیر لیس کی چبھن نہیں دوسکتے۔ وہ بے قصور ہے.....“

لیکن فتح صرف اپنا سر ہلا رہے تھے دھیمی مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔

”ہیری..... ہیری..... تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم بہت سنگین صدمے سے دوچار ہوئے ہو۔ تمہیں ابھی آرام کی

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

ضرورت ہے، شاباش! بستر پر پلوٹ جاؤ۔ ہم نے ہر چیز ٹھیک کر لی ہے.....”

”نہیں..... یہ سچ نہیں ہے۔“ ہیری زور سے چینا۔ ”آپ نے غلط آدمی کو پکڑ لیا ہے۔“

”وزیر جادو! مہربانی کر کے ہماری بات سنئے!“ ہر ماٹنی نے کہا۔ وہ بھی تیزی سے ہیری کے پہلو میں آگئی اور ملتجیانہ نگاہوں سے فتح کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ”میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ وہ رون کا چوہا تھا۔ پٹی گوایک بھیس بدلتا چوپائی جادو گر تھا اور.....“

”دیکھ لیا وزیر جادو.....!“ سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ”دونوں ہی ذہن بندی جادو کے شکار ہیں۔ بلیک نے ابھی تک ان کے دل و دماغ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ بلیک کو شیطانی جادو میں زبردست مہارت حاصل ہے.....“

”ہم لوگوں کے دماغوں پر کسی جادو کا اثر نہیں ہے!“ ہیری دھاڑتے ہوئے کہا۔

”وزیر جادو..... پروفیسر.....“ میڈم پامفری غصے سے بولیں۔ ”میں آپ لوگوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ یہاں سے چلے جائیے۔ پوٹر میر امریض ہے، آپ اسے پریشان نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔“

”میں پریشان نہیں ہو رہا ہوں، میں تو انہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ کیا ہوا تھا؟“ ہیری نے طیش کے عالم میں کہا۔

”لیکن وہ سنئے ہی نہیں.....!“

لیکن میڈم پامفری نے اچانک ہیری کے منہ میں چاکلیٹ کا بڑا ٹکڑا ٹھوںس ڈالا۔ اس کا منہ بند ہو گیا تھا اور میڈم پامفری نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے دوبارہ بستر پر پہنچا دیا تھا۔

”اب براہ کرام وزیر جادو!..... ان بچوں کو آرام کی سخت ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے چلے جائیے.....“

دروازہ ایک بار پھر کھلا۔ اب ہیڈ ماسٹر اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری نے جلدی جلدی اپنے منہ میں ٹھنسا ہوا چاکلیٹ کا ٹکڑا بکشکل باہر اگلا اور ایک بار پھر اچھل کر بستر سے نیچے اتر اور کھڑا ہو گیا۔

”ہیڈ ماسٹر.....! سیر لیس بلیک.....“

”خدا کیلئے.....!“ میڈم پامفری نے تنگ ہو کر کہا۔ ”یہ اسپتال ہے یا نہیں؟..... میں زور دے کر کہتی ہوں.....“

”معاف کرنا پاپی! لیکن مجھے پوٹر اور گرگنچر سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔“ ڈمبل ڈور نے پر سکون انداز میں کہا۔ ”میں ابھی ابھی سیر لیس بلیک سے مل کر آ رہا ہوں.....“

”مجھے لگتا ہے کہ اس نے آپ کو بھی وہی من گھڑت کہانی سنائی ہو گی جو اس نے پوٹر کے دماغ میں ڈال رکھی ہے؟“ سنیپ نے تھوک اڑاتے ہوئے کہا۔ ”چوہے والی کہانی..... اور پٹی گو کے زندہ ہونے کی.....“

”بلیک نے سچ مجھ یہی کہانی سنائی تھی۔“ ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنے چاند جیسی شباہت والی عینک کے اوپر سے سنیپ کو بڑے غور سے دیکھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

336

”اور کیا میری گواہی کی کوئی قیمت نہیں ہے؟“ سنیپ آپ سے باہر ہوتے ہوئے کہا۔ ”پیٹر پٹی گوچنستے بنگلے میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی میں نے اسے ہو گولٹس کے میدان میں دیکھا تھا۔“

”ایسا اس لئے ہوا کیونکہ آپ کے ہوش اُڑ چکے تھے پروفیسر!“ ہر ماہنی نے گھمبیر لبھ میں کہا۔ ”آپ صحیح وقت پر نہیں پہنچ پائے تھے.....“

”مس گر بخیر!..... اپنی غلیظ زبان کو منہ کے اندر بند کر کے رکھو۔“

”سنیپ! اذرا سنبھل کر.....“ فتح نے حیرت بھری نظر وہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس لڑکی کی ذہنی حالت درست نہیں ہے.....“

”میں ہیری اور ہر ماہنی سے تہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں!“ اچانک ڈبل ڈور بولے۔ ”کارنیلوس..... سیورس..... پاپی! مہربانی کر کے ہمیں کچھ دیر کیلئے تنہا چھوڑ دیا جائے۔“

”ہمیڈ ماسٹر!“ میڈم تک لبھ میں غرائیں۔ ”انہیں علاج کی ضرورت ہے..... انہیں آرام کی ضرورت ہے۔“

”ایسا کرنا بے حد ضروری ہے، میں پر زور درخواست کرتا ہوں.....“ ڈبل ڈور نے کہا۔

میڈم پامفری نے اپنے ہونٹ چبائے اور پیر پٹختی ہوئی وارڈ کے کنارے پر بنے ہوئے اپنے دفتر میں چل گئیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دفتر کا دروازہ زور دار دھماکے کے ساتھ بند کیا تھا۔ فتح نے اپنے رنگیں چونے کے اوپر سنہری زنجیر میں لٹکتی ہوئی گھڑی کو پکڑ کر دیکھا۔

”روح کچھ راب آنے ہی والے ہوں گے۔“ انہوں نے دھمکے انداز سے کہا۔ ”میں جا کر ان سے ملاقات کرتا ہوں۔ ڈبل ڈور! میں تمہیں اوپر والی منزل پر ملوں گا۔“

فتح دروازے کی طرف بڑھے اور سنیپ کے لئے دروازہ کھول کر کھڑے رہے لیکن سنیپ اپنی جگہ سے ملے تک نہیں تھے۔

”کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ کو بھی بلیک کی کہانی پر یقین ہو چکا ہے؟“ سنیپ پھنکارتے ہوئے بولے۔ ان کی آنکھیں ڈبل ڈور کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

”میں ہیری اور ہر ماہنی سے تہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔“ ڈبل ڈور نے دھرایا۔

سنیپ نے ڈبل ڈور کی طرف ایک قدم آگے بڑھایا اور کہا۔ ”سیر لیں بلیک نے سولہ سال کی عمر میں ہی یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ خون کرنے سے نہیں بچتا۔ آپ یہ بات تو نہیں بھولے ہوں گے؟ آپ یہ تو نہیں بھولے ہوں گے کہ ایک بار اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی.....“

”میری یادداشت بہت اچھی ہے سیورس!“ ڈبل ڈور نے دھمکی آواز میں کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

337

سنیپ یہ سن کرتیزی سے پلٹے اور پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے دروازے سے باہر چلے گئے جو نے ان کیلئے کھول رکھا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ڈمبل ڈور ہیری اور ہر ماں کی طرف مڑے۔ دونوں ہی اسی وقت ایک ساتھ بولنے لگے۔

”پروفیسر بلیک کی بات سچ ہے۔ ہم نے خود پٹی گوکوندہ دیکھا تھا.....“

”جب پروفیسر لوپن، بھیڑیے کے روپ میں بدلتے تو وہ بھاگ نکلا.....“

”وہ ایک چوہے کا بھروپ بدلنے والا چوپائی جادوگر ہے.....“

”پٹی گو نے اپنا اگلا پنجھہ..... میرا مطلب ہے کہ اپنی انگلی کاٹ لی تھی.....“

”پٹی گو نے فرار ہونے کیلئے رون پر حملہ کیا تھا..... بلیک قصور وار نہیں ہے.....“

پروفیسر ڈمبل ڈور نے ان کی بوکھلا ہٹ اور بے تابی کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں یکلخت چپ ہو گئے۔

”اب تم سنو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ نیچ میں کچھ مبت بولنا۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔“ ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”تمہارے علاوہ بلیک کی کہانی کا ایک بھی سچا ثبوت باقی نہیں ہے..... اور تیرہ سال کے دو بچوں کی بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔ سڑک پر موجود بہت سے گواہوں نے قسم کھا کر کہا تھا کہ انہوں نے سیریس بلیک کو پٹی گو کا خون کرتے ہوئے دیکھا تھا..... میں نے خود مجکہ وزارتِ جادو کی عدالت کے سامنے یہ گواہی دی تھی کہ سیریس، پوٹر خاندان کا خفیہ رازدار تھا۔“

ہیری خود کو روک نہیں پایا اور اس کے منہ سے اچانک نکل گیا۔ ”پروفیسر لوپن آپ کو سچائی بتاسکتے ہیں کہ.....“

”پروفیسر لوپن اس وقت جنگل کی گھرائیوں میں گم ہیں اور وہ اس حالت میں نہیں ہیں کہ وہ کسی کو کچھ بتا پائیں۔ جب تک وہ دوبارہ انسان بنیں گے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ سیریس کی حالت مردے سے بھی بدتر ہوگی..... میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ زیادہ تر جادوگر ایک بھیڑیائی انسان پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ لہذا ان کی دی گئی گواہی کی عدالتی کمیٹی میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی ذہن میں رکھو کہ سیریس اور وہ آپس میں پرانے دوست بھی ہیں۔“

”لیکن.....“

”میری بات دھیان سے سنو ہیری! اب ان سب باتوں کیلئے بہت دیر ہو چکی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو نا؟ تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پروفیسر سنیپ ان حوادث کی جو کہانی سنارہے ہیں، وہ تمہارے مقابلے میں بہت زیادہ قابل یقین اور ٹھوس ہے.....“

”وہ سیریس سے بہت نفرت کرتے ہیں۔“ ہر ماں نے اکھڑے ہوئے لبجھ میں کہا۔ ”صرف اس لئے کہ سیریس نے ان کے ساتھ ایک خوفناک مذاق کیا تھا.....“

”سیریس نے بھی بے قصور آدمی جیسا راوی نہیں اپنایا ہے۔ فربہ عورت پر حملہ کرنا..... گری فنڈر ہال میں چاقو لے کر گھسننا..... جب

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

338

تک پڑی گوزن دیوار میں ہوا پاتا۔ تب تک سیریس کی سزا بد لئے کی کوئی بھی یقینی صورت موجود نہیں ہے.....“
”لیکن آپ تو ہم پر یقین کرتے ہیں ہے نا.....“

”ہاں!..... میں کرتا ہوں.....“ ڈمبل ڈور نے پر سکون لبھ میں کہا۔ ”لیکن مجھ میں یہ قوت نہیں ہے کہ میں دوسروں کو سچائی ماننے پر مجبور کر سکوں۔ وزیرِ جادو کے فیصلوں کے برخلاف جاسکوں۔“

ہیری نے ان کے گھم بیرون چہرے کو گھورا۔ اسے لگا جیسے اس کے نیچے کی زمین تیزی سے کھسک رہی تھی۔ وہ ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ ڈمبل ڈور ہر مسئلہ کو چکلی بجا کر سلبھا سکتے ہیں۔ اسے امید تھی کہ ڈمبل ڈور ہوا میں چھڑری لہرا کیں گے اور اس مسئلے کا ناقابل یقین حل نکال کر سامنے رکھ دیں گے مگر ایسا نہیں تھا..... ان کی آخری امید بھی دم توڑتی ہوئی دھکائی دے رہی تھی۔

ڈمبل ڈور کی ہلکی نیلی آنکھیں گھومیں اور ہیری سے ہوتی ہوئی اب ہر ماںی کے چہرے پر جم گئیں۔ انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے، وہ ہے تھوڑا زیادہ وقت.....“

”مگر.....“ ہر ماںی نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ”اوہ!“

”اب دھیان سے سنو!“ ڈمبل ڈور نے بہت دھیمی مگر صاف بولتے ہوئے کہا۔ ”سیریس، پروفیسر فلانٹ وک کے دفتر کے ٹھیک اور ساتویں منزل پر ایک کمرے میں بند ہے۔ مغربی مینار کی دائیں طرف تیر ہوئیں کھڑکی۔ اگر سب کچھ ٹھیک ہوا تو آج رات کو تم ایک سے زیادہ بے قصور جانوں کو بچالوگی۔ لیکن تم دونوں ہی یاد رکھنا کہ کوئی تمہیں دیکھنے پائے۔ مس گرینجر، تم قوانین تو جانتی ہی ہو..... تم جانتی ہو کہ یہ کام کیسے کرنا ہے؟..... کوئی..... تمہیں..... دیکھے..... نہ..... پائے!“

ہیری کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ ان با توں کا کیا مطلب تھا؟ ڈمبل ڈور پلٹے اور دروازے تک پہنچ کر انہوں نے پیچھے دیکھا۔

”میں باہر سے تالا لگا کر جا رہا ہوں، اس وقت.....!“ انہوں نے اپنی گھڑی دیکھی۔ ”بارہ بجھنے میں پانچ منٹ کم ہیں مس گرینجر..... تین بار چاپی گھمانے سے کام ہو جانا چاہئے..... گلڈک!“

”گلڈک.....“ ہیری نے دھرایا، جب ڈمبل ڈور نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا۔ ”تین بار چاپی گھمانا؟..... وہ کیا بول رہے تھے؟..... ہمیں آخر کرنا کیا ہے؟“

ہر ماںی اپنے چونے کے اندر گلے میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اس نے وہاں ایک بہت لمبی اور خوبصورت سونے کی مالانکا لی۔

”ہیری! یہاں آؤ.....“ اس نے بے چینی سے کہا۔ ”جلدی.....“

تعجب اور تحسیں میں بنتا ہیری اس کی طرف بڑھا۔ ہر ماںی سہری مالا کو پھیلائے ہوئے کھڑی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ اس مالا میں ایک چھوٹا سا گھڑی کی شکل جیسا لاکٹ لٹک رہا تھا۔

”یہاں.....!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

339

ہر ماں نے پھیلائی ہوئی مالا آگے بڑھا کر ہیری کے گلے میں ڈال دی۔ اب وہ دونوں ایک ہی مالا کو پہنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”تیار ہو.....“ اس نے سانس روک کر پوچھا۔

”ہم کر کیا رہے ہیں؟“ ہیری کو کچھ بھی سمجھنہیں آرہا تھا۔

ہر ماں نے لاکٹ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور نگلی سے اس کی چابی تین بار گھمائی۔

اندھیرے میں ڈوبا ہوا درڈان کی آنکھوں کے سامنے گھونمنے لگا۔ ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بہت تیزی سے پیچھے کی طرف اڑ رہے تھے۔ نگلوں اور روشنی کی کرنوں کا بھنور اس کے پاس سے گذر رہا تھا۔ اس کے کانوں پر ہتھوڑے برس رہے تھے۔ اس نے چلانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی آواز نہیں سن پایا۔ پھر اس نے اپنے پیروں تلہوں زمین محسوس کی۔ اب ہر چیز صاف دینے لگی تھی۔ وہ خالی بڑے ہال میں ہر ماں کے پاس کھڑا تھا اور سورج کی سنبھالی دھوپ سامنے والے کھلے دروازے سے اندر آتی ہوئی فرش پر پڑ رہی تھی۔ اس نے الجھی ہوئی نظروں سے ہر ماں کی طرف دیکھا۔ لاکٹ کی مالا اس کے گلے میں چھڑ رہی تھی۔

”ہر ماں..... کیا؟“

”یہاں اندا آ جاؤ.....“ ہر ماں نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر ہال کے دوسری طرف جھاڑوؤں اور بالیوں والی الماری کے دروازے کی طرف لے گئی۔ اس نے الماری کا دروازہ کھولا اور ہیری کو بالیوں اور جھاڑوؤں کے بیچ میں ڈکھیل دیا۔ پھر دوسرے لمبے وہ خود بھی الماری کے اندر گھس گئی۔ اس نے دھرام سے دروازہ بند کیا۔

”کیا..... کیسے..... ہر ماں کیا ہوا؟“

”ہم اس وقت اپنے مااضی میں پہنچ گئے ہیں۔“ ہر ماں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ہیری کے گلے سے سنبھالی مالا اتنا کر کر اسے اپنے چونگے کے اندر چھپا لیا۔ ”ہم تین ساعتیں پیچھے پہنچ آ چکے ہیں۔“

ہیری نے اچانک اپنے پیر میں زور سے چٹکی کاٹی۔ اسے بہت تیز درد کا احساس ہوا۔ اس لئے کہ اسے ایسی بات کی توقع ہرگز نہیں تھی۔ وہ ایک بہت عجیب خواب دیکھ رہا تھا۔

”لیکن.....“

”دشش..... سنو! کوئی آرہا ہے۔ مجھے لگتا ہے..... مجھے لگتا ہے کہ ہم ہی آرہے ہوں گے۔“ ہر ماں دبی ہوئی آواز میں بولی اور اپنے کان الماری کے دروازے کے ساتھ لگا لئے۔

”ہال کے پار قدموں کی آہٹ..... ہاں! مجھے لگتا ہے کہ ہم ہیگر ڈکے جھونپڑے کی طرف جا رہے ہیں۔“

”کیا تم یہ کہہ رہی ہو.....“ ہیری حیرت سے بڑھا یا۔ ”کہ ہم اس الماری میں بھی ہیں اور ہم وہاں باہر بھی ہیں؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

340

”ہاں!“ ہرماں نی بولی۔ اس کے کان اب بھی الماری کے دروازے کے ساتھ چکے ہوئے تھے۔ ”مجھے یقین ہے کہ وہ ہم ہیں..... تین لوگوں سے زیادہ کی آواز نہیں لگتی ہے..... اور ہم اس لئے دھیمے چل رہے ہیں کہ ہم نے غیبی چوغہ اور ہر کھا ہے۔“
وہ رُک گئی اور پورے دھیان سے سننے لگی۔

”ہم سامنے والی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے ہیں.....“
ہرماں نی پیچھے ہٹ کر ایک الٹی بالٹی پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھی اور ہیری کچھ سوالوں کے جواب پانہ چاہتا تھا۔

”تمہیں یہ گھری جیسی چیز کہاں سے ملی؟“
”اسے کایا پلت کہتے ہیں.....“ ہرماں نے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔ ”جب میں اس سال یہاں آئی تھی تو پہلے دن ہی مجھے پروفیسر میک گوناگل نے مجھے یہ دیا تھا۔ میں نے اپنی تمام کلاسوں میں جانے کیلئے اسی کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ پروفیسر میک گوناگل نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ ملکہ جادوئی وزارت سے اسے حاصل کرنے کیلئے انہیں بے حد خط و کتابت کرنا پڑی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ میں ایک غیر معمولی ذہین طالبہ ہوں اور میں اس کا پڑھائی کے علاوہ کوئی دوسرا غلط استعمال نہیں کروں گی..... میں اس کی چاپی گھما کر کچھلی ساعتوں میں جا کر رہ جانے والی کلاسوں میں چل جاتی تھی اور اس طرح ایک ہی وقت میں میں کئی کلاسوں کے مضمایں پڑھ لیا کرتی تھی لیکن.....“

”ہیری! مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ڈمبل ڈور ہم سے کیا کروانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے ہمیں تین بار چاپی گھمانے کی ہدایت دی تھی..... اس سے سیر لیں کو کیسے مدد ملی گی؟“

ہیری نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھا۔

”اس وقت میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہوگا جسے وہ یقیناً بدلوانا چاہتے ہیں۔“ اس نے سوچتے ہوئے کہ اس وقت میں ایسا کون کام ہوا تھا؟..... ہم اس وقت ہیگر ڈ کے گھر کی طرف جا رہے تھے.....“

”ہم سورج غروب ہونے سے قبل کے وقت میں پہنچ گئے ہیں اور ہم ہیگر ڈ کے گھر جا رہے ہیں۔“ ہرماں نے دھراتے ہوئے کہا۔ ”ہم نے ابھی اپنے جانے کی آوازنی ہے۔“

پھر ہیری کی بھنوئیں تن گئیں۔ وہ اپنے دماغ پر زور ڈال کر سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”ڈمبل ڈور نے ہمیں کہا تھا..... ابھی کہا تھا کہ ہم ایک سے زیادہ بے قصور جانوں کو بچا سکتے ہیں.....“ اور پھر اسے سمجھ میں آ گیا۔ ”ہرماں! ہم بک کو بچانے جا رہے ہیں۔“
”لیکن..... اس سے سیر لیں کو کیسے مدد ملے گی؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”ڈمبل ڈور نے کہا تھا..... انہوں نے ہمیں ابھی بتابا تھا کہ کھڑکی کہاں ہے؟..... فلٹ وک کے دفتر کی کھڑکی..... جہاں سیر لیں بند ہے۔ ہمیں بک بیک پرسواری کر کے اُس کھڑکی تک اُڑ کر پہنچنا ہے اور سیر لیں کو بچانا ہے۔ سیر لیں بک بیک پرسوار ہو کر بہاں سے باہر نکل سکتا ہے..... وہ دونوں ایک ساتھ یہاں سے بچ کر نکل سکتے ہیں۔“

ہیری کو ہر مائی کا جس قدر چہرہ دکھائی دے رہا تھا، وہ گہری دہشت میں ڈوبا ہوا تھا۔

”اگر ہم کسی کو دکھائی دیئے بغیر اس کام کو صحیح طریقے سے سرانجام دے پائے تو یہ یقیناً کسی مجرزے سے کم نہیں ہو گا.....“

”ہمیں کوشش تو کرنا ہی چاہئے!“ ہیری نے پر عزم لبھ میں کہا۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور الماری کے دروازے سے کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے لگا۔

”باہر کسی قسم کی کوئی آواز نہیں آ رہی ہے۔ لگتا ہے، باہر کوئی نہیں ہے۔ آ و چلتے ہیں۔“

ہیری نے دھکا دے کر الماری کا دروازہ کھولا۔ بڑاہال بالکل خالی پڑا تھا۔ وہ دونوں کسی قسم کی آواز کے بغیر الماری سے باہر نکلے اور دبے پاؤں چلتے ہوئے پھر کی سیڑھیاں اتر گئے۔ سورج کے نیچے جانے سے سائے لمبے ہو چکے تھے۔ انہیں جنگل کے درختوں کے جھرمٹ سنہری روشنی میں چمک رہے تھے۔

”اگر کوئی کھڑکی سے باہر جھاٹک رہا ہو تو.....“ ہر مائی چھینی اور عقبی جانب محل کی طرف دیکھنے لگی۔

”ہم دوڑ لگاتے ہیں..... سیدھے جنگل کی طرف چلتے ہیں۔“ ہیری نے تجویز دی۔ ”یہ ٹھیک ہے..... ہم کسی درخت کے تنے کے پچھے چھپ کر حالات پر نظر رکھیں گے۔“

”ٹھیک ہے..... لیکن ہم گرین ہاؤس کے پاس سے گھوم کر جائیں گے۔“ ہر مائی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں ہیگر ڈ کے سامنے والے دروازے سے نظر نہیں آنا چاہئے۔ ورنہ ہم خود کو ہی دکھائی دے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اب تک غیبی چونے میں ہیگر ڈ کے گھر تک تو پہنچ ہی چکے ہوں گے۔“

ہر مائی کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری نے دوڑ لگا دی۔ ہر مائی پوری رفتار سے اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ وہ سبزیوں کے باغیچے کو عبور کرتے ہوئے گرین ہاؤس کے پاس پہنچے۔ وہاں ایک پل ڈ کے اور پھر جھگڑا الورخت کا چکر کاٹ کر جنگل کی طرف دوڑ نے لگ۔

درختوں کے گھرے سایوں تک بحفاظت پہنچنے کے بعد ہیری گھوما۔ کچھ سیکنڈ بعد ہر مائی بھی وہاں ہانپتی ہوئی اس کے پاس آن پہنچی۔

”ٹھیک ہے.....“ ہر مائی اپنی سانس سننے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔ ”ہمیں چپکے سے ہیگر ڈ کے گھر پاس پہنچنا ہے۔ کوشش کرنا کہ ہم دکھائی نہ دیں ہیری.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

342

وہ دونوں خاموشی کے ساتھ جنگل کے کنارے پر درختوں کے بیچ میں چلتے رہے اور پھر انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے کا اگلا حصہ دکھائی دینے لگا۔ ٹھیک اسی وقت انہوں نے دروازے پر دستک کی آواز سنی۔ وہاں کوئی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ نیزی سے بلوط کے بڑے درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گئے اور اپنا سر باہر نکال کر محتاط انداز میں جھانکنے لگے۔ ہیگرڈ دروازے پر کھڑا دکھائی دیا۔ وہ ہانپر رہا تھا اور اس کا چہرہ سفید تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ دروازہ کس نے کھلکھلایا تھا..... پھر ہیری نے اپنی ہی آواز سنی۔

”ہم ہیں..... ہم غیبی چونے میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں اندر آنے دوتا کہ ہم اسے اتار سکیں۔“

”تمہیں یہاں نہیں آنا پڑا ہے تھا۔“ ہیگرڈ کی جھنجھلانی ہوئی آواز سنائی دی لیکن وہ ایک طرف ہٹتا ہوا دکھائی دیا اور اس نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔

”ہم نے آج تک اتنا عجیب کام نہیں کیا.....“ ہیری نے حیرت بھی آواز میں کہا۔

”ہم تھوڑا اکھستے ہیں۔“ ہر ماں نے سرگوشی۔ ”ہمیں بک بیک کے پاس پہنچنا پڑا ہے۔“

وہ لوگ درختوں کے بیچ میں سے ریگتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ جب تک انہیں گھبرا یا ہوا شنگر نہیں دکھائی دیا جو ہیگرڈ کی کدو والی کیاری کے پاس درخت کے نیچے لوہے کی باڑھ کے ساتھ بندھا ہوا۔

”ابھی چھڑا لیں.....“ ہیری نے ہر ماں کی طرف دیکھ کر کہا۔

”نہیں.....“ ہر ماں جلدی سے بولی۔ ”اگر ہم اسے اس وقت چراکر لے گئے تو خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی کے لوگ یہ سوچیں گے کہ ہیگرڈ نے اسے آزاد کر دیا ہے۔ ہمیں تب تک انتظار کرنا ہو گا جب تک وہ اسے باہر بندھا ہواد کیجئے لیں۔“

”تب تو ہمیں اس کام کیلئے صرف ساٹھ سینڈ ملیں گے۔“ ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسے یہ کام ناممکن لگ رہا تھا۔ اسی وقت انہیں گھر کے اندر کسی چیز کے چھنا کے سٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔

”ہیگرڈ نے دودھ کا جگ توڑ دیا ہے۔“ ہر ماں نے وضاحت کی۔ ”کچھ ہی دیر میں مجھے دودھ کے جگ میں سکے بزر ملنے والا ہے.....“

غیر معمولی طور پر بالکل ویسا ہی ہوا۔ کچھ ہی لمحوں بعد انہیں ہر ماں کی حیرت بھری چیخ سنائی دی۔

”ہر ماں!“ ہیری نے اچانک کہا۔ ”کیوں نہ ہم..... دوڑ کر اندر جائیں اور پی گو کو پکڑ لیں.....“

”نہیں.....“ ہر ماں کے چہرے پر یکخت دہشت سی چھا گئی۔ ”کیا تم اس صورت حال کو سمجھتے نہیں ہو؟ ہم جادوگری کے بہت ہی اہم قانون کو توڑ رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ کسی کو بھی چھیڑ چھاڑ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی ایسا کرنا پڑا ہے..... کسی کو بھی نہیں۔ تم نے ڈمبل ڈور کی بات سنی تھی کہ اگر کسی کو بھی دکھائی نہ دیں،.....“

”صرف ہم ہی تو دیکھیں گے اور ہیگرڈ بھی.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

343

”ہیری!“ ہرماں نے پوچھا۔ ”اگر تم ہیگرڈ کے گھر میں بھاگ کر جاؤ اور وہاں خود گھورتے ہوئے دیکھو..... تو تمہیں کیسا لگے؟“
 ”مجھے لگے گا..... مجھے لگے گا کہ شاید میں پاگل ہو گیا ہوں۔“ ہیری نے کہا۔ ”یا پھر میں یہ سوچوں گا کہ یہ یقیناً شیطانی جادو کا
 کرشمہ ہے.....“

”باقل ایسا ہی..... تم اصلیت کو سمجھنہیں پاؤ گے۔ ہو سکتا ہے کہ تم خود پر خود ہی حملہ کر بیٹھو۔ کیا تمہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے؟ کہ
 پروفیسر ڈبل ڈور نے مجھے بتایا تھا کہ جب جادو گروں نے وقت کے ساتھ چھپڑ پھاڑ کی تو کتنے بھی انک حادثات رونما ہوئے تھے.....
 بہت سے جادو گروں نے غلطی سے ماضی یا مستقبل کے اپنے تیسیں خود کو ہی ہلاک کر لیا تھا۔“

”ٹھیک ہے۔“ ہیری نے کہا۔ ”میں تو بس سوچ رہا تھا.....“

ہرماں نے اسے گھورتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے اپنا سر کچھ انجوں پر کیا تاکہ وہ دور دکھائی دینے
 والی سکول کی عالیشان عمارت کے صدر دروازے کی طرف دیکھ سکے۔ ڈبل ڈور، فن، کمیٹی کا بوڑھا جادو گراور جلادمیک نیز سٹرھیاں
 اترتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

”ہم اب باہر آنے والے ہیں۔“ ہرماں نے سانس اندر کھینچ کر کہا۔ اور پھر کچھ ہی دیر بعد ہیگرڈ کا پچھلا دروازہ کھلا۔ ہیری نے
 دیکھا کہ وہ رون اور ہرماں ہیگرڈ کے ساتھ باہر آرہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ اس کی زندگی کا سب سے عجیب نظارہ تھا
 کہ وہ درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر کدو کی کیاری میں خود کو دیکھ رہا تھا۔

”سب ٹھیک ہے بیکی..... سب ٹھیک ہے.....“ ہیگرڈ نے بک بیک سے کہا۔ پھر وہ ہیری، رون اور ہرماں کی طرف مڑا۔ ”اب
 جاؤ..... چلے جاؤ یہاں سے.....“
 لیکن وہ نہیں ہلے۔

”ہیگرڈ! ہم ایسا نہیں کر سکتے.....“

”ہم انہیں سچ بتا دیں گے کہ اس دن کلاس میں کیا ہوا تھا.....؟“
 ”وہا سے نہیں مار سکتے.....“

”جاو!..... پہلے ہی اتنا بڑا طوفان مچا ہوا ہے..... مزید مشکلات پیدا نہیں کرو..... جاؤ یہاں سے..... نہ مجھے اور نہ ہی خود کو کسی
 بڑی مصیبت میں مت پھنسواو..... چلے جاؤ.....“

اسی وقت جھونپڑے کے قریب باتیں کرنے کی آواز سنائی دیں۔ ہیگرڈ نے مڑ کر آوازوں کی سمت میں دیکھا اور جلدی سے مڑ کر
 ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ..... اور خبردار یہاں رُک کر کچھ سننے کی کوشش مرت کرنا۔“
 کسی نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سامنے والا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سزا دینے والا گروہ آگیا تھا۔ ہیگرڈ پلٹ کر اپنے جھونپڑے کے اندر

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

344

چلا گیا۔ اس نے اپنا کچھلا دروازہ آدھا کھلا چھوڑ دیا تھا۔ ہیری دیکھ رہا تھا کہ گھر کے آس پاس کی گھاس چاروں طرف ہموار تھی۔ پھر اسے تین قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ، رون اور ہر ماںی غبی چونہ اوڑھے چل پڑے تھے۔ درخت کے پیچے پھپے ہیری اور ہر ماںی اب بھی پچھلے دروازے سے آنے والی آوازوں کو سن کر یہ جان سکتے تھے کہ جھونپڑے کے اندر کیا ہو رہا تھا؟

”جانوروں ہاں ہے.....“ ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے لبھے میں کہا۔

”باہر ہے..... باہر ہے.....“ ہیگر ڈھکلاتا ہوا بولا۔ اس کی آواز کا نپرہ تھی۔

جب جب میک نیئر کا چہرہ ہیگر ڈکی کھڑکی میں بک بیک کو دیکھنے کیلئے نمودار ہوا تو ہیری نے تیزی سے اپنا سر کرتے ہوئے خود چھپا لیا اور پھر انہیں فُخ کی آواز سنائی دی۔

”ہمیں تمہارے سامنے قشنگر کو دی جانے والی سزا کا قانونی باضابطہ نوٹس پڑھ کر سنانا ہو گا۔ میں اسے جلدی سے پڑھ دیتا ہوں اور پھر تمہیں اور میک نیئر کو اس پر مستخط کرنا ہوں گے۔ ڈمبل ڈور، تمہیں بھی سننا ہو گا۔ یہ قانون ہے.....“

میک نیئر کا چہرہ کھڑکی سے غائب ہو چکا تھا۔ اب کام کو سرانجام دینے کا وقت آگیا تھا۔

”تم یہیں انتظار کرو.....“ ہیری نے ہر ماںی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ کام میں کرتا ہوں۔“

جب فُخ کی آواز دوبارہ سنائی دینا شروع ہوئی تو ہیری درخت کی آڑ میں نکلا اور بھاگتا ہوا لوہے کی باڑھ کی پھلانگ کر کر دوکی کیا ری میں بک بیک کے پاس پہنچ گیا۔

”خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی کے تمام ممبروں کا یہ فیصلہ ہے کہ بک بیک نامی قشنگر کو جسے بطور ملزم نامزد کیا گیا تھا۔ اب اسے مجرم سمجھا اور کہا جائے گا۔ چھجون کو سورج غروب کے وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔“

پلکوں نے جھپکانے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری نے خنخوار نارنجی آنکھوں والے بک بیک سے ایک بازنظریں ملائیں اور سر جھکایا۔ بک بیک اپنے پڑھی دار گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور پھر کھڑا ہو گیا۔ ہیری بک بیک کی لوہے کی باڑھ سے بندھی ہوئی رسی کھولنے لگا۔

”اس کا سرکاٹ کرموت کی سزا سنائی گئی ہے جسے خطرناک درندہ ائتلاف کمیٹی کی طرف سے متعین جلا دوالڈر ان میک نیئر اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے۔“

”جلدی چلو..... بک بیک.....“ ہیری دبے ہوئے لبھے میں بڑھا یا۔ ”جلدی چلو..... ہم تمہاری مدد کر رہے ہیں..... چپ چاپ..... بالکل چپ چاپ.....“

”نیچے گواہوں کے مستخط ہونا ہیں ہیگر ڈ!..... تم یہاں پر مستخط کرو گے.....“

ہیری نے رسی پر پورا زور لگایا لیکن بک بیک نے اپنے الگ پنجے زمیں میں گڑادیئے تھے۔

”تواب ہم اس معاملے کو ختم کر دیتے ہیں۔“ ہیگر ڈ کے گھر کے اندر سے کمیٹی کے بوڑھے رکن کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیئر

”ہیگر ڈم اندر ہی رہو تو یہ اچھا ہے گا.....“

”دن..... نہیں ہم..... ہم اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں..... ہم نہیں چاہتے کہ وہ اپنے آخری وقت میں اکیلا ہو.....“
ہیگر ڈ کے جھونپڑے کے اندر سے قدموں کی آوازیں گونج آٹھیں۔

”بک بیک چلو.....“ ہیری نے گھوتے ہوئے اسے کہا۔

ہیری نے بک بیک کی گردان میں بندھی ہوئی رسی کو اور زور سے کھینچا۔ قشنگر چلنے لگا اور چڑ کر اپنے پنجے ہلانے لگا۔ وہ اب بھی جنگل سے دس فٹ دور تھے اور کوئی بھی انہیں ہیگر ڈ کے پچھلے دروازے سے دیکھ سکتا تھا۔

”ایک منٹ ٹھہر دمیک نیز.....“ ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔ ”تمہیں بھی تو اس فیصلے پر دستخط کرنا ہیں۔“ قدموں کی آہٹ ایک بار پھر رُک گئی۔ ہیری نے رسی کھینچی۔ بک بیک نے اپنی چونچ بند کی اور تھوڑا تیز چلنے لگا۔

ہر ماٹی کا سفید چہرہ ایک درخت کے پیچھے سے باہر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہیری..... جلدی کرو.....“ وہ تھوڑا تیز بولی۔

ہیری کو اب بھی جھونپڑے کے اندر سے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے رسی کو ایک اور جھٹکا دیا۔ بک بیک نہ چاہتے ہوئے بھی بھاگنے لگا۔ بالآخر وہ درختوں تک پہنچ ہی گئے۔

”جلدی جلدی.....“ ہر ماٹی نے گھری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی سے درخت کے پیچھے سے نکلی اور سامنے آگئی۔ اس نے ہیری کے ساتھ رسی کپڑی اور پورا زور لگا دیا تاکہ بک بیک زیادہ تیز چلنے لگے۔ ہیری نے پیچھے پلت کر دیکھا۔ اب وہ پوری طرح جنگل کے درختوں کے بیچ چھپ پچکے تھے۔ انہیں ہیگر ڈ کا جھونپڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”ک جاؤ.....“ اس نے ہر ماٹی سے کہا۔ ”وہ ہمارے چلنے کی چاپ سن سکتے ہیں۔“

ہیگر ڈ کے جھونپڑے کا پچھلا دروازہ جھٹکے سے کھلا۔ ہیری، ہر ماٹی اور بک بیک بالکل خاموش کھڑے رہے۔ لگتا تھا کہ قشنگر بھی خاموشی سے کھڑا ہو کر باقین سن رہا تھا۔

گھری خاموشی..... پھر

”وہ کہاں گیا؟“ کمیٹی کا بوڑھا کرن کی چیخت ہوئی آواز سنائی دی۔ ”جانور کہاں چلا گیا؟“

”ابھی تو وہ یہیں بندھا ہوا تھا.....“ جلا دکی غصے بھری آواز سنائی دی۔ ”میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے یہیں پر دیکھا تھا۔“

”کتنی عجیب بات ہے.....؟“ ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی جس میں خاصی دلچسپی جھلک رہی تھی۔

”بیکی.....!“ ہیگر ڈ نے بھرائی آواز میں کہا۔

اسی لمجھ کھاڑی چلنے کی آواز سنائی دی۔ جلا دنے غصے کے عالم میں لوہے کی باڑھی کاٹ ڈالی تھی۔ اس کے بعد کسی کے رو نے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

346

کی آواز سنائی دی۔ سکیاں بھرتے ہوئے ہمگر ڈرورہا اور دہائیاں دے رہا تھا۔

”چلا گیا..... چلا گیا..... وہ بھاگ نکلا..... اس نے خود کو کھینچ کر آزاد کر لیا ہو گا..... بیکی..... شاباش بیکی.....“

ٹھیک اسی وقت بک بیک نے رسی کھینچنے کیلئے زور لگایا کیونکہ وہ ہمگر ڈ کے پاس جانے کیلئے مچل رہا تھا۔ ہیری اور ہر ماٹنی نے اپنی گرفت سخت کر لی اور اسے روکنے کیلئے زمین میں اپنے پیر گڑائے۔

”کسی نے اسے کھول دیا ہو گا.....“، جلد میک نیسر کی طیش بھری آواز سنائی دی۔ ”ہمیں میدان اور جنگل کی تلاشی لینا چاہئے..... فوراً..... وقت ضائع کئے بغیر.....“

ہیری اور ہر ماٹنی کی سانسیں اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئیں۔

”میک نیسر.....!“، ڈمبل ڈور کی دلچسپی بھری آواز سنائی دی۔ ”اگر بک بیک کو واقعی کسی نے چرا لیا ہے تو کیا وہ تمہیں کوئی حق لگتا ہے کہ وہ اسے اڑا کر لے جانے کے بجائے پیدل لے جائے گا۔ اس سے بہتر تو یہ ہو گا کہ تم آسمان میں اسے تلاش کرنے کیلئے نکل کھڑے ہو..... ہمگر ڈ! میں ایک کپ چائے پینا چاہو گا یا پھر لکش مشروب کا تاخ بستے ایک گلاس.....“

”آئیے..... آئیے پروفیسر!“ ہمگر ڈ نے جلدی سے کہا جس کی آواز خوشی کے مارے پھولے انہیں سمارہ ہی تھی۔ ”اندر آ جائیے.....“ ہیری اور ہر ماٹنی نے دھیان سے سنا۔ انہیں چلتے ہوئے قدموں کی دھمک سنائی دے رہی تھی۔ جلا دگالیاں نکالتا ہوا جارہا تھا۔

پھر دروازہ دھڑاک سے بند ہوا اور ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

”اب کیا کریں؟“ ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہمیں یہیں چھپنا ہو گا۔“ ہر ماٹنی نے کہا جو بہت فکر مند دکھائی دے رہی تھی۔ ”جب تک وہ سب سکول واپس نہیں لوٹ جاتے۔ ہمیں یہیں رُک کر انتظار کرنا چاہئے۔ پھر ہمیں تب تک یہیں انتظار کرنا ہو گا جب تک بک بیک کو سیریس کی کھڑکی تک لے جانے کا وقت نہ ہو جاتا۔ وہ وہاں آدمی رات کو پہنچیں گے..... اوہ یہ کام بہت مشکل ہو گا.....“

اس نے گھبرا کر جنگل کی طرف دیکھا۔ سورج اب ڈھل رہا تھا۔

”ہمیں یہاں سے چلنا ہو گا۔“ ہیری نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں جھگڑا الودرخت پر نظر رکھنا چاہئے ورنہ ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کب کیا کرنا ہے؟“

”ٹھیک ہے۔“ ہر ماٹنی بک بیک کی رسی کو کس کر کپڑتے ہوئے بولی۔ ”لیکن یاد رکھنا ہیری..... ہمیں کسی بھی دکھائی نہیں دینا چاہئے.....“

وہ جنگل کے اندر چلنے لگے۔ اندھیرا ان کے چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ پھر وہ درختوں کے ایک جھنڈ کے عقب میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں وہاں سے دور پھر پھر اتا ہوا جھگڑا الودرخت صاف دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

”وہ رہا.....رون!“ ہیری نے اچانک کہا۔

ایک تاریک ہیولا گھاس پر دوڑتا ہوا درخت کے قریب آ گیا تھا۔ اس کی آواز فضا کے سناٹے میں گونج رہی تھی۔

”اس سے دور ہٹو.....دور ہٹو.....سکے بزر.....یہاں آؤ.....میرے پاس آؤ۔“

پھر انہیں دور اور ہیولے دکھائی دیئے۔ ہیری دیکھا کہ وہ اور ہر ماں نی رون کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ اس کے بعد اس نے رون کو زمین پر چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا۔

”پکڑ لیا.....دور ہٹو.....گندی بلی.....دور ہٹو!“

”وہ رہا سیریس.....“ ہیری نے کہا۔ کتنے کا دیویکل ہیولا جھگڑا اللود رخت کی کھوہ میں سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ اس نے ہیری کو گرا دیا اور رون کو پکڑ لیا.....

”یہاں سے تو یہ منظر اور بھی دہشت ناک دکھائی دیتا ہے.....ہے نا؟“ ہیری نے کہا جب کہ اس کی کھوہ میں لے جا رہا تھا۔ ”دیکھو! درخت نے مجھ پر حملہ کر دیا اور تم پر بھی.....یہ کچھ عجیب ہے نا!“

جھگڑا اللود رخت اپنی جگہ بری طرح چرہ ہوا تھا اور اپنی پخچالی شاخوں کو کوڑے کی مانند لہر ارہا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور تنے تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اور پھر اچانک درخت پر سکون ہو گیا۔

”کروک شانکس تنے کی گانڈھ دبارہ ہی ہے.....“ ہر ماں نے بتایا۔

”اوراب ہم اندر جا رہے ہیں.....“ ہیری بڑھا ایسا۔ ”ہاں ہم اب اندر جا چکے ہیں۔“

جس لمحے وہ آنکھوں سے او جھل ہوئے، اسی وقت درخت دوبارہ لہرانے لگا۔ اگلے لمحے انہیں کچھ قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ چونک گئے اور آنکھیں پھاڑ کر اندر ہیرے میں دیکھنے لگے۔ ڈیبل ڈور کا سفید لباس ہوا میں جھملاتا ہوا دکھائی دیا۔ کارنیلوس فن، میک نیسر، ڈیبل ڈور اور کمپیٹ کا بوڑھا جادوگر لمبے ڈگ بھرتے ہوئے سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔ کبھی کبھی ان کی آواز کانوں میں پڑ جاتی تھی۔

”ہمارے اندر جانے کے فوراً بعد ہی وہ لوگ آ گئے تھے۔“ ہر ماں نے خوف بھری آواز میں کہا۔ ”کاش ڈیبل ڈور ہمارے ساتھ ہی اندر گئے ہوتے.....“

”تب تو میک نیسر اور فن بھی اندر گئے ہوتے.....!“ ہیری نے کاٹ دار لبجے میں کہا۔ ”میں دعوئی سے کہتا ہوں کہ فن نے میک نیسر کو وہیں پر سیریس کو ہلاک کرنے کا حکم دے دینا تھا۔“

انہوں نے چاروں افراد کے ہیولوں کو سکول کی سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے او جھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ کچھ منٹ یونہی بیت گئے۔ خاموشی.....گھری خاموشی!

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

348

سکول کے صدر دروازے کی طرف کوئی چیز بلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ انہوں نے غور سے دیکھا۔ ایک ہیولا پتھر کی سیڑھیاں اترتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اندھیرے میں کچھ زیادہ سمجھائی نہیں دے رہا تھا۔

”وہ پروفیسر لوپن ہی ہوں گے..... وہ ادھر ہی آرہے ہیں۔“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ہیولے کی رفتار کافی تیز تھی۔ لگتا تھا کہ وہ بھاگتے ہوئے آرہے تھے۔ وہ جھگڑا اللود رخت کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ لوپن نے زمین پر پڑی ہوئی ایک لمبی شاخ اٹھائی اور درخت کی جڑ والی گانٹھ پر رکھ کر اسے دبایا۔ درخت ایک بار بالکل ساکت ہو گیا۔ لوپن بھی اس کی جڑوں والی کھوہ میں غائب ہو گئے۔

”کاش وہ چونہ اٹھا لیتے.....“ ہیری تملکا کر بولا۔ ”وہ وہیں پڑا ہوا تھا.....“

وہ یک لخت ہر ماں کی طرف مڑا۔

”اگر میں ابھی بھاگ کرو ہاں جاؤں اور چونہ اٹھا کر لے آؤں تو سنیپ اس تک کبھی نہیں پہنچ پائے گا اور.....“

”نہیں ہیری..... ہمیں پوری اختیاط کرنا ہو گی کہ ہم کسی کو بھی دکھائی نہ دیں۔“

”تم اسے کیسے برداشت کر سکتی ہو؟“ اس نے طیش کے عالم میں مکالہ راتے ہوئے کہا۔ ”یہاں کھڑے ہو کر سب کچھ ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں؟“ وہ جھجکا۔ ”میں چونہ اٹھانے جا رہا ہوں.....“

”ہیری نہیں.....“

ہر ماں نے ہیری کے چونے کو پیچھے سے پکڑ لیا۔ ہیری نے چونہ چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ تبھی ٹھیک اسی وقت انہوں نے کسی کی آواز سنی۔ کوئی اوپنجی آواز میں گنگنا تا ہوا چل رہا تھا۔ وہ ہیگر ڈھا جو سکول کی طرف جا رہا تھا۔ وہ زور زور سے بے ڈھنگی آواز میں گیٹ گارہاتھا اور چلتے ہوئے کسی قدر جھوول جاتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل اہرار ہی تھی۔

”دیکھا!“ ہر ماں نے سخت لمحے میں کہا۔ ”اگر وہ تمہیں دیکھ لیتا تو ایک نیا بکھیرا کھڑا ہو جاتا..... ہم جس کام کیلئے یہاں بیٹھے ہیں، وہ ادھورا رہ جاتا۔ ہمیں سیر لیں کی مدد کرنا ہے..... بس اور کچھ نہیں..... ہمیں کسی بھی صورت میں کسی کو دکھائی نہیں دینا ہے..... ارنے نہیں بک بیک.....“

قشنگ ہیگر ڈکی آوازن کر مچل اٹھا تھا اور اس تک پہنچنے کیلئے بری طرح زور لگانے لگا۔ ہیری نے بھی بک بیک کورو کے رکھنے کیلئے اس کی رسی مضبوطی سے پکڑ لی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ ہیگر ڈسکول کے صدر دروازے تک جھومتا ہوا گیا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر نظر وہ سے او جھل ہو گیا۔ اب بک بیک نے بھی رسی چھڑانے کی کوشش ترک کر دی تھی اور اس نے اپنا سارا یوں سے لٹکا لیا تھا۔

بمشکل دومنٹ گزرے تھے کہ سکول کے صدر دروازہ کھلا اور ایک ہیولا برا آمد ہوا۔ اس کے چلنے کی چال سے ہیری پہچان گیا تھا کہ وہ سنیپ ہی تھا۔ وہ تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا جھگڑا اللود رخت کے قریب پہنچا۔ ہیری نے اپنی دونوں مٹھیاں بھینچ لیں۔ اس نے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

349

دیکھا کہ سینیپ درخت کے پاس رُک کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر انہیں زمین پڑا چونگہ دکھائی دیا۔ وہ جھکے اور انہوں نے چوغنہ اٹھایا۔

”اس پر سے اپنے گندے ہاتھ ہٹاؤ.....“ ہیری دھیرے سے غرایا۔

”شش..... شش!“

سینیپ نے وہی ٹھنی اٹھائی جس سے لوپن نے درخت کی گانٹھ کو دبایا تھا، اسی ٹھنی سے سینیپ نے بھی جڑ کی گانٹھ کو دبایا اور چوغنہ پہن کر وہ غائب ہو گئے۔

”تو یہ ہوا تھا.....“ ہر ماںی دھمی آواز میں بڑبڑائی۔ ”ہم سب اب وہاں نیچے جا چکے ہیں..... اور تمیں اب اپنے واپس لوٹنے کا انتظار کرنا ہوگا.....“

اس نے بک بیک کی رسی سب سے پاس والے درخت سے باندھ دی اور پھر وہ سوکھی زمین پر بیٹھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے۔

”ہیری! مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے..... روح کھجڑ، سیر لیں کو کیوں نہیں پکڑ پائے؟ مجھے یاد ہے کہ روح کھجڑ پاس آ رہے تھے، میرا خیال ہے کہ میں دہشت کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گئی تھی..... وہاں پرانے سارے روح کھجڑ تھے.....؟“ ہیری بھی اس کے برابر بیٹھ گیا۔ اس نے ہر ماںی کو پورا واقعہ بتایا۔ اس نے بتایا کہ سب سے قریب کھڑے نے کس طرح اس کے منہ کی طرف اپنا منہ جھکایا لیکن اسی وقت جھیل کے پار سے کوئی بڑی سی سفید چیز آئی اور اس نے روح کھجڑوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ ہیری کی باتیں سن کر ہر ماںی کا منہ تھوڑا سا کھلا رہ گیا۔

”لیکن وہ کون سی چیز تھی.....؟“

”روح کھجڑوں کو صرف ایک ہی چیز بھگا سکتی ہے۔“ ہیری نے کہا۔ ”ایک صحیح اور مضبوط پشت بان جادو کا تخلی۔ ایک طاقتور اور نہ ٹوٹنے والا پشت بان تخلی۔.....“

”لیکن اسے کس نے پیدا کیا تھا.....؟“

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ اس شخص کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے اس نے جھیل کے دوسرا جانب کھڑے دیکھا تھا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ کون تھا؟..... لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

”تم نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کیسا شخص تھا؟“ ہر ماںی نے تجسس سے پوچھا۔ ”کیا ہمارا کوئی استاد تھا.....؟“

”نہیں.....“ ہیری جلدی سے بولا۔ ”وہ کوئی استاد نہیں تھا.....“

”لیکن اتنے سارے روح کھجڑوں کو ایک ساتھ تو کوئی طاقتور جادو گر، ہی بھگا سکتا ہے..... اگر پشت بان جادو کی روشنی اتنی تیز

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

350

چمک رہی تو کیا اس کی روشنی میں تمہیں اس جادوگ کا چہرہ نہیں دکھائی دیا تھا؟..... کیا تم اسے دیکھنے میں پائے؟“
”ہاں! میں نے انہیں دیکھا تھا!“ ہیری نے دھیرے سے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ”لیکن..... شاید یہ میرا جاگتا ہوا خواب ہو..... میں اس وقت ٹھیک طریقے سے سوچ بچار کی حالت میں نہیں تھا..... اس کے فوراً بعد میں بے ہوش ہو گیا تھا.....“

”تمہارے خیال میں وہ کون تھے؟“

”مجھے لگتا ہے.....“ ہیری نے تھوک نگلے ہوئے کہنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ بات سننے میں بڑی عجیب لگے گی۔ ”مجھے لگتا ہے..... وہ میرے والد تھے.....“

ہیری نے گردن گھما کر ہر ماہنی کی طرف دیکھا جس کامنہ اب کافی زیادہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کی طرف دہشت اور رحم کے ملے جلدی جذبات سے دیکھ رہی تھی۔

”ہیری..... مگر! تمہارے والد تو مر چکے ہیں.....“ اس نے دھیرے سے کہا۔

”ہاں!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”میں یہ بات جانتا ہوں.....“

”تمہیں لگتا ہے کہ تم نے ان کا..... بھوت دیکھا تھا؟“

”معلوم نہیں..... نہیں..... وہ ٹھیک دکھائی دے رہے تھے۔“

”مگر.....“

”شاید میں ٹھیک سے دیکھنے میں پایا تھا۔“ ہیری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ”لیکن..... جہاں تک میں دیکھ پایا..... وہ انہی کی طرح دکھائی دے رہے تھے..... میرے پاس ان کی تصویر ہے.....“

ہر ماہنی اب ہیری کی طرف ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی دماغی حالت کے بارے میں فکر مند ہو۔

”میں جانتا ہوں کہ یہ دیوالی کی والی بات ہے.....“ ہیری نے سپاٹ لبجے میں کہا۔ اس نے پلٹ کر بک بک کو دیکھا جو اپنی نوکیلی چونچ سے زمین کھود رہا تھا۔ شاید وہ کچھ ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ دراصل بک بک کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ تو اپنے والد اور ان کے سب سے پرانے اور گھرے تین دوستوں کے بارے میں سوچ رہا تھا..... مومنی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونکس..... کیا آج رات کو چاروں دوست میدان میں ایک پھر اکٹھے ہوئے تھے؟ وارم ٹیل اس رات کو دوبارہ نظر آیا تھا جبکہ سب یہ سوچ رہے تھے کہ وہ مر چکا ہے..... کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کے والد بھی نظر آئے ہوں؟..... کیا جھیل کے اس پارا سے کوئی انہوںی تخلیاتی چیز دکھائی دی تھی۔ وہ شخص اتنی دور تھا کہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا..... لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے ایک پل کیلئے تو اسے یہی لگا تھا.....

ہوا میں درختوں کے پتے دھیرے دھیرے سرسر ارہے تھے۔ آسمان پر تیرتے ہوئے بادلوں کے اوٹ میں چاند کھپچپ جاتا

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

351

اور کبھی باہر نکل کر پوری آب و تاب سے چمکنے لگتا۔ ہر ماں نی اپنا پیغمبر جھگڑا الود رخت کی طرف کئے انتظار کر رہی تھی۔

آخر کارا یک گھنٹے سے زیادہ وقت بیت گیا۔ کچھ پچھل سی محسوس ہوئی۔

”ہم اب واپس لوٹ رہے ہیں.....“ ہر ماں نے ہیری کو ہوشیار کرتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اٹھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ بک بیک نے بھی اپنا سرا اٹھالیا۔ انہوں نے دیکھا کہ لوپن، پی گو اور روں درخت کی کھوہ میں سے عجیب انداز میں تر چھے ہو کر باہر نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہر ماں نی نکلی، پھر بے ہوش سنیپ کا جسم عجیب ڈھنگ سے ہوا لہراتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس کے بعد ہیری اور بلیک نمودار ہوئے۔ وہ سب سکول کی عمارت کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اب کسی بھی وقت چاند بادلوں کی اوٹ میں سے نکل کر بلیک اور لوپن کا سارا منصوبہ چوپٹ کرنے والا تھا.....

”ہیری!“ ہر ماں آہستگی سے بولی۔ جیسے وہ جانتی ہو کہ ہیری کیا سوچ رہا ہوگا؟ ”ہمیں ان سے دور ہی رہنا ہوگا..... کوئی ہمیں دیکھنے پائے..... ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں.....“

”تو کیا ہم پی گو کو ایک بار پھر بیچ کر بھاگ جانے دیں گے؟“ ہیری نے جذباتی ہو کر کہا۔

”اندھیرے میں تم ایک بھاگتے ہوئے چوہے کو پکڑنے کی امید کیسے کر سکتے ہو؟“ ہر ماں نے پلٹ کر کہا۔ ”ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم سیر لیس کی مدد کرنے کیلئے آئے ہیں۔ ہمیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کرنا چاہئے.....“

”ٹھیک ہے.....“

چاند بادل کی اوٹ سے باہر نکل آیا۔ انہوں نے میدان میں جاتے ہوئے کارروائی کو رکتے دیکھا۔ انہیں چاندنی میں سب لوگ واضح دکھائی دے رہے تھے۔

”لوپن وہ رہے.....“ ہر ماں بڑا بڑا۔ ”ان کا روپ بدل رہا ہے۔“

”ہر ماں!“ اچانک ہیری جلدی سے بولا۔ ”ہمیں یہاں سے کہیں اور چلنا چاہئے۔“

”ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ میں تمہیں کب سے بتا رہی ہوں.....!“

”ہم بیچ میں نہیں پڑیں گے لیکن لوپن کچھ ہی دیر میں جنگل کی طرف بھاگے گا۔ ٹھیک ہماری طرف.....“

ہر ماں کے منہ گھری آہنگی۔

”جلدی.....!“ وہ بک بیک کو کھونے کیلئے بھاگا۔ ”جلدی! ہم وہاں چھپ جائیں؟ ہم وہاں چھپیں؟ روح کھڑکی بھی وقت آسکتے ہیں.....“

”ہمیگر ڈکے گھر کی طرف چلتے ہیں..... وہاں اب کوئی نہیں ہے۔ وہ خالی ہے۔“ ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”چلو..... جلدی کرو!“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

352

وہ سرپٹ بھاگے۔ بک بیک بھی ان کے پچھے پچھے بھاگنے لگا۔ انہیں اپنے عقب میں بھیڑیائی انسان کی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ کچھ ہی محوں بعد ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے دوڑ کر دروازہ کھولا۔ ہر ماںی اور بک بیک دونوں اس کے قریب سے نکل کر اندر گھس گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہیری بھی اندا آگیا اور اس نے عجلت میں دروازہ کی کنڈی لگادی۔ انہیں دیکھ فینگ زور سے بھونکا۔

”دشش.....فینگ! ہم ہیں.....“ ہر ماںی بولی اور اسے چپ کرانے کیلئے جلدی سے اس کے کان کھجانے لگی۔ ”یہ بہت سنگین صورت حال تھی.....“

”ہاں.....!“

ہیری نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ یہاں سے باہر رونما ہونے والے واقعات کو دیکھنا دشوار تھا۔ بک بیک اپنی من پسند جگہ دیکھ کر بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پھر سے ہیگرڈ کے گھر میں لوٹ آیا تھا۔ وہ آتشدان کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے پنکھہ سمیٹ کر پہلو میں لگائے۔ وہ گردن فرش پر ڈال اچھی سی جھکی لینے کی تیاری کرنے لگا۔

”میرا خیال ہے کہ مجھے ایک بار پھر باہر جانا چاہئے۔“ ہیری نے دھیرے سے کہا۔ ”ہم یہاں بیٹھ کر باہر ہونے والے واقعات کو نہیں دیکھ پائیں گے۔ ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ جانے کا صحیح وقت ہو گیا ہے یا نہیں.....؟“

ہر ماںی نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی چھائی ہوئی تھی۔

”میں بیچ میں دخل اندازی نہیں کروں گا!“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”لیکن اگر ہم یہ نہیں دیکھ پائیں گے کہ کیا ہو رہا ہے تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ سیر لیس کو بچانے کا صحیح وقت ہو چکا ہے؟“

”اچھا.....ٹھیک ہے..... میں یہاں بک بیک کے ساتھ انتظار کرتی ہوں..... لیکن ہیری! ہوشیار رہنا..... وہاں ایک بھیڑیائی انسان، بھیڑیئے کے روپ میں پھر رہا ہے..... اور روح کھجڑ بھی.....“

ایک بار پھر ہیری باہر نکل آیا تھا اور ہیگرڈ کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر لگلا۔ اسے دور سے سیر لیس کی چیخ سنائی دی۔ اس کا مطلب ہے کہ روح کھجڑ سیر لیس کو گھور رہے تھے۔ وہ اور ہر ماںی بھی کسی لمحے اس کے پاس پہنچنے والے ہوں گے۔ ہیری جھیل کی طرف گھورنے لگا۔ اس کا دل اس کے سینے میں اچھل رہا تھا۔ جس نے اس پشت بان جادو کو نمودار کیا تھا۔ وہاب کسی بھی پل نظر آجائے گا۔ ایک پل کیلئے وہ ہیگرڈ کے گھر کے دروازے کے سامنے ڈانوال ڈول کیفیت میں کھڑا رہا۔ کوئی تمہیں دیکھ نہ لے۔ لیکن وہ دکھائی نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ تو دیکھنا چاہتا تھا..... وہ تو جاننا چاہتا تھا.....

اور پھر روح کھجڑ آگئے۔ وہ اندر ہیرے میں ہر سمت میں پرواز کر رہے تھے۔ ان کا رُخ جھیل کی طرف تھا۔ وہ جھیل کے کنوں پر منڈلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جہاں ہیری کھڑا تھا، وہ ٹھیک اس کے مقابل میں کنارے پر جمع ہوتے جا رہے تھے..... وہ روح

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کچھڑوں سے دور، ہی رہے گا۔

ہیری بھاگنے لگا۔ اس کے ذہن میں اپنے باپ کے علاوہ کوئی دوسرا خیال باقی نہیں تھا۔ کیا یہ وہی تھے؟..... کیا سچ مجھ وہ ہی تھے؟..... اسے یہ جانتا ہی تھا۔ اسے یہ پتہ لگانا تھا۔

جھیل کے بالکل پاس ایک جھاڑی تھی۔ ہیری اس کے اندر چھپ کر پتوں کے سچ میں دیکھنے لگا۔ دوسرے کنارے پر سفید روشنی ٹمٹمار ہی تھی اور پھر اچانک وہ بجھ گئی۔ اس کے اندر دہشت بھرا تھس جوش مارنے لگا۔ اب کسی بھی پل.....

”اب آ جاؤ.....“ وہ بڑا ایسا اپنے سامنے گھورنے لگا۔ ”ڈیڈی! آپ کہاں ہو..... آ جاؤ.....“

لیکن وہاں پر کوئی نہیں آیا۔ ہیری نے اپنا سراو نچا کر کے دیکھا۔ ان میں سے ایک اپنا نقاب اللہتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اب بچانے والے کو سامنے آنا تھا۔ لیکن اس بار کوئی بھی مدد کرنے نہیں آ رہا تھا.....

اور اسی وقت اس کے ذہن میں ایک انوکھا خیال آیا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا۔ اس نے اپنے والد کو نہیں..... بلکہ خود کو ہی دیکھا تھا۔ ہیری جھاڑی کے اندر سے باہر نکلا اور اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔

”پشت بان نمودارم.....“ وہ پوری قوت سے چینا۔

اس بار چھڑی کے سرے سے دھوئیں کا دھندلا بادل نہیں نکلا بلکہ ایک انوکھی چند ہیا دینے والی چمکدار چاندی جیسا جانور نکلا۔ ہیری نے اپنی آنکھیں سکیر لیں اور یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ کون سا جانور ہو سکتا تھا؟ وہ گھوڑے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔

وہ جانور سچ مجھ جھیل کی کامی تھہ پر دوڑتا ہوا اس پار جا رہا تھا۔ پھر اس جانور نے اپنے سر نیچے کیا اور روح کچھڑوں پر اپنے ایک سینگ سے پے در پے حملے کرنے لگا۔ اندھیرے میں روح کچھڑے چین ہو کر اوپر اٹھے اور خیرہ کر دینی والی روشنی سے دور ہٹنے لگے۔ وہ بار بار روشنی کو چونے کی کوشش کرتے رہے مگر ہر بار وہ ناکام ہو کر کئی فٹ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ وہ اپنی مہم کو ادھورا چھوڑ کر جانے پر تیار ہو گئے تھے..... اور پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

روشنی کا ہالہ مڑا اور پھر سمنے لگا۔ پشت بان جادو کا تخلیل دوڑتا ہوا لوٹنے لگے لگا۔ وہ پانی جیسی خاموشی کی مانند تھا۔ وہ گھوڑا نہیں تھا۔ وہ کوئی بھی یا می انسان بھی نہیں تھا۔ وہ تو ایک سینگ والا یک سنگھا تھا۔ وہ اوپر چمکنے والی سفید چاندی جیسا چمک رہا تھا..... وہ اس کی طرف لوٹ لوٹ رہا تھا۔

وہ کنارے پر رک گیا۔ نرم زمین پر اس کے پنجوں کے نشان نہیں پڑ رہے تھے۔ اس نے اپنی بڑی سفید آنکھوں سے ہیری کو دیکھا اور دھیرے دھیرے اپنا سینگ دار سرجھ کایا اور ہیری سمجھ گیا کہ وہ کون ہو سکتا ہے..... اس نے بڑا بڑا تھے کہا۔ ”پرونکس.....“

لیکن جب ہیری کی کانپتی انگلیاں یک سنگھے کی طرف بڑھیں تو وہ غائب ہو گیا۔ ہیری اپنے ہاتھ پھیلائے سرشار کھڑا تھا پھر

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

354

اسے پیچھے سے کھروں جیسی آواز سنائی دی۔ جس پر وہ اچانک اچل پڑا۔ اس نے تیزی سے پلت کر دیکھا۔ ہر ماں اس کی طرف بھاگتی ہوئی چلی آرہی تھی اور بک بیک بھی اس کے پیچھے تھا جس کی رسی ہر ماں کے ہاتھوں میں دبی ہوئی تھی۔

”تم نے کیا کیا؟“ اس نے غصے سے پوچھا۔ ”تم نے کہا تھا کہ تم صرف دیکھو گے۔ کوئی دخل اندازی نہیں کرو گے۔“

”میں سب کی جان بچار ہاتھا.....“ ہیری نے اطمینان سے کہا۔ ”اس جھاڑی کے پیچھے آ جاؤ..... میں تمہیں سب بتاتا ہوں۔“ ہر ماں ایک بار پھر منہ پھاڑ کر اس کی ساری بات سنی۔

”کسی نے تمہیں دیکھا تو نہیں.....؟“

”تم نے سنا نہیں؟..... میں خود ہی کو خود دیکھ رہا تھا میکن مجھے لگا کہ میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔“

”ہیری! مجھے یقین نہیں ہوتا..... تم نے ایک ایسا مضبوط اور طاقتو ر پشت بان جادوئی تخلی کیسے نمودار کر لیا؟ اس نے تو سو سے زیادہ روح کھجروں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بہت..... بہت ہی اوپنے درجے کا جادو ہے.....“

”اس بار میں جانتا تھا کہ میں ایک اچھا پشت بانی تخلی کو تخلیق کر سکتا ہوں! کیونکہ میں کام پہلے بھی کر چکا تھا..... کیا اس سے بات کچھ سمجھ میں آتی ہے.....؟“

”کیا معلوم.....؟“ ہر ماں نے سر جھٹک کر کہا۔ ”ہیری! سنیپ کی طرف دیکھو.....“

دونوں نے ایک ساتھ جھاڑی کی اوٹ میں سے جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔ سنیپ کو ہوش آچکا تھا اور وہ جانے کیسے وہاں پہنچ گئے تھے؟ انہوں نے جھک کر کچھ دیکھا اور چھڑی سے سڑپچھڑا ہر کیس۔ ہر ماں، ہیری اور بلیک کے بے جان جسم ہوا میں تیرتے ہوئے سڑپچھڑوں پر لیٹ گئے۔ ہیری نے یہ بھی دیکھا کہ وہاں چوتھی سڑپچھڑی موجود تھی جس پر وون لیٹا ہوا تھا۔ وہ پلٹے اور انہوں نے چھڑی کو ہلا کیا۔ تمام سڑپچھڑاں کے پیچھے پیچھے ہوا میں تیرنے لگے۔ وہ ان سب کو لے کر سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

”ٹھیک ہے..... اب وقت ہونے والا ہے۔“ ہر ماں نے مضطرب ہو کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ”ڈبل ڈور ٹھیک پینتالیس منٹ بعد دروازے پرتالا گائیں گے۔ ہمارے پاس اتنا ہی وقت باقی رہ گیا۔ اسی وقت کے دوران ہمیں سیر لیں کو بچانا ہے پھر ہسپتال میں واپس بھی لوٹنا ہے..... اور سب سے اہم بات یہ کہ اس تمام کارروائی کے دوران کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہم وہاں نہیں تھے.....“

وہ انتظار کرنے لگے اور جھیل میں تیرتے ہوئے بادلوں کے عکس کو دیکھتے رہے۔ ان کے قریب والی جھاڑی ہوا سے سرسراتی رہی۔ بک بیک اب بوریت کا شکار دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ ایک بار پھر زمین کو اپنے پنجوں سے کھود کر کیڑے مکوڑے تلاش کرنے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

355

”کیا تمہیں یقین ہے کہ سیریس اب تک وہاں پہنچ گیا ہوگا؟“ ہیری نے اپنی کھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ سکول کی بلند عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مغربی مینار کے دائیں طرف کی کھڑی کیاں گئے لگا۔

”دیکھو!“ ہر ماں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ”وہ کون ہے؟ لگتا ہے کہ کوئی سکول سے باہر آ رہا ہے.....“

ہیری نے اندر ہیرے میں گھورا۔ ایک آدمی تیز قدموں سے میدان کو عبور کرتا ہوا سکول کی بیرونی فصیل کے دروازے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ اس کی بیلٹ میں کوئی چیز چمک رہی تھی۔

”وہ تو میک نیسر جلا دے ہے۔“ ہیری نے کہا۔ ”وہ یقیناً روح کھجروں کو باخبر کرنے جا رہا ہے۔ چلو ہر ماں..... لگتا ہے کہ وقت ہو گیا ہے۔“

ہر ماں نے بک بیک کی پشت پر ہاتھ رکھے اور ہیری نے اسے سہارا دے کر چڑھایا۔ اس کے بعد ہیری نے اپنا ہیر جھاڑی کی موٹی ٹہنی پر کھا اور اچھل کر بک بیک پر ہر ماں کے آگے بیٹھ گیا۔ اس نے بک بیک کی رسی اس کی گردان پر پیچھے کی طرف کھنچ لی اور لگام کی طرح باندھ دی۔

”تیار.....“ اس نے ہر ماں سے آہستگی سے پوچھا۔ ”مجھے کپڑا لو.....“

اس نے بک بیک کے دونوں پہلوؤں میں اپنی ایڑھیاں نرمی سے دبائیں۔

بک بیک چند قدم دوڑا اور پھر پروں کو پھیلاتا ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ ہیری اپنے گھٹنے سے بک بیک کو دبارہ تھا۔ اسے گھٹنوں کے نیچے بک بیک کے بڑے پروں کا احساس ہوا تھا۔ ہر ماں نے ہیری کو کس کر پکڑ رکھا تھا۔

”اوہ..... نہیں! مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا ہے..... اوہ مجھے یہ سچ نیچے اچھا نہیں لگ رہا ہے.....!“ وہ دہشت میں ڈوبی ہوئی بڑھتا رہی تھی۔

ہیری نے بک بیک کو آگے کی طرف بڑھنے کیلئے ہنکایا۔ وہ سکول کی اوپنی عمارت کی بالائی منزلوں کی طرف اُڑ رہے تھے۔

ہیری نے با میں طرف کی رسی زور سے کھنچی۔ جس سے بک بیک مڑ گیا۔ ہیری تیزی سے نکتی ہوئی کھڑکیوں کو گنٹے کی کوشش کر رہا تھا۔

”رکو.....“ اس نے رسی کوتیزی سے پیچھے کھنچتے ہوئے کہا۔

بک بیک کی رفتار ہوا میں ڈھیکی ہو گئی۔ وہ قریباً رک گیا تھا۔ یہاں کچھ بات تھی کہ اسے ہوا میں ٹھہر نے رہنے کیلئے اپنے پنکھہ ہوا میں اوپر نیچے ہلانا پڑ رہے تھے، جس کے باعث وہ کئی فٹ اوپر اور کئی فٹ نیچے ہور رہا تھا۔ اوپر اٹھتے وقت ہیری نے کھڑکی سے سیریس کو دیکھ لیا تھا۔

”وہ وہاں پر ہے۔“ جب بک بیک کے پنکھے نیچے گئے تو ہیری نے زور سے کھڑکی کے کانچ پر اپنی ہتھیلی مار دی۔ بک بیک نے اپنا سر اٹھا کر کھڑکی کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ حیرت سے پھیلتا چلا گیا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ تیزی سے کھڑکی کے پاس پہنچا اور اسے کھونے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن کھڑکی پر تالا لگا ہوا تھا۔ ہر ماں نے یہ دیکھ کر اپنی چھڑی نکالی اور چلا کر بولی۔

”پیچھے ہٹ جاؤ۔“ اس نے ابھی تک اپنا بایاں ہاتھ ہیری کی کمر میں کس کرڈال رکھا تھا۔

”کھلم چلم فوراً بھگرم.....“

کھڑکی کھل گئی۔ بلیک نے قشنگر کی طرف گھورتے ہوئے ہیسی آواز میں کہا۔ ”کیسے؟“

”بیٹھ جاؤ۔۔۔ وقت بالکل نہیں ہے۔“ ہیری نے بک بلیک کو قابو میں رکھنے کیلئے اس کی گردان کے گرد اپنی بانہوں کا حلقة کس لیا تھا۔ ”تمہیں یہاں سے باہر نکلنا ہے۔۔۔ روح کھپڑا آرہے ہیں۔ میک نیز نہیں بلانے کیلئے جا چکا ہے۔۔۔“

بلیک نے کھڑکی کی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ رکھ کر اپنا سر اور کندھا باہر نکالا۔ یہ بڑی اچھی بات تھی کہ وہ کافی دبلا تھا۔ جلدی ہی وہ بک

بلیک کی پشت پر اپنا ایک پاؤں رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے اگلے ہی لمحے اس نے جھٹکا لیا اور اچھل کر ہر ماں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ ”ٹھیک ہے بک بلیک۔۔۔ اوپر اڑو۔۔۔“ ہیری نے رسی ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔ ”مینار کے اوپر چلو۔ جلدی۔۔۔“

قشنگر نے اپنے دیوہیکل پنکھ پھر پھرائے اور وہ ایک بار پھر اوپر اڑنے لگا۔ وہ مغربی مینار کی چھت پر پہنچ گئے۔ بک بلیک کھڑا کی آواز سے چھت پر اتر گیا۔ ہیری اور ہر ماں نہایت سرعت اس کی پشت پر اترتے چلے گئے۔

”سیر لیں۔۔۔ وقت نہ گنواؤ۔۔۔ جلدی جلدی۔۔۔ وہ لوگ کسی بھی لمحے فلنت وک کے دفتر میں پہنچ سکتے ہیں۔

انہیں پتہ چل جائے گا کہ تم فرار ہو چکے ہو۔۔۔“

بک بلیک نے چھت پر پہنچ مارے اور اپنا نوکیلا سر ہلا کا۔

سیر لیں نے ہٹ بڑا کر پوچھا۔ ”دوسرے لڑکے کا کیا حال ہے؟۔۔۔ رون کا؟“

”وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے لیکن میڈم پامفری کہتی ہیں کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ جلدی سے اب جاؤ۔۔۔ دیرمت کرو۔“

لیکن بلیک اب بھی ہیری کو گھور رہا تھا۔ ”میں کن الفاظ میں تمہارا شکر یہ ادا۔۔۔“

”جاو۔۔۔“ ہیری اور ہر ماں دونوں ایک ساتھ چھتے۔ بلیک نے بک بلیک کو گھما یا اور کھلے آسمان کی طرف دیکھا۔

”ہم پھر ملیں گے۔۔۔“ اس نے کہا۔ ”ہیری تم صحیح۔۔۔ اپنے والد کے بیٹے ہو۔۔۔“

سیر لیں نے بک بلیک پر دونوں پہلوؤں میں اپنی ایڑھیوں کا دباو ڈالا۔ جب دیوہیکل پنکھ ایک بار پھر کھلنے تو ہیری اور ہر ماں اچھل کر پیچھے ہٹ گئے۔ قشنگر ہوا میں اڑنے لگا۔۔۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے قشنگر اور اس پر سوار سیر لیں بلیک، دونوں ہی چھوٹے ہوتے جا رہے تھے پھر چاند پر ایک بادل چھا گیا اور ہر طرف اندر ہیرا چھا گیا۔۔۔ وہ جا چکا تھا۔

بائیسوال باب

الوکی ڈاک

ہر ماں اپنی گھری پر نظریں جمائے اس کی آستین کھینچ رہی تھی۔ ”ہمارے پاس واپس ہسپتال میں لوٹنے کیلئے صرف دس منٹ بچے ہیں۔ اس دوران ہمیں کسی کی نظروں میں بھی نہیں آنا ہوگا..... دس منٹ بعد ڈبل ڈور دروازے پرتالا لگادیں گے.....“
”ٹھیک ہے.....“ ہیری نے آسمان سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔ ”چلو.....“

وہ دونوں پیچھے والے دروازے کی طرف بڑھے اور وہاں سے اندر داخل ہو کر گھما و دار سٹریٹھیوں سے اترنے لگے۔ جیسے ہی وہ نیچے پہنچ تو انہیں کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ دونوں دیوار کے ساتھ چپ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر انہیں ایک طاق دکھائی دیا جہاں وہ آسمانی سے چھپ سکتے تھے۔ اندھیرے میں ان کا دیکھا لیا جانا محال تھا۔ وہ آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ آوازیں سنیپ اور فخ کی لگ رہی تھیں۔ جو سٹریٹھیوں کے نزدیک والی راہداری میں تیزی سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔ سنیپ کہہ رہے تھے۔
”صرف یہی خدشہ ہے کہ ڈبل ڈور کوئی مشکل نہ کر دیں۔ روح کھپڑ بلیک کی فوراً چبجن لے لیں تو اچھا ہے.....“

”جیسے ہی میک نیز روح کھپڑوں کو لے کر آئے گا، ویسے ہی..... بلیک کے معاملے میں مجھے بہت ساری پریشانیاں جھیلن پڑی ہیں۔ میں تمہیں بتا نہیں سکتا، میں روز نامہ جادوگر کو یہ بتانے کیلئے کتنا بے چین ہوں کہ آخر کار ہم نے اسے پکڑا ہی لیا..... مجھے لگتا ہے کہ سنیپ وہ تمہارا انٹرو یو بھی لینا چاہیں گے۔ اور جب ہیری کا دماغی تو ازن صحیح ہو جائے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ بھی روز نامہ جادوگر کو بتائے گا کہ تم نے اسے کیسے بچایا تھا.....؟“

ہیری نے غصے سے اپنے دانت بھینچ لئے۔ جب سنیپ اور فخ باتیں کرتے ہوئے ان کے قریب سے نکلے تو ہیری نے سنیپ کے چہرے پر ایک فاتحانہ مگر زہریلی مسکان دیکھی تھی۔ ان لوگوں کے قدموں کی چاپ دھیمی ہوتی ہوئی بند ہو گئی۔ ہیری اور ہر ماں نے کچھ پل انتظار کیا کیونکہ وہ تسلی کر لینا چاہتے تھے کہ فخ اور سنیپ واقعی جا چکے ہیں۔ پھر وہ ان کی مخالف سمت میں بھاگنے لگے۔ انہوں نے ایک سٹریٹھی پار کی پھر دوسرا سٹریٹھی اترے۔ اب وہ ایک نئی راہداری میں تھے۔ تبھی انہیں اپنے آگے کسی کے کھلکھلانے کی آواز سنائی دی۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

358

”اوہ! یہ تو شریپیوں ہے.....“ ہیری نے ہر ماں کی کلائی کپڑتے ہوئے کہا۔ ”یہاں اندر آ جاؤ.....“
وہ لوگ صحیح وقت پر باسیں طرف خالی کلاس روم میں گھس گئے تھے۔ پیوس راہداری میں خوشی سے اچھل کو دکھانا اور گلا
پھاڑ پھاڑ کر قیقہے لگا رہا تھا۔

”اوہ! وہ کتنا ڈراؤنا لگ رہا ہے.....“ ہر ماں نے دروازے پر کان لگاتے ہوئے کہا۔ ”میں شرط لگاتی ہوں، وہ اتنا خوش صرف
اسی لئے ہے کہ روح کچھر سیر لیں بلیک کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کیلئے آرہے ہیں.....“ اس نے اپنی گھری پر نظر ڈالی۔ ”تین منٹ باقی رہ
گئے ہیں ہیری!“

انہوں نے پیوس کی بنسی کی آواز کے دور جانے تک انتظار کیا۔ اس کے بعد وہ خالی کمرے میں باہر نکلے اور ایک بار پھر
بھاگنے لگے۔

”ہر ماں!“ ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔ ”کیا ہو گا؟.....“ اگر ہم وقت پر اندر پہنچ نہ پائے تو..... اگر ڈبل ڈور نے دروازے
پر تالا لگا دیا تو.....؟“

”میں اس بارے میں بالکل سوچنا نہیں چاہتی ہوں۔“ ہر ماں نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بار بار گھری پر اٹھ جاتی
تھیں۔ ”صرف ایک منٹ بچا ہے.....“

جب وہ دونوں ہسپتال کے بیرونی دروازے تک جانے والی راہداری میں پہنچے تو ہر ماں نے فوراً بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔
”ٹھیک ہے..... مجھے ڈبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ چلو ہیری..... جلدی کرو۔“
وہ راہداری میں رینگتے ہوئے آگے بڑھے اور انہیں ڈبل ڈور کی کمردکھائی دی۔

”میں باہر سے تالا لگا کر جا رہا ہوں..... اس وقت.....“ انہوں نے اپنی گھری کو دیکھا۔ ”بارہ بجne میں پانچ منٹ کم ہیں مس
گری بھر..... تین بار چاپی گھمانے سے کام ہو جانا چاہئے..... گلڈک!“
ڈبل ڈور نے کمرے سے باہر آ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس پر جادو سے تالا لگانے کیلئے اپنی چھری باہر نکالی۔ ہیری اور ہر ماں
دہشت زده ہو کر تیز بھاگے۔ ڈبل ڈور نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔ ان کی لمبی سفید موچھوں کے نیچے ایک چوڑی مسکان بکھر گئی۔
انہوں نے دھیرے سے پوچھا۔ ”کیا ہوا.....؟“

”کام ہو گیا.....“ ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”سیر لیں جا چکا ہے..... بک بیک پر سوار ہو کر.....“
ڈبل ڈور ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

”شabaش..... مجھے لگتا ہے کہ.....“ انہوں نے غور سے سنا کہ ہسپتال کے اندر کوئی آواز تو نہیں آ رہی ہے۔ ”ہاں! مجھے لگتا ہے کہ
تمہارے بھی جانے کا وقت ہو گیا ہے..... اندر جاؤ..... میں تالا لگا دیتا ہوں.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

359

ہیری اور ہر ماںی پھرتی سے ہسپتال میں گھس گئے۔ وہاں پر رون کے سوا کوئی اور نہیں تھا جو آخری پلنگ پر بے ہوش پڑا تھا۔ تالا بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہیری اور ہر ماںی اپنے اپنے پلنگ پر پہنچ گئے۔ ہر ماںی نے اپنے کایا پلٹ کو ایک بار پھرا پنے چونے میں چھپا لیا تھا۔ اگلے ہی پل میڈم پامفری دھڑ دھڑاتی ہوئی اپنے دفتر سے باہر نکلیں۔

”کیا وہ ہیڈ ماسٹر کے جانے کی آواز تھی؟ کیا اب مجھے اپنے مریضوں کی دیکھ بھال کی اجازت ہے؟“

وہ نہایت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اور ہر ماںی نے اسی میں بھلانی سمجھی کہ ان کی دی ہوئی چاکلیٹ چپ چاپ کھا لیں۔ اس دوران میڈم پامفری ان کے سر پر ہی سوار رہیں۔ وہ یہ تسلی کر لینا چاہتی تھیں کہ انہوں نے واقعی چاکلیٹ کھائی ہے۔ لیکن ہیری سے چاکلیٹ نگلی نہیں جا رہی تھی۔ وہ اور ہر ماںی انتظار کر رہے تھے۔ ان سے میڈم پامفری کی موجودگی کا دباؤ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اور پھر اب ان دونوں نے میڈم پامفری کی دی ہوئی چوتھی چاکلیٹ لی تو انہیں دور اوپر سے کسی کے حصے سے گر جنے کی آواز سنائی دی۔..... ”اب کیا ہو گیا.....؟“ میڈم پامفری جھنجھلانے ہوئے انداز میں بولیں۔ اب انہیں غصے بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو مسلسل تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ میڈم پامفری دروازے کی طرف گھورنے لگیں۔

”عجیب لوگ ہیں..... اتنے چیختے چلانے سے تو سب جاگ جائیں۔ انہیں سمجھ میں کیوں نہیں آتا کہ وہ کتنا شور مچا رہے ہیں۔“
ہیری آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ آپس میں کس بات پر چلا رہے تھے اور کیا کہہ رہے تھے؟ آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں۔

”وہ جادو سے غائب ہو گیا ہو گا سیپورس! ہمیں کمرے میں اس کی نگرانی کے لئے کسی کو چھوڑنا چاہئے تھا..... جب یہ خبر پھیلے گی.....“

”وہ جادو سے غائب نہیں ہوا ہے۔“ سنیپ گرجتے ہوئے بولے۔ ان کی آواز اب بہت قریب آچکی تھی۔ ”اس سکول میں کوئی بھی جادو سے غائب نہیں ہو سکتا، اس کا تعلق یقیناً ہیری پوٹر سے ہی ہے.....“

”سیپورس!..... ہوش کے ناخن لو..... ہیری تو ہسپتال میں تالے میں بند ہے..... کیوں اپنا مذاق اُڑوانے پر تلے ہو.....“
دھڑام.....

ہسپتال کا دروازہ تیز آواز کے ساتھ کھل گیا۔ فوج، سنیپ اور ڈمبل ڈور دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ صرف ڈمبل ڈور ہی مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ دراصل وہ تھوڑے خوش بھی دکھائی دے رہے تھے۔ فوج حصے میں تھا اور سنیپ تو آپ سے باہر دکھائی دیتے تھے۔

”سچ سچ بتاؤ..... پوٹر!“ وہ گرجتی ہوئی آواز میں چیخنے۔ ”تم نے کیا کیا ہے؟“
”پروفیسر سنیپ.....!“ میڈم پامفری ناگواری کے ساتھ غرامیں۔ ”خود پر قابو رکھئے۔“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

360

”دیکھو سینپ! ہوش میں آؤ.....“ فتح پریشانی کے عالم میں بولا۔ ”اس دروازے پر تالا گاتھا..... ہم نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا.....“

”میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہوں نے سیریس کو بھاگنے میں مدد فراہم کی ہے۔“ سینپ نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ ان کی انگلیاں ہیری اور ہر ماہنی کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور منہ سے تھوک اڑ رہا تھا۔

”پرسکون ہو جاؤ.....“ فتح نے کہا۔ ”تم بالکل بے سرو پا باتیں کر رہے ہو!“

”آپ پوٹر کو نہیں جانتے ہیں!“ سینپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ”یہ سب اسی نے کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے.....“

”بس بہت ہو گیا سیورس!“ ڈمبل ڈور پر سکون لجھے میں بولے۔ ”ذراسو چوتوسی ہی..... کہ تم کیا بول رہے ہو؟ دس منٹ پہلے جب میں وارڈ سے نکلا تھا تو میں نے خود بیرونی دروازے کو تالا گایا تھا..... میڈم پامفری! کیا اس دوران پچھے اپنے بستروں سے اتر کر کہیں گئے تھے؟“

”بالکل نہیں!“ میڈم پامفری نے جواب دیا۔ ”جب آپ نکلے تھے تھی میں ان کے پاس آگئی تھی..... انہیں چاکلیٹ کھانا تھی.....“

”دیکھو سیورس!“ ڈمبل ڈور نے پر سکون لجھے میں کہا۔ ”جب تک کہ تم یہیں سوچتے کہ ہیری اور ہر ماہنی ایک ساتھ دو مختلف جگہوں پر ہو سکتے ہیں تب تک مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں انہیں پریشان کرنا چاہئے۔“

سینپ وہاں پر آگ بگولا کھڑے رہے اور سب کو شعلہ بار آنکھوں سے گھورتے رہے۔ سینپ کے روئے کو دیکھ کر فتح صدمے کی کیفیت میں بیتلہ ہو گیا تھا۔ ڈمبل ڈور کی آنکھیں ان کے چشمے کے نیچے چمکتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ سینپ غصے سے پلٹے اور اپنا سیاہ چوغہ لمہراتے ہوئے تیزی سے وارڈ سے باہر نکل گئے۔

فتح نے دروازے کو گھور کر کہا۔

”اس آدمی کا دماغی تو ازن بگڑ گیا ہے ڈمبل ڈور! اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس پر گہری نگاہ رکھتا.....“

”ارے نہیں فتح!..... اس کا دماغی تو ازن نہیں بگڑا۔“ ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”وہ تو صرف بری طرح سے ناراض ہے..... شاید آنرا ف مارلن، اس کے ہاتھوں سے پھسل گیا ہے۔“

”ناراضگی کے معاملے میں وہ تنہا نہیں ہے۔“ فتح نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”روزنامہ جادوگر کو تو زور دار خبر مل گئی ہے۔ بلیک کو گرفتار کر لیا تھا..... لیکن ایک بار پھر وہ ہماری آنکھوں میں دھوک جھونک کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اب تو بس قشنگر کے بھاگنے کی کہانی اور یہ سب..... پتہ چل جائے تو سب میری ہنسی اڑاکیں گے..... اچھا..... میں چلتا ہوں اور اس گھمبیر معاملے کے بارے

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیروں

میں مجھے کو باخبر کرتا ہوں.....”

”اور روح کچھڑ.....؟“ ڈمبل ڈور نے پوچھا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ انہیں سکول سے ہٹا دیا جائے گا۔“

”اوہ ہاں! انہیں ہٹانا ہی پڑے گا۔“ فتح نے پریشان ہو کر اپنی پیشانی سے بالوں کو انگلیوں سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔ ”کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایک معصوم لڑکے کی چبھن لینے کی کوشش کریں گے۔ پوری طرح سے میری جگہ نہ سائی ہونے والی ہے۔ جادوگروں کی انگلیاں مجھ پر خوب اٹھیں گی..... نہیں! میں انہیں رات کو ہی واپس اڑقبان بھیجنے کا حکم جاری کروں گا۔ شاید ہمیں سکول کے بیرونی صدر دروازے پر ڈریگن تعینات کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے.....“

”ہمیگر ڈکو آپ کی یہ بات یقیناً پسند آئے گی۔“ ڈمبل ڈور نے ہیری اور ہر ماٹنی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی ڈمبل ڈور اور فتح سے باہر نکلے۔ میڈم پامفری نے جلدی سے دروازے پر تالا لگا دیا۔ وہ اب بھی غصے سے بڑ بڑا رہی تھیں۔ وہ پاؤں پڑھتے ہوئے اپنے دفتر میں واپس گھس گئیں۔

وارڈ کے دوسرے سرے پر کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ رون ہوش میں آگیا تھا۔ وہ اپنا سر ملتے ہوئے اٹھ رہا تھا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”کیا ہوا..... کیا ہوا تھا ہیری؟ ہم یہاں کیوں ہیں؟ سیر لیں کہاں ہے؟ لوپن کہاں ہیں؟ کیا ہور ہا ہے؟“
ہیری اور ہر ماٹنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”تم ہی بتاؤ.....“ ہیری نے ہر ماٹنی سے کہا اور چاکلیٹ کھانے لگا۔



جب ہیری، رون اور ہر ماٹنی اگلے دن دوپہر کو ہسپتال سے باہر نکلے تو انہیں سکول کی عمارت ویران ملی۔ امتحانات ختم ہونے اور گرم موسم کا یہی مطلب تھا کہ تمام طلباء تفریح کیلئے ہاگس میڈ گئے ہوئے تھے۔ بہر حال رون یا ہر ماٹنی وہاں جانا نہیں چاہتے تھے۔ اسی لئے وہ ہیری کے ساتھ کھلے میدان ٹھہلتے رہے۔ وہ اب بھی گذشتہ رات کے پراسرار اور ناقابل یقین واقعات کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ وہ یہ بھی سوچ رہے تھے کہ سیر لیں اور بک اس وقت کہاں ہوں گے؟ پھر وہ جھیل کے کنارے بیٹھ کر دیوہیکل ہشت طاموں کو پانی کے اوپر تیرتے اور اپنی ہشت سومندوں کو ہوا الہرانے کے کرتب دیکھتے رہے۔ اسی وقت ہیری کو جھیل کے پار والا کنارا دکھائی دیا۔ یک سنگھا پچھلی رات کو وہاں سے آیا تھا۔

اچانک ان کے اوپر بڑا ساسای پھیل گیا۔ انہوں نے چونک کر نظریں اٹھائیں تو انہیں ہمیگر ڈکا بھاری بھر کم جسم دکھائی دیا۔ وہ اپنے پسینے سے بھرے چہرے کو ایک بڑے میز پوش جیسے رومال سے پونچھ رہا تھا اور اپنی دھندلی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ”جاننتے ہو کہ گذشتہ رات کے حادثے کے بعد ہمیں اتنا خوش نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا مطلب ہے کہ بیکی پھر سے بھاگ گیا۔.....“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

362

لیکن ذرا سوچ تو سہی..... کیا ہوا؟“ اس نے کہا۔

”کیا..... کیا مطلب؟“ انہوں نے ایک ساتھ حیرت سے پوچھا۔

”بیکی بھاگ گیا..... وہ آزاد ہو گیا..... ہم ساری رات جشن مناتے رہے۔“

”یہ تو کمال ہو گیا..... ہمگرڈ!“ ہر ماں نے کہا اور اس نے رون کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھا جو کچھ ہی لمحوں میں ہنسنے والا تھا۔

”ہاں!“ ہمگرڈ نے میدان کی طرف خوشی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”شاید ہم نے اسے ٹھیک سے نہیں باندھا ہوگا۔ آج صحیح ہمیں کافی پریشانی ہو رہی تھی۔“ ہم سوچ رہے تھے کہ اسے میدان میں کہیں پروفیسر لوپن نہ مل گئے ہوں..... لوپن نے مجھے بتایا کہ انہوں نے کل رات کسی کو نہیں کھایا تھا.....“

”کیا.....؟“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”اوہ..... تم نے نہیں سنا؟“ ہمگرڈ گھبرا کر بولا۔ وہ اب اس کی مسکراہٹ کسی قدر کرم ہو گئی تھی حالانکہ آس پاس کوئی بھی نہیں تھا پھر بھی اس نے اپنی آواز ڈھینی کر لی۔ ”ار..... سنیپ نے آج صحیح سلے درن کے تمام طباء و طالبات کو یہ بتادیا۔“ انہوں نے سوچا کہ اب یہ بات سب کو بتادینا چاہئے..... پروفیسر لوپن بھیڑیائی انسان ہیں اور وہ کل رات کھلے میدان میں بھیڑیئے کے روپ میں آزادانہ گھوم رہے تھے۔ ظاہر ہے لوپن اب اپنا سامان باندھ رہے ہیں.....“

”سامان باندھ رہے ہیں؟“ ہیری نے خوفزدہ لمحے میں پوچھا۔ ”مگر کیوں.....؟“

”وہ سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں اور کیا؟“ ہمگرڈ نے کہا۔ وہ حیران تھا کہ ہیری نے یہ سوال کیوں پوچھا۔ ”آج صحیح ہی انہوں نے استغفاری دے دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ اس طرح کے حادثے رونما نہ ہونے کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ اور نہ ہی وہ اپنی وجہ سے دوسروں کو مشکلات سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔“

ہیری اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”میں ان سے مل کر آتا ہوں.....“ اس نے رون اور ہر ماں سے کہا۔

”لیکن اگر انہوں نے استغفاری دے دیا ہے تو.....“

”مجھے نہیں لگتا کہ ہم کچھ کر پائیں.....“

”مجھے پرواہ نہیں ہے۔ میں اس کے بعد بھی ان سے ملا چاہتا ہوں۔ میں لوٹ کر تم لوگوں سے یہیں ملوں گا۔“ ہیری نے کہا۔ لوپن کے دفتر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اپنا زیادہ تر سامان باندھ چکے تھے۔ انھوں کا پرانا چوکور کی بن ان کے خالی بریف کیس کے پاس رکھا ہوا تھا۔ زیادہ تر سامان اسی میں رکھا گیا تھا اور لگ بھگ بھر چکا تھا۔ لوپن اپنی میز پر رکھی کسی چیز پر جھکے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ٹھیک اسی وقت اپنا سر اٹھایا جب ہیری نے دفتر کے دروازے پر دستک دی۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

363

”میں نے تمہیں آتے ہوئے دیکھ لیا تھا.....“ لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انہوں اس چمٹی کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ کچھ لمبے قبل جھکے ہوئے تھے۔ وہ نقشہ تھا۔

”ابھی ابھی مجھے ہیگر ڈنے بتایا کہ آپ نے اپنے عہدے سے استعفی دیدیا ہے۔ یہ سچ نہیں ہے نا؟“
ہیری نے جلدی جلدی پوچھا۔

”افسوں ہے کہ یہ سچ ہے.....“ لوپن نے کہا۔ انہوں نے اپنی میز کے دراز کھول کر ان میں رکھا ہوا سامان باہر نکالا۔
”کیوں؟..... وزیر جادو کو کہیں یہ شک تو نہیں ہونے لگا ہے کہ آپ سیریس کی مدد کر رہے تھے؟“ ہیری نے سوال کیا۔
لوپن نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

”نہیں پروفیسر ڈمبل ڈور نے فتح کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ میں تم لوگوں کی جان بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔“ انہوں نے آہ بھری۔ ”سیورس کیلئے یہ آخری جھٹکا تھا اور اس سے اس نے اپنی برداشت کھودی۔ مجھے لگتا ہے کہ اسے آزماز آف مارلن نہ ملنے کا بہت برا دھچکا لگا ہے اس لئے اس نے ار..... طیش میں آکر آج صح بڑے ہال میں ناشتے کی میز پر سب طلباء کے سامنے یہ راز افشا کر دیا کہ میں بھیڑ یائی انسان ہوں.....“

”کہیں آپ صرف اسی وجہ سے سکول چھوڑ کر تو نہیں جا رہے ہیں؟“ ہیری نے پوچھا۔
لوپن دھیمے انداز میں مسکرائے۔

”کل اس وقت تک والدین کے الاؤ آن لگیں گے۔ ہیری! وہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی بھیڑ یائی انسان ان کے بچوں کو پڑھائے اور کل رات کے حادثے کے بعد میں ان کی بات کو زیادہ اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو بھی کاٹ سکتا تھا..... ایسا دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔“

”ہم تاریک جادو سے حفاظت والے مضمون کے جتنے بھی اساتذہ سے ملے ہیں، ان میں آپ سب سے اچھے تھے۔“
ہیری نے کہا۔

لوپن نے اپنا سر ہلا کیا۔ لیکن کچھ بولے نہیں۔ وہ دراز خالی کرتے رہے پھر جب ہیری انہیں روکنے کیلئے کوئی اچھی سی ترکیب سوچنے کی کوشش کر رہا تھا، تبھی لوپن نے کہا۔

”آج صح ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا کہ کل رات کو تم نے بہت سی جانیں بچائی ہیں۔ ہیری! مجھے اس بات پر فخر ہے کہ تم نے اتنی کم عمر میں کتنا کچھ سیکھ لیا ہے۔ مجھے اپنے پشت بان جادو کے بارے میں بتاؤ.....“

ہیری کا دھیان بھٹک گیا۔ ”آپ اس کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟“
”روح کھجڑوں کا اور کون سی طاقت پیچھے دھکیل سکتی ہے؟“

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

364

ہیری نے لوپن کو تفصیل بتائی کہ کیا کچھ ہوا تھا؟ جب اس نے اپنی بات کمکل کر لی تو لوپن ایک بار پھر مسکرائے۔

”ہاں!“ لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”تمہارے والد جب اپنا روب بدلتے تھے تو وہ یک سنگھابن جاتے تھے۔ تمہارا اندازہ صحیح تھا..... اسی لئے ہم انہیں پروگس کہتے تھے۔“

لوپن نے اپنے بریف کیس میں اپنی آخری کتابیں رکھ کر میز کی دراز کو بندر کیا اور پھر ہیری کی طرف گھومے۔

انہوں نے ہیری کو غیبی چونگ دیتے ہوئے کہا۔ ”یہ لو..... میں اسے کل رات کو چھنتے بنگلے سے اٹھالا یا تھا اور.....“ انہوں نے جھکتے ہوئے نقشہ بھی اس کی طرف بڑھا دیا۔ ”اب میں تمہارا استاد نہیں رہا۔ اس لئے اسے تمہیں واپس دیتے ہوئے ہے ایسا بالکل محسوس نہیں ہو رہا کہ میں کوئی غلط کام کر رہا ہوں۔ یہ میرے کسی کام کا نہیں ہے..... لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ رون اور ہرمائی کے کام آ سکتا ہے۔“ ہیری نقشہ لیتے وقت مسکرا یا۔

”آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ مومن، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پروگس مجھے سکول سے باہر نکلانے کی لائچ دینا چاہتے ہیں..... آپ کہا تھا کہ انہیں یہ مزید ارکلتا ہے۔“

”یقینی طور پر.....“ لوپن نے کہا جواب اپنا بریف کیس بند کرنے کیلئے نیچے جھکا ہوا تھا۔ ”مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچا ہٹ نہیں ہے کہ جیس کو یہ جان کر بڑی مایوسی ہوتی کہ اگر اس کا بیٹا سکول سے باہر جانے والے ایک بھی خفیہ راستے کا پتہ نہیں لگا پاتا۔“

ドروازے پر دستک ہوئی۔ ہیری نے جلدی سے نقشہ اور غیبی چونگ لپیٹ کر چونگ کے اندر چھپا لیا۔ اگلے لمحہ دروازے پر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ ہیری کو وہاں دیکھ کر حیران نہیں ہوئے تھے۔

”ریمس!“ وہ بولے۔ ”تمہاری گاڑی دروازے پر آچکی ہے۔“

”بہت شکر یہ..... ہیڈ ماسٹر!“

لوپن نے اپنا پرانا بریف کیس اور انجوط والا کیبن اٹھایا۔

”اچھا..... الوداع ہیری!“ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تمہیں سکھانے میں واقعی مجھے بے حد لطف آیا۔ مجھے یقین ہے کہ کبھی نہ کبھی ہم پھر ملیں گے۔ ہیڈ ماسٹر! مجھے دروازے تک چھوڑنے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود چلا جاؤں گا.....“

ہیری کو ایسا لگا کہ لوپن جلدی سے جلدی جانا چاہتا ہے۔

”الوداع ریمس!“ ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ لوپن نے ان سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنے انجوط والے کیبن کو تھوڑا اسما اور پر کھسکایا اور پھر ہیری کی طرف دیکھ کر دھیرے سر ہلایا اور دفتر سے باہر نکل گئے۔

ہیری قریب پڑی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اُداسی سے فرش کو گھورنے لگا۔ دروازہ بند ہونے کی آوازن کراس نے سراپر اٹھایا۔ ڈمبل ڈور ابھی تک وہیں کھڑے ہوئے تھے۔

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

”انتے اُداس کیوں ہو ہیری؟“ انہوں نے پوچھا۔ ”کل رات کے کارنامے کے بعد تو تمہیں خود پر فخر ہونا چاہئے۔“

”کوئی فرق نہیں پڑا۔“ ہیری نے کاٹ دار لبجھ میں کہا۔ ”پٹی گو بھاگ گیا.....“

”کوئی فرق نہیں پڑا؟“ ڈمبل ڈور نے جیرا گنگی سے دہرا�ا۔ ”اس سے بہت فرق پڑتا ہے ہیری! تم نے سچائی پر سے پردہ ہٹا دیا۔

تم نے ایک بے قصور انسان کو بہت ہی بھیانک سزا سے بچالیا..... بہت ہی بھیانک سزا سے۔“

”بھیانک یہ لفظ سن کر ہیری کو جیسے کوئی بھولی ہوئی چیز یاد آنے لگی۔

”پہلے سے بھی زیادہ طاقتوار بھیانک پروفیسر ٹراویں کی پیش گوئی؟“

”پروفیسر ڈمبل ڈور! کل جب میں علم جوش کا امتحان دینے گیا تو پروفیسر ٹراویں بہت عجیب دکھائی دیئے گئیں۔“

”اچھا!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”تمہارا مطلب ہے کہ جتنی وہ عام طور پر عجیب دکھائی دیتی ہیں، اس سے بھی زیادہ عجیب.....“

”ہاں!..... ان کی آواز بہت بھاری ہو گئی تھی اور ان کی آنکھیں پلٹ گئی تھیں۔ انہوں نے کہا..... انہوں نے کہا کہ آدمی رات سے پہلے والدی مورٹ کا خدمت گزار آزاد ہو کر اس کے پاس چلا جائے گا..... انہوں نے کہا کہ خدمت گزار دوبارہ سے طاقتور بننے میں اس کی مدد کرے گا۔“ ہیری نے ڈمبل ڈور کو غور سے دیکھا۔ ”اور وہ پھر دوبارہ پہلے جیسی ہو گئیں۔ لیکن انہیں یاد نہیں تھا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟..... کیا وہ واقعی پیش گوئی کر رہی تھیں۔“

ڈمبل ڈور تھوڑے سے متاثر دکھائی دیئے۔

”تم جانتے ہو ہیری! مجھے لگتا ہے کہ وہ پیشین گوئی کر رہی ہوں گی۔“ انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”ایسا کون سوچ سکتا تھا؟

اس کے بعد ان کی سچی پیشین گوئیوں کی تعداد دو جائے گی۔ مجھے ان کی تنوہ پڑھانا پڑے گی.....“

”لیکن.....“ ہیری نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور اس بات کو اتنی آسانی سے کیسے لے سکتے تھے؟ ”لیکن.....“

میں نے سیریں اور پروفیسر لوپن کو پٹی گو کے مارنے سے روکا۔ اگر والدی مورٹ اس کی مدد سے دوبارہ طاقتور بن جاتا ہے تو یہ میری غلطی ہے.....“

”نہیں.....“ ڈمبل دھیمے لبجھ میں بولے۔ ”ہیری! کایا پلٹ کا استعمال تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تمہیں اس سے جو تجربہ ہوا ہے، جو احساسات بیدار ہوئے ہیں۔ کیا ان سے تم نے کچھ نہیں سیکھا؟ ہمارے اعمال کے نتائج اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ متنوع ہو جاتے ہیں اور ہمارے مستقبل کے بارے میں درست اندازہ لگانا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے..... پروفیسر ٹراویں اس بات کا جیتا جا گتا شوت ہیں۔ پٹی گو کی جان بچا کر تم نے ایک بہت ہی نیک کام کیا ہے۔“

”لیکن اگر اس کی وجہ سے والدی مورٹ دوبارہ طاقتور بن جاتا ہے تو.....“

”پٹی گو پر تمہارا زندگی بچانے کا قرض چڑھ گیا ہے۔ تم نے والدی مورٹ کے پاس ایسا خدمت گزار بھیجا ہے جو تمہارا قرض دار

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

366

ہے۔ جب کوئی جادوگر کسی دوسرے جادوگر کی جان بچاتا ہے تو اس سے ان میں ایک خاص بندھن قائم ہو جاتا ہے..... اور مجھ نہیں لگتا کہ والدی مورٹ یہ چاہے گا کہ اس کا خدمت گزار ہیری پوٹر کا قرض دار ہو.....”
”میں پٹی گو کے ساتھ کسی قسم کا کوئی بندھن نہیں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے میرے والدین کے ساتھ غداری کی..... انہیں دھوکا دیا ہے.....”

”ہیری! یہ جادوا ناگہرا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ لیکن میرا یقین کرو..... ایک وقت ایسا آئے گا جب تمہیں خوشی ہو گی کہ تم نے پٹی گو کی جان بچائی تھی.....”
ہیری تصویر نہیں کر پا رہا تھا کہ ایسا کب ہوگا؟ ڈمبل ڈور کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہ جانتے ہوں کہ ہیری اس وقت کیا سوچ رہا ہو گا؟

”ہیری! میں تمہارے والد کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔ ہو گورٹس میں بھی اور اس کے بعد بھی۔“ انہوں نے نرمی سے کہا۔
”مجھے یقین ہے کہ انہوں نے بھی پٹی گو کو یقیناً بچایا ہوتا..... سنپ کو بھی تو انہوں نے بچایا تھا۔“
ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ اگر وہ ڈمبل ڈور کو بتا دے تو وہ نہیں ہنسے گے۔
”کل رات کو..... مجھے یہ لگا کہ میرے والد نے روح کھپڑوں کو بھگانے کیلئے پشت بان جادوئی تخلیل تشکیل دیا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ جب میں نے جھیل کے اس پار خود کو دیکھا..... تو مجھے لگا کہ میں نے انہیں دیکھ رہا تھا.....“
”اس غلط فہمی کی وجہ سمجھنا بے حد آسان ہے۔“ ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ تم یہ سنتے سنتے تھک چکے ہو گے۔
لیکن تم بہت حد تک جیس کی ہی طرح دکھائی دیتے ہو۔ سوائے تمہاری آنکھوں کے..... تمہاری آنکھیں تمہاری ماں لی جیسی ہیں۔“
ہیری نے اپنا سر ہلا کیا۔

”یہ سوچنا یقیناً حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے.....“ اس نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”کہ وہ میرے والد ہو سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ مر چکے ہیں.....“

”تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم جن سے محبت کرتے ہیں۔ وہ مر نے کے بعد سچ مجھ ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟ تمہیں لگتا ہے کہ بہت مشکل حالات کو چھوڑ کر ہم انہیں شدت سے یاد نہیں کرتے ہیں؟..... ہیری! تمہارے والد تمہارے اندر زندہ ہیں اور جب جب تمہیں ان کی ضرورت پڑی، تو وہ تمہیں مختلف روپ میں دکھائی دیتے۔ ورنہ تم پشت بان جادو کا وہ طاقتو را اور کار آمد تخلیل کبھی تشکیل نہیں دے سکتے تھے؟ پر لوگس کل رات کو ایک بار پھر میدان میں گھوم رہا تھا۔“

ہیری کو ڈمبل ڈور کی بات سمجھنے میں تھوڑا وقت لگا۔

”سیریس نے مجھے کل رات بتا دیا تھا کہ وہ لوگ بھیں بدل چوپائی جادوگر کیسے بنے؟“ ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

367

”بہت بڑی بات ہے۔ مجھ سے یہ سب چھپا کر رکھنا بھی کوئی کم بڑی بات نہیں تھی۔ اور پھر مجھے یاد آیا کہ ریون کلا والے مجھ میں جب تمہارے پشت بان جادو نے ملغوائے پر حملہ کیا تھا تو اس کا روپ کتناز بردست تھا۔ تو ہیری تم نے کل رات کو اپنے والد کو دیکھا تھا..... وہ تمہارے اندر چھپے ہوئے تھے!“

یہ کہہ کر ڈمبل ڈوروہاں سے چل دیئے۔ ہیری اس وقت منتشر خیالوں میں غرق الجھی ہوئی گھیوں کو سمجھانے کی کوشش میں مصروف تھا۔



جس رات کو سیریس، بک بیک اور پٹی گونا بب ہوئے تھے اس رات کو کیا ہوا تھا؟ اس کی سچائی ہو گورٹس میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ صرف ہیری، رون، ہر ماںی اور پروفیسر ڈمبل ڈور کو ہی سچائی معلوم تھی۔ اب تعطیلات کا موسم قریب آنے لگا تو ہیری نے اس رات کے واقعات کے بارے میں کئی قسم کے مفروضے اور افواہیں سنیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی صحیح کے قریب نہیں تھیں۔

ملغوائے بک بیک کے نچ نکلنے کی خبر سن کر غصے میں تھا۔ اسے یقین تھا کہ ہیگر ڈنے قشنگر کو بچانے کا کوئی طریقہ نکال لیا تھا۔ اسے اس بات پر بھی غصہ آرہا تھا کہ ایک معمولی چاہیوں کے چوکیدار نے اُسے اور اس کے طاقتو رباپ کو پوری جادوگری کے سامنے ہرا دیا تھا۔ اس دوران پر سی ویزی، سیریس کے فرار کے بارے میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔

”اگر میں جادوئی مکملہ کا حصہ بننے میں کامیاب گیا جیسا کہ میں چاہتا ہوں..... تو میں جادوئی قوانین کے نفاذ کیلئے بے شمار تجاویز دوں گا جن سے مکملہ کا نظرول اور قوانین کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔“ اس نے اپنی ایک دوست کو جو شیلے انداز میں بتایا جو اس کی بات سننے کیلئے تیار تھی۔ اور وہ اس کی اکلوتی گرل فرینڈ، پینی لوپ، تھی۔

موسم بے حد عمدہ تھا اور ما جوں بھی خوشناد کھائی دیتا تھا۔ ہیری کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ اس نے سیریس کو آزاد کروانے میں اپنی جان جو کھوں میں ڈال کر ایک ناممکن کام کو انجام دیا تھا لیکن پھر بھی اس کے دل پر گہری اُد اسی چھائی ہوئی تھی۔ پروفیسر لوپن کے رخصت ہونے پر صرف اسی کو رنج نہیں ہوا تھا۔ تاریک جادو سے حفاظت والے مضمون کی پوری کلاس ان کے استغفاری پر افسوس کا اظہار کر رہی تھی۔

”معلوم نہیں اگلے سال ہمیں یہ اہم مضمون کون پڑھائے گا؟“ سیمس فنی گن نے اُد اسی سے کہا۔
”شايد کوئی خون آشام ویما پار.....؟“ ڈین تھامس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ہیری صرف پروفیسر لوپن کے جانے پر ہی اُد اس نہیں تھا۔ وہ پروفیسر ٹراویں کی پیش گوئی کے بارے میں بھی کافی غور و فکر کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پٹی گواں وقت کہاں ہوگا؟ کیا وہ والڈی مورٹ کے پاس پہنچ چکا ہوگا؟ لیکن ہیری کو جو چیز سب سے زیادہ ادا س کر رہی تھی، وہ تھی کہ اسے ایک بار پھر ڈری گھرانے کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ شاید آدھے گھنٹے کے لئے، جو اس کی زندگی کا سب

سے اچھے لمحات تھے اسے یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اب سیریں کے ساتھ رہے گا۔ جو اس کے والدین کا سب سے اچھا دوست تھا..... اپنے والدین کے ساتھ رہنے کے بعد شاید یہی سب سے اچھی بات ہوتی۔ سیریں کی کوئی خبر نہ ملنا اچھی بات تھی کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ عمدہ حکمت عملی کے ساتھ روپوش ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہیری اس بات پر بھی اُداس تھا کہ اسے ایک گھر مل سکتا تھا اور اب یہ ناممکن ہو چکا تھا.....

پھر وہ آخری دن آہی گیا جب ان کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ ہیری، رون اور ہر ماں تک تمام مضامین میں پاس ہو گئے تھے۔ ہیری اس بات پر حیران تھا کہ وہ جادوئی مرکبات کے مضمون میں کیسے پاس ہو گیا تھا؟ اسے لگا کہ یقیناً ڈیمبل ڈور نے نقیح میں پڑ کر سنیپ کو اسے جان بوجھ کر فیل کرنے سے روک دیا ہوا۔

گذشتہ ہفتے سے پروفیسر سنیپ کا رویہ ہیری کے ساتھ بے حد برا ہو گیا تھا۔ دونوں کے درمیان چھائی گہری خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمه لگتی تھی۔ ہیری کو یہ ممکن نہیں لگتا تھا کہ اس کے لئے سنیپ کی ناپسندیدگی اس حد تک بڑھ سکتی تھی، لیکن یہ تو غیر معمولی طور پر بڑھ چکی تھی۔ ہیری کی طرف دیکھتے وقت سنیپ کے پتلے منہ کے کونے پر ناخوٹگوار غصے سے اعضاء پھر کنے لگتے تھے اور وہ مسلسل اپنے ہاتھ کی انگلیاں مسلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ جیسے وہ ان سے ہیری کی گردان دباد بینا چاہتے ہوں۔

پرسی ویزی کو بالآخر وہ مل گیا تھا جس کی خواہش میں وہ ہر وقت بے تاب دکھائی دیا کرتا تھا، این ای ڈبلیو ٹی ای (N.E.W.Ts) میں سب سے اوپر ادرجہ پا کروہ بے حد خوش دکھائی دیتا تھا۔ فریڈ اور جارج بھی اور ڈبلیو ایل (O.W.Ls) میں معمولی درجے سے کامیاب ہو گئے تھے۔ اس دوران گری فنڈ فریق لگاتار تیسرے سال ہاؤس کپ کی چمپین شپ جیت گیا تھا۔ اس میں کیوڈچ کپ کی جیت کا بھی کافی بڑا دخل تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سال کے آخر میں ہونے والے جشن کی سجاوٹ سرخ اور سنہرے رنگوں سے ہوئی۔ جشن کے دوران گری فنڈ کی میزوں پر سب سے زیادہ شور و شرابہ ہوا۔ یہاں تک کہ جشن کے دن ہیری نے بھی ہنسنے ہوئے خوب کھایا پیا اور کھل کر باتیں کیں۔ خوشی کے اس ماحول میں وہ بھول گیا تھا کہ اسے اگلے دن ڈرسلی گھرانے کے پاس رہنے کیلئے جانا تھا.....



اگلی صبح وہ جیسے ہی ہو گوئیں ایک سپر لیں سٹیشن پر پہنچے تو ہر ماں نے ہیری اور رون کو ایک عجیب سنسنی خیز خبر دی۔

”آج صبح ناشتے کے ٹھیک پہلے میں پروفیسر میک گوناگل سے ملنے گئی تھی۔ میں نے مالکوؤں کی نفیسیات والا مضمون چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے.....“

”لیکن تمہیں تو امتحان میں پورے تین سو بیس نمبر ملے ہیں.....“ رون نے کہا۔

”میں جانتی ہوں.....“ ہر ماں نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں اضطراب کا اتنا بوجھ خود پر نہیں ڈال سکتی۔“ کا یا پلٹ مجھے پاگل کر رہا تھا۔ میں نے اسے لوٹا دیا تھا۔ مالکوؤں کی نفیسیات اور علم جو ش کے مضامین کے بغیر میراثاً میں ڈیبل دوبارہ سے صحیح ہو

جائے گا....."

"مجھے اب بھی یقین نہیں ہوتا کہ تم نے ہمیں اس بارے میں تمام سال بے خبر رکھا۔ ہم تمہارے دوست تھے.....؟" رون نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی۔" ہر ماں نے گھمیر لجھ میں کہا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا جو ہو گورٹس کو اونچے پہاڑ کے پیچھے نظر وں سے او جھل ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اب دو مہینے بعد ہی وہ ہو گورٹس کو دیکھ پائے گا۔

"اوہ ہیری! خوش ہو جاؤ....." ہر ماں اس لجھ میں بولی۔

"میں ٹھیک ہوں۔" ہیری نے فوراً گردن گھما کر کہا۔ "اب میں چھٹیوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔"

"ہاں میں انہی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔" رون نے عجیب لجھ میں کہا۔ "ہیری! تم ہمارے گھر آ کر رہ سکتے ہو۔ میں می ڈیڈی سے بات کرنے کے بعد تمہیں بتا دوں گا، اب میں جانتا ہوں کہ پھیلی ٹوں کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟"

"ٹیلی فون..... رون!" ہر ماں نے اصلاح کرتے ہوئے کہا۔ "یہ سچ ہے تو تمہیں اگلے سال نامگوہ کی نفیات، والامضمون لے لینا چاہے۔"

رون نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

"گرمیوں میں کیوڈچ کے بین الاقوامی مقابلے ہونے والے ہیں، ولڈ کپ کیلئے۔ انہیں دیکھنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ہیری؟ تم ہمارے بیہاں رہنا۔ ہم ولڈ کپ دیکھنے چلیں گے۔ ڈیڈی کو عام طور پر دفتر سے ٹکٹ مل جاتے ہیں۔" اس پیشکش نے ہیری کو خوش کر دیا تھا۔

"ہاں!..... میں شرط لگاتا ہوں کہ ڈیلی گھر ان مجھے وہاں سے بھگا کر خوش ہو گا..... خاص طور پر مارچ آنٹی والے حادثے کے بعد....." کافی خوشی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے رون اور ہر ماں کے ساتھ دھماکے پھوٹنے والی بورڈ گیم کھیلی۔ جب مزے مزے کی چیزیں فروخت کرنے والی جادوگرنی اپنی ٹرالی گھسٹیتے ہوئے وہاں آئی تو اس نے ڈیہر ساری چیزیں خریدیں مگر ان میں ایک بھی چاکلیٹ شامل نہیں تھی۔

دوپھر کے بعد ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کے وجود میں خوشیاں بھر دی تھیں۔

"ہیری!" ہر ماں اچانک اس کے کندھوں کے پیچھے جھانکتے ہوئے بولی۔ "تمہاری کھڑکی کے باہر کیا ہے؟" ہیری نے پلت کر گردن گھمانی اور باہر دیکھا۔ کھڑکی کے شیشے کی دوسری طرف کوئی بہت چھوٹی اور بھوری چیز منڈلاتی ہوئی دکھائی دی۔ اسے صحیح طرح سے دیکھنے کیلئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ باہر ایک بہت ہی چھوٹا الٰ تھا جس کی چونچ میں کوئی شے دبی ہوئی تھی۔ جو اس کی جسامت کے لحاظ کافی بڑی تھی۔ دراصل الٰ اتنا چھوٹا تھا کہ وہ ہوا میں ہپکو لے کھارہا تھا اور میل گاڑی کے دھوئیں سے ادھرا دھر

ہیری پٹر اور اڑقبان کا اسیر

370

ڈگرگار رہا تھا۔ ہیری نے فوراً کھڑکی کا شیشہ کھولا اور ہاتھ باہر نکال کر اسے جھپٹ لیا۔ اسے لمجھ بھر کیلئے محسوس ہوا جیسے اس نے روئیں دار سنہری گیند پکڑ لی ہو۔ اس نے احتیاط سے الو کھڑکی سے اندر کیا۔ الو نے اپنے منہ میں دبایا ہوا لفافہ ہیری کی نشست پر پچینکا اور کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف پھر پھر انے لگا۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ہیڈوگ نے نالپسندیدگی سے باوقار انداز میں اپنی چونچ کٹکٹھائی، کروک شانکس اپنی نشست پر پیٹھی اپنی بڑی پیلی آنکھوں سے الو کو دیکھتی رہی۔ شاید وہ اس پر جھپٹنے کا منصوبہ بنارہی تھی۔ رون نے جب یہ دیکھا تو اس نے الو کو کروک شانکس کی پیٹچ سے دور کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہیری نے لفافہ اٹھایا۔ اس پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔ لفافہ پھاڑ کر جب اس نے چرمی کا غذنا کا لاتو وہ بے ساختہ چینا۔ ”اوہ..... سیریس نے خط بھیجا ہے.....“

”کیا.....؟“ رون اور ہر ماں نے تعجب سے پوچھا۔ ”زور سے پڑھو۔“

پیارے ہیری!

مجبو امید ہے کہ تمہیں یہ فقط اپنے انکل آٹھ کے کھد پنپنے سے پہلے ہی مل جائے گی۔ مجبو نہیں معلوم کہ انہیں الوؤں کی ڈاک کے بارے میں معلوم ہے یا نہیں۔

بک یک اور میں روپوش ہو گئے ہیں۔ ہم کہاں ہیں؟ یہ میں تمہیں اس لئے نہیں بتاؤں گا کیونکہ یہ فقط غلط پاتھوں میں پڑ سکتا ہے۔ مجبو اس الو پر پورا بھروسہ نہیں ہے۔ لیکن آس پاس کے الوؤں میں یہی سب سے اچھا تھا اور وہ یہ کام کرنے کیلئے بہت یہ تاب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

مجبو یقین ہے کہ روح کو ہر اب بھی مجبو ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ مجبو یاں نہیں پکڑ سکتے۔ میں یہ منصوبہ بنا رہا ہوں کہ میں ہو کورٹس سے بہت دور کھو مالکوؤں کو دکھائی دوں تاک سکول سے مفاظتی اقدامات اُنہا لئے جائیں۔

ایک ایسی بات ہے جو میں تمہیں اپنی چھوٹی سی ملاقات کے دوران نہیں بتا پایا تھا۔ میں نے ہیں تمہیں ”خائن بولٹ“ بھیجا تھا۔

”اوہ!“ ہر ماں نے فتحانہ انداز میں کہا۔ ”دیکھو! میں نے تمہیں کہا تھا..... کہ اسی نے بھیجا تھا۔“

”ہاں!.....“ رون نے منہ بنا کر کہا۔ ”لیکن اس نے اس کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑنہیں کی تھی..... کوئی شیطانی جادو نہیں کیا تھا..... اووچ!“

چھوٹا الو اب اس کے ہاتھ پر بیٹھا ہوا خوشی سے چیخ رہا تھا۔ وہ الو پیار کا اظہار کرنے کی کوشش میں اپنی چونچ سے رون کی ایک انگلی بھی کاٹ چکا تھا۔

ہیری پوٹر اور اڑقبان کا اسیر

371

کروک شانکس الو آگس تک آرڈر بھینے کا خط لے کر کئی تھی۔ میں نے کہا کہ جگہ پر تمہارا نام لکھا تھا اور کرنگوٹس کی تبوری نمبر سات سو کیارہ سے انہیں سو کیلن وصول کرنے کی ہدایت دی تھی۔ جو میری ذاتی تبوری ہے۔ اسے اپنے سرپرست کی طرف سے تیرپوین سالکرہ کا آٹھوا تھفہ سمجھو لینا۔

مجبو اس بات کے لئے بھی معافی مانگتا ہے کہ میں نے تمہیں کذشتہ سال اس رات کو ڈرا دیا تھا جب تم نے اپنے انکل آٹھی کا پھوڑا تھا۔ میں تو مشرقی سمت میں سفر شروع کرنے سے پہلے صرف تمہاری ایک جھوک دیکھنا پاہتا تھا۔ لیکن مجبو لکھتا ہے کہ تم مجبو دیکھ کر ہو فزدہ ہو گئے تھے۔

میں اس سفر پر جانے سے پہلے تمہارے لئے کپو اور بیچ رہا ہوں جس سے مجبو لکھتا ہے کہ ہوکرنس میں تمہارا اگلا سال زیادہ دلپس پ ہو جائے گا۔
میں جلد ہی تمہیں دوسرا خط بھیجن گا۔

سیریس

ہیری نے نہایت تجسس کے ساتھ لفافے کے اندر دیکھا۔ اس میں ایک اور چرمی کا غذ تھا۔ اس نے اسے جلدی سے نکالا اور پڑھنے لگا۔ اسے پڑھتے ہی اسے اپنے بدن میں سرشاری اور حرارت کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں، جیسے اس نے گرم گرم بڑ پیسر کی پوری بوتل ایک ہی گھونٹ میں حلق سے اتار لی ہو۔

میں سیریس بلیک! ہیری پوٹر کا قانونی سرپرست۔ اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ پاکس میڈ میں تقدیریں کیلئے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

”ڈیبل ڈور کیلئے یہ کافی ہوگا۔“ ہیری نے سیریس کے اجازت نامے کی طرف دیکھتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
”رُکو..... اس میں کچھ اور بھی لکھا۔“

مجبو لکھتا ہے کہ تمہارا دوست رون الو کو رکونا پاہیے کا کیونکہ میری وجہ سے اس کا پھوپھا اس سے ہمیشہ کیلئے بھوڑ کیا ہے۔

رون کی آنکھیں چوڑی ہو کر پھیل گئیں۔ چھوٹا الواب بھی اشتعال سے چیخ رہا تھا۔

”اسے میں رکھ لوں.....“ اس نے اشتیاق بھری نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس نے ایک پل کیلئے الو کو غور سے دیکھا پھر ہیری اور ہر ماں کو یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ اس نے الو کو کروک شانکس کے حوالے کرنے کیلئے اسے آگے بڑھا دیا تھا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے؟“ رون نے بلی سے پوچھا۔ ”یہ تو الو ہی ہے نا!“
کروک شانکس نے اپنی دم ہلا دی۔

”ٹھیک ہے، یہ الٰہ میرے لئے صحیح رہے گا۔“ رون نے خوشی سے کہا۔ ”یہ میرا ہے!“

ہیری نے کنگز کراس سٹیشن پہنچنے تک سیریس کے خط کو بار بار پڑھا۔ جب وہ رون اور ہر ماں کی پلیٹ فارم نمبر پونے دس کے ستون سے باہر نکلے، تب بھی اس نے خط والا لفافہ کس کراپنی مٹھی میں دبار کھا تھا۔ ہیری نے پہلی ہی نظر میں انکل ورنن کو دیکھ لیا تھا جو مسٹر اور مسرویزی سے دور کھڑے ہو کر انہیں شک بھری نظروں سے ٹوٹ رہے تھے۔ جب مسرویزی نے ہیری کو اپنے گلے سے لگایا تو ان کا شک یقین میں بدل گیا۔

جب ہیری نے رون اور ہر ماں کو الوداع کہا تو رون چلا کر بولا۔ ”میں ولڈ کپ کے بارے میں فون کروں گا۔“ پھر ہیری نے انکل ورنن کی طرف اپنے سامان کی ٹرالی ڈھکیلی، جس پر اس کا صندوق اور ہیڈوگ کا پنجربہ رکھا ہوا تھا۔ انکل ورنن نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی غراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

”وہ کیا ہے؟“ انہوں نے غرا کر اس لفافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہیری کی مٹھی میں دبا ہوا تھا۔ ”اگر تم مجھ سے کسی کاغذ پر دستخط کروانا چاہتے ہو تو تم بھول جاؤ.....“

”ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ تو صرف میرے قانونی سرپرست کا خط ہے۔“ ہیری نے مسکراتے ہوئے خوشی سے کہا۔

”قانونی سرپرست؟“ انکل ورنن کے ہوش اڑ گئے۔ ”تمہارا کوئی قانونی سرپرست نہیں ہے سمجھے!“

”ہے بالکل ہے.....“ ہیری نے بڑی سرشاری سے جواب دیا۔ ”وہ میرے ماں باپ کے سب سے اچھے اور دیرینہ دوست ہیں۔ وہ ایک قاتل ہیں جنہیں جادوگری کی جیل میں ڈال گیا تھا، لیکن وہ جیل سے بھاگ نکلے ہیں اور اس وقت روپوش ہیں۔ وہ مجھے خط لکھتے رہے ہیں..... میری خبر گیری کرتے ہیں یہ پتہ کرتے ہیں کہ میں خوش تو ہوں“

انکل ورنن کے چہرے دہشت دیکھ کر ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ کی لہر پھیل گئی تھی۔ پھر وہ اپنے سامنے ہیڈوگ کے پنجربے کو کھڑکھڑاتے ہوئے سٹیشن کے بیرونی دروازے کی طرف چلنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس بار کی گرمیوں کی تعطیلات پچھلی بار سے کچھ زیادہ اچھی رہیں گی۔

